حافظ ابن حجر کے علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی سے سماعت کردہ اور علامہ قلقشندی رحمہم اللہ کے نسخہ سے تقابل شدہ،
معتبر ترین مخطوطہ سمیت 8 نسخوں کے تقابل، تحقیق، تخریج اور فوائد علمیہ کا خوبصورت امتزاج

جزء رفع الیدین

تنقیح و اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف امیر المؤمنین فی الحدیث

محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

استفادہ از تحقیقات

محدث دوراں علامہ ناصر الدین البانی | فضیلۃ الشیخ احمد الشریف | فضیلۃ الشیخ شعیب الارناوط
محقق العصر حافظ زبیر علی زئی | فضیلۃ الشیخ عصام موسیٰ ہادی | فضیلۃ الشیخ حسین سلیم اسد

ترجمہ، تحقیق و توضیحات
امان اللہ عاصم

نظر ثانی
شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

جملہ حقوق بحق دارالابلاغ محفوظ ہیں

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جزء رفع الیدین

تالیف ________ امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ، تحقیق وتوضیحات ________ امان اللہ عاصم

نظر ثانی ________ شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

اشاعت ________ 2024ء

ناشر ________ دارالابلاغ

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ البلاغ (جیل روڈ 35717842 گلبرگ 35717842) البدر پبلی کیشنز 0333-4173066
- راولپنڈی۔ تسجیلات طیبہ کشمیری بازار 5535168 دارالفکر اسلامی 0321-5216287 مکتبہ عائشہ 0321-5075075
- اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356 البلاغ 2281420 دارالسلام شوروم 0321-5370378
الھدیٰ انٹرنیشنل 4434615, 0321-8014008 • کراچی۔ فضلی سنز 32212991 علمی کتب خانہ 32628939
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 0300-6628021
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ • واہ کینٹ: البلاغ 051-4541148

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انسانی بساط وطاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں تصحیح اغلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہِ کرم مطلع فرمائیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

دارالابلاغ | پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور پاکستان | 0423-7361428
0332-4623931

فہرست عنوانات

استاذ العلماء، مفتی و مناظر، محقق و مصنف، مبلغ و مدرس

فضیلۃ الشیخ

متوفی: 4 مئی 2024 بروز ہفتہ

اللہ تعالیٰ جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

اگر میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا

لَو قُطِعَ كَفِّي لَرَفَعتُ ذِرَاعِي وَلَو قُطِعَ ذِرَاعِي لَرَفَعتُ عَضُدِي

اگر (رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں بازو بلند کروں گا، اگر میرے بازو کاٹ دیے جائیں تو میں باقی ماندہ بازو بلند کروں گا، (رفع الیدین نہیں چھوڑوں گا)۔

الخلافيات، للبيهقي: 356/2، حدیث، 1692

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے

لَو قُطِعَت يَدِي لَرَفَعتُ ذِرَاعِي وَلَو قُطِعَت ذِرَاعِي لَرَفَعتُ ضَبعِي

(اگر رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں اپنی کہنیاں بلند کروں گا اور اگر کہنیاں بھی کاٹ دی گئیں تو اپنی بغلیں اٹھاؤں گا، (رفع الیدین نہیں چھوڑوں گا)۔

الخلافيات، للبيهقي: 355/2، حدیث، 1691

چھوٹے ادارے کی بڑی سعادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

ایک عرصہ سے دلی تمنا تھی کہ دارالابلاغ اپنے قارئین کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ کی چند معروف کتب کا اردو ترجمہ پیش کرے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم فرمایا کہ ادارہ کو امام بخاری رحمہ اللہ کی دو کتب: ''جزء رفع الیدین'' اور ''جزء القراءۃ خلف الامام'' کے اردو تراجم مع شروحات شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ''جزء رفع الیدین'' کے ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 2018ء میں شائع کیا گیا۔ یہ ایڈیشن عربی عبارات مع ترجمہ اور نہایت مختصر تخریج وحواشی پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد دوسرا ایڈیشن؛ دسمبر 2019ء میں شائع کیا گیا جس میں مخطوطہ اور دیگر مطبوعہ نسخوں کو سامنے رکھ کر خط اور نقل کی اغلاط سے بہت حد تک پاک، اور جامع متن مرتب کر کے؛ اسے مفصل فوائد وتوضیحات سمیت نفس مسئلہ پر اعتراضات سے متعلق حقائق وتجزیاتی تحقیقی ابحاث سے مزین کیا گیا۔ الحمد للہ، اس ایڈیشن کو علماء وعوام میں یکساں اور بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ''جزء رفع الیدین'' کے اردو ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ جو بہت سے مفید علمی وتحقیقی اضافہ جات اور مزید مدلّل توضیحات کی بدولت اپنے سابقہ ایڈیشنز کی نسبت زیادہ مفید اور اب تک آنے والے ''جزء رفع الیدین'' کے تراجم وشروحات میں سب سے زیادہ ضخیم ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کا اردو ترجمہ مع شرح؛ تحریر کرنے کی سعادت، ہمارے عزیز دوست امان اللہ عاصم حفظہ اللہ کے حصے میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

خادم کتاب وسنت
محمد ظفر اقبال طاہر

حرفِ عقیدت

[(اشاعت اوّل)2018ء]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُ اللّٰهَ وَ نُصَلِّي عَلىٰ رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَومِ الدِّينِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

نماز میں رفع الیدین کرنا سنت دائمہ ہونے اور متعدد احادیث صحیحہ و آثار صحیحہ سے ثابت ہونے کے باوجود اختلاف کا شکار ہے۔ اسے مسلکی تعصب کہا جائے یا گمراہی؛ بہر حال اس سنت کی مخالفت کرنے والوں نے نہ صرف اس کا انکار کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا ہے بلکہ عوام الناس کو اس سنت سے متنفر کرنے کے لیے صحیح احادیث کو بگاڑا، ضعیف اور موضوع روایات بیان کیں، اور اس سنت سے روکنے کے متعدد حربے استعمال کیے۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مزید برآں کہ تارکین رفع الیدین نے غیر مہذب اور بیہودہ حکایتیں گھڑ کے رفع الیدین کی توہین کرنے کے مذموم ہتھکنڈے بھی اپنائے۔ رفع الیدین کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ حتی کہ تارکین رفع الیدین اس سنت پر عمل کرنے والوں کے قتل کے درپے رہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں، ابن العربی نے احکام القرآن میں اور شاطبی رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''الاعتصام'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ امام ابوبکر محمد بن ولید الفہری الطرطوشی، المعروف ابن ابی دندنہ رحمہ اللہ ایک متبع سنت امام تھے۔ ایک مرتبہ ایک مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انھیں ابوثمنہ، حاکمِ وقت نے دیکھا کہ وہ نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے۔ ابوثمنہ نے اپنے کارندوں سے کہا: اسے دیکھو، رفع الیدین کر رہا ہے۔ جاؤ اور اسے قتل کر دو، اور اس کی لاش سمندر میں پھینک دو۔ ابن العربی کہتے ہیں کہ میں نے سنا تو میں نے فوراً کہا: یہ بہت عظیم ہستی، فقیہِ وقت اور امام ہیں۔ ابوثمنہ نے کہا: یہ رفع الیدین کیوں کر رہا ہے؟ میں نے کہا: کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس کے بعد میں نے امام ابوبکر الفہری رحمہ اللہ کو اپنے ساتھ لیا اور ان کے گھر تک چھوڑنے چلا گیا۔ انھوں نے میرے چہرے کے آثار بدلے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا ہوا ہے؟ میں نے انھیں سارا قصہ سنایا تو انھوں نے کہا: سنت پر شہید ہونے کا اعزاز میری قسمت میں کہاں؟ [1]

---

[1] الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبی): 218/19.

رسول اللہ ﷺ کی اس محبوب سنت کی مخالفت کرنے والوں نے اگر اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی تو اس سنت سے پیار کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد سے اس کا بھرپور دفاع کیا ہے۔ تقریر و تحریر اور بحث و مناظرہ کی صورت میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اخلاص نیت کے ساتھ دفاع سنت کا عمل جسے نصیب ہو جائے، یہ اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر سعادت اور بیش قیمت سرمایا ہے۔ اس سعادت مندی میں متعدد محدثین، ائمہ سنت اور متبعین سنت نے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔ ائمہ و علماء نے اس سنت کے اثباتی بیان اور دفاع کے لیے مختلف زبانوں میں چھوٹی بڑی؛ کثیر تعداد میں کتب تصنیف کی ہیں۔

آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے یہ اسی عنوان پر، رئیس المحدثین الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی مایہ ناز تالیف ''جزء رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اگرچہ صحیح بخاری میں بھی مختلف ابواب کے تحت رفع الیدین کو ثابت کیا اور اس کے مقامات و مواقع ذکر کیے ہیں۔ لیکن انھوں نے اس سنت کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف کی شدت کے پیش نظر ایک الگ، مستقل مختصر کتاب تالیف کر کے اس میں رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور متبعین سنت ائمہ کرام رحمہم اللہ سے عملاً اور قولاً رفع الیدین کا ثابت ہونا بیان کیا ہے۔ اور نہایت جامع تبصروں اور وضاحتوں سے اس کتاب کو مزین کیا ہے۔ اس طرح سے یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت اہم اور مقبول ترین کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ اور یہ اپنے موضوع کی پہلی کتاب ہے۔

اس عظیم کتاب کو میرے نہایت عزیز شاگرد، امان اللہ عاصم نے اردو قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ موصوف مترجم کا انداز نہایت سیدھا، سادہ اور سلیس ہے۔ جس سے قارئین بآسانی مستفید ہو سکیں گے۔ اس سے قبل بھی تلمیذ رشید، امان اللہ عاصم؛ تحقیق، تخریج، حواشی، اضافہ جات اور تالیف و ترجمہ کی صورت میں تحریری طور پر دینی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ جن میں سے متعدد کتب مطبوع جبکہ چند ایک زیر طبع ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے موصوف مزید تالیفات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں استقلال اور کامیابی عطا فرمائے۔ ان کی تالیفات میں سے ایک تالیف، رفع الیدین ہی کے موضوع پر ہے۔ جس میں تارکین رفع الیدین کے دلائل کا تحقیقی اور علمی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تالیف ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' کے نام سے مطبوع ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو دین کی خدمت اور دفاع سنت کا فریضہ انجام دینے کی مزید توفیق بخشے، اور ان کی جملہ علمی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

[(اشاعت دوم)2019ء]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُ اللّٰهَ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَومِ الدِّينِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کا ہر محاذ پر دفاع کرنے کا ایمانی جذبہ اور سعادت عطا فرمائی ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں امام بخاری رحمہ اللہ کی معروف کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا ترجمہ ہے، جو دفاع سنت کے سلسلہ کی عظیم کڑی ہے۔ یہ اس ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کے پہلے ایڈیشن کو اللہ تعالیٰ نے علمی حلقہ، احباب ذوق اور سنت کے متلاشیان ومحبان میں بے مثال کامیابی اور مقبولیت بخشی۔ جس کے پیش نظر اس کا دوسرا ایڈیشن مزید توضیحات، حواشی اور رفع الیدین سے متعلق اعتراضات و اشکالات کے جوابات پر مشتمل تحقیقی ابحاث اور احادیث رسول اور آثار صحابہ سے مزین کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے سابقہ تمام اردو تراجم کی نسبت یہ ترجمہ نہایت سلیس، مفید؛ اور متعدد نایاب نسخوں کے ساتھ متقابل ہونے کے باعث عمدہ ترین؛ اور مفصل علمی فوائد وتوضیحات کے باعث ضخیم ترین اردو ترجمہ ہے۔ جو یقیناً عوام الناس کے لیے نہایت مفید اور اہل علم کے ہاں مرجع ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اس عظیم کتاب کے مترجم، جناب امان اللہ عاصم حفظہ اللہ ہیں۔ جو ہمارے نہایت قابل اور فاضل تلمیذ رشید ہیں۔ میری خوش نصیبی یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ترجمہ وتشریح میں ممکنہ تعاون مہیا کرنے اور اس پر نظر ثانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ؛ امان اللہ عاصم کی اس کاوش کو ان کے لیے اور ان کے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ اور رفع الیدین جیسی عظیم سنت سے محروم اور اس کی اہمیت سے ناواقف عوام الناس کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

[(اشاعت سوم)2024ء]

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ عَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَومِ الدِّينِ۔ أَمَّا بَعْدُ!بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

امام بخاری رحمہ اللہ کی مختصر و جامع کتاب: جزء رفع الیدین؛ کے ترجمہ وشرح پر مشتمل دو ایڈیشنز اس سے قبل شائع کیے جا چکے ہیں۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ اگر چہ دوسرا ایڈیشن بھی توضیحات اور علمی و مدلل ابحاث کی بدولت نہایت مفید، شان دار اور ضخیم تھا۔لیکن اس تیسرے ایڈیشن پر نظر ثانی کر کے مجھے نہایت خوشی محسوس ہوئی کہ الحمدللہ؛ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تلمیذ مولانا امان اللہ عاصم کو اس کتاب کے حوالے سے اس قدر شرح صدر سے نوازا ہے کہ انھوں نے کتاب کو اس انداز سے مختلف جزئیات میں منقسم کر کے شرح تحریر کی ہے کہ گویا انھوں نے مؤلف کے اسلوب کا حق ادا کر دیا ہے۔اگر چہ ''فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ '' کا قانون یقینی وحتمی ہے؛لیکن فی الوقت میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اس شرح کے بعد ''جزء رفع الیدین '' کی مزید اردو شرح کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری بھی یہی التجاء ہے کہ اس ادنیٰ کاوش کو عوام الناس کے لیے ذریعہ ہدایت بنا دیجیے اور روز قیامت ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر کا جام پلا دیجیے۔آمین۔

العبد العاجز

حکیم اشفاق احمد [فاضل مدینہ یونیورسٹی]
ساکن،توحید آباد شیخوپورہ
استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ للبنات، شہر شیخوپورہ

عرض مترجم

اِنَّ الحَمدَ لِلّٰہِ نَحمَدُہُ وَنَستَعِینُہُ وَنَستَغفِرُہُ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِن سَیِّئَاتِ أَعمَالِنَا مَن یَھدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہُ وَمَن یُضلِل فَلا ھَادِیَ لَہُ وَأَشھَدُ أَن لا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحدَہُ لا شَرِیکَ لَہُ وَأَشھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہُ وَرَسُولُہُ۔أَمَّا بَعدُ فَإِنَّ خَیرَ الحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیرَ الھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الأُمُورِ مُحدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ، وَکُلَّ بِدعَۃٍ ضَلالَۃٌ وَکُلَّ ضَلالَۃٍ فِی النَّارِ .

أَمَّا بَعدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم، ﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۳﴾ ﴾ [سورۃ محمد:33]

وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا کَمَا رَأَیتُمُونِی أُصَلِّی . [1]

اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے اہم ترین رکن اور فرض عین عبادت: نماز ہے۔ روز قیامت انسان سے پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں ہوگا۔ اور اس سوال میں وہی شخص کامیاب ہوگا جس نے نمازیں ادا کی ہوں گی اور اس کی نمازیں قبول بھی ہوئی ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی شخص کی نمازیں قبول ہوں گیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کی ہوں گی۔ لہٰذا ہمیں اسی طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا ہوگی جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا مکمل طریقہ نماز؛ صحیح الاسناد احادیث کے ذریعے تمام دنیا میں پہنچا ہے۔ جسے اپنانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن افسوس کہ نماز کے مسنون طریقہ میں امت محمدیہ اختلافات کا شکار ہوگئی ہے۔ اور نماز کے مختلف فیہ امور میں سے ایک مسئلہ، نماز میں رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہوکر رفع الیدین کرنے کا بھی ہے۔ حالانکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری نماز تک، ہر نماز میں رفع الیدین کیا ہے۔ اور آپ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (تفصیل، آئندہ صفحات میں آئے گی، ان شاء اللہ)

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا کانوا جماعۃ . . ، حدیث: 631.

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اطاعت میں؛ متبعین سنت آج کے دن تک اس سنت پر عمل پیرا ہیں اور تا قیامت اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ الرحمٰن۔

رفع الیدین کیا ہے؟

عربی زبان میں "رَفْع" کا مطلب: اٹھانا، بلند کرنا، اور "الیَدَیْن"، "یَدٌ" (ہاتھ) کا تثنیہ ہے، جس کا مطلب ہے: ''دو ہاتھ''۔ لہٰذا ''رفع الیدین'' کا لغوی مطلب: ''دونوں ہاتھ اٹھانا'' ہے۔

اصطلاحاً رفع الیدین سے مراد: نماز میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھانا (بلند کرنا) ہے کہ انگلیاں کانوں کی لوؤں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر تک آ جائیں۔ [1]

نماز میں رفع الیدین کے مقامات:

نماز میں رفع الیدین کرنے کے چار مقامات ہیں:

① ...تکبیر تحریمہ

② ...رکوع جاتے وقت

③ ...رکوع سے سر اٹھا کر

④ ...دو سے زیادہ رکعات کی نماز ہو تو دوسری رکعت سے اٹھ کر۔ [2]

ان میں سے پہلے مقام (تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین پر اختلاف نہیں ہے تاہم اگلے تینوں مقامات کے رفع الیدین کے متعلق علماء امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہاں بھی اختلاف کا کوئی تُک نہیں بنتا؛ لیکن بھائیوں کو اختلاف ہے۔ اور اختلاف کرنے والوں کے دلائل میں ضعیف اور موضوع روایات ہیں۔ جن کا تجزیہ آئندہ صفحات میں آئے گا [ان شاء اللہ]۔ سجدوں میں رفع الیدین مسنون نہیں ہے، اس کی باقاعدہ نفی پر صحیح احادیث موجود ہیں۔

---

[1] یہ دو صحیح احادیث میں مذکور دو مختلف طریقوں کی تطبیق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کانوں کی لوؤں تک [مسلم:391] جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ [بخاری:738] دونوں طریقے جائز ہیں۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین، حدیث، 739۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث، 730۔ علامہ البانی رحمہ اللہ اور الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (شرح النووی علی صحیح مسلم): 95/4.

رفع الیدین منسوخ نہیں بلکہ دائمی سنت ہے:

نماز میں رفع الیدین کرنا؛ رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت ہے۔ اس کا منسوخ ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا اس سے منع کر دینا کسی صحیح حدیث سے ہرگز ثابت نہیں ہے۔ احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا ."

"رفع الیدین کرنا بلا شک وشبہ اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔" [1]

رفع الیدین؛ کثیر الروایت سنت متواترہ:

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو احادیث و آثار منقول ہیں۔ اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس پر (عمل پیرا) رہے حتی کہ دنیا چھوڑ گئے۔" [2]

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رفع الیدین کرنے کی احادیث اس قدر زیادہ تعداد میں ہیں کہ ان کی روشنی میں مجھے تو یوں لگتا ہے کہ میں خود رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔" [3]

رفع الیدین سے منع کی تمام روایات باطل ہیں:

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ ذٰلِكَ أَحَادِيثُ الْمَنعِ مِن رَفعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالرَّفعِ مِنْهُ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّم لا يَصِحّ مِنْهَا شَيْءٌ"

یعنی: نماز کے احکام سے متعلق من گھڑت احادیث میں وہ تمام احادیث بھی ہیں جن میں نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے منع مذکور ہے۔ ان تمام روایات کا

---

[1] نیل الفرقدین فی مسئلة رفع الیدین (مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ، و دہلی): صفحہ:22.

[2] سفر السعادة، لمحمد بن یعقوب فیروز آبادی: صفحہ:18 .

[3] السنن الکبری للبیهقی: 113/2، روایت، 2533 .

رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہونا باطل ہے۔ ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔ ❶

رفع الیدین کا تارک، سنت کا تارک ہے:

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تَارِكَ رَفعِ الیَدَینِ عِندَ الرُّکُوعِ وَالرَّفعِ مِنهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ"

"رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا تارک، دراصل سنت کا تارک ہے" ❷

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا متعدد اسناد کے ساتھ بیان ہوا ہے لہٰذا:

"مَن تَرَکَهُ فَقَد تَرَكَ السُّنَّةَ"

"جس نے اسے ترک کیا دراصل اس نے سنت ترک کر دی۔" ❸

✿...عمداً سنت کا تارک؛ گمراہ ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ."

"اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔" ❹

اور رسول اللہ ﷺ خطبہ حاجت (خطبہ نکاح / خطبہ جمعہ و عیدین) میں فرمایا کرتے تھے:

((کُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ.))

"ہر گمراہی، جہنم میں جانے کا سبب ہے۔" ❺

رفع الیدین چھوڑنا جائز نہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس شخص نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین (کے

---

❶ نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول: ص، 57. المنار المنيف فى الصحيح والضعيف، ص:137.

❷ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

❸ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

❹ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حديث: 654.

❺ صحيح- سنن النسائى، كتاب صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، حديث، 1578.

اثبات) والی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی، اس کے لیے حلال (جائز) نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس عمل (رفع الیدین) کی پیروی ترک کرے۔'' ❶

جس نے رفع الیدین چھوڑا اس نے نماز کا رکن چھوڑ دیا:

معروف و مستند محدث، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"مَنْ تَرَكَ الرَّفعَ فِی الصَّلاةِ فَقَد تَرَكَ رُكْنًا مِنْ أَركَانِهَا"

''جس انسان نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا، گویا اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کا حکم دیا ہے:

تارکین رفع الیدین کی طرف سے یہ سوال اکثر سننے میں آتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے؟ پھر وہ بات کو مزید بڑھاتے ہوئے، عوام کو رفع الیدین سے دور رکھنے کے لیے کہتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے حکم نہیں دیا تو ہم رفع الیدین کیوں کریں؟

✿...سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی گواہی:

ہم گذارش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بات بیان کرنے والے رسول اللہ ﷺ کے نہایت قریبی صحابی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں بالکل اسی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، جس طرح رسول اللہ ﷺ خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح (رفع الیدین) کیا۔ ❸

✿...امام ابن حبان رحمہ اللہ کا استدلال و موقف:

معروف محدث، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی حدیث ذکر

---

❶ طبقات الشافعية، للسبكى: 100/2.

❷ عمدة القارى شرح صحيح البخارى، للعينى: 272/5.

❸ صحيح۔ النفح الشذىّ شرح الترمذى، لابن سيد الناس: 390/4۔ نصب الراية، للزيلعى: 415/1، 416 (رجال اسناده معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن كثير: 165/1، 166.

کرنے کے بعد نماز میں رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کو رسول اللہ ﷺ کا حکم قرار دیا ہے۔ دلیل کے طور پر سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے حکم والی یہ حدیث بیان کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) ''نماز اسی طرح پڑھنا؛ جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب (عنوان) لکھا ہے:

"ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّتَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَتِهِمُ الرُّكُوعَ وَعِنْدَ رَفْعِهِمْ رُؤُوسَهُمْ مِنْهُ"

''اس حدیث کا ذکر؛ جو اس بات کی دلیل ہے کہ مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو نماز میں رکوع کرنے کے وقت اور اس سے سر اٹھا کر؛ رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔''[1]

❁ ...حنفی علماء کا اعتراف:

اس بات کا اعتراف تو حنفی علماء نے بھی کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا تھا۔ پانچویں صدی ہجری کے معروف حنفی عالم، علامہ محمد بن احمد السرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ خَلْفَ الْإِمَامِ أَعْمَى وَأَصَمُّ فَأَمَرَ بِالْجَهْرِ بِالتَّكْبِيرِ لِيَسْمَعَ الْأَعْمَى وَبِرَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَرَى الْأَصَمُّ فَيَعْلَمُ دُخُولَهُ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا الْمَقْصُودُ إِنَّمَا يَحْصُلُ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ"

''چونکہ امام کے پیچھے نابینا اور بہرے افراد بھی ہوتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے بلند آواز سے تکبیر کہنے کا حکم دیا تاکہ نابینا (مقتدی) تکبیر سن کر؛ اور رفع الیدین کا حکم دیا تاکہ بہرہ (مقتدی) دیکھ کر؛ جان لے کہ امام نے نماز شروع کر دی ہے۔ اور بہرے کو معلوم تب ہو سکتا ہے جب امام اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔''[2]

اگرچہ علامہ سرخسی رحمہ اللہ کے بیان میں ایک انوکھی منطق پائی جاتی ہے لیکن انھوں نے اعتراف کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع الیدین کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی حنفی بھائی کہے کہ علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کا حکم ذکر کیا ہے۔ تو ہماری گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر وہ صحیح حدیث پیش فرما دیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کا حکم دیا اور بعد کے رفع الیدین سے منع کیا ہو۔

---

[1] صحیح ابن حبان: 190/5، حدیث، 1872.

[2] المبسوط، للسرخسي: 12/1.

علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ کا بیان اس بات کی دلیل ہے کہ احناف کے اکابر علماء اس حقیقت سے واقف اور اس کا اقرار کرنے والے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔

ہم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رفع الیدین کا حکم ہونے پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبانی؛ اپنی دلیل پیش کردی ہے۔ اگر کسی حنفی بھائی کو ابھی رفع الیدین کا نبوی حکم ہونا؛ سمجھ نہیں آرہا تو وہ ہم سے دلیل طلب کرنے کی بجائے علامہ سرخسی رحمہ اللہ سے دلیل کا مطالبہ کرے، یا ان کے قول کو باطل، بے بنیاد اور کذب بیانی قرار دے۔ [یقیناً ایسی بے ادبی کوئی نہیں کرے گا]

اس بحث میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت، امام ابن حبان رحمہ اللہ کے استدلال اور امام سرخسی رحمہ اللہ کے بیان کے پیش نظر؛ یہ بات روز روشن کی طرح نمایاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا نماز میں رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا؛ رفع الیدین کرنا واجب ہے:

مذکورہ دلائل کے پیش نظر یہ موقف ٹھوس اور مزید پختہ ہوگیا کہ نماز میں رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اس وضاحت کے بعد یہ جان لینا چاہیے کہ رفع الیدین واجب قرار پاتا ہے۔ لیکن جو احباب رفع الیدین کو سنت تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، وہ واجب کیسے تسلیم کرلیں گے؟ لیکن ہمارا کام تسلیم کروانا نہیں، بلکہ صرف حق بات پہنچا دینا ہے۔

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے بھی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث ((صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی أُصَلِّی)) سے استدلال کیا ہے کہ نماز میں رفع الیدین کرنا واجب ہے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ حکم وجوب کی دلیل ہوتا ہے۔ [1]

کیا رفع الیدین کے بغیر نماز قابل قبول ہے؟

کسی بھی نیک عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کے بارے میں کوئی انسان حتمی فیصلہ اپنی طرف سے نہیں کر سکتا، البتہ عمل کی مقبولیت کے لیے جو معیار اور کسوٹی شریعت اسلامیہ نے ہمیں بتائی ہے اس کے مطابق پرکھتے ہوئے ہم اس اپنے اعمال کو عنداللہ مقبولیت کے لیے ضروری اوصاف سے متصف ضرور کرسکتے ہیں۔ کیونکہ شریعت کی بیان کردہ شرائط اور اوصاف کا فقدان کسی بھی عمل کو ناقابل قبول بنا دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نماز اسی طرح ادا کرنا جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحیح ترین

[1] جلاء العینین بتخریج جزء رفع الیدین للبخاری:ص:35 (تخریج: الشیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ)

احادیث ہمیں بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقۂ نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا موجود ہے۔ بلکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بقول: رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

لہٰذا ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ نماز کے اوقات اور مقام کے تعین و انتخاب کی طرح نماز کے طریقہ کو بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت اور تعلیمات کے مطابق ڈھالیں؛ اور نمازیں اسی طریقہ پر ادا کریں جس طریقہ سے رسول اللہ ﷺ نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ بصورت دیگر ہمیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ہماری نمازیں معیار قبولیت سے خالی نہ رہ جائیں۔

کسی نمازی کی نماز پر قبول ہونے یا نہ ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا؛ البتہ اپنی نمازوں کو سنت کے مطابق ادا کرنے کی سب کو کوشش کرنی چاہیئے؛ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ جو نماز مسنون طریقہ کے مطابق نہیں ہوگی؛ اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

رفع الیدین؛ خشوع وخضوع کے منافی نہیں:

ہمارے بھائی؛ رفع الیدین سے روکنے کے لیے کہتے ہیں کہ رفع الیدین کرنا نماز کے خشوع وخضوع کے منافی عمل ہے۔ یعنی جو لوگ نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں؛ ان کی نمازیں خشوع وخضوع اور عاجزی سے خالی ہو جاتی ہیں۔ اس پر بطور دلیل؛ سورۃ المومنون کی آیت مبارکہ پیش کی جاتی ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝١ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝٢ ﴾ [المومنون، آیة: 1، 2]

کہا جاتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے: "لا یرفعونَ أیدیهم فِي الصَّلٰوة" وہ نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے۔ [1] یعنی خشوع والی نماز ان لوگوں کی ہے جو رفع الیدین نہیں کرتے۔

مذکورہ آیات کی بیان شدہ تفسیر "تفسیر ابن عباس" میں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تفسیر ابن عباس، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تفسیر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اس تفسیر کے آغاز میں اس کی سند مرقوم ہے:

"۔ ۔ ۔ أخبرنَا عَلیّ بن إِسحٰق السَّمرقَندِی عَن مُحَمَّد بن مَروَان عَن الکَلبِیّ عَن ابی صَالح عَن ابن عَبَّاس ." [2]

[1] تنویر المقباس تفسیر ابن عباس: ص، 284.

[2] تنویر المقباس تفسیر ابن عباس:ص، 2.

اس سند میں مذکور؛ محمد بن مروان، کلبی اور ابوصالح؛ تینوں جھوٹے، ضعیف اور نا قابل حجت راوی ہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ کی ان تینوں کی وجہ سے اس تفسیر کی سند کو جھوٹ کی زنجیر قرار دیا ہے۔ ❶

ان تینوں راویوں کی حقیقت؛ بالتفصیل حسب ذیل ہے:

⊙...محمد بن مروان بن عبداللہ، السدی الصغیر، کوفی تھا۔ صالح بن محمد البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف راوی ہے۔ یہ احادیث وضع کیا (جھوٹی احادیث بنایا) کرتا تھا۔ ❷

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر الکوفی ثقہ نہیں ہے۔ جریر بن عبدالحمید نے اسے کذاب کہا ہے۔ نیز یہ متروک الحدیث ہے۔ ❸

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ موضوع روایات بیان کرنے والوں میں سے ہے۔ اس کی روایت دلیل کے طور پر قبول نہیں کی جائے گی۔ ❹

احناف کے نامور عالم مولانا سرفراز خاں صفدر فرماتے ہیں:

''محمد بن مروان السدی الصغیر ضعیف ہے، لیس بشیء غیر ثقة كذّاب ذاهبُ الحديث متروكُ الحديث اور وضّاع (موضوع، من گھڑت احادیث بنانے والا) ہے۔'' ❺

⊙...کلبی کا نام محمد بن السائب بن بشر بن عمرو، الکلبی اور کنیت ابوالنضر ہے۔ یہ بھی کوفی ہے۔ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ اپنے باپ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں دو کذّاب (جھوٹے ترین) آدمی تھے۔ ان میں سے ایک محمد بن السائب کلبی تھا۔'' ❻

سلیمان التیمی اور یحییٰ رحمہما اللہ نے کہا: کلبی کذاب راوی ہے۔ اور امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے کہا: کلبی متروک الحدیث راوی ہے۔ اس نے ابوصالح کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بیان کی ہے جبکہ ابوصالح نے حلفا کہا ہے: ''میں نے کلبی کے سامنے تفسیر کا کچھ بھی حصہ نہیں پڑھا۔'' ❼

---

❶ الاتقان فی علوم القرآن، للسیوطی: 239/4.

❷ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزی: 392/26.

❸ الجرح والتعديل لأبي حاتم الرازي: 86/8۔ تهذيب الكمال: 392/26.

❹ المجروحين لابن حبان: 286/2.

❺ تسکین الصدور، سرفراز خان صفدر: صفحہ، 334.

❻ تهذيب الكمال في اسماء الرجال: 248/25۔ تهذيب التهذيب لابن حجر: 178/9.

❼ تهذيب التهذيب: 179/9۔ تهذيب الكمال: 250/25.

ابوصالح نے کلبی سے کہا تھا: جو تم میرے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات بیان کرتے ہو، نہ کیا کرو۔" ❶
کلبی نے خود کہا: "میں نے ابوصالح عن ابن عباس .. کی سند سے جو بھی بیان کیا ہے سب جھوٹ ہے؛ اسے بیان نہ کیا کرو۔" ❷
سفیان کہتے ہیں: مجھے کلبی نے کہا تھا کہ میں نے تمھیں ابوصالح کے واسطے سے جو کچھ بھی بیان کیا وہ سب جھوٹ ہے۔ ❸
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: کلبی کی تفسیر اول تا آخر سب جھوٹ ہے، اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں۔ ❹
امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کلبی کو کفریہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ ابوجزء کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے۔ کلبی خود کو بڑے فخر کے ساتھ سبائی (عبداللہ بن سباء کا پیروکار) کہا کرتا تھا۔ ❺
کلبی نے تفسیر ابن عباس، ابوصالح سے روایت کی ہے۔ اور خود ہی اس کی تکذیب وتضعیف بھی کر دی ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ مجھے ابوصالح نے کہا تھا: میں نے جو کچھ بھی تمھیں بیان کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ ❻

⊙... ابوصالح کا نام باذام ہے اور یہ سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔
امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: "ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے۔ اس لیے اس سے دلیل لینا جائز نہیں ہے۔" ❼
امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ ضعیف، کوفی راوی تھا۔ ❽ عبدالحق فرماتے ہیں: ابوصالح ضعیف ہے۔ جوزقانی کہتے ہیں: وہ متروک راوی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: وہ کذاب ہے۔ ❾
بعض اہل علم نے ابوصالح کی توثیق بھی ذکر کی ہے مگر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

---

❶ میزان الاعتدال فی نقد الرجال، للذهبی: 556/3، ترجمه نمبر: 7574.
❷ تهذیب التهذیب: 179/9، 180- تهذیب الکمال: 250/25.
❸ میزان الاعتدال للذهبی: 557/3، ترجمه نمبر: 7574.
❹ تذکرة الموضوعات، لمحمد طاهر الهندی (پٹنی): صفحه: 82.
❺ تهذیب التهذیب، لابن حجر: 179/9- تهذیب الکمال: 249/25.
❻ تهذیب التهذیب، لابن حجر: 417/1.
❼ جامع التحصیل فی أحکام المراسیل، 148- تهذیب التهذیب، لابن حجر: 180/9- میزان الاعتدال للذهبی: 559/3- الضعفاء والمتروکون، لابن جوزی: 62/3.
❽ الضعفاء والمتروکون، للنسائي: 23، ترجمه نمبر، 72.
❾ تهذیب التهذیب، لابن حجر: 417/1.

بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تفسیر غلط اور جھوٹ ہے۔ لہٰذا "لا یرفعون ایدیھم فی الصلاۃ" کے پیش نظر رفع الیدین کرنے کو نماز میں خشوع وخضوع کے منافی قرار دینا باطل عمل ہے۔

...اس بات کا کوئی جواب ہے؟

قابل غور بات یہ ہے کہ رفع الیدین کی وجہ سے نماز کو خشوع سے خالی قرار دینے والوں سے سوال ہے کہ نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ، تمھاری اس دلیل کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازیں کس ترازو میں تولی جائیں گی؟ کیونکہ تمھارا ہی کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں تو رفع الیدین کیا جاتا تھا۔

اب یہ بتائیے کہ جو نمازیں ابتدائے اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رفع الیدین کر کے ادا کی تھیں، وہ نمازیں (نَعُوذُ بِاللّٰہِ، نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ) خشوع وخضوع سے خالی تھیں؟

...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ......

(اللہ تعالیٰ ایسے تصور سے بھی محفوظ رکھے۔ ایسا تو خیال کرنا بھی ایمان کے منافی ہے)

تارکین رفع الیدین کے موقف کے مختلف رنگ:

رفع الیدین کے مانعین و تارکین کا رفع الیدین کے متعلق ایک موقف نہیں ہے؛ بلکہ ان کی جانب سے مختلف مواقع پر مختلف بیانات سامنے آتے ہیں، مثلاً:

① ...تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا اوائل اسلام میں مشروع تھا؛ بعد میں صرف تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین باقی رہا اور رکوع سے پہلے اور بعد کا رفع الیدین منسوخ ہوگیا۔

② ...رفع الیدین منسوخ نہیں ہوا۔ اس موقف کا اظہار احناف کے معتبر عالم، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی نے کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "ہم مدعی نسخ نہیں جو دلیل قاطع دربارۂ نسخ ہم کو پیش کرنی ضروری ہو۔"[1]

③ ...تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا جائز ہے لیکن ضروری نہیں۔ البتہ نہ کرنا بہتر اور افضل ہے۔

④ ...رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس کا دل چاہے وہ کر لے جس کا دل نہ چاہے وہ نہ کرے۔

⑤ ...صحابہ و تابعین، رفع الیدین نامی کسی عمل کو جانتے ہی نہیں تھے۔

---

[1] دیکھئے: ایضاح الأدلة، صفحہ:17، فاروقی کتب خانہ (عکس، مطبوعہ: مطبع قاسمی دیوبند، طبع 1330ء).

⑥...رفع الیدین ثابت تو ہے لیکن یہ، نہ تو سنت ہے اور نہ ہی مستحب۔ [1]

⑦...امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف غلط منسوب کتاب ''الکنز المدفون'' سے ایک یہ بھی موقف اخذ کیا گیا ہے کہ جب نمازی بہرے ہوں اور انھیں نماز با جماعت نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جانے کی خبر دینے کے لیے رفع الیدین کیا جاسکتا ہے۔......(سبحان اللہ)......

تارکین رفع الیدین کے دلائل کی مختلف نوعیتیں:

حقیقت یہ ہے کہ جن روایات سے صرف پہلی تکبیر کا رفع الیدین ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؛ ان میں اکثر روایات ضعیف، نا قابل حجت بلکہ موضوع ہیں۔ اور جو روایات سند کے اعتبار سے صحیح ہیں، ان کی تین اقسام ہیں:

❁...پہلی قسم:

تارکین رفع الیدین اپنے موقف کی تائید میں جو احادیث پیش کرتے ہیں ان میں بعض صحیح بھی ہیں، لیکن ان صحیح احادیث کی حقیقت یہ ہے کہ ان میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا بھی ذکر موجود ہے، لیکن ہمارے بھائی ان احادیث کے صرف ابتدائی حصے کو بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں اور اگلے حصے کو چھپا لیتے ہیں۔ یا صرف ابتدائی حصے سے دلیل لے لیتے ہیں اور اسی حدیث کے اگلے الفاظ کو دلیل کے قابل نہیں سمجھتے۔ اس کی مثال احناف کے معروف عالم علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ کی تحریر سے واضح طور پر مل سکتی ہے۔ انھوں نے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کو ثابت کرنے کے لیے دلیل دیتے ہوئے فرمایا ہے:

''تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز کی احادیث میں معروف ہے۔ اس سے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے کتب ستہ کے اماموں نے بیان کیا ہے کہ، سالم اپنے والد محترم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (انھوں نے فرمایا) میں نے

---

[1] موقف نمبر: 5 اور 6 کو معلوم کرنے کے لیے مولانا امین اوکاڑوی کا ترجمہ شدہ، جزء رفع الیدین دیکھئے۔ وہ فرماتے ہیں: ''مدینہ شریف میں عہد صحابہ و تابعین میں رفع یدین والی نماز سے لوگ واقف تک نہ تھے۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ رفع یدین کا ثبوت تو تھا جس طرح جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا ہے اور روزہ میں بیوی سے مباشرت کرنے کا ہے یا بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا ہے لیکن نہ یہ کام سنت ہے اور نہ مستحب۔'' [جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین (یکجا، مترجم)، از محمد امین صفدر اوکاڑوی: 283] اس بات میں ابتدائی الفاظ اور آخری الفاظ تو کسی موقف کو واضح پیش کر رہے ہیں، لیکن درمیان والے الفاظ کسی مخصوص کیفیت کی انوکھی منطق پیش کر رہے ہیں، جو سمجھ سے بالاتر ہے۔ بہر حال اس بات کے ابتدائی الفاظ موقف نمبر: 4 اور آخری الفاظ موقف نمبر: 5 کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تب بھی اور جب رکوع سے اٹھتے تب بھی (رفع الیدین) کرتے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی۔ اسے مسلم کے علاوہ محدثین کی ایک (بڑی) جماعت نے بیان کیا ہے۔ ایک حدیث امام طحاوی رحمہ اللہ نے ''شرح الآثار'' میں "مُوسیٰ بِن عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ" کی سند سے ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔'' [1]

علامہ زیلعی رحمہ اللہ کی تحریر میں درج ذیل باتیں قابل غور ہیں:

✦ ...سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کر کے امام زیلعی رحمہ اللہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کا رفع الیدین ثابت کرنا چاہا ہے لیکن حدیث مکمل بیان بھی کر دی ہے، جس میں واضح طور پر رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

اگر یہ حدیث تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کی ہمیشگی پر دلیل ہے تو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی ہمیشگی پر دلیل کیوں نہیں؟ اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین تو نظر آ گیا؛ لیکن رکوع کا رفع الیدین کیوں نظر نہیں آیا؟

✦ ...امام زیلعی رحمہ اللہ نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کر کے فرمایا ہے: ''یہ حدیث عنقریب مکمل بیان کی جائے گی۔'' اور اگلے ہی صفحہ پر اس حدیث کو درج ذیل الفاظ میں مکمل بیان کر دیا ہے:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ . . . ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ . . . ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ . . . ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ

[1] نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 308/1، 309.

يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ . . . قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّى“

(ترجمہ): ”رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر ”أللّٰہ أکبر“ کہتے...... پھر قرأت کرتے، پھر ”اللّٰہ أکبر“ کہتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر رکوع کرتے...... پھر (رکوع سے) سر اٹھاتے تو کہتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه، پھر اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے...... پھر جب دو رکعتوں سے اٹھتے تب تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے...... وہاں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نے تصدیق کرتے ہوئے کہا: آپ سچ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایسے ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔“ [1]

اس حدیث سے صرف تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین ہی کیوں اخذ کیا گیا؟ اگلے مقامات، یعنی: رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دو رکعات سے تیسری کے لیے کھڑے ہوکر رفع الیدین کرنا بھی تو اس حدیث میں بیان ہوا ہے؛ اسے ترک کیوں کر دیا جاتا ہے؟

✦...امام زیلعی رحمہ اللہ نے ”شرح الآثار“ کے حوالہ سے موسیٰ بن عقبہ کی سند سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے، اس کے تحت؛ علامہ عبدالعزیز دیوبندی رحمہ اللہ نے حاشیہ میں اس حدیث کا حوالہ، شرح معانی الآثار للطحاوی، سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

”اس روایت کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ ”بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ“ کے بعد والے باب (بَابُ مَن ذَكَرَ أَنَّهُ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَينِ) میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”أبواب الدعوات“ میں ”بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ افتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ“ کے بعد والے باب (بَابٌ مِنْه) میں ذکر کیا ہے۔ دارقطنی، مسند احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔“ [2]

معزز قارئین! مذکورہ تمام مقامات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے۔ [3]

---

[1] نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 310/1 .

[2] دیکھیے: نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 310/1 (حاشیہ/ تخریج) .

[3] تصدیق کے لیے آپ سنن ابی داؤد اور سنن الترمذی کے مذکورہ ابواب میں دیکھ سکتے ہیں۔ سنن الدارقطني (تحقيق شعيب الارنؤوط، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بيروت) میں جلد دوم، صفحہ 37، حدیث:1109، اور مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة قرطبة القاهرة)، جلد،1، صفحہ،83، حدیث،717، مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة بيروت): حديث، 717؛ کے تحت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موجود ہے۔

اس بحث سے ہمارا یہ دعویٰ سچ ثابت ہوا کہ تارکین رفع الیدین کے دلائل کی ایک نوعیت یہ ہے کہ وہ جس صحیح حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں، اس میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا بھی ذکر ہونے کے باوجود اس کے صرف ابتدائی حصے کو بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں اور اگلے حصے کو چھپا لیتے ہیں۔ یا صرف ابتدائی حصے سے دلیل لے لیتے ہیں اور اسی حدیث کے اگلے الفاظ کو دلیل کے قابل نہیں سمجھتے۔

ایسا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج ﴾ [البقرة، آية:85]

''تم کتاب کے ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو۔''

❁...دوسری قسم:

تارکین رفع الیدین کے دلائل میں اگر صحیح حدیث پائی جائے؛ اور وہ گذشتہ بیان شدہ قسم میں سے نہ ہو؛ تو پھر وہ یقیناً ایسی صحیح حدیث ہوگی، جس میں نماز سے متعلق دیگر امور کا ذکر آیا ہو، اور رفع الیدین کا ذکر نہ ہوا ہو۔ جبکہ وہی حدیث دوسری اسناد سے اور دوسرے مقامات پر محدثین نے تفصیلی متن کے ساتھ بیان کی ہوگی، اور وہاں اس میں رفع الیدین کا باقاعدہ ذکر موجود ہوگا۔

اس کی مثال: سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے ''بَابُ سُنَّةِ الْجلُوس فِي التَّشهد ''میں (828 نمبر پر) بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے، لیکن سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث دیگر محدثین نے مفصل متن کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں واضح الفاظ میں رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا مذکور ہے۔ [1]

لیکن تارکین رفع الیدین نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی مفصل متن والی حدیث کو چھوڑ کر صرف اسی حدیث کو دلیل بنایا ہے جس میں تکبیر تحریمہ کے بعد والے مقامات کے رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔

---

[1] صحیح۔ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة(باب منه)، حدیث، 304- سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث، 730- سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 862- أيضا باب إتمام الصلاة، حديث، 1061- سنن الكبرى، للبيهقي: 105/2، حديث، 2517- صحيح ابن حبان: 178/5 تا 183- حديث، 1865 تا 1867- صحيح ابن خزيمة: 297/1، حديث، 587-

❁...تیسری قسم:

تارکین رفع الیدین کے دلائل میں اگر صحیح حدیث پائی جائے؛ اور وہ گذشتہ بیان شدہ دو اقسام میں سے نہ ہو؛ تو پھر وہ یقیناً ایسی صحیح حدیث ہوگی، جس کا رکوع کے رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، لیکن بھائیوں نے الفاظ کے مفہوم و مراد کو توڑ مروڑ کر زبردستی، رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنالیا ہوگا۔ اس کی مثال، سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ نماز میں شریر گھوڑوں کی دُموں کی مانند ہاتھ ہلاتے ہو، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔'' [1]

اس حدیث میں ہاتھ ہلانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن یہ ہلانا، رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ دیگر احادیث سے اس کی وضاحت ملتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کو ہلایا کرتے تھے؛ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ [2]

لیکن ہمارے بھائیوں کی ضد ہے کہ اس حدیث کی بنیاد پر رکوع کے رفع الیدین سے ممانعت ثابت کر کے ہی رہنا ہے۔

رفع الیدین کی مخالفت میں بھائیوں کے جتن:

نماز میں رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کو ترک کرنے اور اپنے موقف کو دلائل مہیا کرنے کے لیے احباب نے کتنی محنت کی ہے اور کیسے کیسے جتن کیے ہیں؛ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

❁...قرآن مجید میں تحریف:

تارکین رفع الیدین نے پہلے مرحلے میں خودساختہ آیات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا؛ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو باور کروایا جائے کہ رفع الیدین سے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً:

✦...ابو معاویہ صفدر جالندھری نے ایک مختصر رسالہ تحریر کیا۔ جس میں انھوں نے رفع الیدین کی ممانعت پر قرآن

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بالسکون فی الصلاة والنّھی عن الاشارة بالید و رفعھا عند السَّلام، حدیث، 430۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، بابٌ فِی السَّلام، حدیث، 998۔

[2] اس کی وضاحت، آئندہ صفحات میں ''شریر گھوڑوں کی دموں، سے جاہلوں کا استدلال'' اور ''حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا تعلق کس باب سے ہے؟'' کے عنوان کے تحت آئے گی، ان شاء اللہ۔

مجید سے دلیل دیتے ہوئے لکھا ہے: نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قِيلَ لَهُم كُفُّوا أَيدِيَكُم وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ"

"اے ایمان والو اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو۔" ❶

دنیا بھر کے تارکین رفع الیدین سے ہماری گذارش ہے کہ ابومعاویہ صفدر کی بیان کی ہوئی آیت کا قرآن مجید سے حوالہ پیش کر دیں، کہ یہ آیت کون سی سورت میں ہے؟

اللہ کی قسم! یہ قرآن مجید کی آیت نہیں ہے۔ لیکن سنت (رفع الیدین) کی نفی کرنے اور تقلیدی کھیتی کو سیراب کرنے کے لیے شریعت کا خون کرنا پڑے تو بھائیوں کے لیے کوئی مشکل ہی نہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون.

❀ ...من گھڑت احادیث:

قرآن مجید پر طبع آزمائی کے بعد حدیث کی باری آئی؛ اور رفع الیدین کی نفی ثابت کرنے کے لیے تارکین رفع الیدین نے خودساختہ حدیثیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیں۔ صرف دو مثالیں ملاحظہ کیجیے:

✦ ...علامہ ابوبکر بن مسعود الکاسانی حنفی بیان کرتے ہیں:

"رَوَى ابنُ مَسعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّهُ قَالَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعنَا وَتَرَكَ فَتَرَكنَا."

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کیا تو ہم نے بھی کیا؛ اور آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔" ❷

حنفی بھائیوں سے سوال ہے کہ یہ حدیث؛ احادیث کے کون سے مجموعہ میں مذکور ہے؟ کس امام نے اسے باسند بیان کیا ہے؟

معزز قارئین! اس حدیث کا کوئی وجود نہیں ہے۔ لیکن بھائیوں نے ٹھان رکھی ہے کہ بے سند و بے بنیاد، جھوٹی و من گھڑت حدیثیں بیان کر کے لوگوں کو ہر صورت رفع الیدین سے روکنا ہے۔

---

❶ دیکھیے: تحقیق مسئلہ رفع یدین، ابومعاویہ صفدر جالندھری، صفحہ 6۔ ابومعاویہ صفدر کے متعلق محقق العصر الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ انھیں مناظر اسلام، وکیل اہل سنت، وکیل حنفیہ اور فقیہ النفس جیسے القابات سے نوازا جاتا ہے۔ اور یہ جامعہ اسلامیہ بنوریہ ٹاؤن کراچی اور دیگر جامعات میں بطور مدرس مناظرہ اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ دیکھیے: التعریفات بما فی افتراءات رائد الملا من التحریف؛ ص:63.

❷ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، للکاسانی: 208/1.

✦...ایک حدیث بناتے وقت تو حد ہی کر دی، کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"صَلَّيتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخَمْسَة أَشْهُرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ اثْنَتَي عَشْرَةَ سَنَةً وَخَلْفَ عَلِيٍّ بِالْكُوفَةِ خَمْسَ سِنِينَ فَمَا رَفَعَ وَاحِدٌ مِنْهُم يَدَيْهِ إِلَّا فِي تَكْبِيْرَةِ الإِحْرَامِ وَحْدَهَا."

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی دو سال اور پانچ ماہ، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سال، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بارہ سال اور کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال (نمازیں پڑھی ہیں)، ان میں سے کوئی ایک بھی؛ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتا تھا۔'' ❶

بھائی جان! کچھ غور ہی کر لیا ہوتا؛ کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئے تھے۔ پھر انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں کیسے پڑھ لیں؟ مزید آنکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے ادوارِ خلافت میں زیادہ وقت؛ کوفہ میں گذارا تھا، کوفہ میں رہتے ہوئے انھوں نے سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے پیچھے ان کی مکمل مدت خلافت تک نمازیں کیسے پڑھ لیں؟

مقلد بھائیو! سارے سیاپے سے بہتر تھا کہ تقلید سے ہی توبہ کر لیتے؛ تقلید چھوڑ کر سنت کو اپنا لیتے۔ جب سنت سے دوری اختیار کی تو نبی ﷺ کی بات کے برعکس، امام کی بات پر عمل کرنے کی تقلیدی مجبوری نے تمھیں مجبور کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت (رفع الیدین) کا وجود کو ختم کرنے کے لیے جھوٹی آیات بنا کر قرآن مجید کی طرف اور جھوٹی حدیثیں بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر ڈالیں۔ مزید آنکہ صحابہ و تابعین کی نسبت سے نہ جانے کتنے جھوٹ بولے۔ پھر بھی ماسوائے سنت دشمنی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔

[سنت تو زندہ و جاوید رہے گی، تا قیامت رہے گی، اور اس پر عمل کرنے والے عمل کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ]

❀...رفع الیدین کرنے والوں کو سزائیں:

رسول اللہ ﷺ کے صحابی: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی سنت: رفع الیدین پر عمل نہ کرنے

❶ اس حدیث کی سند یوں بیان کی گئی ہے: قَالَ عَبدُ اللّٰه بن مُحمّد: قال أحمدُ: حَدَّثني أَصبغ بن خَلِيل عن غَازي بن قَيس عن سَلَمة بن وردان عن ابن شِهَاب عن الرَّبيع بن خَيثَم عن ابن مَسعود قال: صَلَّيتُ وراء رسول الله صلى الله عليه وسلَّم وخَلف أبي بكر سَنتين وخمسة أشهر وخَلف عُمَر عشر سنين وخَلف عُثمان اثنتي عشرة سنة وخَلف عليّ بالكُوفة خمس سنين فَمَا رَفع واحد مِنهُم يديه إلَّا في تكبيرة الإحرام وَحدها. [تاريخ علماء الأندلس، عبد الله بن محمد ابن الفرضي، 93/1].

والے کو سزا دیتے تھے۔ اور بعد میں آنے والے مسلمان مسلکی تعصب اور سنت دشمنی میں اس حد تک بے باک ہوگئے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت (رفع الیدین) پر عمل کرنے والوں کو سزائیں دینا شروع کر دیں۔ لیکن متبعین سنت نے ہر طرح کا جبر برداشت کر کے سنت کو سینے سے لگایا اور اللہ کے ہاں سرخرو ہوگئے۔ صرف تین مثالیں پیش خدمت ہیں:

✦...امام ابوبکر محمد بن ولید الفہری الطرطوشی، المعروف ابن ابی دندنہ رحمہ اللہ ایک متبع سنت امام تھے۔ ایک مرتبہ ایک مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انھیں ابوثمنہ، حاکمِ وقت نے دیکھا کہ وہ نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے۔ ابوثمنہ نے اپنے کارندوں سے کہا: اسے دیکھو، رفع الیدین کر رہا ہے۔ جاؤ اور اسے قتل کر دو، اور اس کی لاش سمندر میں پھینک دو۔ ابن العربی کہتے ہیں کہ میں نے سنا تو میں نے فوراً کہا: یہ بہت عظیم ہستی، فقیہ وقت اور امام ہیں۔ ابوثمنہ نے کہا: یہ رفع الیدین کیوں کر رہا ہے؟ میں نے کہا: کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اس کے بعد میں نے امام ابوبکر الفہری رحمہ اللہ کو اپنے ساتھ لیا اور ان کے گھر تک چھوڑنے چلا گیا۔ انھوں نے میرے چہرے کے آثار بدلے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا ہوا ہے؟ میں نے انھیں سارا قصہ سنایا تو انھوں نے کہا: سنت پر شہید ہونے کا اعزاز میری قسمت میں کہاں؟ ❶

✦...ایک شخص حنفی مذہب چھوڑ کر نماز میں قرأۃ فاتحہ خلف الامام اور رفع الیدین کرنے لگا۔ وہاں کے ایک بڑے حنفی عالم کو خبر ہوئی تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ جا کر حاکم شہر سے اس کی رپورٹ کی۔ کوتوال (پولیس) نے اس شخص کو بلا کر دریافت کیا۔ پھر جلّاد سے کہا کہ اسے سر بازار کوڑے لگائے۔ کچھ لوگوں کو اس غریب عالم بالحدیث پر رحم آ گیا، انھوں نے دوڑ دھوپ کی، آخر اس سے توبہ کرائی گئی اور آئندہ کے لیے اس سے عہد و پیماں لے لیا گیا تو اسے رہائی نصیب ہوئی۔ ❷

✦... بلوغ المرام کے شارح: علامہ محمد بن اسماعیل امیر صنعانی رحمہ اللہ کو بارھویں صدی ہجری میں، نماز میں رفع الیدین کرنے کے باعث قید کر لیا گیا، اور جیل میں بند کر دیا گیا تھا۔ ❸

بغلوں میں بت لانے کا معاملہ:

تارکین رفع الیدین کی طرف سے یہ بات اکثر سننے میں آتی ہے کہ لوگ بغلوں میں بت چھپا کر لاتے تھے،

❶ الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبی): 218/19.

❷ انتصار الحق (طبع قدیم): ص، 250۔ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، ص: 24..

❸ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، ص: 25.

اس لیے انھیں نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا گیا، تا کہ ان کے بت گر جائیں۔ یہ بات سینہ بسینہ چلی آ رہی تھی۔ لیکن الحمدللہ ہمیں یہ بات تحریری شکل میں ایک کتاب سے مل گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ رفع الیدین کے موضوع پر اردو زبان میں لکھی اور ترجمہ کی گئی کتب میں ہماری کتاب پہلی ہے، جس میں اس بات کو باقاعدہ باحوالہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ میرے معزز دوست قاری لقمان فیصل حفظہ اللہ کے ذریعے سے مجھے یہ بات پہنچی کہ بغلوں میں بت لانے کا ذکر امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' میں موجود ہے۔ ہم نے اس کتاب کی کھوج لگانا شروع کر دی۔ بالآخر میرے محسن دوست محمد صدیق خان حفظہ اللہ کی کوشش سے یہ کتاب ہمیں میسر آ گئی۔ الحمد لله على ذلك .

چونکہ یہ بے ہودہ حکایت حنفی دیوبندی اور حنفی بریلوی؛ دونوں گروہوں میں معروف اور دونوں گروہوں کے اعتراضات و دلائل کا حصہ ہے۔ اس لیے اس حکایت کی حقیقت واضح کرنے سے پہلے مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے حنفی بھائیوں کے دونوں معروف گروہوں سے ایک ایک سوال کر لیا جائے؛ تا کہ ممکن ہے کوئی غور کر لے اور اس کے دل میں حقیقت اتر جائے اور وہ اپنی نمازوں کو سنت کے مطابق ادا کرنا شروع کر دے۔

❁ ...حنفی بریلوی؛ بھائیوں سے سوال:

حنفی بریلوی بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب (غیب کا علم رکھنے والے) تھے۔ تو بریلوی بھائیوں کے اسی عقیدے کی بنا پر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے تو آپ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ ﷺ کو تو چاہیے تھا کہ جو لوگ بت چھپا کر لاتے تھے، آپ ان کے نام لے کر فرمایا کرتے کہ اے فلاں! میں جانتا ہوں کہ تم نے بغل میں بت چھپایا ہوا ہے، اسے باہر پھینک کر آؤ۔ اگر آپ ﷺ کو رفع الیدین کروائے بغیر پتہ نہیں چلتا تھا تو پھر میرے حنفی بریلوی بھائیوں کا، رسول اللہ ﷺ کے بارے میں عقیدہ عالم الغیب کہاں گیا؟ اس صورت حال میں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب ماننے کے عقیدہ سے حنفی بریلوی حضرات توبہ کر لیں۔

❁ ...حنفی دیوبندی؛ بھائیوں سے سوال:

اگر بغلوں میں بت چھپا کر لانے والی بات حنفی دیوبندی کہیں، تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ کیا تمھارے ہاں ناموس صحابہ کی پاسداری کا یہی معیار ہے کہ صحابہ کے ایمان پر شک کرو اور ان پر مسجد میں بت لانے کا الزام لگاؤ؟ (نعوذ بالله من ذٰلك) اگر یہ بات ان لوگوں کے بارے میں کہتے ہو جو خالص مومن نہ تھے بلکہ منافق تھے۔ تو پھر ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اے ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، سعد، سعید، ابوہریرہ، ابن

مسعود (رضی اللہ عنہم)، اے فلاں، اے فلاں آپ لوگ رفع الیدین نہ کیا کرو کیونکہ آپ تو کامل اور خالص مومن ہیں۔ آپ تو بغلوں میں بت چھپا کر نہیں لاتے، یہ رفع الیدین تو منافقین کے لیے ہے۔

❁ ...افسوس ہے:

المیہ اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ احناف ایک طرف بت لے کر آنے کی حکایت سناتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ کچھ عرصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رفع الیدین کرتے رہے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں رفع الیدین کیا؟ کاش ایسی بیہودہ حکایتیں بنانے اور سنانے والوں میں کچھ غیرت موجود ہوتی۔ کاش انھیں اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان کی یہ بیہودہ حکایت کہاں تک اثر انداز ہوتی ہے۔

بغلوں میں بت لانے کی حکایت:

اگرچہ ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' میں مذکور الفاظ اس حکایت کی مکمل ترجمانی نہیں کرتے لیکن اس بے ہودہ حکایت کے بہت قریب ہیں۔ بلکہ نہایت نامعقول اور بے تکے الفاظ ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

''مَاالحِكمَةُ فِى رَفعِ الأَيدِى فِى الصَّلاةِ وَالجَهرِ بِالتَّكبِيرِ؟ قِيلَ: لِيَستَدِلَّ الأَعمَى بِالتَّكبِيرِ، وَالأَصَمُّ بِرَفعِ اليَدَينِ عَلَى انتِقَالاتِ الصَّلاةِ، وَ قِيلَ: لأَنَّ الكَفَرةَ كَانَت اِذَا صَلَّت حَمَلت أَصنَامَهَا تحتَ آبَاطِهَا فَشُرِعَ رَفعُ اليَدَينِ تَبَرّءًا مِن فِعلِهِم وَ آلِهَتِهِم الَّتِى كَانُوا يَعبُدُونَهَا، وَ قِيلَ مَعنَاهُ: اِنِّى غَرِيقٌ فِى بَحرِ الخَطَايَا فَخُذ بِيَدِى وَ أَنعِشنِى''

''نماز میں رفع الیدین اور بلند آواز سے تکبیر کہنے میں کیا حکمت ہے؟ کہا جاتا ہے کہ (ان میں حکمت یہ ہے کہ) اندھے کو تکبیر کے ذریعے اور بہرے کو رفع الیدین کے ذریعے (نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف) منتقل ہونے کا علم ہو جائے۔ اور اس کا یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ (حکمت یہ ہے کہ) کافر جب نماز پڑھنے آتے تھے تو اپنی بغلوں میں اپنے بت چھپا کر لاتے تھے۔ تو ان کی اس حرکت اور ان کے باطل معبودوں سے بری ہونے (بیزاری کا اظہار کرنے) کے لیے رفع الیدین مشروع کر دیا گیا۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ (یا اللہ) میں گناہوں کے سمندر میں غرق ہو چکا ہوں، میرا ہاتھ تھام لے اور مجھے بچا لے۔''[1]

---

[1] الکنز المدفون والفلك المشحون، للسیوطی: ص، 104.

یہی بات احناف کے معتبر عالم، علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے۔ انھوں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے'' کی وضاحت میں کہا ہے:

''أَنَّ خَلفَ الإِمَامِ أَعمَى وَأَصَمٌّ فَأَمَرَ بِالجَهرِ بِالتَّكبِيرِ لِيَسمَعَ الأَعمَى وَبِرَفعِ اليَدَينِ لِيَرَى الأَصَمُّ فَيَعلَمُ دُخُولَهُ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا المَقصُودُ إِنَّمَا يَحصُلُ إِذَا رَفَعَ يَدَيهِ إِلَى أُذُنَيهِ''

''چونکہ امام کے پیچھے نابینا اور بہرے افراد بھی ہوتے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے تکبیر کہنے کا حکم دیا تاکہ نابینا (مقتدی) تکبیر سن کر (جان لے)؛ اور رفع الیدین کا حکم دیا تاکہ بہرہ (مقتدی، ہاتھوں کو) دیکھ کر جان لے کہ امام نے نماز شروع کر دی ہے۔ اور بہرے کو معلوم تب ہو سکتا ہے جب امام اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔'' [1]

حکایت کا جائزہ:

معزز قارئین! اس ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' اور ''المبسوط، للسرخسی'' کی عبارتوں پر غور کیجیے۔ واضح طور پر یہ سمجھ آ رہا ہے کہ اگر نمازیوں میں کوئی شخص نابینا نہ ہو تو نماز میں تکبیر بھی نہیں کہنی چاہیے، کیونکہ تب تکبیر ضرورت نہیں رہ جاتی۔

نابینا شخص کا تو ظاہری نشانیوں سے پتہ چل جاتا ہے لیکن کسی کا بہرہ ہونا اس طرح معلوم نہیں ہو سکتا۔ تو کیا تارکین رفع الیدین نے کبھی باجماعت نماز کے وقت بہرے لوگوں کی فہرست بنانے کا اہتمام کیا ہے؟ تاکہ ان کی سہولت کے لیے رفع الیدین کیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صف میں بہرے شخص کے قریب کھڑا انسان رفع الیدین کرے گا یا امام اور دیگر سارے نمازی بھی کریں گے؟ اگر بہرہ شخص دوسری، تیسری یا اس سے بھی پچھلی صف میں کھڑا ہے تو اس وقت اس کے قریب کھڑے افراد کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم رفع الیدین کرنا، باقی لوگ نہ کریں، کیونکہ تمھارے قریب بہرہ آدمی کھڑا ہے۔

جب میرے حنفی بھائیوں کی کسی مسجد کا حنفی امام نماز شروع کرتا ہے، اور اسے یہ معلوم بھی ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے مقتدیوں میں کوئی شخص بہرہ یا نابینا نہیں ہے، تو پھر وہ امام تکبیر تحریمہ کیوں کہتا ہے؟ کیا وہ اپنے پیچھے کھڑے

---

[1] المبسوط، للسرخسی: 12/1.

افراد کو نابینا تصور کر رہا ہوتا ہے؟ اور امام تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیوں کرتا ہے؟ کیا وہ اپنے پیچھے کھڑے افراد کو بہرہ سمجھ رہا ہوتا ہے؟[إنا للّٰه وإنّا إليه راجعُون] کوئی بھی حیلہ کر کے سنت سے بھاگنے کی کوشش کرلو، بھاگ نہیں سکو گے۔سنت کو اپنانے میں ہی خیر اور بھلائی ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب:''الکنز المدفون والفلك المشحون '' کی زیر بحث عبارت میں تو اس حقیقت کا انوکھے انداز سے اقرار اور اعتراف کیا جارہا ہے کہ رفع الیدین بالکل منسوخ نہیں؛ بلکہ ضرورت کے وقت رفع الیدین کیا جا سکتا ہے۔اور ضرورت یہ ہے کہ جب مقتدی بہرے ہوں تو رفع الیدین کرنا چاہیے۔عجیب وغریب منطق اور انوکھا فلسفہ ہے۔

کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ، کسی صحابی رضی اللہ عنہ، کسی تابعی، کسی امام بالخصوص عالم اسلام کے معروف جلیل القدر امام، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے، ان کے تلامذہ: امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام زفر بن ہذیل رحمہم اللہ وغیرہ سے ثابت ہے؟...... ہرگز ثابت نہیں ہے...... عقل سلیم رکھنے والا کوئی بھی شخص اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

اسی طرح ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس عبارت میں بہرے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے:

"وَالأَصَمُّ بِرَفْعِ اليَدَينِ عَلَى انتِقَالاتِ الصَّلاةِ"

یعنی نماز کے انتقالات کے وقت بہرے لوگوں کے لیے رفع الیدین کیا جائے۔

''انتقالات'' جمع ہے جس سے مراد یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے کے تمام مراحل میں رفع الیدین کیا جائے۔یہاں دو باتیں سمجھ آرہی ہیں:

⊙...تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع الیدین کرنے کا اقرار واظہار کیا جارہا ہے۔

⊙...اس تحریر کے مطابق ہر ایک رکن سے اگلے رکن میں جانے کے لیے رفع الیدین کیا جائے گا، تاکہ بہرے لوگوں کو ہر رکن کی ادائیگی کا علم ہوتا رہے۔اس اصول کے مطابق تو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر، سجدہ کے لیے جھکتے وقت، پہلے سجدے سے اٹھ کر، دوسرے سجدے کے لیے جھکتے وقت، دوسرے سجدے سے اٹھ کر وغیرہ وغیرہ الغرض نماز کے تمام مراحل میں رفع الیدین کیا جائے تاکہ بہرے لوگوں کو معلوم ہوتا رہے کہ امام اب اس رکن سے اگلے رکن کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ورنہ اس کی نماز ادھوری رہ جائے گی۔

جبکہ ہر ایک مرحلہ پر رفع الیدین کرنا تو کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کے ہاں جائز، درست اور

ثابت نہیں ہے۔

اور ایک اہم ترین قابل غور بات یہ ہے کہ کون سے کافر تھے جو دور نبوی میں نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے؟ إنا للّٰه وإنّا إليه راجعون......کافر نماز پڑھنے کے لیے آتے تھے؟......

رسول اللہ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا ہے: ''مسلمان اور کافر کے درمیان فرق؛ نماز کی بنیاد پر ہے۔'' [1]

اگر نماز پڑھنے آیا ہے تو وہ شخص کافر نہیں ہے، اور اگر کافر ہے تو نماز پڑھنے کیوں آئے گا؟ جبکہ کافروں کا مسجد میں اپنے بت لے کر آنا اور نماز پڑھنا بیان کرنے والوں کی یہ انوکھی منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

❁...یہ کتاب امام سیوطی رحمہ اللہ کی نہیں ہے:

اس کے بعد ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ ''الكنز المدفون والفلك المشحون'' امام سیوطی رحمہ اللہ کی تالیف نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان کی طرف غلط منسوب ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے ثبوت ہیں لیکن یہاں چند ثبوت پیش کرتا ہوں، تاکہ عوام الناس بھی اس کتاب کی حقیقت سے واقف ہوسکیں۔

معزز قارئین! ''الكنز المدفون والفلك المشحون'' کا اصل مؤلف یونس مالکی ہے۔ امام زرکلی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

> ”يونس المالكي شرف الدين: صاحب الكنز المدفون والفلك المشحون، المنسوب إلى جلال الدين السيوطي، و الجوهر المصون۔ كان من تلاميذ الذهبي“

> ''شرف الدین یونس المالکی، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب: ''الكنز المدفون والفلك المشحون'' اور ''الجوهر المصون'' کا مؤلف ہے۔ یہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہے۔'' [2]

الكنز المدفون والفلك المشحون میں بھی اس کے مؤلف کا نام واضح الفاظ میں مذکور ہے۔ ایک مقام پر مذکور ہے:

---

[1] دیکھیے: صحیح مسلم: كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، حديث، 82۔ سنن الترمذی: أبواب الايمان، باب ماجاء فی ترك الصلاة، حديث، 2618، 2619، 2620۔ سنن النسائی: كتاب الصلاة، باب الحكم فی تارك الصلاة، حديث: 464 ۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء فيمن ترك الصلاة، حديث، 1078.

[2] الأعلام، للزركلی: 263/8.

"الحمد للّٰه من كلام كاتبه جامع هذا الكتاب الفقير: ى و ن س ا ل م ا ل ك ى"

یعنی اس کتاب (الكنز المدفون والفلك المشحون) کو جمع (تالیف) کرنے والے فقیر: ی و ن س ال م ال ک ی۔"❶

مذکورہ بالا عبارت میں حروف تہجی کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے، جنہیں اکٹھا کیا جائے تو واضح طور پر "یونس المالکی" بنتا ہے۔ دوسرے مقام پر لکھا ہے:

"فقيرك يونس المسكين يرجو." (آپ کا فقیر: مسکین، یونس امید رکھے ہوئے ہے)❷

اس بحث سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ "الكنز المدفون والفلك المشحون" کے مؤلف امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نہیں؛ بلکہ یونس المالکی ہے۔

اس کے علاوہ بھی جہاں اس کتاب میں مؤلف نے اپنے شیوخ اور بعض احباب سے ملاقات کو بیان کیا ہے ان شیوخ اور تواریخ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی نہیں ہے۔ اس کی مزید تفصیل بیان کرنا مناسب وضروری نہیں ہے۔

❁ ...غیر مستند کتاب کا حوالہ دینا:

بہر حال جو کتاب ہی غیر مستند اور غیر معتبر ہو، جس کتاب کی اپنے مؤلف کی طرف نسبت ہی درست نہ ہو، اس کتاب سے حوالہ دینا مناسب نہیں ہے۔

اس کتاب (الكنز المدفون والفلك المشحون) سے اگر کسی اہل علم نے حوالہ دیا ہے تو اس کی دو میں سے کوئی ایک وجہ ہوسکتی ہے:

① ...اس کتاب کو کسی مسئلہ میں یا مجموعی طور پر معتبر جاننے والوں کو اسی کتاب میں ان کے موقف کی حقیقت اور اصلیت بیان کرنا مقصود ہو۔

② ...حوالہ دینے والے عالم کو اس بات کا علم نہ ہوسکا ہو کہ یہ کتاب امام سیوطی رحمہ اللہ کی تالیف نہیں؛ بلکہ ان کی طرف غلط منسوب ہے۔

رفع الیدین پر مباہلہ کی دعوت:

رفع الیدین کرنا ایک ایسا عمل ہے جس کا اثبات اس حد تک معتبر احادیث سے ثابت ہے کہ رفع الیدین

❶ الكنز المدفون والفلك المشحون، ص، 216.

❷ انكنز المدفون والفلك المشحون، ص، 216.

کرنے کے قائل علماء و ائمہ کرام رفع الیدین کے انکاریوں سے اس کی بنا پر مباہلہ کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کیونکہ انھیں احادیث و آثار کے تواتر اور رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ اور پھر تابعین عظام میں اس پر عملی تسلسل کے باعث اس عمل کے دائمی اور غیر منسوخ ہونے کا یقین کامل تھا۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ منیٰ (مکہ مکرمہ) میں امام اوزاعی اور امام سفیان ثوری رحمہما اللہ کی ملاقات ہوئی۔ تو امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟ امام ثوری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اس حدیث کی وجہ سے جو یزید بن ابی زیاد نے بیان کی ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: میں آپ کو امام زہری کی سالم بن عبداللہ کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ نبی ﷺ کی حدیث بتا رہا ہوں اور آپ اس کے مقابلے میں یزید بن ابی زیاد کی روایت سنا رہے ہیں۔ حالانکہ یزید بن ابی زیاد ضعیف الحدیث راوی ہے اور اس کی روایت رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مخالف ہے۔ یہ بات سن کر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: شائد آپ کو میری بات بری لگی ہے۔ امام ثوری نے کہا: جی ہاں۔ امام اوزاعی نے کہا: چلو مقام ابراہیم کے پاس جا کر ہم مباہلہ کر لیتے ہیں، خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون سچا (حق پر) ہے۔ جب امام ثوری رحمہ اللہ نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کا غصہ دیکھا تو صرف مسکرا دیے۔ [1]

اثبات رفع الیدین سے متعلق صالح اور سنہرے خواب:

ہم، نبی کے علاوہ کسی بھی شخصیت کے خواب سے مسائل و احکام اور نواہی کا استنباط جائز نہیں سمجھتے ہے۔ البتہ صالحین، اولیاء اور باکردار لوگوں کے رؤیا الصالحہ (اچھے خواب) بعض اوقات کسی معاملے کی طرف توجہ، راہنمائی اور ترغیب کا فائدہ ضرور دیتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''میری وفات کے بعد وحی تو ختم ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہ ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو دکھائی دیتے ہیں'' [2]

---

[1] السنن الکبریٰ، للبیہقی: 117/2، 118، حدیث، 2539۔

[2] یہ حدیث مکمل اس طرح ہے: ایک مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمگین ہو کر حاضر خدمت ہوئے؛ انہیں یہ فکر لاحق تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کار خیر سے مطلع فرماتے ہیں، اگر اب خدانخواستہ آپ کی اجل آ پہنچی تو ہمیں کون مطلع کرے گا؟ دینی و دنیاوی امور کی بھلائی ہمیں کس طرح معلوم ہوا کرے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری وفات کے بعد وحی تو ختم ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہ ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو دکھائی دیتے ہیں۔'' [سنن الترمذی: کتاب الرؤیا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، حدیث: 2272۔ ⇦⇦

چونکہ ہمارے مخاطبین کے ہاں خوابوں کو خصوصی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہے۔ بلکہ متعدد افراد نے اپنی کتب اور اداروں کو اسنادی و تعارفی تقویت بخشنے کے لیے خوابوں کا سہارا لیا ہے۔ حتی کہ بالخصوص زیارت نبوی پر مشتمل خوابوں کے اس قدر انبار لگنا شروع ہو گئے کہ ''خوابی صحابی'' کی اصطلاح وضع کر کے عجب کارنامہ انجام دینے تک نوبت آ گئی۔ [العیاذ باللہ]

اپنے انھی بھائیوں کی ضیافت طبع کے لیے مندرجہ ذیل خواب پیش خدمت ہیں:

❁...امام ابوجعفر حنفی رحمہ اللہ کا خواب:

امام ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں: میرا مذہب وموقف اہل عراق والا (یعنی ترک رفع الیدین کا) تھا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا، پھر جب رکوع کیا اور پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ [1]

❁...امام ابواسحاق عسکری رحمہ اللہ کا خواب:

محدث ابواسحاق ابراہیم بن حرب العسکری رحمہ اللہ (مؤلف مسند ابی ہریرہ) فرماتے ہیں کہ میں نے امام عبیداللہ بن عبدالکریم، المعروف امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ چوتھے آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ عظمت کس عمل کی بنا پر ملی ہے؟ انھوں نے فرمایا: نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے فرشتوں کا امام بنا دیا ہے۔ [2]

❁... یزید بن مخلد طرسوسی رحمہ اللہ کا خواب:

یزید بن مخلد الطرطوسی نے بھی اسی طرح کا ایک خواب بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ آپ آسمان دنیا (پہلے آسمان) ایسی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے جنھوں نے سفید کپڑے اوڑھ رکھے تھے اور امام ابوزرعہ رحمہ اللہ پر بھی سفید چادر تھی۔ اور وہ سب نماز میں رفع الیدین بھی کر رہے تھے۔ جب امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے سلام پھیرا تو میں نے قریب ہو کر پوچھا: یہ کون لوگ

⇦ المستدرك للحاكم: 433/4، حديث، 8178۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے مسلم کی شرائط کے مطابق (صحیح) قرار دیا ہے۔

[1] سنن الدارقطني: 48/2، ح: 1124۔ إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة، ابن حجر: 429/18.

[2] سير أعلام النبلاء، للذهبي: 78/13.

ہیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ فرشتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ کے کس عمل کی جزا ہے کہ آپ کو فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی؟ انھوں نے فرمایا: نماز میں رفع الیدین کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے۔ ❶

❀...علامہ نورحسین گھرجاکھی رحمہ اللہ کا خواب:

پاکستان کے معروف عالم دین، محقق ومصنف، علامہ ابوخالد نور گھرجاکھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی۔ دیگر صحابہ کرام کی بڑی جماعت کو مسجد نبوی میں دیکھا معلوم ہوتا تھا کہ نماز جمعہ سے فارغ ہوکر سنت یا نوافل وغیرہ ادا کر رہے ہیں۔ میں نے سب کی طرف بغور دیکھا کہ وہ رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع الیدین کر رہے تھے۔ ❷

ہماری کوشش......!

ہماری تمنا اور کوشش محض اصلاح ہے۔ کسی بھی دوسرے مسلک یا کسی شخصیت کو نشانہ بنانا یا کسی کی تذلیل کرنا ہمیں سخت ناپسند اور ناگوار ہے۔ اس کتاب میں ہم نے حسب سابق اور حسب روایت اس بات کا مکمل لحاظ رکھا ہے کہ کسی مسلک یا شخصیت کی دل آزاری نہ ہو، کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ ہم نے نہایت باادب اور احترام کا انداز تحریر اپنایا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اصلاح امت ہے، انتشار نہیں ہے۔

البتہ اگر کسی فرد کا تذکرہ؛ کسی حدیث کی کھلم کھلا مخالفت، کسی صحابی (رضی اللہ عنہ) سے اعلانیہ اختلاف، قرآن یا حدیث کی نصوص میں کمی بیشی یا معنوی تحریف؛ کے حوالے سے آیا ہے، تو وہاں پر ہم نے اگرچہ احترام کے القابات سے گریز کیا ہے لیکن کسی کی توہین نہیں کی۔ کیونکہ اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے؛ ہم نے ان کے کارناموں کو موجود دور اور آئندہ آنے والے احباب کی اصلاح کی غرض سے کیا ہے۔

مقلدین (احناف / دیوبندی و بریلوی) سے احکام ومسائل اور عقائد ونظریات میں اصولی یا فروعی اختلاف کے باوجود ہم ان بھائیوں کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔ اور امام محترم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے فقہی وعلمی مقام کو نہ صرف دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں بلکہ امام محترم کے لیے اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ دینی مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

---

❶ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 37/38.

❷ الشیخ ابوخالد نور گرجاکھی رحمہ اللہ نے وضاحت بھی کی ہے کہ یہ خواب دیکھنے کا واقعہ 15 صفر 1357ھ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ جامع مضمون لکھنے کی برکت سے مجھے یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ [اثبات رفع الیدین، نور گرجاکھی: 59]

مسلک کوئی بھی ہو؛ جوشخص کتاب اللہ اور سنت رسول کی تعلیمات سے دوری اور عدم تعمیل کا مرتکب ہوگا، ہم ان شاء اللہ الرحمٰن نہایت احسن انداز سے حتی المقدور اس کی اصلاح اور قرآن وسنت کے مطابق راہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ اختلافات کا ہونا کوئی عجیب بات نہیں، البتہ اختلافات کو قرآن وسنت کی روشنی میں ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی میں ہماری اخروی کامیابی مضمر ہے۔

اظہار تشکر:

❁... اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے اپنے حبیب ﷺ کی سنت (رفع الیدین) کے دفاع میں چند سطور تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

❁... بعد ازاں؛ اپنے استاد محترم شیخ الحدیث، مفتی حکیم اشفاق احمد حفظہ اللہ [فاضل مدینہ یونیورسٹی] کا اعماق قلب سے شکر گذار ہوں جنھوں نے اس ترجمہ کے ہر ایڈیشن پر نظر ثانی فرما کر اصلاح وتہذیب کر کے نہ صرف میری حوصلہ افزائی فرمائی؛ بلکہ ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

❁... بعد ازاں، مَیں اپنے دیگر معاونین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جن میں سرفہرست؛ میرے نہایت محترم، محسن اور مخلص دوست: برادرم **محمد صدیق کاکاخیل** (مہتمم ابوبکر کتاب گھر) کا نام آتا ہے؛ میں نے اس کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ انہی کی ترغیب پر کیا۔ جس کا تیسرا ایڈیشن اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ برادرم محمد صدیق حفظہ اللہ نے پاکستان و بیرون پاکستان اپنے اہل علم حلقہ احباب میں رابطے کر کے، جزء رفع الیدین کے بعض نسخے اور دیگر معاون کتب مجھے مہیا کیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔

❁... اپنے محترم بھائی محمد عثمان (آف کوٹ حسین شیخوپورہ) کا بھی شکر گذار ہوں؛ جنھوں نے مجھے ضرورت کے مطابق غیر دستیاب مختلف کتب کی فوٹو کاپیز اور مارکیٹ سے کتب لا کر مہیا کرنے کی محبت نبھائی۔

❁... اپنے نہایت قریبی اور محسن دوست، الشیخ الحافظ مولانا شاہد عمران (مفسر سورۃ الملک) کا بھی شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ وشرح میں مفید تجاویز کے ساتھ ساتھ مؤلف (امام بخاری رحمہ اللہ) اور راقم الحروف (مترجم) کا تعارف کتاب میں شامل اشاعت کر کے اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔

❁... محترم بھائی ابوحفص محمد حسن خان کا بھی تہ دل سے شکر گذار ہوں، کہ انھوں نے کتاب کی بہترین و دیدہ زیب ٹیکسٹ سیٹنگ کر کے کتاب کے ظاہری حُسن کو چار چاند لگا دیے۔

❁... نامور ادیب، ہر دل عزیز مصنف، معروف پبلشر اور نہایت مخلص ومحسن بھائی؛ جناب محمد طاہر نقاش حفظہ اللہ کا

تمام احباب سے بڑھ کر خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں؛ جنھوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی، اور میری دیگر کتب کی طرح اس کتاب (ترجمہ، جزء رفع الیدین) کو خوبصورت ٹائٹل اور اعلی معیاری طباعت کے ساتھ نہایت مخلصانہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو میرے لیے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لیے اخروی اثاثہ اور مفید صدقہ جاریہ بنائے۔اور اس کتاب کے ذریعے، رفع الیدین کے تارکین کو ہدایت سے نواز کر متبع سنت بنائے۔آمین۔

والسلام

امان اللہ عاصم
محلہ اسلام پورہ، شیخوپورہ
0332-7088872

یکم اپریل 2018 بروز اتوار [پہلا ایڈیشن]
8 جولائی 2019 بروز سوموار [دوسرا ایڈیشن]
22 مئی 2024ء [تیسرا ایڈیشن]

مؤلف کا تعارف

سید الفقہاء امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کا نام ''محمد'' اور کنیت: ابو عبد اللہ تھی۔ آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں ہے: ''محمد بن إسماعیل بن إبراھیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری''

امام بخاری رحمہ اللہ کے جد اعلیٰ بردزبہ فارس کے رہنے والے اور مذہباً مجوسی تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے دادا، مغیرہ نے حاکم بخارہ ''یمان الجعفی'' کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور شہر بخارا میں ہی رہائش پذیر ہو گئے۔ اسی وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ کو الجعفی البخاری کہا جاتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ 13 شوال 194 ہجری بمطابق 21 جولائی 810 عیسوی کو جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد بخارا شہر میں پیدا ہوئے۔ بخارا قدیم جغرافیہ میں اقلیم پنجم کے صوبہ ماوراء النہر کا ایک جلیل القدر شہر سمجھا جاتا تھا۔

[آپ رحمہ اللہ کی پیدائش کو ابجد کے حساب سے ''صدق'' ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے مراد حروف ابجد کے اعداد ہیں۔ یعنی: ص:90، د:4، ق:100؛ یہ کل تعداد 194 بنتی ہے۔ آپ کا سن ولادت؛ 194 ہے۔]

امام بخاری رحمہ اللہ کے والد گرامی ابو الحسن اسماعیل رحمہ اللہ اکابر محدثین میں سے ہیں۔ آپ امام مالک رحمہ اللہ اور امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ آپ نے ہمیشہ رزق حلال کمایا اور حرام کے قریب بھی نہیں گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ رحمہ اللہ کے والد گرامی، امام اسماعیل رحمہ اللہ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی احمد کو لے کر بخارا سے مکہ معظمہ چلی آئیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا جسم دبلا، پتلا، قد درمیانہ اور رنگ گندمی تھا۔ علامہ سبکی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کی دو مرتبہ بینائی ضائع ہوئی۔ ایک مرتبہ بچپن میں؛ جو آپ کی والدہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے لوٹا دی اور دوسری مرتبہ طلب علم کے لیے دھوپ اور شدتِ گرمی میں سفر کرنے کی وجہ سے نظر جاتی رہی۔ گل فطمی کا سر پر ضماد کرنے سے بینائی پلٹ آئی تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے مشائخ اور اساتذہ بہت زیادہ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے خود فرمایا کہ میں نے ایک ہزار اسی (1080) شیوخ سے احادیث لکھی ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی، امام نسائی، امام مسلم، امام مروزی، امام ابن خزیمہ، امام رازی جیسے جید محدث بھی شامل ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ پیدائشی طور پر نہایت قوی حافظہ والے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کو لاکھوں احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث، اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کسی امام کے مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد اور متبع سنت تھے۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خراسان میں امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑا کوئی حافظ حدیث پیدا نہیں ہوا۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آسمان کی چھت کے نیچے امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر حدیث نبوی کا کوئی اور بڑا عالم نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی چند تصانیف کی فہرست یہ ہے:

”الجامع الصحیح (المعروف: صحیح البخاری)۔ التاریخ الکبیر۔ التاریخ الأوسط۔ التاریخ الصغیر۔ الأدب المفرد۔ خلق أفعال العباد۔ کتاب الضعفاء۔ برالوالدین۔ الجامع الکبیر۔ کتاب الأشربة۔ کتاب الهبة۔ التفسیر الکبیر۔ کتاب المبسوط۔ کتاب الکنٰی۔ کتاب العلل۔ کتاب الفوائد۔ کتاب المناقب۔ أسامی الصحابة۔ قضایا الصحابة۔ کتاب الواحدان۔ جزء رفع الیدین (جس کا اردو ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔ جزء القرائة خلف الامام“

امام بخاری رحمہ اللہ اپنے آبائی شہر بخارا سے 6 میل کے فاصلے پر واقع (خرتنگ) نامی آبادی میں 30 رمضان المبارک 256ھ بمطابق 31، اگست 870ء کو عید الفطر کی رات بوقت نماز عشاء وفات پا گئے۔

”إنا لله وإنا إلیه راجعون“

[ابجد کے حساب سے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات ”نور“ ہے۔ یعنی: ن، 50، و، 6، ر، 200؛ اس کا میزان: 256 ہوا، جو کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا سن وفات ہے۔]

العبد العاجز
حافظ شاہد عمران ربانی
دھورکوٹ، مانانوالا ضلع شیخوپورہ

مترجم کا تعارف

[مولانا امان اللہ عاصم حفظہ اللہ سے میرا تعلق جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دوران تعلیم سے ہے۔ دوستی اور عقیدت کا یہ سلسلہ الحمدللہ، آج تک قائم ہے۔ مولانا کے متعلق مختصر تعارفی معلومات تحریر کر رہا ہوں، جو بعض مواقع پر مولانا کے خود بیان کرنے اور بعض اوقات ہمارے استفسار پر ان کے بتانے سے ہمارے علم میں آئیں۔ (حافظ شاہد عمران)]

نام: امان اللہ، کنیت: ابوالحسن، تخلص: عاصم۔ سلسلہ نسب: امان اللہ بن نصیر اللہ بن اللہ دتہ بن چراغ دین۔

مولانا امان اللہ عاصم، 20 جون 1983ء کو شیخوپورہ شہر کے نواحی گاؤں چھاپہ مینارہ (تحصیل و ضلع شیخوپورہ) میں پیدا ہوئے۔ البتہ سکول میں داخلہ کے وقت آپ کی تاریخ پیدائش 22 دسمبر 1982ء درج کی گئی؛ جو بعدازاں تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ وغیرہ پر بھی درج کروانا ضروری ہوا۔

ابھی آپ حفظہ اللہ کی عمر تقریباً 6 ماہ ہوئی تھی؛ کہ آپ کے والدین چھاپہ مینارہ سے ترک سکونت کر کے جانب مغرب، مین شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ پر؛ شیخوپورہ شہر سے تقریباً 3 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع گاؤں، کوٹ رنجیت سنگھ (موجودہ نام: کوٹ حسین) میں رہائش پذیر ہوگئے۔ پھر 1998ء میں محنت مزدوری کے سلسلہ میں آپ کے والدین؛ شیخوپورہ حافظ آباد روڈ پر شیخوپورہ شہر سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک معروف قصبہ: منڈی جھبراں چلے گئے۔ ان دنوں مولانا؛ جامعہ عمر بن خطاب اہل حدیث منڈی جھبراں میں زیر تعلیم تھے۔ پھر امان اللہ عاصم اور ان کے بڑے بھائی کی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں تمام اہل خانہ نے شیخوپورہ سے فیصل آباد روڈ پر واقع محلّہ اسلام پورہ (بھکھی روڈ) میں سکونت اختیار کر لی۔ اور تا حال وہیں مقیم ہیں۔

امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے ناظرہ و ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کوٹ رنجیت کی قدیمی و جامع مسجد اہل حدیث میں حاصل کی۔ [1] مڈل تک تعلیم کوٹ رنجیت ہی کے گورنمنٹ ہائی سکول سے حاصل کی۔ بعدازاں 1997ء میں مڈل کے امتحانات سے فراغت کے فوراً بعد دینی تعلیم کے لیے جامعہ میں داخلہ لیا۔ پھر تعلیم کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔

---

[1] یہ مسجد، شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے نہایت قریبی ساتھی، عالمی شہرت یافتہ جید عالم دین، مولانا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ کے محلّہ میں واقع ہے۔ مولانا قدوسی رحمہ اللہ کے والد گرامی مولانا غلام محمد رحمہ اللہ اس مسجد کے امام، خطیب اور مدرس تھے۔ پھر خطبہ جمعہ کی ذمہ داری مولانا قدوسی رحمہ اللہ نے اپنے ذمہ لے لی اور لاہور سے خطبہ جمعہ کے لیے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ جبکہ امامت و تدریس کے فرائض، آپ رحمہ اللہ کے والد گرامی ہی انجام دیتے رہے۔ جب امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی، تب اس مسجد میں امامت، خطابت اور تدریس کے فرائض حافظ محمد ابراہیم حفظہ اللہ انجام دیتے تھے۔

الشیخ امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی جاری رکھی، یہ سلسلہ جامعہ سے فراغت کے بعد بھی جاری رہا۔ لہٰذا آپ حفظہ اللہ نے علوم اسلامیہ (درس نظامی) اور وفاق المدارس پاکستان سمیت، ایم اے [عربی، اسلامیات، اردو] (پنجاب یونیورسٹی لاہور)، بی ایڈ (ورچوئیل یونیورسٹی شیخوپورہ سول لائن کیمپس) کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ایم فل عربی (سرگودھا یونیورسٹی) ان دنوں جاری ہے۔

الشیخ امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے دینی تعلیم کا باقاعدہ آغاز، جامعہ عمر بن خطاب منڈی جھبراں سے کیا، بعدازاں جامعہ سلفیہ فیصل آباد چلے گئے۔ پھر وہاں آب وہوا کی ناموافقت کی وجہ سے آنکھوں میں شدید تکلیف رہنے لگی، علاج کے باوجود صحت یابی نہ ہوئی۔ پھر استاذ الاساتذہ الشیخ الحافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ کے کہنے پر جامعہ سلفیہ سے اپنے شہر شیخوپورہ کی قدیمی درس گاہ دارالعلوم محمدیہ پرانا اڈا لاریاں میں داخلہ لے لیا۔ اور درس بخاری یہی سے مکمل کیا۔ بعدازاں مصنف کتب کثیرہ، استاذ العلماء الشیخ حافظ محمد اسلم شاہدروی حفظہ اللہ نے مولانا امان اللہ عاصم حفظہ اللہ کو سند بخاری واجازۃ سے نوازا۔

جامعات میں الشیخ امان اللہ عاصم حفظہ اللہ کے اساتذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

حافظ محمد ابراہیم [جامع مسجد کوٹ حسین]، الشیخ قاری محمد اشرف ربانی [جامعہ عمر بن خطاب جھبراں]، الشیخ حافظ محمد ایوب خالد [جامعہ عمر بن خطاب جھبراں]، الشیخ مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ حبیب الرحمٰن خلیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ ابواسعد محمد صدیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ محمد ادریس سلفی [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ الدکتور محمد اکرم رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ محمد یاسین ظفر [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ رحمت اللہ رحیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ پروفیسر جاراللہ ضیاء رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ قاری نویدالحسن لکھوی رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ مفتی عبدالحنان زاہد [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، فقیہ العصر الشیخ حافظ محمد شریف [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]، الشیخ حکیم اشفاق احمد [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]، الشیخ عبدالباسط شیخوپوری [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]، الشیخ حافظ محمد نعمان [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]، الشیخ قاری محمد اقبال [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]، حافظ محمد سلیم رحمہ اللہ ایم ایس سی [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]، الشیخ حافظ محمد اسلم شاہدروی [دارالمعارف لاہور]، پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود احمد [سرگودھا یونیورسٹی]، ڈاکٹر عبدالصبور [سرگودھا یونیورسٹی]، ڈاکٹر ناصر مصطفیٰ [سرگودھا یونیورسٹی]

الشیخ امان اللہ عاصم حفظہ اللہ 2011ء کو شہر شیخوپورہ کے ایک قریبی گاؤں کے سرکاری سکول میں بطور عربی ٹیچر تعینات ہوگئے۔ آپ حفظہ اللہ نے خطابت اور تالیف کا کام بدستور جاری رکھا۔

آپ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتب تالیف کیں، اور بہت سی کتب احادیث کے اردو تراجم بھی تحریر کیے۔

تالیفات کی فہرست حسب ذیل ہے:

① رسول اللہ ﷺ کے اولاد ور بائب
② رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم
③ سیرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا
④ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
⑤ مسنون حج وعمرہ (پاکٹ سائز)
⑥ ہمارے رسول کی پیاری دعائیں
⑦ نماز کا حسن رفع الیدین
⑧ خواتین کا اعتکاف
⑨ مہکتی جنت میں لے جانے والے اعمال
⑩ دہکتی جہنم میں لے جانے والے اعمال
⑪ نیکیاں مٹانے والے اعمال
⑫ گناہ مٹانے والے اعمال
⑬ جنت کے مہمان بنیئے
⑭ جنت میں لے جانے والے وظائف
⑮ ہمارے نبی ﷺ (یعنی: بچوں کے لیے آسان فہم انداز میں رسول اللہ ﷺ کا تعارف)

اردو تراجم کی فہرست حسب ذیل ہے:

① کتاب التوحید [محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ]
② جزء القراءۃ خلف الامام [امام بخاری رحمہ اللہ]
③ جزء رفع الیدین [امام بخاری رحمہ اللہ]
④ برالوالدین [امام بخاری رحمہ اللہ]
⑤ مسند أبی ہریرہ [ابراہیم السمسار رحمہ اللہ]
⑥ مسند اسامہ بن زید [عبداللہ ابن منیع رحمہ اللہ]
⑦ مسند عبداللہ بن ابی اوفیٰ [یحییٰ ابن صاعد رحمہ اللہ]
⑧ مسند السراج [محمد بن اسحاق السَّراج رحمہ اللہ]
⑨ مسند فضل بن دُکین [ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ]
⑩ نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر [حافظ ابن حجر رحمہ اللہ]
⑪ الدرر البہیۃ [محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ]
⑫ کتاب القراءۃ خلف [امام بیہقی رحمہ اللہ]
⑬ الاصول من علم الاصول [محمد العثیمین رحمہ اللہ]
⑭ مسند امام جعفر الصادق رحمہ اللہ (شرح الاحادیث)

العبد العاجز

حافظ شاہد عمران ربانی

دھور کوٹ، مانانوالا ضلع شیخوپورہ

22 مئی 2024ء

کتاب کی اپنے مؤلف سے نسبت کی توثیق

کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی اپنے مؤلف: رئیس المحدثین، امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی طرف نسبت مشہور ہے۔

اس کی نسبت کو مختلف معتبر اور مستند علماء وائمہ حدیث نے نہایت وثوق کے ساتھ بیان کیا ہے۔

✿...امام نووی رحمہ اللہ (متوفی: 676ھ) سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنْ طُرُقٍ، وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ۔"

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب رفع الیدین'' میں مختلف اسناد سے بیان کیا ہے۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اسے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب رفع الیدین'' میں بیان کیا ہے۔ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔ جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے ''رفع الیدین'' میں بیان کیا ہے۔''[1]

✿...امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی: 748ھ) نے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کی کتاب ''التحقیق فی أحادیث التعلیق'' کے اختصار؛ بنام: ''تنقیح التحقیق'' میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

"رواهُ (خ) فِي كتابِ "رفعِ اليَدَينِ"

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے، جزء رفع الیدین میں روایت کیا ہے۔''[2]

---

[1] المجموع شرح المهذب، للنووی: 401/3.

[2] تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق، للذھبی: 170/1- عربی عبارت میں ''خ'' سے مراد امام بخاری رحمہ اللہ ہیں۔

❁...امام زیلعی رحمہ اللہ (متوفی:762ھ) نے سات مقامات پر رفع الیدین اور سات اعضاء پر سجدہ والی احادیث بیان کرنے کے بعد بالجزم بیان کیا ہے کہ:

"وَذَكَرَ البُخَارِيُّ الأَوَّلَ مُعَلَّقًا فِي كِتَابِهِ المُفرَدُ فِي رَفعِ اليَدَينِ"

''پہلی حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین پر اپنی الگ کتاب میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔'' ❶

❁...شارح صحیح بخاری، امام ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی:804ھ) نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کے تارک کو کنکر مارنے کا عمل بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

"وَرَوَاهُ البُخَارِيُّ أَيضا فِي كِتَابِ رَفْعِ اليَدَينِ بِإِسنَاد صَحِيح"

''اس روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی ''کتاب رفع الیدین'' میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔'' ❷

❁...علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ (متوفی:855ھ) نے رفع الیدین کے اثبات کو بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنے کے لیے بطور حوالہ کہا ہے:

"وَقَالَ البُخَارِيّ فِي كِتَابه رفع اليَدَينِ فِي الصَّلَاة"

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''رفع الیدین فی الصلاۃ'' میں فرمایا ہے۔'' ❸

ائمہ ومحدثین رحمہم اللہ کا جزء رفع الیدین کو امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف بالجزم منسوب کرنا اور اس سے استدلال کرنا اور مؤرخین کا امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف وتالیفات میں جزء رفع الیدین کو شمار کرنا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آج تک کسی بھی محدث ومؤرخ کا اس کتاب کی امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف نسبت سے انکار نہ کرنا؛ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جزء رفع الیدین، امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح النسبت اور مستند تالیف ہے۔

---

❶ نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 404/1۔ رفع الیدین پر الگ کتاب سے مراد، جزء رفع الیدین ہے۔

❷ البدر المنير، لابن الملقن:478/3.

❸ عمدة القاري شرح صحيح البخاري، للعيني: 272/5.

جزءرفع الیدین کے اردو تراجم

①... اردو ترجمہ از مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیرحسن آروی رحمہ اللہ۔ اس ترجمہ کی تین طباعات ہمارے علم میں آئی ہیں۔ جن میں سے پہلی طباعت ہمیں میسر نہیں آسکی۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

⦿... پہلی طباعت؛ مولانا نظیرحسن آروی رحمہ اللہ کے رفیق خاص مولانا تلطف حسین عظیم آبادی رحمہ اللہ کے اہتمام سے 1299ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے ہوئی۔ [دبستان نذیریہ: 493] یہ طباعت ہمیں میسر نہیں آسکی۔

⦿...اس ترجمہ کی دوسری طباعت؛ 1303ھ کو؛ فقیر اللہ، عبدالعزیز اور عبدالقادر؛ تاجران کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے مطبع محمدی لاہور سے ہوئی۔ اس نسخہ میں ترجمہ؛ عبارت کے اطراف میں مرقوم ہے۔ اس نسخے کے آخر میں اس کے کاتب کا نام: مجدالدین، ساکن کیلیانوالہ؛ اور کتابت کا سال: 1303ھ درج ہے۔ اس نسخے کے کل صفحات 32 ہیں۔ ٹائٹل پر مترجم کا نام: ''مولٰنا نظیرحسن آروی'' مرقوم ہے۔ یہ نسخہ مجلّہ الواقعہ اور مکتبہ دارالاحسن کراچی کے مدیر، محترم جناب محمد تنزیل الصدیقی الحسینی حفظہ اللہ نے (پی ڈی ایف) بھیجا تھا۔

⦿...اس ترجمہ کی تیسری طباعت؛ 1317ھ کو شیخ عبدالحی کے اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور سے ہوئی۔ اس نسخہ میں بھی ترجمہ؛ عبارت کے اطراف میں مرقوم ہے۔ اس نسخے کے کاتب بھی: مجدالدین رحمہ اللہ ہیں۔ سن کتابت: 1317ھ مرقوم ہے۔ اس کے بھی صفحات 32 ہیں۔ یہ نسخہ بھی ہمیں میسر آیا ہے۔ الحمدللہ۔ اس نسخے کے ٹائٹل پر مترجم کا نام درج نہیں؛ البتہ ترجمہ کے اختتام پر لکھا ہے: ''تمام ہوا ترجمہ رسالہ رفع الیدین امام بخاری کا جو مولوی نذیرحسن صاحب آروی مدظلہ نے کیا ہے۔'' اس سے دو باتیں ذکر کرنا مقصود ہیں:

١۔ یہاں مترجم کا نام ''نظیرحسن'' کی بجائے ''نذیرحسن'' لکھا ہے۔

٢۔لفظ ''مدظلہ'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بھی مولانا کی زندگی میں طبع ہوا تھا۔

مترجم کا تعارف: مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیرحسن آروی رحمہ اللہ؛ شیخ الکل سید نذیرحسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے تلمیذ خاص تھے۔ آپ رحمہ اللہ جید عالم دین، طبیب، مخطوطات کے ماہر، بہترین کاتب، اور علوم عربیہ کے استاذ تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی وفات 1927ء کے بعد ہوئی۔

②...اردو ترجمہ از علامہ خالد گرجاکھی رحمہ اللہ۔ [تاریخ اشاعت؛ جون 1997ء] مطبوع از: ادارۃ احیاء السنۃ گرجاکھ، گوجرانوالا۔ اس نسخہ کے آخر میں علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا مختصر رسالہ ''احادیث رفع الیدین'' (مع ترجمہ) بھی شامل اشاعت ہے۔ اس نسخہ کی فوٹو کاپی فضیلۃ الشیخ عبدالمنان شورش حفظہ اللہ (مدرس مرکز المؤدۃ، مدیر البرکۃ ٹرسٹ ڈیرہ غازی خاں) نے بذریعہ ڈاک بھیجی تھی۔ بعدازاں اس کا مطبوع نسخہ بھی میسر آ گیا تھا۔

مترجم کا تعارف: مولانا خالد گرجاکھی رحمہ اللہ 11 جنوری 1922ء کو مولانا نور حسین گرجاکھی رحمہ اللہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ مولانا خالد گرجاکھی رحمہ اللہ مصنف، مترجم اور عظیم مدرس تھے۔ آپ رحمہ اللہ کو شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، محدث زماں حافظ محمد گوندلوی، امام کعبہ الشیخ عبداللہ بن السبیّل اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی رحمہم اللہ جیسے اساطین علم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ [یہ تعارف؛ مفتی جماعت، فضیلۃ الشیخ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ، استاذ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد، نے مہیا فرمایا ہے۔ جَزاہُ اللہ خیرا]

③...اردو ترجمہ از مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ ۔ یہ ترجمہ ''اسوہ سید الکونین'' کے نام سے ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سے دو مرتبہ شائع ہوا۔

⊙...پہلی مرتبہ: شعبان 1395ھ، بمطابق ستمبر 1975ء میں شائع ہوا۔

⊙...دوسری مرتبہ ذوالقعدہ 1399ھ، بمطابق اکتوبر 1979ء میں نئی کتابت کے ساتھ شائع ہوا۔

اس نسخہ کی پہلی طباعت کی فوٹو کاپی، فضیلۃ الشیخ محترم جناب نصیر کاشف حفظہ اللہ نے مہیا کی، جبکہ اس کا اصل مطبوعہ نسخہ بھی ہمارے محترم دوست جناب محمد عثمان آف فروکہ سرگودھا نے مہیا کر دیا۔ اور دوسری طباعت میرے نہایت محترم دوست محمد صدیق کاکاخیل نے بھیجی۔

مترجم کا تعارف: مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ، نامور عالم دین، خطیب، مدرس اور بلند پایہ مصنف تھے۔ بالخصوص وراثت کے مسائل میں آپ رحمہ اللہ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ 1914ء کو فیروز وال ضلع فیروز پور، مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نے وقت کے جید اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ جن میں مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی اور شیخ العرب والعجم علامہ حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہم اللہ نمایاں ہیں۔ مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ نے ایک اشاعتی ادارہ، احیاء السنۃ النبویۃ کے نام سے قائم کیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ عمر بھر دین اسلام کی تبلیغ و ترویج میں مصروف رہے۔ 21 اپریل 1988ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور سرگودھا میں فاتح قادیانیت شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی قبر کے قریب آپ رحمہ اللہ کو دفن کر دیا گیا۔

④...مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی حنفی کا اردو ترجمہ جو مکتبہ امدادیہ ملتان سے شائع ہوا۔ اس ترجمہ کا سن اشاعت مذکور نہیں، اور اس کے ساتھ ''جزء القراءۃ خلف الامام للبخاری'' کا اردو ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔

مترجم کا تعارف: مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ مسلک احناف کے پاکستانی علماء میں نمایاں شخصیت تھے۔ آپ کا نام محمد امین اور والد کا نام ولی محمد تھا۔ مسلک احناف کے معروف پاکستانی عالم مولانا سرفراز خان صفدر سے نہایت متاثر ہونے کی بنا پر اپنے نام کے ساتھ ''صفدر'' کا تخلص منتخب کیا۔ مولانا امین صفدر اوکاڑوی، 4، اپریل 1934ء کو بیکانیر ضلع گنگانگر بھارت میں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں حنفی مسلک کی کوئی مسجد نہ ہونے کے باعث اہل حدیث عالم حافظ محمد رمضان اور مسلک اہل حدیث کے مبلغ و ترجمان، علامہ عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں اوکاڑہ میں رہائش اختیار کی۔ اسی دوران 1953ء میں باقاعدہ حنفی مسلک کے ترجمان کے طور پر معروف ہوئے۔ اس سے قبل بھی آپ حنفی ہی تھے، صرف اہل حدیث عالم کے شاگرد تھے، خود اہل حدیث نہیں تھے۔ آپ پرائمری سکول میں ٹیچر بھی تھے۔ 3 شعبان 1421ھ بمطابق 13 اکتوبر 2000ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب اوکاڑہ میں آپ نے وفات پائی۔

⑤...اردو ترجمہ از محقق العصر علامہ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ۔ یہ ترجمہ دسمبر 2003ء میں مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد نے شائع کیا۔ اور بعدازاں بھی اس کے مزید ایڈیشنز شائع ہوتے رہے۔ لیکن اب اس ترجمہ کو الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ادارے ''مکتبۃ الحدیث، حضرو'' نے طبع کیا ہے۔

مترجم کا تعارف: فضیلۃ الشیخ محقق العصر علامہ حافظ زبیر رحمہ اللہ کا تعلق علی زئی قبیلہ سے تھا۔ آپ رحمہ اللہ کی ولادت 25 جون 1957ء کو حضرو، ضلع اٹک میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوطاہر تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام مجدد خاں تھا۔ (وہ مسلکاً اہل حدیث ہو چکے تھے۔ البتہ جماعت اسلامی ضلع اٹک کے امیر رہے۔ انھوں نے 29 مئی 2023ء بروز سوموار وفات پائی) الشیخ الحافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ دور حاضر کے جید عالم، بلند پایہ مناظر، عظیم محقق اور علم اسماء الرجال کے ماہر تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے خدمت حدیث اور رد باطل کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ رحمہ اللہ شیخ العرب والعجم علامہ بدیع الدین راشدی سندھی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے 1983ء میں ایم اے اسلامیات اور 1994ء میں ایم اے عربی کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی۔ اردو، عربی، انگریزی زبان میں آپ کی متعدد تالیفات و تصنیفات عظیم علمی سرمایہ ہے۔ آپ رحمہ اللہ تقریباً دو ماہ تک بیمار رہنے کے بعد 56 برس کی عمر میں 10 نومبر 2013ء کو وفات پا گئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

⑥...راقم الحروف (امان اللہ عاصم) کا تحریر کردہ اردو ترجمہ؛ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمہ کی پہلی طباعت 2018ء میں ہوئی۔ جو محض 112 صفحات میں صرف عربی عبارت مع اردو ترجمہ اور نہایت مختصر حواشی پر مشتمل تھی۔ بعد ازاں اس ترجمہ کی دوسری طباعت 2019ء میں ہوئی۔ الحمدللہ۔

زیرِ نظر ترجمہ کی خصوصیات:

جزء رفع الیدین کا جو ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے؛ اس کے بعض نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

❁...حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قلمی نسخہ (مخطوطة مكتبة الظاهرية) سمیت 8 قدیمی ومحققہ عربی نسخوں کے تقابل سے عربی متن کو مرتب کیا گیا ہے۔ تقابل میں الفاظ کے فرق کو حاشیہ میں بیان کر دیا گیا ہے۔

❁...مکمل عربی عبارات کو اعراب لگا دیے گئے ہیں۔ تاکہ عام قارئین کتاب سے بہتر طور پر استفادہ کر سکیں۔

❁...احادیث و آثار کی مفصل توضیحات بیان کی ہیں، جن میں رفع الیدین کے متعلق درست موقف کو مزید واضح کیا ہے اور درست موقف کے مخالفین کے دلائل کا تفصیلی علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

❁...ترجمہ میں نہایت سادہ اور عام فہم الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

❁...احادیث و آثار کی ترقیم مترجم نے خود درج کی ہے۔ البتہ موجودہ ترقیم گذشتہ ایڈیشن سے مختلف ہے۔

❁...احادیث و آثار پر صحت وضعف کا حکم درج کرنے لیے عالم اسلام کے مندرجہ ذیل، معروف علماء و محققین کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- ..علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ [1999ء]
- ...الشیخ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ [2013ء]
- ...الشیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ [2016ء]
- ...الشیخ محمد مصطفیٰ الاعظمی رحمہ اللہ [2017ء]
- ...الشیخ حسین سلیم اسد رحمہ اللہ [2021ء]
- ...الشیخ احمد الشریف حفظہ اللہ
- ...الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ

جزء رفع الیدین کا مخطوط اور مطبوعہ عربی نسخے

''جز رفع الیدین'' کا ترجمہ کرتے وقت تقابل کے لیے درج ذیل نسخوں کو سامنے رکھا گیا ہے:

①... مخطوطة (المکتبة الظاهرية کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا مخطوط قلمی نسخہ) یہ مخطوطہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا اپنے دو عظیم اساتذہ: علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی رحمہما اللہ سے سماعت کردہ اور علامہ ابو الفضل القلقشندی رحمہ اللہ کے مخطوط نسخہ سے تقابل شدہ معتبر ترین نسخہ ہے۔ یہ قلمی نسخہ (مخطوطہ) دار الکتب القاہرہ میں، 23327ب، نمبر پر موجود ہے۔ اس کے سات اوراق (یعنی 14 صفحات) ہیں۔

یہ مخطوط، میرے نہایت محترم دوست حافظ شاہد عمران حفظہ اللہ نے محقق العصر فضیلة الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ادارہ (حضرو) میں الشیخ سید تنویر الحق شاہ اور الشیخ حافظ شیر محمد حفظہما اللہ (شاگردان حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ) سے حاصل کر کے مجھے دیا۔

②... دار ابن حزم بیروت کا مطبوعہ نسخہ۔ یہ نسخہ شیخ العرب والعجم، العلامہ، الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کی مفصل تخریج، بنام: ''جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جزء رفع الیدین'' کے ساتھ مزین ہے۔ اس مطبوعہ نسخہ کے ٹائٹل پر کتاب کا نام ''کتاب رفع الیدین فی الصلاۃ'' ہے۔ اس نسخہ کی طباعت اوّل 1416ھ بمطابق 1996ء میں ہوئی۔

اس نسخہ میں فضیلة الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ اور فضیلة الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی تعلیقات وحواشی بھی شامل ہیں۔

③... المطبعة الخيرية مصر سے 1320ھ میں شائع شدہ نسخہ۔ اس نسخہ میں صفحہ کے درمیان میں جزء القراءۃ خلف الامام ہے۔ جبکہ جزء رفع الیدین، صفحات کے اطراف (حواشی) میں مرقوم ہے۔

④... مطبع مقبول العام لاہور کا مطبوع نسخہ۔ یہ نسخہ مولانا عبدالتواب ملتانی رحمہ اللہ نے 1359ھ میں شائع کیا۔

یہ نسخہ فضیلة الشیخ، استاذ الاساتذہ، حضرۃ العلام عطاء اللہ حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ کی لائبریری دار الدعوۃ السلفیہ لاہور (المعروف الاعتصام لائبریری) سے حاصل کیا گیا۔

⑤... دارالارقم کویت کا مطبوعہ نسخہ۔ یہ نسخہ؛ الشیخ احمد الشریف کی تحقیق اور الشیخ مقبل بن ہادی الوادعی کی مراجعت کے ساتھ ''قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة '' کے نام سے 1404ھ بمطابق 1983ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا۔

یہ نسخہ میرے بھائی محمد عثمان (آف کوٹ حسین، شیخوپورہ) نے مجھے مہیا کیا۔

⑥... دارالحدیث ملتان (جلال پور پیروالا) سے شائع شدہ نسخہ۔ یہ نسخہ فضیلۃ الشیخ الاستاذ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ، جمعية طلبة دارالحديث المحمدية جلال پور پیر والا ملتان کے اہتمام سے شائع ہوا۔

یہ نسخہ، فضیلۃ الشیخ، استاذ العلماء، مولانا محمد رفیق اثری رحمہ اللہ (دارالحدیث جلال پور پیروالا ملتان) نے بذریعہ ڈاک بھیجا تھا۔ جب ''جزء رفع الیدین'' کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا گیا؛ تب شیخ اثری رحمہ اللہ، بقید حیات تھے۔ اور انھوں نے مذکورہ نسخہ؛ دوسرے ایڈیشن کی تیاری کے دوران بھیجا تھا۔ آپ رحمہ اللہ 28 ستمبر 2021ء کو وفات پا گئے۔ البتہ تیسرے ایڈیشن کی تیاری میں بھی ہم نے اس نسخہ سے استفادہ کیا۔

⑦... جزء رفع اليدين فى الصلاة۔ یہ نسخہ 1303ھ میں مطبع محمدی لاہور سے مطبوع ہوا۔ یہ نسخہ مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ لیکن ہم نے تقابل میں اس کے عربی متن کو شامل کیا ہے۔

⑧... جزء رفع اليدين فى الصلاة۔ یہ نسخہ 1317ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے مطبوع ہوا۔ یہ نسخہ بھی مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ چونکہ یہ نسخہ نئی کتاب کے ساتھ شائع ہوا تھا اس لیے ہم نے تقابل میں اس کے عربی متن کو بھی شامل کیا ہے۔

رموز تحقیق

ہم نے جزء رفع الیدین کے ترجمہ میں احادیث وآثار پر صحت وضعف سے متعلق حکم قلم بند کرنے میں ایک سے زیادہ معتبر اور محقق، جید علماء ومشائخ کی تحقیقات سے استفادہ کیا ہے۔ اوران کی تحقیق کو درج ذیل علامات کے ساتھ ظاہر کیا ہے:

	نام محقق	علامت تحقیق
1	محدث دوراں، علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ [1999ء]	(ن)
2	محقق العصر، الشیخ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ [2013ء]	(ز)
3	الشیخ احمد الشریف حفظہ اللہ	(ش)
4	الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ [تلمیذ البانی]	(ع)

مذکورہ بالا علماء کے علاوہ:

- ...الشیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ [2016ء]
- ...الشیخ محمد مصطفیٰ الاعظمی رحمہ اللہ [2017ء]
- ...الشیخ حسین سلیم اسد رحمہ اللہ [2021ء]

کی تحقیقات کو بھی مختلف مقامات پر ان کے نام کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

جزء رفع الیدین

کی تحقیق و تقابل اور ترجمہ کے لیے مستعمل؛
مخطوطہ اور مطبوعہ نسخوں کے

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نثق

أخبرنا الشيخ الإمام العلامة الحافظ المتقن بقية السلف زين الدين أبي
الفضل عبد الرحيم بن الحسين بن العراقي والشيخ الإمام الحافظ نور الدين علي بن
أبي بكر الهيثمي بقراءتي عليهما قالا أخبرتنا الشيخة الصالحة أم محمد ست العرب
بنت محمد بن علي بن أحمد بن عبد الواحد ابن البخاري قالت أنا جدي الشيخ فخر الدين
ابن البخاري قراءة عليه وأنا حاضرة وإجازة لما يرويه قال أنا أبو حفص عمر بن محمد
أبو معمر بن طبرزد سماعا عليه أنا أبو غالب أحمد بن الحسن بن البنا أنا أبو الحسين
محمد بن أحمد بن حسنون النرسي أنا أبو نصر محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي
أنا أبو إسحاق محمود بن إسحاق بن محمود الخزاعي قال أخبرنا الإمام أبو عبد الله
محمد بن إسماعيل بن إبراهيم البخاري قال الرد على من أنكر رفع الأيدي عند الركوع
في الصلاة عند الركوع وإذا رفع رأسه من الركوع وأبهم على العجم في ذلك تكلفا
لما لا يعنيه فيما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وقوله
ومن فعل أصحابه وروايتهم كذلك ثم من فعل التابعين واقتداء السلف
بهم في صحة الأخبار بعض عن بعض الثقة عن الثقة من الخلف العدول رحمهم
الله تعالى وأنجز لهم ما وعدهم على ضغينة صدره وحرجة قلبه نفارا عن سنن رسول
الله صلى الله عليه وسلم مستخفا لما يحمله واستكبارا وعداوة لأهلها لشوب البدعة
لحمه وعظامه ومخه وأنسته باحتفال العجم حوله اغترارا وقال النبي صلى الله عليه وسلم
لا تزال طائفة من أمتي قائمة على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا خلاف من خالفهم
ماضين على ذلك أبدا في جميع سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم إحياء لما أميت وإن كان
فيها بعض التقصير بعد الحث والإرادة على صدق النية وإن تمام الأسوة في رسول
الله صلى الله عليه وسلم لأتبع على الخلق من أفعال رسول الله صلى الله عليه وسلم
في غير عزيمة حتى يعزم على ترك فعل من نهي أو عمل بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما أمر الله خلقه وفرض عليهم طاعته وأوجب عليهم اتباعه ووصل اتباعهم وطاعتهم
له بطاعة نفسه عز وجل وأعظم المن والطول فقال وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم
عنه فانتهوا وقال من يطع الرسول فقد أطاع الله وقال فلا وربك لا يؤمنون حتى
يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال
فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم وقال لقد كان لكم
في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا فرحم الله
عبدا استعان باتباع رسوله صلى الله عليه وسلم واقتصاص أثره وليستعن تبارك
وتعالى من شر نفسه ويسأله مرشدا لقوله عز وجل فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى
أخبرنا إسماعيل بن أبي أويس حدثني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة
عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج عن عبيد الله بن أبي
رافع عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يرفع

المكتبة الظاهرية کے قلمی نسخہ کا پہلا صفحہ

كتاب
رفع اليدين في الصلاة

تأليف

الإمام الحجة الحافظ شيخ الحفاظ

أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

(١٩٤ - ٢٥٦ هـ)

وبهامشه

جلاء العينين

بتخريج روايات البخاري في

جزء رفع اليدين

بقلم

بديع الدين الراشدي

دار ابن حزم

دارابن حزم بیروت کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

١٩٨ ـ حدّثنا عليُ بن عبد الله حدّثنا ابنُ أبي عَديٍّ عن الأشعث قال: كان الحسنُ يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازَة(١).

* * *

تمّ الجزء والحمد لله وحده وصلاته وسلامه على سيدنا محمد وآله وصحبه وتابعيه بإحسان إلى يوم الدين، من نسخةٍ نُقلت من خط الحافظ ابن حجر العسقلاني. قال: ورأيتُ في آخره ما صورته: علقه لنفسه أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد الشافعي العسقلاني الشهير بابن حجر رحمه الله تعالى، آمين.

= وعقلاً وفهماً وفضلاً وديناً وعلماً، هو الذي مَهَّدَ لأهل العراق رسم الحديث وأمعن في البحث عن النقلة وترك الضعفاء، ومنه تعلم علم الحديث أحمدُ بن حنبل ويحيىٰ بن معين وعلي بن المديني وسائرُ شيوخنا». والثالث: ابنُ مهدي وقد تقدمت ترجمته. والرابع: إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم الأسدي مولاهم، أبو بشر البصري المعروف بابن علية. قال شعبة: ريحانة الفقهاء. وعنه أيضاً: سيد المحدثين. وقال ابن معين: كان ثقة مأموناً صدوقاً مسلماً ورعاً تقياً. وقال أبو داود: ما أحد من المحدثين إلا قد أخطأ إلا إسماعيل. وقال ابنُ سعد: كان ثقةً ثبتاً في الحديث حجة.

(١) الحسن هو ابن أبي الحسن كيسان البصري الإمام، ذكره البيهقي (٤: ٤٤) فيمن رُوِيَ عنه ذلك، ورواة الأثر موثقون لهم ذكر في «التهذيب» وغيره، وابنُ أبي عدي اسمه محمد بن إبراهيم بن أبي عدي وشيخه هو الأشعث ابن عبد الملك الحُمراني أبو هانىء البصري. قال ابن سعد في «الطبقات» (٧: ٢٧٢): أخبرنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال: حدثنا أبو قرة قال: كان الحسن إذا رأىٰ أشعث قال: هات يا أبا هانىء، هات ما عندك.

[قال ابن القاسم: وكان مالكٌ لا يرىٰ رفع اليدين في الصلاة علىٰ الجنازة إلا في أول تكبيرة. قال ابن وهب: وإن عمر بن الخطاب والقاسم وعمر ابن عبد العزيز وعروة بن الزبير وموسىٰ بن نعيم وابن شهاب وربيعة ويحيىٰ ابن سعيد كانوا إذا كبروا علىٰ الجنازة رفعوا أيديهم في كل تكبيرة. قال ابن وهب: وقال لي مالك: إنه ليعجبني أن يرفع يديه في التكبيرات الأربع. انتهىٰ من «المدونة» (١: ١٧٦). (الثوري)].

قال أبو محمد: قد فرغتُ من تسويد هٰذا التعليق بتأييد الله المنّان وتوفيقه، وأرجو منه القبول الحسن، وهو حسبي ونعم الرفيق.

دارابن حزم بیروت کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

(كتاب)

(خير الكلام فى القراءة خلف الامام)

للامام الحافظ ابى عبدالله محمد بن اسمعيل البخارى

(وبهامشه كتاب قرة العينين
برفع اليدين فى الصلاة له أيضا)

(طبع بالمطبعة الخيرية لمالكها ومديرها)
(السيد عمر حسين الخشاب)
(بمصر القاهره)

(الطبعة الاولى)
بالمطبعة الخيريه سنة
١٣٢٠ هجريه

المطبعة الخيرية بمصر
١٣٠٦

المطبعة الخیریۃ مصر کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

﴿ بسم الله الرحمن الرحيم ﴾

حمداً لك ربنا على ما أنعمت بفضلك * وأفضت علينا من فضائل احسانك وجلائل اعطائك وسحائب
نيلك * وزينت المؤمنين بلباس تقواك ولا آلى نعمك * وريش رضاك ومعالى كرمك * وصلاة وسلاما
تستمطر بهما غيوث عفو الله واحسانه من محيط يواقيت عنايته وفواضل امتنانه (أما بعد) فأكمل ثناء
منك واليك * وأجل عطاء عنك ولديك * اذ أجزلت العطاء * وأوليت عبيدك الضعفاء * بتمام طبع (خير
الكلام في القراءة خلف الامام) مطرزا بأحسن طراز وأغلاه * اذ طرز بكتاب (قرة العينين برفع
اليدين في الصلاة) كلاهما للامام الحافظ أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري * الذي كان صيته
أشهر من الشمس في رابعة النهار * على ذمة فائق البراعة رائق اليراعة رب الشمائل الجميلة * والصفات
الرفيعة الجليلة * الاستاذ الكامل * والملاذ الفاضل * المحفوف باليسر والنصر من صاحب المثاني *
التاجر الشهير بمصر وجدة (الحاج عبد القادر التلمساني) فجاء على أحسن نظام وأكمل نمط * محفوظين
من سلوك سبيل الخطأ والشطط * بعناية المدير الافخم * المالك الشهم الاكرم الاعظم * المتوكل على الحق
رفيع الجناب * (الفاضل السيد عمر حسين الخشاب) مالك ومدير المطبعة الخيرية * بشارع
الخرنفش بمصر المحمية * التي لا تزال آخذة في الوصول الى ذروة التقدم والنجاح *
مسفرة عن وجوه النجح والفلاح * وكان تمام الطبع في يوم الخميس احد
عشر ربيع الثاني من سنة عشرين وثلاثمائة بعد الالف *
من هجرة من خلقه الله على أحسن حال وأكمل
وصف * صلى الله وسلم عليه وعلى آله * وكل
ناسج على سننه ومنواله * ما توالى
الملوان وتعاقب
الجديدان
آمين

المطبعة الخیریۃ مصر کے مطبوعہ نسخہ کا آخری صفحہ

کان ابن عمرؓ اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ رماہ بالحصی

نحمد اللہ رب العلمین علی ان وفقنا فی ھذا الزمان لطبع الرسالۃ المسماۃ ب

۱۹۱۱ء

رفع الیدین فی الصلاۃ

لشیخ المحدثین سید الفقہاء من الامۃ المحمدیۃ صاحب الصحیح

محمد بن اسمٰعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ بن بردزبہ الجعفی

البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

بسعی العاجز عبد التواب و ابنائہ تجار الکتب سلمہم اللہ بنیۃ فی ملتان

بمحلۃ قدیر آباد

فی سنہ ۱۳۵۹ھ

طبعت فی مطبعۃ مقبول عام فی بلدۃ لاھور من بلاد الھند

قیمت ۴ آنے

مطبع مقبول العام لاہور کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

عن ابرٰهیم عن علقمة عن عبد اللہ ان ابا بکرؓ و عمرؓ قال البخاری
وحدیث الثوری اصح عند اھل العلم مع انه قد روی عمرؓ
عن النبی صلعم من غیر وجه انه رفع حدثنا محمد بن یحیی قال
علی ما رایت احدا من مشائخنا الا یرفع یدیه فی الصلاة قال
البخاری قلت له سفیان کان یرفع یدیه قال نعم قال البخاری
قال احمد بن حنبلؒ رأیت معتمرا و یحیی بن سعید و عبد
الرحمن و اسمٰعیل یرفعون ایدیھم عند الرکوع و اذا رفعوا
رؤسھم حدثنا علی بن عبد الله ثنا ابن ابی عدی عن
الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی

الجنازة ۵

قال الحافظ ابن حجر فی مقدمة فتح الباری قال ابو حاتم الرازی لم یخرج
من خراسان قط احفظ من محمد بن اسمٰعیل البخاری ولا قدم منھا
الی العراق اعلم منه وقال امام الائمة ابو بکر بن محمد بن اسحٰق بن
خزیمة ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسمٰعیل البخاری
وقال له مسلم اشھد انه لیس فی الدنیا مثلك وفضائله اکثر من ان
تذکر ومن تصانیفه الادب المفرد یرویه عنه احمد بن محمد بن

مطبع مقبول العام لاھور کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

قرة العينين
برفع اليدين في الصلاة

للإمام البخاري

تحقيق

أحمد الشريف

راجعه

مقبل بن هادي الوادعي

دار الأرقم کویت کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

(١١٧) قال البخاري قال أحمد بن حنبل : رأيت معتمرا ويحيى ابن سعيد وعبد الرحمن وإسماعيل يرفعون إيديهم عند الركوع وإذا رفعوا رؤوسهم .

(١١٨) حدثنا علي بن عبد الله حدثنا بن أبي عدي عن الأشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة .

---

(١١٧) أحمد بن حنبل : ثقة .

معتمر بن سليمان : ثقة .

يحيى بن سعيد القطان : ثقة متقن حافظ إمام قدوة .

عبد الرحمن بن مهدي : ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحديث .

إسماعيل بن إبراهيم بن علي : ثقة حافظ .

الأثر بهذا السند صحيح

(١١٨) غلي بن عبد الله المديني : ثقة إمام حافظ أعلم أهل عصره بالحديث .

ابن أبي عدي : محمد بن إبراهيم : ثقة .

الأشعث بن عبد الملك الحمراني : ثقة فقيه .

الحسن البصري : ثقة فقيه كان يرسل كثيرا ويدلس .

الأثر بهذا السند صحيح

دارالأرقم کویت کے مطبوعہ نسخہ کا آخری صفحہ

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله

١٩٤ هـ ——— ٢٥٦ هـ

حققه و علق عليه

فضيلة الشيخ الأستاذ فيض الرحمن الثوري

اهتم بطبعه ونشره

جمعية طلبه دار الحديث المحمدية

جلال بور بيروالہ ○ ملتان - باكستان

دار الحدیث ملتان کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

دوی[1] عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ رفع۔

(۱۲۲) حدثنا محمد بن یحیی قال علی ما رأیت احدا من مشائخنا الا یرفع یدیہ فی الصلوۃ قال البخاری قلت لہ سفیان کان یرفع یدیہ قال نعم۔

قال البخاری قال احمد[2] بن حنبل رأیت معتمرا ویحیی بن سعید و عبدالرحمن واسمٰعیل یرفعون ایدیھم عند الرکوع واذا رفعوا رؤسھم

(۱۲۳) حدثنا علی بن عبداللہ ثنا ابن ابی عدی عن الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ علی الجنازۃ۔

تمت بالخیر

---

[1] روی عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ رفع انظر رقم ۲۷

[2] روی ابن عبدالبر باسنادہ عن الاثرم قال سمعت اباعبداللہ یقول رأیت معتمر بن سلیمان ویحیی بن سعید وعبدالرحمن بن مھدی و اسمٰعیل بن علیۃ یرفعون ایدیھم عند الرکوع واذا رفعوا رؤسھم۔ اھ

تمت بالخیر

دارالحدیث المحمدیۃ ملتان (جلال پور پیروالا) کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من احیی سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

تالیف شریف سند المفسرین سید المحدثین حافظ آیات رب العلمین جامع احادیث سید المرسلین عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ الباری محمد بن اسمعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶ھ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قرۃ العینین کاشف الشکوک والرین و دافع الشبہ والشین مسمے بہ

جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ

مع ترجمہ اردو مولانا نظیر حسن آروی مدظلہ

باہتمام تاجران ناچیز فقیر اللہ و عبد القادر و عبد العزیز رزقہم اللہ تعالیٰ ایمانا کاملا و رزقا واسعا
و رسالہ جزء القراءۃ الفاتحہ خلف الامام للبخاری و موضوعات کبیر للقاری موجود اند
و تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن الجوزی زیر طبع ست انشاء اللہ تعالیٰ باتمام خواہد رسید

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع شد
سنہ ۱۳۰۳ ہجریہ مقدسہ

مطبع محمدی لاہور سے مطبوع نسخہ کا سرورق

عن صالح بن عبيد قال رأيت وهب بن منبه يمشي مع جنازة فكبر اربعا يرفع يديه مع
كل تكبيرة حدثنا علي بن عبد الله ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري
انه كان يرفع يديه مع كل تكبيرة على الجنازة وقال وكيع عن سفيان عن حماد سألت
ابراهيم فقال يرفع يديه مع اول تكبيرة وخالفه محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة
عن عبد الله ان ابا بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما قال البخاري وحديث الثوري اصح عند
اهل العلم مع انه قد روي عن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من غير
وجه انه رفع حدثنا محمد بن يحيى قال علي ما رأيت احدا من مشيختنا الا يرفع
يديه في الصلوة قال البخاري قلت له سفيان كان يرفع يديه قال نعم قال البخاري
قال احمد بن حنبل رأيت معتمرا ويحيى بن سعيد وعبد الرحمن واسمعيل يرفعون
ايديهم عند الركوع واذا رفعوا رؤسهم حدثنا علي بن عبد الله ثنا
ابن ابي عدي عن الاشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة

تمت

قال الحافظ ابن حجر في مقدمة فتح الباري قال ابو حاتم الرازي لم يخرج من
خراسان قط احفظ من محمد بن اسمعيل ولا قدم منها الى العراق اعلم منه وقال امام
الائمة ابو بكر بن محمد بن اسحق بن خزيمة ما تحت اديم السماء اعلم بالحديث من محمد
بن اسمعيل البخاري قال مسلم اشهد انه ليس في الدنيا مثلك وفضائله اكثر من
ان تذكر ومن تصانيفه الادب المفرد يرويه عنه احمد بن محمد بن الجليل بالجيم
رفع اليدين في الصلوة والقراءة خلف الامام يرويهما عنه محمود بن اسحق الخزاعي وهو
آخر من حدث عنه ببخارا الى آخر ما قال وكان وفاته رحمه الله تعالى عليه ليلة السبت
ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين وكان مدة عمره اثنين وستين سنة
الا ثلاثة عشر يوما تغمده الله برحمته آمين انتهى ما في المقدمة

تمت

مخفی نہ رہے کہ رسالہ جزء القراءۃ فاتحہ خلف الامام مع ترجمہ اردو و تصنیف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی چھپ کر تیار ہو گیا قیمت فی جلد ۲

مطبع محمدی لاہور سے مطبوع نسخہ کا آخری ورق

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

تالیف شریف مسند المفسرین سید المحدثین حافظ آیات رب العالمین جامع احادیث سید المرسلین عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ الباری محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی سنہ ۲۵۶

رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قرۃ العینین کاشف الشکوک والرین دافع الشبہ والشین مسمّی بہ

جزء رفع الیدین فی الصلوٰۃ

باہتمام ماجرا ناچیز شیخ عبدالحی ابن شیخ محی الدین مرحوم رسالہ جزء القراءۃ الفاتحہ خلف الامام للبخاری اور دیگر کتب معتبرہ متعلق بحثین مسائل و دیگر صحاح ستہ مترجم و تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اس کارخانہ میں موجود نقد دست بدست فروخت ہوتی ہیں

در مطبع صدیقی لاہور باہتمام شیخ عبدالحی طبع شد

سنہ ۱۳۱۷ ہجری مقدس

۱۸۹۹ء

مطبع صدیقی لاہور سے مطبوع نسخہ کا آخری ورق

۳۲

صالح بن عبید قال رایت وهب بن منبه یمشی مع جنازة فکبر اربعا یرفع یدیه مع کل تکبیرة حدثنا علی بن عبد الله ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری انه کان یرفع یدیه مع کل تکبیرة علی الجنازة وقال وکیع عن ربیع عن حماد سالت ابراهیم فقال یرفع یدیه مع اول تکبیرة وخالفه محمد بن جابر عن حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله ان ابا بکر وعمر رضی الله تعالی عنهما قال البخاری وحدیث الثوری اصح عند اهل العلم مع انه قد روی عن عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه انه رفع حدثنا محمد بن یحیی قال علی ما رایت احدا من شیوخنا الا یرفع یدیه فی الصلوة قال البخاری قلت له سفیان کان یرفع یدیه قال نعم قال البخاری قال احمد بن حنبل رایت معتمرا ویحیی بن سعید وعبد الرحمن واسمعیل بن علیة یرفعون ایدیهم عند الرکوع واذا رفعوا رؤسهم حدثنا علی بن عبد الله ثنا ابن ابی عدی عن الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی الجنازة

تمت

قال الحافظ ابن حجر فی مقدمة فتح الباری قال ابو حاتم الرازی لم یخرج من خراسان قط احفظ من محمد بن اسمعیل ولا قدم منها الی العراق اعلم منه وقال امام الائمة ابو بکر بن اسحق بن خزیمة ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسمعیل البخاری قال المصنف اشهد الله لیس فی الدنیا مثله وفضائله اکثر من ان تذکر ومن تصانیفه الادب المفرد یرویه عنه احمد بن محمد بن الجلیل بالجیم البزاز رفع الیدین فی الصلوة والقراءة خلف الامام یرویهما عنه محمود بن اسحاق الخزاعی وهو اعنی من یحمل عنه جاز الی اخر ما قال وکان وفاته رحمة الله تعالی علیه لیلة السبت لیلة عید الفطر سنة ست وخمسین ومائتین وکان مدة عمره اثنین وستین سنة الا ثلثة عشر یوما تغمده الله برحمته ابدین انتهی ما فی المقدمة

رسالہ رفع الیدین

مطبع صدیقی لاہور سے مطبوع نسخہ کا آخری ورق

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی سند

جزء رفع الیدین للبخاری کی توثیق کے لیے شارح صحیح بخاری، الحافظ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی سند نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ جس سے اس کتاب کی اسنادی حیثیت مزید پختہ ہوتی ہے۔ کیونکہ مکتبہ ظاہریہ کا مخطوط حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا لکھا ہوا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَرَأْتُهُ عَلَى الحَافِظَينِ: أَبِى الفَضْلِ وَ أَبِي الْحَسنِ بِسمَاعِهِمَا له، بِقِرَاْةِ الأوَّلِ عَلَى أُمِّ مُحَمَّد سِت الْعَرَبِ بنْتِ مُحَمَّد بْنِ عَلِى بْنِ أَحْمَد بْنِ عَبْدالوَاحِدِ، قَالَتْ: أَنبأَنا جَدِّي حضُورًا وَ إجَازَة۔

ح۔ وَ أخْبَرنَا بِه الكَمَال أَحمَدُ بنُ عَلِي بْنِ عَبدِالحَق إذنًا مُشَافَهَة، أنبأنَا الحَافِظَان أَبوالحَجّاج المِزِّيُّ وَ أَبُو مُحَمَّد البَرزَالِي، قَالا: أَنبأنَا أَبُوالعَبّاسِ أَحمَدُ بنُ شَيبَانَ، وَ زَينَب بنتُ مَكي، زَادَ المِزِّيُّ: وَ أَنبأنَا عَلِي بْن أَحمَدَ بن عَبْدالوَاحِد، قَالَ الثَّلاثة: أنبأَنَا أَبوحفص عُمَر بْنُ مُحَمَّد بن طَبَرزَد، أنبأنَا أحمَدُ بنُ الحَسن ابنُ البَنَاءِ، أنبأنَا أَبُوالحُسَين مُحَمَّد بنُ أَحمَدُ بن حَسنون، أنبأنَا أَبُونَصر المَلاحمِيُّ، أَنبأنَا الخُزَاعِيُّ، أَنبأنَا البُخَارِيُّ۔

وَ قَرأتُ سَندَه عَالِيا عَلَى مريَم بنتِ الأذرعِي، وَ إجازَتِي لِجَمِيعهِ، عَنْ يُونس بْن أَبِي إسْحَاق، عَن أَبِي الحَسَنِ بْنِ المُقَير، عَن أَبِي الْفَضلِ بنِ نَاصِر، عَن أَبِي القَاسِم ابنِ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ مَنده، أَنبأنَا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّد بْنُ الحْسَينِ، فِيمَا كَتَبَ إلَينَا، أَنبأنَا مَحْمُود بنُ إسحَاقَ بنِ مَحمُودِ بنِ مَنصُور الخُزَاعِيُّ، بِهِ۔ [1]

---

[1] المعجم المفهرس (تجريد أسانيد الكتب المشهورة و الأجزاء المنثورة)، لابن حجر: ص، 61.

جزءرفع الیدین، کی سند

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمَنِ الرَّحِیمِ وَبِهِ ثِقتِی

أَخبَرَنَا الشَّیخُ الإِمَامُ العَلَّامَةُ الحَافِظُ المُتقِنُ بَقِیَّةُ السَّلَفِ زَینُ الدِّینِ أَبُوالفَضلِ عَبدُالرَّحِیم بنُ الحُسَینِ ابنِ العِرَاقِیِّ؛

وَالشَّیخُ الإِمَامُ الحَافِظُ نُورُ الدِّینِ عَلِیُّ بنُ أَبِی بکرٍ الهَیثَمِیُّ بِقَرَاءَتِی عَلَیهِمَا، قَالَا:

أَخبَرَتنَا الشَّیخَةُ الصَّالِحَةُ أُمُّ مُحَمَّدٍ سِتُّ العَرَبِ بِنتُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِیِّ ابنِ أَحمَدَ بنِ عَبدِالوَاحِدِ ابنِ البُخَارِیِّ، قَالَت:

أَخبَرَنَا جَدِّی الشَّیخُ فَخرُ الدِّینِ ابنُ البُخَارِیِّ...... قِرَاءَةً عَلَیهِ وَ أَنَا حَاضِرَةٌ وَ إِجَازَةً لِمَا یَروِیهِ...... قَالَ:

أَخبَرَنَا أَبُوحَفصٍ عُمَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَعمَرِ بنِ طَبَرزَدَ...... سَمَاعًا عَلَیهِ......

أَخبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ بنِ البَنَّاءِ [1]

أَخبَرَنَا أَبُوالحُسَینِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ حَسنُونَ النَّرسِیُّ

أَخبَرَنَا أَبُونَصرٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ مُوسَی المَلَاحِمِیُّ

أَخبَرَنَا أَبُوإِسحَاقَ مَحمُودُ بنُ إِسحَاقَ بنِ مَحمُودٍ الخُزَاعِیُّ قَالَ: [2]

أَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوعَبدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِیلَ بنِ إِبرَاهِیمَ البُخَارِیُّ، قَالَ: . . .

---

[1] المکتبة الظاھریة کے مخطوط میں "الثنا" ہے جو کہ خطا ہے۔ جبکہ اس کی تصحیح دارابن حزم کے نسخہ سے کی روشنی میں کی گئی ہے۔

[2] یہاں تک سند، مخطوط اور دارابن حزم کے مطبوعہ نسخہ کے علاوہ دیگر نسخوں میں مذکور نہیں ہے۔

جزء رفع الیدین کی سند کا ترجمہ

اللہ: رحمٰن، رحیم؛ کے نام سے آغاز کرتا ہوں، اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

الشیخ الامام العلامہ الحافظ المتقن بقیۃ السلف زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین ابن العراقی رحمہ اللہ،

اور الشیخ الامام الحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ نے؛ ان کے سامنے میرے پڑھنے کے ذریعے سے ہمیں خبر دی، [1] ان دونوں نے فرمایا:

ہمیں الشیخہ الصالحہ ام محمد (رحمہا اللہ) ست العرب [2] بنت محمد بن علی ابن احمد بن عبدالواحد ابن البخاری نے خبر دی، انھوں نے کہا:

ہمیں میرے دادا جان الشیخ فخر الدین ابن البخاری رحمہ اللہ نے خبر دی...... ان کے سامنے (اس کتاب کو) پڑھنے اور جو انھوں نے روایات بیان کی ہیں ان (کو بیان کرنے) کی اجازت کے وقت میں حاضر تھی......انھوں نے کہا:

ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی۔۔انھیں (یہ کتاب) سنائی گئی۔۔(انھوں نے کہا)

ہمیں ابوغالب احمد بن حسن بن البنا نے خبر دی، (انھوں نے کہا:)

ہمیں ابوالحسین محمد بن احمد بن حسنون نرسی نے خبر دی، (انھوں نے کہا:)

ہمیں ابونصر محمد بن احمد بن موسیٰ الملاحمی نے خبر دی، (انھوں نے کہا:)

ہمیں ابواسحاق محمود بن اسحاق بن محمود الخزاعی نے خبر دی، انھوں نے کہا:

ہمیں الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری رحمہ اللہ نے خبر دی، انھوں نے فرمایا:....

---

[1] یعنی میں نے ان کے سامنے ان کی یہ مرویات پڑھ کر سنائیں اور انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

[2] یہ ''سیدۃ العرب'' کا مخفف ہے۔

مقدمة المؤلف

مقدمة المؤلف کا متن:

الرَّدُّ عَلَى مَن أَنكَرَ رَفعَ الأَيدِي فِي الصَّلاةِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَبهَم عَلَى العَجَمِ فِي ذَلِكَ تَكَلُّفًا لِمَا لا يَعنِيهِ فِيمَا ثَبَتَ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم مِن فِعلِهِ وَقَولِهِ وَ مِن فِعلِ أَصحَابِهِ وَرِوَايَتِهِم كَذَلِكَ ثُمَّ فِعلِ التَّابِعِينَ ❶ وَاقتِدَاءِ السَّلَفِ بِهِم فِي صِحَّةِ الأَخبَارِ بَعضِ الثِّقَةِ عَنِ الثِّقَةِ ❷ مِنَ الخَلَفِ العُدُولِ۔ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنجَزَ لَهُم مَا وَعَدَهُم۔عَلَى ضَغِينَةِ صَدرِهِ وَحَرَجَةِ قَلبِهِ نِفَارًا ❸ عَن سُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ مُستَخِفًّا لِمَا تَحمِلُهُ استِكبَارًا وَعَدَاوَةً❹ لِأَهلِهَا؛ لِشَوبِ❺ البِدعَةِ لَحمَهُ وَعِظَامَهُ وَمُخَّهُ وَأُنسَتِهِ بِاحتِفَالِ❻ العَجَمِ حَولَهُ اغتِرَارًا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ:((لا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي قَائِمَةً عَلَى الحَقِّ لا يَضُرُّهُم مَن خَذَلَهُم وَلا خِلافُ مَن خَالَفَهُم))، مَاضٍ ذٰلِكَ أَبَدًا فِي جَمِيعِ سُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؛❼ لإِحيَاءِ مَا أُمِيتَت ...... وَإِن كَانَ فِيهَا بَعضُ التَّقصِيرِ بَعدَ الحَثِّ

❶ مطبع مقبول عام، المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم اور دارالحدیث کے نسخہ میں: "فِيهِ فِعلُهُ وَرِوَايَتُهُ عَن أَصحَابِهِ ثُمَّ فِعلُ أَصحَابِ النَّبِيِّ وَالتَّابِعِينَ" ہے۔

❷ المطبعہ الخیریہ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور مقبول عام کے نسخہ میں "فِي صِحَّةِ الأَخبَارِ بَعْضٍ عَنْ بَعضِ الثِّقَةِ" ہے۔

❸ دارالحديث کے نسخہ میں "وَنفَارا" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "قَلْبِهِ وَانفَارًا عَن سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَحمِلُه وَاستِكنَان وَ عَدَاوَةٍ" جبکہ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَلْبِهِ وَانفَارًا عَن سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَحمِلُه وَاستِكنَان عَدَاوَته" البتہ حاشیہ میں "وانفارا" کی جگہ "ونفارًا" ہے۔ نیز مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارالحدیث کے نسخہ میں بھی اسی طرح ہے۔

❺ دارارقم کے نسخہ میں "لشرب" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "واكتسبه باحتفاء" ہے۔

❼ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَسُولِ اللّٰه" کی بجائے "النَّبِي" ہے۔

وَ الإِرَادَةِ عَلَى صِدقِ النِيَّةِ...... وَأَن تُقَامَ❶ لِلاُسْوَةِ فِى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و سَلَّمَ۔ بِمَا أُتِيحَ عَلَى الخَلقِ مِن أَفعَالِ ❷ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي غَيرِ عَزِيمَةٍ حَتَّى يَعـزِمَ عَلَى تَركِ فِعلٍ مِن نَهيٍ أَوعَمِلٍ بِأَمرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا ❸ أَمَرَ اللّٰهُ خَلقَهُ و فَرَضَ عَلَيهِم طَاعَتَهُ وَأَوجَبَ عَلَيهِمِ اتبَاعَهُ وَجَعَلَ اتِّبَاعَهُم❹ إِيَّاهُ و طَاعَتَهُم لَهُ طَاعَةَ نَفسِهِ عَزَّ وَجَلَّ عِظَمَ المَنِّ ❺ وَالطَّولِ۔

فَقَالَ: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [سورة الحشر:7]

وَقَالَ: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [سورة النساء:80]

وَقَالَ: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾﴾ [سورة النساء : 65]

وَقَالَ: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النور:63]

وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾﴾ [سورة الأحزاب : 21]

فَرَحِمَ اللّٰهُ عَبدًا استَعَانَهُ بِاتِّبَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و سَلَّمَ وَاقتِصَاصِ أَثَرِهِ ❻ وَيَستَعِيذُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِن شَرِّ نَفسِهِ وَيَستَلهِمُهُ رُشدَهُ❼ لِقَولِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾﴾ [سورة طه : 123]

---

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی ، مطبع مقبول العام، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "يُقَام" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية ، دارارقم، مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارالحدیث کے نسخہ میں "ابِيحَ عَلَى الخَلقِ فِي أفعَال" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية مصر ، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِمَّا" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية مصر ، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی لاہور اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "وَأَوجَبَ عَلَيهِم اتِّبَاعَهم إيَّاه" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَأَوجَبَ عَلَيهِمِ اتبَاعَهُ وَجَعَلَ اتِّبَاعَهُم" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی ، مطبع صديقی اور دارارقم کے نسخہ میں "عزوجل المن والطول" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "ذی المن" ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "ذوالمنن والطول" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية مصر ، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "واقتضاء من أثره" جبکہ دارارقم کے نسخہ میں "اقتفاء من أثره" ہے۔

❼ المطبعة الخيرية مصر ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی ، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "من سهو نفسه و تصليته على رسله" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "من سهو نفسه و قصليته على رسله" ہے۔

مقدمۃ المؤلف کا ترجمہ

یہ (کتاب) اس شخص کا ردّ (جواب) ہے جس نے نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کا انکار کیا ہے۔ اور فضول تگ و دو کر کے عجمی لوگوں سے اس سنت کو اوجھل رکھا ہوا ہے؛ جو رسول اللہ ﷺ سے آپ کے عمل اور فرمان، صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل اور روایت (بیان)، تابعین کے عمل، عدول اور ثقہ (محدثین) کی ثقہ (محدثین) سے بیان کردہ صحیح احادیث کی روشنی میں ان اسلاف (صحابہ و تابعین) کی پیروی (میں اس پر عمل) سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پر رحمت کرے اور ان سے جو وعدہ (جنت کا) کیا ہے اسے پورا کرے۔

دراصل اس شخص نے اپنے دل کے کینہ، اہل سنت سے عداوت اور متکبرانہ روش کے باعث رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے راہ فرار اختیار کرنے کو معمولی سمجھا ہے۔ کیونکہ اس کے گوشت، ہڈیوں اور دماغ پر بدعت کا غلبہ اور اپنے گرد عجمیوں کے ہجوم کا غرور ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ان سے علیحدگی اختیار کر لینے والا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا، اور کسی مخالف کی مخالفت بھی انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔'' [1]

اگرچہ سچی نیت اور ترغیب وارادہ کے باوجود؛ اس میں کوتاہی کے امکانات ہو سکتے ہیں؛ لیکن رسول اللہ ﷺ کی فوت شدہ سنتوں کو زندہ کرنے کے متعلق بھی قاعدہ ہے (کہ انھیں زندہ رکھنے والی ایک جماعت موجود رہے گی)۔ اور غیر فرض اعمال کے ذریعے بھی آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو قائم رکھا جائے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ہی کسی عمل کو ترک کیا جائے گا اور آپ ﷺ کے حکم پر عمل کو انجام دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو یہی حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ان پر فرض قرار دی ہے۔ اور (اعمال میں) آپ ﷺ کی پیروی کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ (کے اعمال) کی اتباع کو اپنی اتباع اور ان (کے فرمودات) کی فرماں برداری کو نعمتوں اور وسعتوں کے مالک: اللہ رب العزت نے اپنی فرماں برداری قرار دیا ہے۔

---

[1] یہ حدیث مختلف الفاظ میں مروی ہے، البتہ مفہوم ایک ہی ہے، دیکھئے: صحيح البخاري: كتاب المناقب، ح، 3641- صحيح مسلم: كتاب الامارة، باب لاتزال طائفة من أمتي، ح، 174/ 1037- سنن ابن ماجة، الكتاب في الإيمان و فضائل الصحابة، باب اتباع سنة الرسول، ح، 9- قال الألباني: صحيح- و قال عصام موسى هادي: صحيح.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

’’رسول تمھیں جو حکم کرے اسے اپناؤ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔‘‘

اور فرمایا: ’’جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی، یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی‘‘۔

اور فرمایا: ’’تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں بن سکتے حتی کہ جن امور میں ان کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے ان میں؛ تمھیں فیصل تسلیم کر لیں۔ پھر جو آپ فیصلہ کریں اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ اسے یقینی طور پر تسلیم کریں۔‘‘

اور فرمایا: ’’آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انھیں آزمائش آن پڑے گی یا کوئی دردناک عذاب مسلط ہو جائے گا۔‘‘

اور فرمایا: ’’یقیناً اللہ کا رسول ﷺ تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ (بالخصوص) اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ (سے ملاقات) اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے۔ اور اپنے نفس کے شر سے (بچنے کے لیے) اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ چاہتا، اور اسی سے رشد وہدایت طلب کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

’’جس نے میری ہدایت کی پیروی کی؛ وہ گمراہ ہوتا ہے نہ بدنصیب۔‘‘

چار مقامات پر رفع الیدین

[حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ]

[1] أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِى أُوَيسٍ ❶ حَدَّثَنِى عَبدُالرَّحمَنِ بنُ أَبِى الزِّنَادِ عَن مُوسَى بنِ عُقبَةَ عَن عَبدِاللَّهِ بنِ الفَضلِ الهَاشِمِيِّ عَنِ عَبدِالرَّحمَنِ بنِ هُرمُزَ الأَعرَجِ عَن عُبَيدِاللَّهِ بنِ أَبِى رَافِعٍ عَن عَلِيِّ بنِ أَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ: كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ .

ہمیں اسماعیل بن ابی اویس مدنی نے بتایا، انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد مدنی نے موسیٰ بن عقبہ مدنی کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے عبداللہ بن فضل الہاشمی مدنی سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج مدنی سے روایت کیا، انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع مدنی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے، تو اسی طرح کرتے۔ ❷

---

❶ المطبعة الخيرية مصر ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: ''اسماعیل بن ابی یونس'' ہے، جو خطا ہے۔

❷ حسن صحيح (ن)، حسن (ز) حسن (ش)۔ صحيح (ع)۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة ، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من اثنتين ، حديث: 744۔ سنن الترمذي: كتاب الدعوات ، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل ، حديث: 3423۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها ، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع ، حديث: 864۔ صحيح ابن خزيمة: 294/1 ، حديث: 584۔ مسند أحمد بن حنبل ، (مؤسسة قرطبة): 93/1 ، حديث ، 717۔ مسند احمد بن حنبل ، (مؤسسة الرسالة) ، 123/2 ، حديث ، 717 ، قال شعيب الأرنؤوط رحمہ اللہ: اسناده حسن۔ سنن الدارقطني ، 37/2 ، حديث ، 1109 .

وضاحت

دراصل یہ حدیث اور اس کے بعد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے قبل مذکور) مباحث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے مقدمہ میں؛ آیات قرآنیہ کے بعد بطور تمہید ذکر کیا ہے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح اور اپنے موضوع پر مکمل و مفصل ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بھی اثبات رفع الیدین میں اپنے موضوع پر مفصل اور واضح ہے، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''صحیح البخاری'' میں [حدیث: 735، پر] نقل کیا ہے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے ''جز رفع الیدین'' میں بطور تمہید (سب سے پہلے) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بجائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت کیوں بیان کی ہے؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے آغاز کیوں؟

نماز میں رفع الیدین سے منع کرنے کے دلائل میں مانعین رفع الیدین کا ایک بنیادی و قدیمی ''اعتراض'' اور ایک ''شدید مطالبہ'' ہے۔ ان دونوں کا مسکت جواب دینے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

①... مانعین رفع الیدین کا اعتراض:

مانعین رفع الیدین کا قدیمی بیانیہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کا سالہا سال مشاہدہ کیا تھا؛ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ لہٰذا جن اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ایک دو روز مشاہدہ کیا؛ انھوں نے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سے پہلے اور بعد؛ رفع الیدین کرنا ذکر کیا ہے تو ان کی روایات کو ترجیح نہیں دی جائے گی۔ بلکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان کو ہی ترجیح دی جائے گی، اسے ہی قبول کیا جائے گا اور اسی پر عمل کیا جائے گا۔

✿... ابراہیم نخعی کوفی رحمہ اللہ کے الفاظ:

مانعین رفع الیدین کے مذکورہ بالا موقف کا ذکر ابراہیم بن یزید النخعی الکوفی (متوفی: 96ھ) کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

①... مغیرہ بن مقسم کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے بیان کیا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ ❶

②...عمرو بن مرہ المرادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضر موت کی ایک مسجد میں گیا تو وہاں علقمہ بن وائل رحمہ اللہ اپنے والدگرامی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ میں نے یہ حدیث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے بیان کی تو وہ غصے میں آگئے، اور فرمایا: صرف وائل بن حجر (رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے احباب نے نہیں دیکھا؟ ❷

ایک مقام پر ابراہیم نخعی کہتے ہیں: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی تھی. ❸

❀...ابراہیم نخعی کا انوکھا اصول:

ابراہیم نخعی کے اس انوکھے اور خودساختہ اصول کے تحت دو باتیں قابل غور ہیں:

①...اگر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس لیے قبول نہیں کہ انھوں نے (نخعی کے بقول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک مرتبہ رفع الیدین کرتے دیکھا تھا بلکہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی تھی؛ تو پھر باقی مسائل میں سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کی بات کو دلیل کیوں بنایا جاتا ہے؟ کیا صرف رفع الیدین ہی سے چڑ ہے؟ کیا صرف رفع الیدین ہی کو معدوم کرنے کی ٹھان رکھی ہے؟

اگر رفع الیدین کے معاملے میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث قابل حجت نہیں سمجھتے تو رفع الیدین کے علاوہ دیگر امور میں جن حنفی علماء نے ان کی حدیث کو دلیل بنایا ہے، ان علماء کا استدلال بھی باطل قرار دینا ہوگا۔ کیا ان علماء کو نخعی صاحب کا اصول نہیں پہنچا تھا؟ یا میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوہ کڑوہ....؟

⊙...علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ اور امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنے کی دلیل سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے۔ ❹

---

❶ شرح معانی الآثار، للطحاوی:224/1، روایت نمبر: 1351.

❷ شرح معانی الآثار، للطحاوی:224/1، روایت:1352۔ المعجم الکبیر، للطبرانی:12/22، روایت: 9.

❸ مسند أبی حنیفة، بروایة الحصکفی، مع شرح الملا علی القاری:(مکتبة المدینة کراچی) ص، 164۔ مسند أبی حنیفة، مع شرح الملا علی القاری (دارالکتب العلمیة بیروت): ص 120.

❹ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 196/1، حدیث:1170۔ نصب الرایة، للزیلعی: 310/1۔ یہی بات ''الہدایہ'' میں بھی مذکور ہے۔ دیکھیے: الہدایة: 48/1.

⊙...اسی طرح سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو رفع الیدین کے اثبات میں تسلیم کرنے سے انکاری حضرات؛ جہری نماز میں امام کے پیچھے آمین، آہستہ آواز سے کہنے کی دلیل کے طور پر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

"بَاب إِذا أَمن الإِمَام وَالمَأمُوم أسر التَّأمِين: الدَّارَقُطنِيّ: عَن وَائِل بْنِ حُجر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾۔ قَالَ: آمين۔ فَأخفَى بِهَا صَوتَه"[1]

''جب امام آمین اور مقتدی آمین کہیں تو آواز پست رکھیں۔ دارقطنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی؛ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہا تو پست آواز سے آمین کہا''

⊙...اسی طرح سجدے کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی کی بیان کردہ حدیث کو فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب ''الہدایہ'' میں دلیل بنایا گیا ہے۔[2]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی حد متعین کرلی اور دیگر امور میں بھی ان کی حدیث کو دلیل بنالیا۔ یہاں ابراہیم نخعی کا اصول کسی نے کیوں نہ اپنایا؟ کیا ان کا اصول واقعی بے بنیاد اور باطل تھا؟ یا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے احناف علماء کا استدلال کرنا غلط تھا؟ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (بقول ابراہیم نخعی) صرف ایک ہی نماز پڑھنے والے صحابی کی بات رفع الیدین میں معتبر نہیں تو پھر دیگر امور میں کیسے معتبر ہوگئی؟

②...اگر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے (بقول نخعی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صرف ایک ہی نماز پڑھی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک ہی مرتبہ رفع الیدین کرتے دیکھا تھا تو، حق قبول کرنے کی تمنا رکھنے والوں کے لیے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث بھی رفع الیدین کے اثبات میں موجود ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد و بے شمار نمازیں پڑھی تھیں۔ مثلاً:

⊙...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابتدائے اسلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل وفرض، سری و جہری، دن اور رات کی بے شمار نمازیں پڑھی تھیں۔ انھوں نے بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] دیکھیے: اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب، للمنبجی: 229/1.

[2] دیکھیے: الهداية، 51/1.

کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ [1]

⊙... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ابتدائے اسلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے شمار نمازیں پڑھی ہیں۔ انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ [2]

⊙... سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گذارے تھے۔ انھوں نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3]

⊙... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مشاہدہ بہت قریب سے اور بے شمار مرتبہ کیا تھا۔ بلکہ انھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نماز پڑھنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ [4] انھوں نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [5]

اگر نخعی کے بقول سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک مرتبہ رفع الیدین کرتے دیکھا تھا، یا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھی تھی؛ تو مذکورہ بالا صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات ہی مان لیں۔ کیونکہ انھوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سے زیادہ بلکہ بے شمار مرتبہ نمازیں پڑھی تھیں۔

معزز قارئین! سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا سراسر غلط اور باطل ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک مرتبہ رفع الیدین کرتے دیکھا، یا انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھی۔

✿... قدیم الاسلام کون؟

گذشتہ سطور میں مذکور مانعین رفع الیدین کے بنیادی ''اعتراض'' کی حقیقت جاننے کے لیے بعض مزید امور کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ تا کہ قارئین کو بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

✿... سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہونے کے ایام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر

---

1. دیکھیے، گذشتہ صفحات میں، حدیث نمبر: 1.
2. دیکھیے، السنن الکبریٰ للبیهقی: 107/2، حدیث، 2519.
3. دیکھیے، آئندہ صفحات میں، حدیث نمبر: 8.
4. صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: 729.
5. صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب إلی أین یرفع یدیه، حدیث، 738.

کفالت تھے۔ ❶ ۔اس لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ❷

✽...سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام:

اسلام قبول کرنے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شمار بھی سابقون اولون میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر مسلمان ہوئے تھے۔ ❸ امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بائیس افراد کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ ❹

یہ الگ بحث ہے کہ مذکورہ بالا میں سے کون سا قول راجح ہے؛ البتہ یہ بات یقینی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ عرصہ بعد مسلمان ہوئے تھے۔

✽...کون کتنی نمازوں کا گواہ...؟

چونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اولیں مسلمانوں میں سے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہا کرتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ، بالخصوص بعثت کے ابتدائی ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گذاری کے اوقات اورطریقہ ہائے ادائیگی کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ بہتر واقفیت رکھتے تھے۔ ❺

سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روز اوّل سے ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ ❻ نیز بعثت کے بعد اور واقعہ معراج سے قبل جو نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم پڑھا کرتے تھے؛ وہ نفل نہیں بلکہ

---

❶ السیرة النبویة، لابن هشام: 246/1.

❷ صحیح۔ سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب علی (باب)، حدیث، 3734.

❸ الاصابة فی تمییز الصحابة: 215/6.

❹ سیر أعلام النبلاء، للذهبی: 334/1.

❺ یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ ہم یہاں (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) دو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا تقابل کر کے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے یا کسی ایک کو دوسرے سے (نعوذ باللہ) کم درجہ ثابت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی ہم ایسا کبھی سوچ سکتے ہیں۔ ایسی سوچ سے اللہ کی پناہ۔ ہم محض نماز میں رفع الیدین کے اثبات یا نفی کے متعلق تحقیق پیش کرنے کے لیے دو اصحاب کا زمانۂ قبول اسلام اور صحبت نبوی کا دورانیہ بیان کرنا چاہتے ہیں، تاکہ بے بنیاد باتوں میں الجھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے عوام الناس کو دور کرنے والوں کا تعاقب کر کے، عوام کو حقائق سے آگاہ کیا جا سکے۔

❻ مسند أحمد بن حنبل (طبعة مؤسسة الرسالة بیروت): 306/3، حدیث، 1787 - صحیح السیرة النبویة، للألبانی: صفحه، 115.

فرض نمازیں تھیں۔ [1]

چونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بعثت نبوی کے روزِ اوّل سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و اقتدا میں فرض نمازیں پڑھتے آئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کردہ آخری نماز کا بھی مشاہدہ کیا تھا، اس لیے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل نمازوں میں رفع الیدین کیا اور بعد میں چھوڑ دیا تھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی بھی نہیں جان سکتا تھا۔

...امام بخاری رحمہ اللہ کی فقاہت و حسن استنباط:

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کو سب سے پہلے بیان کیا ہے۔ اور ایسی حدیث کا انتخاب کیا ہے کہ جس میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دو سے زیادہ رکعات والی نماز میں دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کا واضح الفاظ میں ذکر ہے۔

اللہ تعالی، امام بخاری رحمہ اللہ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے؛ وہ باطل نظریات کا تعاقب کرنے میں کیا خوب، قابل تحسین اور پر حکمت اسلوب اپناتے تھے۔

...علی رضی اللہ عنہ ہی کیوں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کیوں نہیں؟

کوئی بھائی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ابتدائی مسلمان تھے۔ بالغ مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد قدیم الاسلام صحابی کی روایت پیش کرنا تھا تو انھوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا انتخاب کیوں نہ کیا؟

اس کے جواب میں دو معروضات ہیں:

① ...سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نہیں رہتے تھے۔ جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہا کرتے تھے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد ابتدائی ایام، بلکہ پورے مکی دور میں کوئی نماز اپنے گھر میں بھی ادا کی ہو تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس نماز، کے طریقہ سے بھی یقیناً واقف تھے۔ لہٰذا کوئی نماز سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کے بغیر پڑھی ہوتی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ضرور بیان کر دیتے۔

---

[1] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ قطعی حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم معراج سے قبل بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ البتہ اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ پانچ نمازوں کی فرضیت سے قبل کوئی نماز فرض تھی یا نہیں۔ تاہم صحیح موقف ان کا ہی ہے جو کہتے ہیں کہ ابتدائی طور پر (معراج سے قبل) ایک نماز طلوع آفتاب سے پہلے اور ایک نماز غروب آفتاب سے پہلے پڑھنا، فرض تھا۔ اس کی دلیل (مکی سورت، سورۂ طٰہٰ کی) آیت: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طه، آية: 130] اور اس مفہوم کی دیگر آیات ہیں۔" [فتح الباري شرح صحيح البخاري، لابن حجر: 671/8]

②... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اولیں مسلمان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تک کے گواہ ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل رفع الیدین کیا اور بعد میں ترک کر دیا ہوتا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ضرور بیان کرتے۔ لیکن انھوں نے تو اپنے نواسے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

آغاز اسلام سے انتقال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے گواہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی رفع الیدین کے قائل و فاعل رہے۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہا کرتے تھے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابتدا میں ذکر کیا ہے۔ [واللہ اعلم]

②... تارکین رفع الیدین کا شدید مطالبہ:

تارکین رفع الیدین کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو بدری صحابی نہیں تھے، انھیں تو نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بہت پچھلی صفوں میں جگہ ملتی تھی؛ پہلی دو صفوں میں تو انھیں جگہ ہی نہیں ملتی تھی، پھر ان کی بیان کردہ؛ رفع الیدین کے اثبات والی حدیث کو کیسے مان لیا جائے؟

یہ اعتراض اس کتاب میں بھی واضح الفاظ میں موجود ہے، جو کتاب احناف بھائیوں کے ایک امام صاحب نے بے شمار معاملات اور مسائل میں اہل مدینہ کا رد کرنے کے لیے بڑی محنت سے لکھی تھی۔ ملاحظہ کیجیے:

احناف کے امام، محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے نماز میں رفع الیدین کرنے پر اہل مدینہ کا ردّ کرتے ہوئے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بدری صحابی نہیں تھے، اور انھیں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پہلی دو صفوں کے بعد (پیچھے) کہیں جگہ ملتی تھی۔ وہ پہلی دو صفوں میں نماز پڑھنے والے صحابہ میں سے نہیں تھے۔ [2]

یہی بات فقہ حنفیہ کی معروف کتاب ''الهداية'' کے شارح: علامہ محمد بن محمد البابرتی (متوفی: 786ھ) نے بھی کہی ہے۔ [3]

---

[1] السنن الكبرىٰ للبيهقي: 107/2، حديث، 2519.

[2] الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيباني: 95/1.

[3] العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.

دورحاضر کی بات کی جائے تو یہی اعتراض پاکستان میں معروف حنفی عالم، محمد امین صفدر اوکاڑوی کے تحریر کردہ، امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کے اردو ترجمہ میں نظر آیا ہے۔ انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہم کی حدیث کو متفق علیہ روایت تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ان دونوں میں نہ کوئی بدری ہے نہ خلیفہ راشد نہ عشرہ مبشرہ میں سے۔'' ❶

❀...لو؛ آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا:

رفع الیدین کو تسلیم کرنے کے لیے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مخصوص دلیل اور معین صحابہ کی بیان کردہ روایت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ موصوف نے خود اس مطالبہ کو کفار کی روش قرار دیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

''مدعی سے بھی دلیل کا مطالبہ تو کیا جا سکتا ہے مگر دلیل خاص کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا۔ یہ تو کافروں کا طریقہ تھا کہ وہ ان معجزات کو نہیں مانتے تھے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے بلکہ اپنی طرف سے شرطیں لگا لگا کر فرمائشی معجزات کا مطالبہ کرتے تھے۔'' ❷

❀...قرآن مجید سے استنباط:

میرا یقین ہے کہ مولانا اوکاڑوی رحمہ اللہ نے مخصوص انداز کے مطالبات اور شرائط کو قرآن مجید کی تعلیمات کے تناظر میں ہی کفار کی روش قرار دیا ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ دین کے معاملے میں اگر عشرہ مبشرہ یا خلفاء راشدین یا کسی مخصوص صحابی کی بیان کردہ حدیث کا مطالبہ کیا جائے، تو دین کے کتنے ہی معاملات نامکمل، غیر معمول بہ، بلکہ ختم ہو کر رہ جائیں گے۔

قرآنی تصور کے مطابق، ایسا فضول مطالبہ، کفار ہی کی روش ہے۔ جو در حقیقت حق کو تسلیم کرنے سے راہ فرار اختیار کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے مطالبات ذکر کیے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ

---

❶ جزء القراءۃ وجزء رفع الیدین (مترجم، یکجا) امین صفدر اوکاڑوی، ص: 251.

❷ میں حنفی کیسے بنا، (تالیف: محمد امین صفدر اوکاڑوی)، صفحہ: 11.

يُؤْمِنُوٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ [الإسراء: آية، 90 تا 95]

''انھوں نے کہا: ہم تم پر صرف اسی صورت میں ایمان لائیں گے کہ تم ہمارے لیے زمین سے چشمہ جاری کردو۔ یا تمھارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو، جس کے درمیان تم بہترین نہر جاری کردو۔ یا اپنے خیال کے مطابق ہم پر آسمان کو ٹکڑے کر کے گرادو، یا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے کر آؤ۔ یا تمھارا سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ؛ اور ہم صرف (آسمان پر) تمھارے چڑھ جانے سے ایمان نہیں لے آئیں گے، حتی کہ تم ایک کتاب لے کر اترو، ہم اسے پڑھیں گے (تب ایمان لائیں گے)، آپ کہہ دیجیے کہ میرا رب پاک ہے، میں تو انسان پیغمبر ہوں۔ (اے پیغمبر) ان لوگوں کے پاس ہدایت آجانے کے بعد بھی ایمان لانے میں ان کو رکاوٹ صرف یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا؟ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر زمین پر فرشتے بستے ہوتے تو یقیناً ہم پیغمبر بھی کوئی فرشتہ ہی بھیجتے۔''

✿...مطالبات میں مطابقت ومماثلت:

معزز قارئین! مذکورہ بالا آیات میں بیان شدہ اہل مکہ کے مطالبات؛ اور مانعین رفع الیدین بھائیوں کے مطالبات، کے درمیان خاصی مطابقت ومماثلت ہے۔

اہل مکہ کا کہنا تھا کہ اگر آپ صف اوّل کے مالدار اور جاگیردار (Landlord) ہوتے۔ اور ہمارے سامنے ہماری مرضی کے مطابق بعض معجزات ظاہر کر کے دکھاتے تو ہم آپ کی بات مان لیتے۔

⊙... مانعین رفع الیدین کی طرف سے مطالبہ یہ ہے کہ راوی: بدری صحابی ہو، خلیفہ راشد ہو، عشرہ مبشرہ میں سے ہو، فقیہ ہو، اور عرصہ دراز تک نبی ﷺ کی نمازوں کا مشاہدہ رکھنے والا ہو، بقول بعض: صف اوّل کا نمازی وغیرہ وغیرہ ہو؛ تو پھر ہم رفع الیدین کا اثبات تسلیم کریں گے۔ [1]

⊙... جس طرح نبی ﷺ پر ایمان لانے میں اہل مکہ کے لیے یہ بات رکاوٹ تھی کہ نبی: انسان کیوں ہے؟ اسی طرح یہاں بھی ایک رکاوٹ ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کیوں معتبر ہیں؟

⊙... اللہ تعالیٰ نے مذکورہ مطالبات کرنے والوں کے متعلق واضح کردیا تھا کہ یہ لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے۔ صرف اعتراضات کر کے راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

---

[1] صف اول کے نمازی کی شرط کے لیے دیکھیے: العناية شرح الهداية، للبابرتی: 311/1.

اور یہاں بھی معاملہ اس سے مختلف نہیں ہے۔[اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے]

معزز قارئین! مولانا اوکاڑوی رحمہ اللہ کے بیان اور خصوصا آیات قرآنی کے مفہوم سے واضح ہوگیا کہ کسی بھی شرعی حکم پر عمل کرنے اور رفع الیدین سمیت کسی بھی سنت کو اپنانے کے لیے عشرہ مبشرہ یا بدری اصحاب میں سے کسی صحابی، یا ان کے علاوہ کسی مخصوص صحابی کی بیان کردہ حدیث کا مطالبہ کرنا نہایت غیر مناسب اور احمقانہ بات ہے۔ ایسا مطالبہ، دراصل حقیقت سے فرار کا ایک انداز ہے۔

❁...مطالبہ بھی پورا ہوگیا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی حدیث سے کتاب کا آغاز کر کے مانعین رفع الیدین کے گذشتہ سطور میں مذکور اور مزید دیگر دیرینہ مطالبات کو پورا کر دیا۔ یعنی:

⊙...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔

⊙...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔

⊙...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے تھے۔

اب ضروری ہے کہ مانعین رفع الیدین اپنے اعتراضات اور مطالبات چھوڑ کر؛ خلیفہ راشد، بدری صحابی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ''رفع الیدین'' کو اپنا لیں، تاکہ ان کی نمازیں دائمی سنت سے مزین ہو جائیں۔

❁...ایک لطیف نکتہ:

امام بخاری رحمہ اللہ نے جس حدیث سے کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا آغاز کیا ہے اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

⊙...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (صحابی): آپ رضی اللہ عنہ مکی اور مدنی دونوں ادوار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے طریقہ ادائیگی کے گواہ ہیں۔

⊙...عبیداللہ بن ابی رافع مدنی (تابعی): آپ رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم صحابی سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ [1]

⊙...عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج مدنی: آپ رحمہ اللہ بھی مدینہ منورہ کے رہائشی تھے۔ احمد بن عبداللہ عجلی رحمہ اللہ

---

[1] [تهذيب الكمال، للمزي: 34/19.

نے آپ رحمہ اللہ کو مدنی ثقہ تابعی کہا ہے۔ ❶ اور علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو مدنی تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

⊙...عبداللہ بن فضل ہاشمی مدنی: آپ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ربیعہ بن حارث کے پڑپوتے تھے۔آپ رحمہ اللہ بھی مدنی تھے۔ ❷

⊙...موسیٰ بن عقبہ: آپ رحمہ اللہ کو علامہ محمد بن سعد اور خلیفہ بن خیاط رحمہما اللہ نے پانچویں طبقہ کے مدنی علماء و محدثین میں ذکر کیا ہے۔ ❸ علامہ خیر الدین الزرکلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ موسی بن عقبہ رحمہ اللہ پیدا بھی مدینہ میں ہوئے اور ان کی وفات بھی مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ ❹

⊙...عبدالرحمٰن بن ابی الزناد: آپ رحمہ اللہ کبار اتباع تابعین میں سے تھے، مدنی تھے۔ بغداد گئے تو وہیں ان کی وفات ہوگئی۔ ❺

⊙...اسماعیل بن ابی اویس: آپ رحمہ اللہ بھی مدنی تھے اور امام دار الہجرۃ امام مالک رحمہ اللہ کے بھانجے تھے۔ ❻

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے شیخ (اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) تک مدنی راویوں کے سلسلہ سند سے مروی حدیث کو کتاب کے شروع میں ذکر کرکے متن سے قبل؛ سند سے ہی یہ ثابت کردیا ہے کہ نماز میں رفع الیدین کرنا مدینہ منورہ میں ہمیشہ معمول رہا۔ اور مدینہ منورہ میں اس کی نکیر، نفی، نسخ یا منع کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا تھا۔

❁...آخر، رفع الیدین کس صدی ہجری میں منسوخ ہوا تھا؟

تارکین رفع الیدین سے گذارش ہے کہ اس بات کا جواب دے دیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی اتباع تابعین رحمہم اللہ تک بلکہ ان کے بعد تک بھی نماز میں رفع الیدین کرنے، اس کا اثبات بیان کرنے اور اس کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رہا (جو تا قیامت جاری رہے گا)، تو پھر:

⊙...رفع الیدین منسوخ؛ کس صدی ہجری میں ہوا؟

⊙...کیا اس کے نسخ کے لیے کوئی نیا نبی آیا؟

⊙...کیا کسی شرعی عمل کے نسخ کا اختیار زبان نبوت کے علاوہ کسی کو.....تھا..... یا.....ہوسکتا ہے؟

---

❶ تهذيب الكمال، للمزي: 470/17.
❷ تهذيب الكمال، للمزي: 432/15.
❸ تهذيب الكمال، للمزي: 118/29.
❹ الأعلام، للزركلي: 325/7.
❺ الأعلام، للزركلي: 312/3.
❻ تهذيب الكمال، للمزي: 124/3.

...دھوکہ مت کھائیے:

معزز قارئین! شرعی احکام کا نسخ؛ تو زبان نبوت سے ہی ہوتا؛ تو اگر دنیا بھر میں موجود ذخیرہ احادیث میں کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کو منسوخ قرار دیا، تو پھر نسخ کا دعویٰ کس دلیل کی بنا پر ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد اسے کس نے منسوخ کر دیا؟

مزید آنکہ رسول اللہ ﷺ کی حایت مبارکہ کے مکی و مدنی دور نبوت کے گواہ صحابہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کرتے رہے، انھوں نے اپنی اولاد اور شاگردوں (تابعین) کو بھی نماز میں رفع الیدین کر کے دکھایا اور اس کے اثبات کی تعلیم دی؛ جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ نماز میں رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں بلکہ دائمی سنت مبارکہ ہے۔ اور الحمد للہ متبعین سنت آج بھی اس سنت پر عمل پیرا ہیں؛ اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ [ان شاء اللہ]

③...راوی کے نام میں تحریف کا جھوٹا الزام:

زیر بحث، حدیث علی رضی اللہ عنہ کے پہلے راوی کا نام، کتاب کے قلمی نسخہ میں اسماعیل بن ابی اویس ہے، لیکن بعض مطبوعہ نسخوں میں اسماعیل بن ابی یونس چھپ گیا ہے۔ جس پر ایک مقلد مترجم نے سند میں تحریف کا الزام لگاتے ہوئے نہایت نازیبا الفاظ استعمال کیے ہیں۔ [1]

...الزام کی حقیقت اور اس کا ردّ:

مذکورہ الزام دراصل دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا ضلع ملتان سے شائع شدہ ''جزء رفع الیدین'' کے محقق پر لگایا گیا ہے۔ جبکہ اس نسخہ کے محقق: ماہر علم اسماء الرجال، فضیلۃ الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے، کہ:

"وفی النسخ المطبوعة إسماعيل بن أبی یونس ، و هو خطاء ، والصواب إسماعيل بن أبی أويس ، كما أثبتناه"

''مطبوعہ نسخوں میں اسماعیل بن ابی یونس ہے، جو درست نہیں۔ اور اسماعیل بن ابی اویس درست ہے، جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے۔''

---

[1] دیکھئے: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین (مترجم، یکجا)، از، امین صفدر اوکاڑوی، ص:245.

رفع الیدین کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

[سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل]

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَذٰلِكَ يُروىٰ عَن سَبعَةَ عَشَرَ نَفسًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُم كَانُوا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ ❶ ، مِنهُم: أَبُو قَتَادَةَ الأَنصَارِيُّ وَأَبُو أُسَيدٍ السَّاعِدِيُّ البَدرِيُّ وَمُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَةَ البَدرِيُّ وَسَهلُ بنُ سَعدٍ السَّاعِدِيُّ وَ عَبدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عَبَّاسِ بنِ عَبدِالمُطَّلِبِ الهَاشِمِيُّ وَأَنَسُ بنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو هُرَيرَةَ الدَّوسِيُّ وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمرِو بنِ العَاصِ وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ بنِ العَوَّامِ القُرَشِيُّ وَ وَائِلُ بنُ حُجرٍ الحَضرَمِيُّ وَمَالِكُ بنُ الحُوَيرِثِ وَأَبُو مُوسىٰ الأَشعَرِيُّ وَ أَبُو حُمَيدٍ السَّاعِدِيُّ الأَنصَارِيُّ وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّ الدَّردَاءِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنهُم)۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سترہ شخصیات سے مروی ہے کہ وہ رکوع کے وقت ہاتھ اٹھایا (رفع الیدین کیا) کرتے تھے۔ ان میں: سیدنا ابوقتادۃ انصاری، سیدنا ابو اسید الساعدی البدری، سیدنا محمد بن مسلمہ البدری، سیدنا سہل بن سعد الساعدی، سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب، سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابو ہریرہ الدوسی، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، سیدنا عبداللہ بن زبیر بن عوام القرشی، سیدنا وائل بن حجر الحضرمی، سیدنا مالک بن الحویرث، سیدنا ابو موسی اشعری، سیدنا ابوحمید الساعدی انصاری، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہم، شامل ہیں۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "عندالرکوع و عندالرفع منه، أبو قتادة" ہے، البتہ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "أبو قتادة" سے قبل "مِنهُم" بھی ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "عِندَ الرّكُوعِ وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

❷ المکتبة الظاهرية کے مخطوط، المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّ الدَّردَاءِ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دارابن حزم کے نسخہ اور دیگر مصادر سے نقل کیا ہے۔

وضاحت

رفع الیدین کے قائل صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد:

امام بخاری رحمہ اللہ نے نماز میں رفع الیدین کرنے کے قائل و فاعل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سترہ صحابہ کے نام ذکر کیے ہیں۔ جبکہ دیگر متعدد علماء و شارحین حدیث نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مختلف تعداد ذکر کی ہے۔ ان میں سے بعض علماء کے اقوال حسب ذیل ہیں:

❁ ...انیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے بھی رفع الیدین کے قائل و راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کا مذکورہ بیان نقل کیا ہے لیکن انھوں نے سترہ کی بجائے انیس کا عدد بیان کیا ہے۔ [1]

شارح سنن ابن ماجہ: علامہ علاؤالدین مغلطائی حنفی رحمہ اللہ نے بھی رفع الیدین کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کا بیان نقل کرتے ہوئے سترہ کی بجائے انیس کا عدد بیان کیا ہے۔ [2]

❁ ...بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام بھی ان صحابہ میں شامل کیا ہے۔ [3] جس کی وجہ سے ان کے ہاں اثبات رفع الیدین کے قائل صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد بیس ہے۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد بیس سے زیادہ بیان کی ہے۔ [4]

❁ ... بائیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

امام ابن جوزی رحمہ اللہ کے ہاں؛ نماز میں رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم بائیس ہیں۔ [5]

❁ ...تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

ابوعلی رحمہ اللہ کے بقول: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات تیس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے۔ [6]

---

[1] عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعینی: 272/5.

[2] شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدین المغلطائی: 1466/1.

[3] شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدین المغلطائی: 1466/1. [4] عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعینی: 272/5.

[5] فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث، للسخاوی: 19/4، 20.

[6] شرح سنن ابن ماجة ، للمغلطائی: 1466/1 - عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعینی: 272/5.

❁ ...اکتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

معروف محدث امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح استاذ مکرم امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، حقیقت بھی اسی طرح ہے کہ یہ سنت (رفع الیدین) سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر بن عوام، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا سعید بن زید، سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف، سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا اُبی بن کعب، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابوموسیٰ الاشعری، سیدنا ابن عباس، سیدنا حسین بن علی، سیدنا سہل بن سعد، سیدنا ابوسعید الخدری، سیدنا ابوقتادہ، سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عقبہ بن عامر، سیدنا بریدہ اسلمی، سیدنا ابن عمر، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا ابوامامہ الباہلی، سیدنا عمیر بن قتادہ اللیثی، سیدنا ابومسعود، سیدہ عائشہ صدیقہ اور ایک اعرابی صحابی رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ❶

❁ ...پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

علامہ ابوالفضل عبدالرحیم الحافظ العراقی رحمہ اللہ نے اثبات رفع الیدین بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام جمع کیے تو ان کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی۔ ❷

❁ ...بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

ابوبکر بن اسماعیل الفقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے صحیح ثابت ہے۔ ❸

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیساپوری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس سنت (یعنی: رفع الیدین) کے علاوہ کوئی سنت ہمارے علم میں ایسی نہیں ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں چاروں خلفاء اور عشرہ مبشرہ، بلکہ دور دراز کے مختلف علاقوں میں جانے والے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (سب کے سب) متفق ہوں۔ ❹

❁ ...تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والا قرار دیا ہے۔ ❺

---

❶ شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائى: 1466/1 .

❷ فتح البارى، لابن حجر: 220/2 ـ فتح المغيث بشرح الفية الحديث ، للسخاوى: 19/4، 20]

❸ شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائى: 1466/1-السنن الكبرى ، للبيهقى:116/2 ، حديث ، 2536 .

❹ شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائى: 1466/1 .

❺ شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائى: 1466/1 .

امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کردہ صحابہ کی احادیث:

جن سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی، امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں، ذیل میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات مع حوالہ ملاحظہ کیجئے:

①...سیدنا ابوقتادۃ انصاری رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن ربعی تھا، لیکن اپنی کنیت ''ابوقتادہ'' سے معروف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے جنھوں نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ مسنون طریقہ نماز کی تصدیق کی تھی؛ جو طریقہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد دس صحابہ اور بعض تابعین کی موجودگی میں بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور (دو سے زائد رکعات کی نماز میں) دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

مزید حوالہ کے لیے، اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی حدیث 6,4,3 دیکھئے۔

②...سیدنا ابواسید الساعدی البدری رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام مالک بن ربیعہ تھا۔ لیکن اپنی کنیت ''ابواسید'' سے معروف تھے۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوساعدہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی اثبات رفع الیدین کے قائل تھے۔

جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے (ثقہ تابعی) عباس بن سہل رحمہ اللہ (متوفی:120ھ) نے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی، سیدنا ابواسید الساعدی، سیدنا سہل بن سعد الساعدی اور سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک موقع پر اکٹھے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کر رہے تھے۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے، تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی رفع الیدین کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے: سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة(باب منه)، حديث، 304، 305۔ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث، 730۔ سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 862۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي، 105/2، حديث، 2517۔ صحيح ابن حبان، 5/178-183، حديث، 1865 تا 1867۔ صحيح ابن خزيمة، 297/1، حديث، 587۔ مصنف ابن أبى شيبة، 213/1، حديث، 2438]

(رکوع سے) کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے۔'' [1]

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے جو طریقہ نماز بیان کیا تھا، سیدنا ابواسید رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تصدیق و تائید کی تھی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا۔

مزید حوالہ کے لیے، اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی حدیث: 5، 6 دیکھیے۔

③...سیدنا محمد بن مسلمہ البدری رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار قبیلہ: خزرج سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔ نماز میں رفع الیدین کرنے کا اثبات آپ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ جیسا کہ گذشتہ سطور میں سیدنا ابو اسید الساعدی البدری رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے تحت مذکور حدیث سے ثابت ہے۔

سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے جو طریقہ نماز بیان کیا تھا سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تصدیق و تائید کی تھی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا۔

مزید حوالہ کے لیے، اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی حدیث: 6 دیکھیے۔

④...سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار قبیلہ: بنوساعدہ سے تھا۔ نماز میں رفع الیدین کرنے کا اثبات آپ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ جیسا کہ گذشتہ سطور میں سیدنا ابو اسید الساعدی البدری رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے تحت آپ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عباس بن سہل رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث سے ثابت ہے۔

مزید حوالہ کے لیے اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی حدیث: 5 دیکھیے۔

⑤...سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی احادیث مشہور و معروف ہیں۔ ثقہ تابعی، امام نافع ابوعبداللہ المدنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے، جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو رفع الیدین کرتے، اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو

---

[1] صحيح ـ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: 863ـ سنن أبى داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: 734ـ صحيح ابن خزيمة: 298/1، حديث، 589 ـ مسند السراج، حديث، 100.

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ قرار دیا۔ ❶

مزید آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 12، 13، 14، 26، 28، 40، 53، 55، 56، 61، 75، 81 دیکھئے۔

⑥ ... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی اثبات رفع الیدین کے راوی، اوراس پر عمل کرنے والے اصحاب میں سے ہیں۔ بنواسد کے غلام ابوحمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❷

مزید حوالہ جات کے لیے آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 18، 21، 28، 64 دیکھئے۔

⑦ ... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

ثقہ تابعی: امام حمید الطّویل البصری رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

مزید دیکھئے آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 20، 67، 76، 99۔

⑧ ... سیدنا ابوہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ:

ابوعبدالجبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز کا بغور مشاہدہ کرنے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کرنے لگے تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کرنے لگے تو تکبیر کہی۔ پھر (دوسرا) سجدہ کرنے لگے تو تکبیر کہی۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 19، 22 میں بھی مذکور ہے۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، 739 - سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 741.

❷ مصنف عبدالرزاق: 68/2، حديث، 2523.

❸ صحيح - مسند أبي يعلى: 424/6، حديث، 3793 - مصنف ابن أبي شيبة: 213/1، حديث، 2433.

❹ المعجم لابن الأعرابي: 97/1، حديث، 144۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

⑨...سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے متعلق مجھے کوئی حدیث مل نہیں سکی۔ البتہ معروف و مستند محدث: امام ابو بکر بیہقی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا مروی ہے۔ [1]

اور امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے ہی احناف کے معتبر عالم وفقیہ امام عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمہ اللہ نے بھی سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو رفع الیدین کرنے والے اصحاب کی فہرست میں ذکر کیا ہے۔ [2]

⑩...سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما:

میمون مکی (تابعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انھوں نے قیام کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، سجدہ کرتے وقت (رکوع کے بعد) اپنے ہاتھوں سے اشارہ (یعنی: رفع الیدین کیا)۔ اور جب قیام کے لیے اٹھے، تب بھی ہاتھوں سے اشارہ کیا (رفع الیدین کیا)۔

بعدازاں میمون مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور انھیں بتایا کہ ابن زبیر (رضی اللہ عنہما) نے ہمیں اس طرح نماز پڑھائی ہے جس طرح میں نے کسی کو بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور میں نے ان کے رفع الیدین کے بارے میں بھی بتایا۔ تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کو دیکھو، تو پھر عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کی ہی اقتدا کرو۔ [3]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا نماز میں رفع الیدین کرنا اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی حدیث نمبر: 18، 28، 64 میں بھی مذکور ہے۔

⑪...سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ:

سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھی تھیں۔ انھوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کا مشاہدہ کیا، اور پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [4]

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 416/2.   [2] نصب الراية، للزيلعي: 418/1.

[3] صحيح۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 739.

[4] صحيح مسلم: الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى. ح، 401۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع. ،ح، 867 ۔ سنن أبي داؤد: الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، ح، 726.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی جن روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان ہوا ہے وہ اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں، حدیث نمبر: 74,31,27,10 پر مذکور ہیں۔

⑫...سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ:

ابوقلابہ (تابعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا؛ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تب ''اللہ اکبر'' کہہ کر رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے تب بھی رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے۔ اور فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔ ❶

⑬...سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ تھا۔ لیکن اپنی کنیت سے معروف تھے۔ ثقہ تابعی: حطان بن عبداللہ الرقاشی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کے لیے رفع الیدین کیا، پھر (رکوع سے اٹھ کر) ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہا اور تب بھی رفع الیدین کیا۔ پھر فرمایا: اسی طرح کیا کرو۔ حطان بن عبداللہ رحمہ اللہ نے مزید وضاحت فرمائی کہ آپ رضی اللہ عنہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

⑭...سیدنا ابوحمید الساعدی انصاری رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوحمید الساعدی انصاری رضی اللہ عنہ کا نام منذر بن سعد (رضی اللہ عنہ) تھا۔ لیکن وہ اپنی کنیت: ''اَبو حُمَید'' سے ہی معروف تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک روز سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دیگر دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے بہتر جانتا ہوں۔ پھر ان دس صحابہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز بیان کیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور (دو سے زائد رکعات کی نماز میں) دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ تو ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بالکل آپ نے بالکل سچ کہا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح البخاري، کتاب صفة الصلاة، باب رفع الیدین إذا کبر و إذا رکع و إذا رفع، حدیث، 737۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث، 24۔ (391).

❷ سنن الدارقطنی: 47/2، حدیث، 1124.

❸ تفصیل کے لیے دیکھئے: سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، حدیث، 304، 305۔ ☜☜

امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں مذکور ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہنے پر نماز پڑھ کر دکھائی تھی۔ ❶

اس صحیح حدیث سے ثابت ہورہا ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے قولاً وعملاً نماز میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔مزید حوالہ کے لیے، آئندہ صفحات میں حدیث:6,5,4,3 دیکھیے۔

⑮...سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بدری صحابی، خلیفہ راشد اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری روز تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ایک روز آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔پھر آپ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔اور اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔پھر آپ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح (رفع الیدین) کیا۔ ❸

معروف، ثقہ تابعی: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے۔ ❹

☜☜ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث، 730 ـ سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 862 ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي ـ 105/2، حديث، 2517 ـ صحيح ابن حبان، 5/178-183، حديث، 1865 تا 1867 ـ صحيح ابن خزيمة، 297/1، حديث، 587ـ مصنف ابن أبي شيبة، 213/1 ، حديث، 2438]

❶ شرح مشكل الآثار، للطحاوى: 352/15 ، حديث، 6072

❷ جیسا کہ صحیح البخاری کی حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: مجھے کاغذ دو؛ میں تمھیں کچھ لکھ دوں؛ تاکہ بعد میں تم لوگ بھٹک نہ جاؤ۔[صحيح البخاري، كتاب العلم، باب كتابة العلم، حديث، 114.

❸ صحيح۔ النفح الشذيّ شرح الترمذي، لابن سيد الناس: 390/4 ـ نصب الراية، للزيلعي: 416,415/1 (رجال اسناده معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن كثير: 166,165/1 .

❹ الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة، للبيهقي: 353/2، حديث، 1685 .

16...سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سابقون اولون میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بدری صحابی، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، جب قرأت پوری کر کے رکوع جانے لگتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔ اور نماز میں بیٹھے ہونے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے۔ اور جب دو رکعات سے اٹھتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت کرتے ہیں۔ ایسا کسی طور ممکن ہی نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جانتے ہوں، اسے بیان بھی کرتے ہوں لیکن اس پر (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) خود عمل نہ کریں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع الیدین روایت کرنا، اسی کتاب میں حدیث نمبر: 1 اور 9 پر مذکور ہے۔

17...سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا:

عبدربہ بن سلیمان بن عمیر (تابعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ ام درداء رحمہا اللہ کو دیکھا، ❷ وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں؛ جب آپ نماز شروع کرتیں، جب رکوع کرتیں اور جب (امام) ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتا، تب بھی آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتیں اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہتیں۔ ❸

---

❶ حسن صحيح۔سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة، ح، 761.

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام رفع الیدین کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فہرست میں ذکر کیا ہے۔ اور جن محدثین اور شارحین نے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس فہرست کو ذکر کیا ہے؛ ان میں سے کسی نے بھی سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو صحابہ کی فہرست سے الگ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی نے اس مقام پر ان کے صحابیہ ہونے کی نفی کی ہے۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویاں ام درداء کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ ان میں سے ایک؛ صحابیہ جبکہ دوسری؛ تابعیہ تھیں۔ ممکن ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویوں کا نماز میں رفع الیدین کرنا امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر شارحین کے علم میں ہو۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک کا نام صحابہ میں اور دوسری کا نام تابعین میں ذکر کیا ہے۔ اور کسی شارح نے اس پر نقد وتبصرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر اس مقام پر ام درداء سے مراد صحابیہ، ام درداء رضی اللہ عنہا ہیں تو مجھے رفع الیدین کے متعلق ان کا عمل یا قول نہیں مل سکا۔ اور اگر یہاں ام درداء سے مراد تابعیہ، ام درداء رحمہا اللہ ہیں تو ان کا رفع الیدین کرنا محدثین نے ذکر کیا ہے۔

❸ مصنف ابن أبي شيبة: 216/1، حديث، 2470 ۔ التاريخ الكبير، للبخاري، 78/6۔ المجموع شرح المهذب، للنووي: 400/3.

[حسن بصری اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ کی گواہی]

وَقَالَ الحَسَنُ وَحُمَيدُ بنُ هِلَالٍ: كَانَ أَصحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يرفَعُونَ أَيدِيَهُم۔ فَلَم ❶ يَستَثنِ أَحَدًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ دُونَ أَحَدٍ، وَلَم يَثبُت عِندَ أَهلِ العِلمِ عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔ وَيُروىٰ أَيضًا عَن عِدَّةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفنَا .

امام حسن (بصری) اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷ ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ اور اہل علم کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے متعلق یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح ہی منقول ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے۔

وضاحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے رفع الیدین کا ترک، نسخ یا ممانعت؛ صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ جو آثار واحادیث بعض صحابہ کی طرف منسوب ہیں وہ اسنادی اور اصولی اعتبار سے ناقابل حجت ہیں۔ جس کی وضاحت اسی کتاب میں ان آثار و روایات سے کے تذکرہ میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔ ❸ مزید وضاحت گزشتہ صفحات میں ''رفع الیدین کے قائل صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد'' کے تحت بالتفصیل ذکر ہو چکی ہے۔

گذشتہ سطور میں امام بخاری رحمہ اللہ نے محض سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء ذکر کیے ہیں لیکن وہ اسماء بطور مثال اور بطور نمونہ تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنا موقف دو تابعین: امام حسن بصری اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ کے الفاظ میں بیان کر دیا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کے متعلق ثابت نہیں ہے کہ انھوں نے رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھی ہو۔

امام حسن بصری اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ کے الفاظ ذکر کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے نتیجہ اور خلاصہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد اصحاب رضی اللہ عنہم سے اسی طرح ہی منقول ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ یعنی:

---

❶ المطبعة الخيرية مصر ، دارارقم کویت، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: ''لم'' ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ کی روایت، السنن الکبریٰ، للبیہقی: 109/2، حدیث، 2524۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 417/2، حدیث، 3259۔ مصنف ابن أبي شيبة: 212/1، حدیث، 2432.

❸ تارکین رفع الیدین کے دلائل کی حقیقت جاننے کے لیے دیکھیے، ''نماز کا حسن رفع الیدین'' (امان اللہ عاصم) مطبوعہ، مکتبہ ایوب پشاور

تمام صحابہ سے رفع الیدین کا اثبات منقول ہے، نفی کسی سے منقول نہیں۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام ابوسعید حسن بن یسار بصری رحمہ اللہ معروف تابعی، جلیل القدر فقیہ اور ثقہ محدث تھے۔ آپ رحمہ اللہ کمال درجہ متقی، نرم دل اور کلمہ حق کہنے میں نہایت جرأت مند اور آخرت کی یاد رکھنے والے عاجز طبع انسان تھے۔ [1]

امام حسن بصری (تابعی) رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا بھی اور اُن کا اثبات رفع الیدین سنا بھی، اسی لیے آپ رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازوں میں رفع الیدین کرنا روایت کیا ہے اور اثبات رفع الیدین کے متعلق اپنا موقف واضح الفاظ میں بیان کیا اور اس سنت پر عمل بھی کیا۔

❁...رفع الیدین پر امام حسن بصری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس طریقہ نماز کے متعلق امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"هِيَ صَلاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَن فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَن تَرَكَهُ ."

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے۔ جس نے اسے اپنانا تھا اپنالیا، جس نے چھوڑنا تھا چھوڑ دیا۔'' [2]

❁...امام حسن بصری رحمہ اللہ کا عمل:

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے:

"حَدَّثَنَا مُعَاذُ بنُ مُعَاذٍ عَن أَشعَثَ قَالَ: كَانَ الحَسَنُ يَفعَلُهُ"

''ہمیں معاذ بن معاذ العنبری البصری (ثقہ راوی) نے بیان کیا کہ اشعث بن عبدالملک الحمرانی البصری (ثقہ راوی) فرماتے ہیں کہ امام حسن بصری (تابعی) بھی اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔'' [3]

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے: معجم الأدباء، لأبی عبدالله یاقوت الحموی: 1023/3.

[2] صحیح ـ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة، حدیث، 723 ـ صحیح ابن حبان: 173/5، حدیث، 1862.

[3] مصنف ابن أبی شیبة: 213/1، حدیث، 2435-امام ابو ہانی اشعث بن عبدالملک رحمہ اللہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران رحمہ اللہ کے خاندان کے غلام ہونے کے باعث ان کی نسبت سے حُمرانی کہلاتے تھے۔

امام حمید بن ہلال بصری رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام ابونصر حمید بن ہلال بصری رحمہ اللہ تابعی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سمیت بعض صحابہ اور متعدد کبار تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ امام ایوب سختیانی، جریر بن حازم، عاصم الاحول اور ابوہلال محمد بن سلیم الراسی رحمہم اللہ سمیت متعدد ائمہ ومحدثین کے استاذ تھے۔ آپ رحمہ اللہ ثقہ راوی، مستند محدث اور جلیل القدر عالم تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے شاگرد ابوہلال محمد بن سلیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ بصرہ میں آپ رحمہ اللہ سے بڑا عالم دین، کوئی نہیں تھا۔ ❶

امام حمید بن ہلال رحمہ اللہ کے جس قول کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے گذشتہ سطور میں اشارہ کیا ہے وہ قول مع سند؛ آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 30 میں آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

❁...رفع الیدین پر امام حمید رحمہ اللہ کی روایت:

امام حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازوں میں رفع الیدین کرتے دیکھا تو بیان کیا کہ تمام صحابہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ مزید آنکہ امام حمید بن ہلال بصری رحمہ اللہ نے ایک مرفوع حدیث بیان کی ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک، پنکھوں کی طرح محسوس ہوتے تھے۔ ❷

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھیے: تهذيب الكمال، للمزى: 403/7، 404 - جزء رفع اليدين مع جلاء العينين: ص، 75 (للشيخ بديع الدين الراشدى)]

❷ اس حدیث کی مکمل سند اور متن اس طرح ہے: (حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَبَهزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ المُغِيرَةِ عَن حُمَيدِ بنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَن سَمِعَ الأَعرَابِيَّ، قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي؛ قَالَ: فَرَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَرَفَعَ كَفَّيهِ حَتَّى حَاذَتَا أَو بَلَغَتَا فُرُوعَ أُذُنَيهِ كَأَنَّهُمَا مِروَحَتَانِ). ترجمہ: ''ہمیں ابونضر ہاشم بن قاسم اللیثی اور بہز بن اسد بصری نے بیان کیا؛ ان دونوں نے کہا: ہمیں سلیمان بن مغیرہ بصری نے بیان کیا، انھوں نے حمید بن ہلال بصری کے واسطے سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا: مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے اعرابی (صحابی) سے سنا تھا، انھوں نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک، پنکھوں کی طرح محسوس ہوتے تھے''۔ الشیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: (مؤسسة قرطبة): 6/5، حديث، 20068 - مسند أحمد بن حنبل، (مؤسسة الرسالة): 249/33، حديث، 20056 - المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: 181/4، حديث، 518 - بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: 289/1، حديث، 177 - الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبى حنيفة، للبيهقى: 350/2.

رفع الیدین کرنے والے تابعین

وَكَذٰلِكَ رَوَيناهُ عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ العِرَاقِ ❶ وَ الشَّامِ وَالبَصرَةِ وَ اليَمَنِ وَعِدَّةٍ مِن أَهلِ خُرَاسَانَ مِنهُم: سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ وَعَطَاءُ بنُ أَبِي رَبَاحٍ وَمُجَاهِدٌ وَ القَاسِمُ بنُ مُحَمَّدٍ وَ سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَعُمَرُ بنُ عَبدِالعَزِيزِ وَ النُّعمَانُ بنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَالحَسَنُ وَابنُ سِيرِينَ وَطَاوُسٌ وَمَكحُولٌ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ دِينَارٍ وَنَافِعٌ ❷ وَعُبَيدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ ❸ وَالحَسَنُ بنُ مُسلِمٍ وَ قَيسُ بنُ سَعدٍ (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ) وَعِدَّةٌ كَثِيرَةٌ۔

اور ہم نے مکہ مکرمہ، اہل حجاز، اہل عراق، اہل شام، اہل بصرہ، اہل یمن کے متعدد علماء اور بے شمار اہل خراسان سے بھی اسی طرح (یعنی اثبات رفع الیدین) روایت کیا ہے۔ ان (علماء) میں: سعید بن جبیر عراقی (کوفی)، عطاء بن ابی رباح مکی، مجاہد بن جبر مکی، قاسم بن محمد مدنی، سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی، عمر بن عبدالعزیز مدنی و دمشقی، نعمان بن ابی عیاش مدنی، حسن بصری، محمد بن سیرین بصری، طاوس بن کیسان الیمانی الفارسی، مکحول شامی، عبداللہ بن دینار مدنی، نافع ابوعبداللہ مدنی، عبیداللہ بن عمر العمری المدنی، حسن بن مسلم مکی، قیس بن سعد مکی اور (دیگر محدثین کی) کثیر تعداد شامل ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية مصر، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی لاہور اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "وَكَذَالِكَ رَوَايتُه عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ أهل مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ أهلِ العِرَاقِ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَكَذَالِكَ رَوَيتُه عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ أهل مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ أهلِ العِرَاقِ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں: "نَافِع مَولَى عبدِاللّٰهِ بنِ عُمر" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَعُبَيدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ" مذکور نہیں۔

وضاحت

امام بخاری ﷫ نے مکہ مکرمہ، حجاز، عراق، شام، بصرہ، یمن اور خراسان کے علماء، محدثین اور اپنے وقت کے جید ائمہ کرام ﷭ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ مذکورہ ائمہ کرام ﷭ کی روایات مع حوالہ، ملاحظہ کیجیے:

①... سعید بن جبیر عراقی (کوفی) ﷫:

ثقہ تابعی سعید بن جبیر ﷫ عراقی (کوفی) بھی نماز میں رفع الیدین کرنے کے قائل تھے۔ جس کا ذکر روایت نمبر: 65 کے تحت آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

آئندہ صفحات؛ حدیث نمبر: 39 میں آپ ﷫ کا رفع الیدین کے اثبات اور عظمت کے متعلق قول بھی مذکور ہے۔ آپ ﷫ نے فرمایا تھا: یہ (رفع الیدین) ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تم اپنی نماز کو خوبصورت بناتے ہو۔ [1]

②... عطاء بن ابی رباح مکی ﷫:

ثقہ وجلیل القدر تابعی، امام عطاء بن ابی رباح ﷫ امام ابوحنیفہ ﷫ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ [2] آپ ﷫ بھی نماز میں رفع الیدین کرنے کے قائل تھے۔ جیسا کہ امام ترمذی ﷫ نے سیدنا عبداللہ بن عمر ﷠ کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کے اثبات والی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس حدیث کے مطابق موقف رکھنے والے تابعین میں امام عطاء بن ابی رباح ﷫ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ [3]

امام عطاء بن ابی رباح ﷫ کا نماز میں رکوع سے پہلے اور بعد؛ رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 65 میں بھی مذکور ہے۔

③... مجاہد بن جبر مکی ﷫:

قراءت وتفسیر کے امام، جلیل القدر تابعی، معروف مفسر قرآن: امام مجاہد بن جبر ﷫ نماز میں تکبیر تحریمہ کے

[1] السنن الکبریٰ، للبیهقی: 109/2، حدیث، 2525.

[2] امام عطاء بن ابی رباح ﷫ کے متعلق امام ابوحنیفہ ﷫ نے فرمایا تھا: ''میں نے عطاء بن ابی رباح ﷫ سے افضل کوئی انسان نہیں دیکھا۔'' [تاریخ دمشق، لابن عساکر: 389/40 - تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 403/13 - الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی الجرجانی: 327/2]

[3] سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256,255.

ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے قائل تھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کے اثبات والی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس حدیث کے مطابق موقف رکھنے والے تابعین میں امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ [1]

امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا نماز میں رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 65 وغیرہ میں مذکور ہے۔

④...امام قاسم بن محمد مدنی رحمہ اللہ:

ثقہ تابعی، قاسم بن محمد رحمہ اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ ثقہ تابعی اور مدینہ منورہ کے جید فقہاء میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

ثقہ تابعی: عکرمہ بن عمار العجلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے قاسم بن محمد المدنی رحمہ اللہ کو دیکھا، جب وہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

امام قاسم بن محمد رحمہ اللہ کا نماز میں رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر 65 اور اس سے اگلے صفحات میں مذکور ہے۔

⑤...امام سالم بن عبداللہ مدنی رحمہ اللہ:

عظیم المرتبت، جلیل القدر اور مستند تابعی، امام سالم رحمہ اللہ؛ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے اور سیدنا عمر بن خطاب (خلیفہ دوم) رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے والد گرامی اور دادا جان؛ دونوں نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً ان کی تربیت کے اثر میں سنت پر عمل کرنا بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ تبع تابعی، عکرمہ بن عمار رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے امام سالم رحمہ اللہ کو نماز شروع کرتے وقت اور رکوع سے پہلے و بعد رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ [3]

سلیمان شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا، انھوں نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا، انھوں نے

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256،255.

[2] التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.　[3] التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ❶

⑥...امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز مدنی و دمشقی رحمہ اللہ:

ثقہ وصدوق تابعی، امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ عدل و انصاف کے ساتھ ساتھ اتباع سنت میں مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کرنے کے قائل و فاعل تھے۔ آپ رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا؛ آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 102 میں مذکور ہے۔

⑦...نعمان بن ابی عیاش مدنی رحمہ اللہ:

نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ ثقہ تابعی تھے۔ آپ رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا زید بن صامت رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کو نماز کی زینت قرار دیا ہے۔ ❷ آپ رحمہ اللہ کی روایت اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں حدیث نمبر: 62 پر آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

⑧...امام حسن بصری رحمہ اللہ:

جلیل القدر تابعی، امام حسن بصری رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸ آپ رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا بھی دیگر تابعین کی طرح؛ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی میں تھا۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کے اثبات والی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کے مطابق موقف رکھنے والے تابعین میں امام حسن بصری رحمہ اللہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ❹

آئندہ صفحات میں روایت نمبر: 41 میں آپ کا فتویٰ بھی مذکور ہے؛ جس میں آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کرنے کی ترغیب دی ہے۔

⑨...امام ابن سیرین بصری رحمہ اللہ:

ثقہ و کبیر تابعی، امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❺

❶ الخلافيات، للبيهقي: 333/2.   ❷ الإستذكار، لابن عبدالبر: 408/1- التمهيد، لابن عبدالبر: 225/9.

❸ البدر المنير، لابن الملقن: 479/3.

❹ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث، 256,255.

❺ البدر المنير، لابن الملقن: 479/3.

آئندہ صفحات میں روایت نمبر:41 میں آپ کا فتوی بھی مذکور ہے؛ جس میں آپ رحمہ اللہ نے رفع الیدین کرنے کی ترغیب دی ہے۔

⑩...امام طاوس بن کیسان رحمہ اللہ:

ثقہ تابعی، امام طاوس بن کیسان الیمانی الفارسی رحمہ اللہ بھی نماز میں رفع الیدین کرنے کے قائل تھے۔ جیسا کہ ثقہ تابعی: حکم بن عتبہ الکندی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام طاوس بن کیسان رحمہ اللہ کو نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے دیکھا۔ پھر میں نے ان کے ایک ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ ❶

یعنی امام طاوس بن کیسان رحمہ اللہ کا عمل بھی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اثبات رفع الیدین والی حدیث کے پیش نظر تھا۔ اس کی وضاحت امام ترمذی رحمہ اللہ کے بیان سے بھی ہوتی ہے انھوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کے اثبات والی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس حدیث کے مطابق موقف رکھنے والے تابعین میں آپ رحمہ اللہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ❷

⑪...امام مکحول شامی رحمہ اللہ:

ثقہ تابعی، اہل شام کے محدث، امام مکحول رحمہ اللہ بھی نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

⑫...عبداللہ بن دینار مدنی رحمہ اللہ:

ثقہ تابعی: عکرمہ بن عمار العجلی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کو نماز شروع کرتے وقت اور رکوع وسجود کے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ ❹

⑬...امام نافع مدنی رحمہ اللہ:

عظیم ومستند تابعی، امام نافع ابوعبداللہ المدنی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی احادیث روایت کی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خود رفع الیدین سے انکاری ہوں۔ صدوق تابعی: ربیع بن صبیح رحمہ اللہ

---

❶ السنن الکبری، للبیهقی:107/2، حدیث، 2521۔ مسند ابن الجعد: حدیث، 256.

❷ سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256,255.

❸ التمهید، لابن عبدالبر: 218/9.

❹ التمهید، لابن عبدالبر: 218/9.

نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے امام نافع رحمہ اللہ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا تھا۔ ❶

⑭...عبیداللہ بن عمر مدنی رحمہ اللہ:

ثقہ تابعی: عبیداللہ بن عمر العمری المدنی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

عبیداللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد گرامی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رکوع کرتے اور (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے، تو ان سب مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ❷

⑮...حسن بن مسلم مکی رحمہ اللہ:

صدوق تابعی: ربیع بن صبیح رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے حسن بن مسلم رحمہ اللہ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا تھا۔ ❸

⑯...قیس بن سعد مکی رحمہ اللہ:

صدوق تابعی: ربیع بن صبیح رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے قیس بن سعد رحمہ اللہ کو نماز میں رکوع اور سجدہ کے وقت (یعنی: رکوع سے پہلے اور بعد) رفع الیدین کرتے دیکھا تھا۔ ❹ آپ رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 68 کے تحت بھی مذکور ہے۔

---

❶ التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

❷ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، 739.

❸ التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

❹ التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

تابعی خواتین رحمہن اللہ اور رفع الیدین

وَكَذٰلِكَ يُروىٰ عَن أُمِّ الدَّرداءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّها كَانَت تَرفَعُ يَدَيها۔

اور سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ آپ رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ ❶

وضاحت

ام درداء رحمہا اللہ معروف صحابی سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ رحمہا اللہ کا شمار جید تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمہا اللہ کو صحابیہ قرار دینا محل نظر ہے۔

پہلی بیوی سیدہ ام درداء خیرہ بنت ابی حدرد (صحابیہ) رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی کی۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی کا نام "هُجَيمَة" یا "جُهَيمَة" تھا۔ لیکن وہ بھی "ام درداء" کی کنیت سے مشہور ہوئی۔ اس بیوی کا تعلق دمشق سے تھا۔ یہ بیوی صحابیہ نہیں؛ بلکہ تابعیہ تھیں۔ مؤرخین نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویوں کی کنیت یکساں ہونے کی بنا پر ان میں فرق ظاہر کرنے کے لیے پہلی بیوی (صحابیہ) کو ام درداء کبریٰ رضی اللہ عنہا اور دوسری بیوی (تابعیہ) کو ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ ذکر کیا ہے۔

امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ وہ ہے جس سے عطاء کیخارانی نے احادیث روایت کی ہیں۔ اس ام درداء رحمہا اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ ❷

عطاء کیخارانی رحمہ اللہ وغیرہ اسی ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ ہی سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ❸

ابومُسہر غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ام درداء رحمہا اللہ: هُجَيمَةُ بِنتُ حُيَيٍّ الوَصَّابِيَّةُ ہیں۔ اور ام درداء

---

❶ التاريخ الكبير، للبخاري: 78/6.

❷ المراسيل، ابن أبي حاتم الرازي: ص، 262 ـ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 277/4.

❸ ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ نے سیدنا سلمان فارسی، سیدنا ابومالک کعب بن عاصم اشعری، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اور دیگر سے احادیث روایت کی ہیں۔ سیر أعلام النبلاء، للذهبي: 277/4. زیادہ تر روایات ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ سے ہی منقول ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: جامع التحصيل في أحكام المراسيل، للعلائي: ص، 319، ترجمه نمبر: 1035.

کبریٰ رضی اللہ عنہا: خَيرَةُ بِنتُ أَبِي حَدرَدٍ ہیں۔ جو صحابیہ ہیں۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ نے تابعیہ: ام درداء رحمہا اللہ کا نماز میں رفع الیدین کرنا بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ صرف مَرد ہی نہیں بلکہ خیرالقرون کی خواتین بھی رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ جس کا تذکرہ آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 24 اور 25 کے تحت بھی آئے گا۔

یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے ''التاریخ الکبیر'' میں باسند اور مفصل بیان کی ہے:

"قَالَ ابْنُ مقَاتِل: أَخبرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: اخبرَنَا اِسْماعِيْلُ بنُ عَياش عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ: رَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِذَا كَبَّرَتْ وَإِذَا رَكَعَتْ وَإِذَا رَفَعَتْ رَأْسَهَا مِنَ الرُّكُوعِ."

''محمد بن مقاتل مروزی کہتے ہیں: ہمیں عبداللہ بن مبارک مروزی خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عیاش شامی نے بیان کیا کہ عبدربّہ بن سلیمان شامی و دمشقی نے (ثقہ تابعیہ، فقیہہ) ام درداء رحمہا اللہ کو دیکھا: وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتیں، جب رکوع کرتیں اور رکوع سے سر اٹھاتیں تو رفع الیدین کرتی تھیں۔'' [2]

---

[1] سير أعلام النبلاء، للذهبي: 277/4.

[2] التاريخ الكبير، للبخاري: 78/6.

رفع الیدین کرنے والے اتباع تابعین رحمہم اللہ

[امام بخاری کے اساتذہ رحمہم اللہ]

وَقَدكَانَ عَبدُاللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ يَرفَعُ يَدَيهِ وَكَذٰلِكَ عَامَّةُ أَصحَابِ ابنِ المُبَارَكِ مِنهُم:عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ ❶ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عُثمَانَ ❷ وَيَحيىٰ بنُ يَحيىٰ وَمُحَدِّثُوأَهلِ بُخَارىٰ، ❸ مِنهُم:عِيسىٰ بنُ مُوسىٰ وَكَعبُ بنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ سَلَّامٍ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ المُسنَدِيُّ ❹ وَعِدَّةٌ مِمَّن لا يُحصَى۔ لاإختِلافَ بَينَ مَن وَصَفنَا مِن أَهلِ العِلمِ.

وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ وَعَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ وَيَحيى بنُ مَعِينٍ وَأَحمَدُبنُ حَنبَلٍ وَإِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ يُثبِتُونَ عَامَّةَ هٰذِهِ الأَحَادِيثِ عَنْ ❺ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَيَرَونَهَا حَقًّا، وَهٰؤُلاءِ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ زَمَانِهِم۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور اسی طرح ابن مبارک رحمہ اللہ کے اکثر ساتھی بھی (رفع الیدین کیا کرتے تھے)۔ ان میں علی بن حسن، عبداللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اور بخاریٰ کے محدثین میں سے عیسیٰ بن موسیٰ، کعب بن سعید، محمد بن سلام، عبداللہ بن محمد المسندی رحمہم اللہ اور بہت سے (علماء) ہیں جنھیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جن اہل علم کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: ''علی بن الحسین'' ہے۔ جبکہ درست علی بن حسن ہے، مراد ہے: علی بن حسن بن شقیق۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عُثمَانَ" کی بجائے ''وعبد بن عمر'' ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "عبيد الله بن عمر" حاشیه میں "عبدالله بن عمر" ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں بھی ''عبداللہ بن عمر'' ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "و محدثی أهل بخاریٰ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "و محدثی أهل بخارا" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ وَالمُسنَدِيّ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِن" ہے۔

عبداللہ بن زبیر، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم الحظلی نیساپوری رحمہم اللہ ان احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت مانتے اور انھیں حق مانتے تھے۔ اور یہ اپنے وقت کے (کبار) علماء ہیں۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ کا رفع الیدین (اثبات رفع الیدین) بیان کیا ہے اور پھر اثبات رفع الیدین کے عملی تسلسل کو بیان کرتے ہوئے رفع الیدین کے قائلین اتباع تابعین کا ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق تفصیل حسب ذیل ہے:

امام ابن مبارک اور ان کے تلامذہ رحمہم اللہ:

⊙... امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک الحظلی المروزی رحمہ اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ جلیل القدر محدث اور مستند فقیہ تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے کچھ عرصہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مجلس میں بھی حاضری دی۔ آپ رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے بہت سے اساتذہ کے استاذ تھے۔]

⊙... امام ابوعبدالرحمٰن علی بن حسن بن شقیق العبدی مروزی رحمہ اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔]

⊙... امام عبداللہ بن عثمان بن جبلہ بن ابی رواد المروزی (المعروف عبدان) رحمہ اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔]

⊙... امام ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ بن بکر الحظلی (مولیٰ بنی حنظلہ) نیساپوری رحمہم اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔]

اہل بخاریٰ کے محدثین:

⊙... امام ابواحمد عیسیٰ بن موسیٰ البخاری رحمہ اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔]

⊙... امام ابوسعید کعب بن سعید العامری (البخاری) رحمہ اللہ۔ آپ رحمہ اللہ کا تعلق بخاریٰ سے تھا۔

⊙... امام ابوعبداللہ محمد بن سلام (البخاری البیکندی) رحمہ اللہ۔ [آپ رحمہ اللہ کا شمار بخاریٰ کے محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ بھی تھے۔]

⊙... امام ابوجعفر عبداللہ بن محمد المسندی البخاری رحمہم اللہ۔ آپ رحمہ اللہ کا تعلق بخاریٰ سے تھا اور آپ رحمہ اللہ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کے معروف استاذ و شیخ تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ رحمہم اللہ:

⊙... امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ المکی الحمیدی رحمہ اللہ۔ صاحب ''مسند الحمیدی''۔

⊙... امام ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر ابن المدینی بصری رحمہ اللہ۔

⊙... امام ابوزکریا یحییٰ بن معین بن عون البغدادی رحمہ اللہ۔

⊙... امام ابوعبداللہ احمد بن بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی والبغدادی رحمہ اللہ۔ صاحب ''مسند احمد''۔

⊙... امام ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم مروزی و نیساپوری (المعروف ابن راہویہ) رحمہم اللہ۔ صاحب ''مسند اسحاق بن راہویہ'' [آپ رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد تھے]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور رفع الیدین:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ وہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رأیتُ أَحمدَ یرفعُ یدیهِ عِندَ الرُّکُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنَ الرُّکُوعِ کَرَفعِهِ عِندَ الاستِفتَاحِ."

''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے جس طرح آپ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔''[1]

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رَأَیتُ أَبَا عَبدِاللّٰهِ أَحمَدَ بنَ حَنبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُحَاذِیَ بِهِمَا أُذُنَیهِ وَإِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ فَعَلَ ذٰلِكَ."

''میں نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔''[2]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحب زادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سَأَلتُ أَبِی عَمَّن یتقدّم فِی الصَّلَاةِ رَجُلٌ یَحفَظُ القُرآنَ لَا یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا

---

[1] مسائل الإمام أحمد روایة أبی داود السجستانی، صفحه: 50.

[2] جزء فی مسائل عن أبی عبد الله أحمد بن حنبل، صفحه: 15.

رَكَعَ ، أَوْ رَجُلُ يَرفَعُ لَا يَحفِظُ القُرآن . “

”میں نے اپنے ابا جان سے پوچھا: (نماز کی امامت کے لیے) کس شخص کو آگے کیا جائے گا، جو قرآن کا حافظ ہے لیکن رکوع کے وقت رفع الیدین نہیں کرتا؛ یا (اس کو) جو رفع الیدین تو کرتا ہے لیکن قرآن کا حافظ نہیں ہے؟“

انھوں نے فرمایا:

”يَؤُمّ الْقَومَ اَقْرَؤُهُم لِكِتَابِ اللهِ وَيَنبَغِى لَهُ اَنْ يَرْفَعَ يَدَيهِ لِاَنّه السُّنّة . “

”لوگوں کی امامت کے فرائض وہ شخص انجام دے گا جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہے۔ اور اسے چاہیے کہ وہ رفع الیدین بھی کرے، کیونکہ یہ سنت ہے۔“ [1]

❁ ...امام ترمذی رحمہ اللہ کی گواہی:

امام ترمذی رحمہ اللہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”وَبِهِ يَقُولُ عَبدُ اللّهِ بنُ المُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحمَدُ وَإِسحَاقُ“

”عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مسلک ہے۔“ [2]

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور اثبات رفع الیدین:

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ترک رفع الیدین میں احناف کی بنیادی دلیل کے متعلق فرمایا تھا: میرے نزدیک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت نہیں ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ بلکہ میرے ہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول وہ حدیث ثابت و صحیح ہے جسے عبیداللہ، امام مالک بن انس، معمر بن راشد اور ابن ابی حفصہ نے امام زہری سے روایت کیا ہے اور امام زہری نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ [3]

[1] مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله:صفحه: 70 .

[2] سنن الترمذی:ابواب الصلاة ، ما جاء فی رفع الیدین عندالرکوع ، تحت حدیث:255 .

[3] یعنی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث جس میں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث اسی کتاب ”جزء رفع الیدین“ میں حدیث نمبر:13، 14، 26، 28، 40، 52، 53، 54، 55، 56، 61، 75، 81 پر مذکور ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث اس قدر کثیر تعداد میں ہیں کہ ان کی روشنی میں مجھے تو یوں لگتا ہے کہ میں خود رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ ❶

عبداللہ بن مبارک اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا مکالمہ:

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ معروف واقعہ میں بھی مذکور ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پہلو میں نماز ادا کر رہے تھے، انھوں نے رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: آپ کو خدشہ نہیں ہوا کہ آپ اڑ جائیں گے۔ تو امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اگر میں پہلی مرتبہ (یعنی تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین سے نہیں اڑا، تو اس کے بعد والے رفع الیدین سے بھی نہیں اڑ سکتا۔ ❷

ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اپنے استاذ محترم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس (نمازی) کا اڑنے کا ارادہ ہے تو رفع الیدین کر لے۔ اس پر امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ پہلے رفع الیدین سے اڑ گیا تھا تو پھر دوسرے میں بھی اڑ جائے گا۔ یہ جواب سن کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔ ❸

---

❶ السنن الکبری للبیهقی: 113/2، حدیث، 2533 - سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256.

❷ السنن الکبریٰ، للبیهقی: 117/2، حدیث، 2538 - السنة، لعبداللہ بن أحمد: 276/1، حدیث، 518 - الدرایة فی تخریج أحادیث الهدایة، لابن حجر: 155/1، حدیث، 181 - نصب الرایة، للزیلعی: 417/1.

❸ تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 389/13.

اثبات رفع الیدین کی مرفوع احادیث

[سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث]

وَكَذٰلِكَ يُروىٰ ❶ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا:

[2] أَخبَرَنَا❷ عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ، عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ❸ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ❹ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَفعَلُ ذٰلِكَ بَينَ السَّجدَتَينِ.

اور سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے بھی (اسی طرح) منقول ہے:

ہمیں علی بن عبداللہ المدینی نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن شہاب زہری نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان کے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رُوِيَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "حدثنا" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَإِذَا رَكَعَ" نہیں ہے۔

❺ صحيح (ز)، صحيح (ش) یہ حدیث متعدد کتبِ حدیث میں مذکور ہے۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذوالمنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفى الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، 21 ـ (390) ـ سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين فى الصلاة، حديث، 721 ـ سنن الترمذى، أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث، 255 ـ سنن النسائى، كتاب التطبيق، باب ترك ذلك بين السجدتين، حديث، 1144 ـ سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 858 ـ سنن الكبرىٰ للبيهقي: 101/2، حديث، 2503 ـ مسندأبى عوانة (تحقيق:أيمن بن عارف الدمشقى): 423/1، حديث، 1572 ـ مسند أبى عوانة (مطبوعة ☜☜

وضاحت

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کر کے نماز میں چار مقامات پر رفع الیدین کرنا ثابت کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید دلائل کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی نفی پر دلیل بیان کی ہے۔

نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر (اور دیگر صحیح احادیث کے مطابق دو سے زیادہ رکعات کی نماز میں، تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر) رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔ محض تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا اور بعد میں کسی مقام پر نہ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا معمول کبھی رہا۔ اسی طرح سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔ ایسا کرنا نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے بسند صحیح منقول ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ احادیث؛ اثبات رفع الیدین میں اساسی حیثیت کی حامل ہیں۔ مذکورہ، زیر بحث حدیث (نمبر:2) میں تین مقام کے رفع الیدین کا اثبات اور سجدوں میں رفع الیدین کی نفی مذکور ہے۔ لیکن اس حدیث کے الفاظ میں تبدیلی کر کے اسے سجدوں کے ساتھ ساتھ رفع الیدین قبل از رکوع اور بعد از رکوع کی نفی پر دلیل بنا دیا گیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے پیش نظر درج ذیل دو امور نہایت اہم اور قابل وضاحت ہیں:

① ...سجدوں میں رفع الیدین کی نفی

② ...حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تحریف

① ...سجدوں میں رفع الیدین کی نفی:

مانعین رفع الیدین کی طرف سے عوامی سطح پر بالعموم یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ رفع الیدین کرنے والے؛ سجدوں کے درمیان رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟ یہ بھی تو احادیث میں مذکور ہے۔

☜ المدینة المنورة) : ج:4، ص:313، 314، 316، حدیث، 1620، 1621، 1623 ـ مصنف ابن أبی شیبة: 212/1، حدیث، 2425 ـ مسند أحمد بن حنبل (طبع: مؤسسة الرسالة): 139/8، حدیث، 4540 ـ السنن الکبری، للنسائی: 367/1، حدیث، 734 ـ مسند الحمیدی (تحقیق: محمود عبدالله الشیمی): 412/1، حدیث، 626 ـ مسند الحمیدی (تحقیق: حسین سلیم اسد) مطبوعة دارالسقا: 515/1، حدیث، 626 ـ مسند الحمیدی (طبع دارالتاصیل): 17/2، حدیث، 628.

❁ ...سجدوں میں رفع الیدین؛ مت کیجیے:

صحیح احادیث میں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی نفی بیان ہوئی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا صحیح ترین حدیث (حدیث نمبر:2) میں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی نفی واضح الفاظ میں مذکور ہے۔ ایک روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے:

”وَلاَ یَفعَلُ ذٰلِکَ حِینَ یَسجُدُ وَلاَ حِینَ یَرفَعُ رَأسَہُ مِنَ السُّجُودِ“

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تب ایسا (یعنی: رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔ اور جب سجدوں سے سر مبارک اٹھاتے؛ تب بھی (رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔“ [1]

❁ ...آپ بسم اللہ، کریں:

نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین سے منع کرنے والے احباب بھی سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے، لیکن رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین کرنے والوں کو کہتے ہیں کہ اگر رکوع کے ساتھ رفع الیدین کرتے ہو تو پھر سجدوں میں بھی کرو، کیونکہ سجدوں کا رفع الیدین بھی احادیث میں مذکور ہے۔

ایسے بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر آپ کے ہاں سجدوں میں رفع الیدین کے ذکر والی روایات صحیح اور قابل عمل ہیں تو مہربانی فرما کر بسم اللہ کریں؛ اپنی نمازوں میں رکوع کا رفع الیدین نہ سہی؛ کم از کم سجدوں کا رفع الیدین تو کریں۔ اور عوام الناس کو بھی ترغیب دیں۔ اور اگر ان کے ہاں بھی سجدوں میں رفع الیدین والی روایات ضعیف وغیر مقبول ہیں تو ان کا تذکرہ کر کے عوام الناس کو بہکانا اور گمراہ کرنا چھوڑ دیں۔ صحیح احادیث کو اپنائیں اور انہی پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

سجدوں میں رفع الیدین والی روایات کا جائزہ:

سجدوں میں رفع الیدین کے متعلق جو روایات الزامی جواب کے طور پر بیان کی جاتی ہیں، ان میں سے بنیادی روایات کی حقیقت حسب ذیل ہے:

①...سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب روایت حسب ذیل ہے:

حَدَّثَنَا قُتَیبَۃُ بنُ سَعِیدٍ، حَدَّثَنَا ابنُ لَهِیعَۃَ، عَن أَبِي هُبَیرَۃَ، عَن مَیمُونٍ

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إلى أين يرفع يديه، حديث، 738.

الْمَكِّيِّ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بنَ الزُّبَيْرِ، وَصَلَّى بِهِم، يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ، وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ، فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلَاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا، فَوَصَفْتُ لَهُ هٰذِهِ الإِشَارَةَ، فَقَالَ: إِن أَحْبَبْتَ أَن تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ.

''ہمیں قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن لہیعہ نے بیان کیا، انھوں نے ابو ہبیرہ کے واسطے سے روایت کیا کہ میمون مکی (تابعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انھوں نے قیام کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، سجدہ کرتے وقت (یعنی رکوع کے بعد) اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی: رفع الیدین کیا)۔ اور جب قیام کے لیے اٹھے، تب بھی ہاتھوں سے اشارہ کیا (رفع الیدین کیا)۔ میمون مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور انھیں بتایا کہ عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) نے ہمیں اس طرح نماز پڑھائی ہے جس طرح میں نے کسی کو بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور میں نے ان کے رفع الیدین کے بارے میں بھی بتایا۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کو دیکھو، تو پھر عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کی ہی اقتدا کرو۔'' [1]

❀...جائزہ:

اس روایت کی سند ابن لہیعہ (راوی) کے ضعیف ہونے اور میمون مکی کے مجہول ہونے کی بنا پر ضعیف ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا اس روایت کو صحیح قرار دینا اس کے شواہد کی بنا پر ہے، جس کی وضاحت انھوں نے صحیح ابوداؤد میں بالتفصیل بیان کی ہے۔ [2]

اسی طرح پاکستان کے معروف محقق، ماہر اسماء الرجال علامہ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو ابن لہیعہ کے ''عن'' سے روایت کرنے اور اس کے اختلاط ذہن کے بعد کی روایات میں ضعیف راوی قرار پانے اور میمون مکی کے مجہول ہونے کی بنا پر ضعیف کہا ہے۔ [3]

---

[1] صحیح ـ سنن أبی داود، كتاب الصلوة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 739 ـ مسند أحمد بن حنبل (طبع مؤسسة الرسالة): 382/4، حديث، 2628.

[2] صحيح أبی داود، للألبانی: 326,327/3.

[3] أنوار الصحيفة فی الأحاديث الضعيفة، ص: 39.

خلاصہ بحث یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔
اگر اس حدیث سے استدلال کیا جائے تو اس حدیث کا مفہوم ویسا نہیں ہے جیسا مانعین رفع الیدین پیش کرتے ہیں۔ اس کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے قیام کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، سجدہ کرتے وقت یعنی رکوع کے بعد رفع الیدین کیا۔ اور جب دو رکعات سے اٹھے تب بھی رفع الیدین کیا تھا۔

②...سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

سجدوں میں رفع الیدین کے متعلق درج ذیل روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔

"حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ أَبَانَ المَعنَى قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضرُ بنُ كَثِيرٍ يَعنِي السَّعدِيَّ قَالَ: صَلَّى إِلَى جَنبِي عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسجِدِ الْخَيفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجدَةَ الأُولَى فَرَفَعَ رَأسَهُ مِنهَا رَفَعَ يَدَيهِ تِلقَاءَ وَجهِهِ، فَأَنكَرتُ ذٰلِكَ فَقُلتُ: لِوُهَيبِ بنِ خَالِدٍ، فَقَالَ لَهُ: وُهَيبُ بنُ خَالِدٍ: تَصنَعُ شَيئًا لَم أَرَ أَحَدًا يَصنَعُهُ فَقَالَ ابنُ طَاوُسٍ: رَأَيتُ أَبِي يَصنَعُهُ وَقَالَ أَبِي: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ، وَلَا أَعلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَصنَعُهُ."

"ہمیں قتیبہ بن سعید اور محمد بن ابان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں نضر بن کثیر سعدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مسجد خیف میں میرے پہلو میں (بالکل قریب کھڑے ہو کر) عبداللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی، انھوں نے جب پہلا سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا تو اپنے چہرے کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا)، میں نے عجیب محسوس کیا تو میں نے وہیب بن خالد سے ذکر کیا۔ وہیب بن خالد نے ان سے کہا: آپ نے ایسا کام کیا ہے جو میں نے کسی اور کو کرتے نہیں دیکھا۔ تو عبداللہ بن طاؤس نے کہا: میں نے اپنے والد محترم کو ایسا کرتے دیکھا تھا اور میرے والد محترم نے کہا تھا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔ اور مجھے بخوبی یاد ہے کہ انھوں نے بھی فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔" [1]

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 740 - سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب رفع اليدين بين السجدتين تلقاء الوجه، حديث، 1146 - سنن النسائي الكبرى: 368/1، حديث، 736 - مسند أبي يعلى الموصلي: 95/5، حديث، 2704.

❀...جائزہ:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد میں مذکور اس روایت کی سند کو نضر بن کثیر (راوی) کے ضعیف ہونے کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے۔ ❶

یہ روایت ابوسہل نضر بن کثیر انصاری کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور کسی دیگر راوی نے اس روایت کو بیان کرنے میں نضر بن کثیر کی متابعت بھی نہیں کی۔ اور حافظ ابو احمد نیساپوری رحمہ اللہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ ❷

پاکستان کے معروف محقق، ماہر اسماء الرجال حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو نضر بن کثیر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❸

②...حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تحریف:

متن میں مذکور (زیر بحث) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث کو متعدد محدثین نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ جیسا کہ اس کی تخریج (فٹ نوٹ) میں دیے گئے حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

اس حدیث کو دو کتب (مسند ابی عوانہ اور مسند حمیدی) میں تحریف کے ذریعے اثبات رفع الیدین سے ہٹا کر رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مسند ابی عوانہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کا متن:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ اس حدیث کا متن مع سند؛ مسند ابی عوانہ میں اس طرح منقول ہے:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بْنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بْنُ عَمرٍو فِی آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بْنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِیَ بِهِمَا...... وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَ...... مَنكِبَيهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَا يَرفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعضُهُم: وَلَا يَرفَعُ بَينَ

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھئے۔ صحيح أبی داود، للألبانی: 3/329,328]۔

❷ الضعفاء للعقيلی: 4/292 - شرح سنن أبی داود، للعينی: 3/337۔

❸ أنوار الصحيفة فی الأحاديث الضعيفة، ص: 39، 40۔

السَّجدَتَینِ۔ وَالمَعنَی وَاحِدٌ۔"

"(امام ابوعوانہ کہتے ہیں) ہمیں عبداللہ بن ایوب مخرمی، سعدان بن نصر اور شعیب بن عمرو نے بیان کیا، ان تینوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن شہاب الزہری کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے، انھوں نے اپنے والدمحترم (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے واسطے سے روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، نیز جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد؛ رفع الیدین نہ کرتے، بعض (راویوں) نے کہا ہے کہ "اور سجدوں کے درمیان بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔" البتہ اس کا معنی ایک ہی ہے۔"

❀...مذکورہ متن کے مصادر:

مسند ابی عوانہ کی حدیث؛ مذکورہ بالا متن کے ساتھ درج ذیل مطبوعہ نسخوں میں منقول ہے:

1. مسند أبی عوانة، مطبوعة: دارالمعرفه بیروت لبنان۔ بتحقیق؛ أیمن بن عارف دمشقی۔ الطبعة الأولی۔ عام النشر: 1419 هجری، 1998 میلادی۔ (جزء: 1، صفحه: 423، حدیث: 1572)

2. مسند أبی عوانة، مطبوعة: دارالکتبی القاهرة مصر۔ بتحقیق؛ علماء هند۔ (جزء: 2، صفحه: 90)

3. مسند أبی عوانة، مطبوعة: دارالکتب العلمیة بیروت لبنان۔ بتحقیق: أبوعلی النظیف۔الطبعة الأولی۔ سنة الطباعة: 2006 میلادی۔(جزء: 1، صفحه: 334، حدیث، 1251). [آئندہ صفحات میں ان تینوں کتب کے مذکورہ صفحات کے عکوس ملاحظہ کیجیے]

❀...مسند ابی عوانہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کا باب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ اس حدیث پر امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے درج ذیل باب لکھا ہے:

"بَیَانِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلاۃِ قَبلَ التَّکْبِیْرِ بِحِذَاءِ مَنْکِبَیْه وَ لِلرُّکُوعِ وَ لِرَفْعِ رَأسِهِ مِنَ الرُّکُوعِ وَأنَّه لا یَرفَع بَیْنَ السَّجدَتَین"

"نماز شروع کرتے وقت تکبیر (تحریمہ) سے قبل، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں

کے برابر رفع الیدین کرنا اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا‘‘ [1]

❁...باب اور متن میں اختلاف:

معزز قارئین! رفع الیدین کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث کا جو متن گذشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے، اس میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کی نفی بیان ہوئی ہے۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ اس حدیث پر امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے جو باب (عنوان) لکھا ہے؛ وہ رفع الیدین کے اثبات کا ہے۔ یعنی باب کا تقاضا ہے کہ رفع الیدین کے اثبات والی حدیث بیان کی جائے، لیکن جو حدیث اس باب کے تحت مذکور ہے اس میں رفع الیدین کی نفی بیان ہوئی ہے۔

......یہ کیسے ممکن ہے؟......آخر یہ ماجرا کیا ہے؟......

صاحب شعور انسان اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر باب رفع الیدین (قبل از رکوع اور بعد از رکوع) کے اثبات کا ہے تو حدیث بھی اس رفع الیدین کے اثبات کی ہی ہونی چاہیے۔ اور اگر حدیث قبل از رکوع اور بعد از رکوع رفع الیدین کی نفی بیان کر رہی ہے تو باب (عنوان) میں بھی اثبات کی بجائے نفی کا ذکر ہونا چاہیے تھا۔

اور مزید تعجب کی بات یہ ہے کہ اس باب کے تحت مذکور پہلی حدیث رفع الیدین کی نفی؛ جبکہ اس کے بعد اگلی احادیث، رفع الیدین کا اثبات بیان کر رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تو غلط ضرور ہوا ہے۔

❁...حدیث کے الفاظ تبدیل کیے گئے ہیں:

معزز قارئین! حقیقت یہ ہے کہ؛ مسند ابی عوانہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اثبات رفع الیدین کی ہی دلیل ہے، لیکن بعض مطبوعہ نسخوں میں اس حدیث کے الفاظ میں ایک تحریف ہوئی ہے۔ جس کی بنا پر اس حدیث کا مفہوم یکسر تبدیل ہو کر اصل مفہوم کے بالکل برعکس ہو گیا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مسند ابی عوانہ کے بعض مطبوعہ نسخوں میں یہ حدیث رفع الیدین کے اثبات؛ جبکہ بعض میں رفع الیدین کی نفی؛ والے الفاظ پر مشتمل ہے۔ لیکن اس حدیث کا باب؛ ہر ایک نسخہ میں رفع الیدین کے اثبات والے الفاظ پر ہی مشتمل ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اس حدیث کے متن کو بدلا گیا ہے۔

---

[1] مسندأبی عوانة(بتحقیق: أیمن بن عارف دمشقی): 423/1 - (طبعة دارالکتبی، بتحقیق: کبار علماء هند) :90/2 - (بتحقیق: أبو علی النظیف):334/1 - (طبعة الجامعة الاسلامیة مدینة):312/4 -(مطبوعة مکتبه دارالباز مکه مکرمه):69/2 -

مسند أبي عوانة

للإمام الجليل أبي عوانة يعقوب بن إسحاق
الأسفرائيني المتوفى ٣١٦هـ
رضي الله عنه

تحقيق

أيمن بن عارف الدمشقي

الجزء الأول

دار المعرفة
بيروت . لبنان

ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع شدہ؛ مسند أبی عوانة کا نسخہ
اس نسخہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں سے "و" ختم کر کے تحریف کی گئی ہے

[١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاء قال : ثنا الجعفي قال : ثنا زائدة عن المختار ، عن أنس قال : ما صليت مع أحد أتم صلاة وأوجز من النبي ﷺ .

[١٥٧٠] حدثنا عبيد الله بن سعيد بن كثير بن عفير قال : ثنا أبي قال : ثنا سليمان بن بلال قال : حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال : ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله ﷺ وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتن أمه[١] .

[١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب قال : ثنا أبو داود قال : ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله ﷺ في تمام ، وكانت صلاة أبي بكر متقاربة . فلما كان عمر مَدَّ في الفجر[٢] .

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع ، وأنه لا يرفع بين السجدتين

[١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا : ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري ، عن سالم ، عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم : حذو منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما - وقال بعضهم : ولا يرفع بين السجدتين[٣] . والمعنى واحد .

[١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي ، عن ابن عيينة بنحوه : ولا يفعل ذلك بين السجدتين .

[١٥٧٤] حدثني أبو داود قال : ثنا علي قال : ثنا سفيان : ثنا الزهري : أخبرني سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ بمثله[٤] .

(١) مسلم (٤٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك به .
(٢) مسلم (٤٧٣ / ١٩٦) من طريق حماد بن سلمة به .
(٣) مسلم (٣٩٠ / ٢١) من طريق سفيان به .
(٤) انظر الحديث السابق .

ایمن بن عارف دمشقی کے نسخہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تحریف شدہ متن

مسند أبی عوانه

للامام الجليل

أبی عوانه يعقوب بن اسحاق الاسفراينی

المتوفى سنة ٣١٦ھ

الجزء الثاني

ہندوستانی علماء کی تحقیق سے دار الکتبی مصر سے شائع شدہ؛ مسند أبی عوانۃ کا نسخہ

مالك انه قال ماصليت وراء امام قط اخف صلاة ولاأتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه ·

صلاة ابی بكر و عمر رضی الله عنهما

حدثنا يونس بن حبيب قال ثنا ابو داود قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال ماصليت خلف احد اخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فی تمام وكانت صلاة ابی بكر متقاربة فلما كان عمر مد فی الفجر ·

بيان رفع اليدين

فی افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدتين ·

حدثنا عبد الله بن ايوب المخرمی وسعدان بن نصر وشعيب ابن عمرو فی آخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهری عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتی يحاذی بهما، وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنی واحد، حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعی عن ابن عيينة بنحوه ولا يفعل ذلك بين السجدتين حدثنی ابو داود قال ثنا علی قال ثنا سفيان ثنا الزهری اخبرنی سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله ·

حدثنا

دار الکتبی کے نسخہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تحریف شدہ متن

اس نسخہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں سے "و" ختم کر کے تحریف کی گئی ہے

مسند أبي عوانة

المسمى

المسند الصحيح

المخرج على صحيح مسلم

للإمام أبي عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم

الإسفراييني النيسابوري

المتوفى ٣١٦ هـ

ضبطه وخرج أحاديثه

أبو علي النظيف

الجزء الأول

يحتوي على الكتب التالية:

الإيمان - الطهارة - الحيض والاستحاضة - الصلاة

الاستسقاء - الجمعة

ابوعلی النظیف کی تحقیق سے شائع شدہ؛ مسند أبی عوانة کا نسخہ

١٢٥٠ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بن حَبِيب، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِت، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَد أَخَفَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ"، وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ مَدَّ فِي الْفَجْرِ.

بَيَانُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ بِحِذَاءِ مَنْكِبَيْهِ وللركوع ولرفع رأسه من الركوع، وأنه يرفع بين السجدتين

١٢٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّه بن أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، وَسَعْدَانُ بن نَصْرٍ، وَشُعَيْبُ بن عَمْرٍو فِي آخَرِينَ، قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ بن عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا"، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، لا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بن سُلَيْمَانَ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، بِنَحْوِهِ: وَلا يَفْعَلُ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، حَدَّثَنَا الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، قَالَ: ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ: ثَنَا الشَّافِعِيُّ، أن مالكا، أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ" إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا، وَكَانَ لا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ".

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بن إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: أنبا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ"، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بن مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِهِ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ: رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ.

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بن إِسْحَاقَ بن سَافِرِيٍّ، وَأَحْمَدُ بن الْوَرِيدِ الْفَحَّامُ، قَالا: ثَنَا زَكَرِيَّا بن عَدِيٍّ، قَالَ: أنبا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، وَمَعْمَرٍ، وَعُبَيْدِ اللَّه بن عُمَرَ، وَمُحَمَّدِ بن أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

ابوعلی النظیف کے نسخہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تحریف شدہ متن
اس نسخہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں سے "و" ختم کر کے تحریف کی گئی ہے

❁ ...حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اصل و درست الفاظ:

معزز قارئین! حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تحریف کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ مسند ابی عوانہ کے قدیمی، اصل اور بنیادی مصدر: قلمی نسخہ (یعنی: مخطوطہ) میں اس حدیث کے الفاظ رفع الیدین کے اثبات کو ظاہر کرتے ہیں۔ مخطوطہ میں اس حدیث کا باب اور متن حسب ذیل ہے:

"بَیَانُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلاةِ قَبلَ التَّکْبِیرِ بِحِذَاءِ مَنْکِبَیْه وَ لِلرَّکُوعِ وَ لِرَفْعِ رَأسِهِ مِنَ الرُّکُوعِ وَأَنَّه لا یرفع بَیْنَ السَّجدَتَیْن ."

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَیُّوبَ المُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَیبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِینَ قَالُوا: ثَنَا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُحَاذِيَ بِهِمَا ......وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَ......مَنکِبَیهِ؛ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَبَعدَ مَا یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ ، وَلا یَرفَعُهُمَا ، ...... وَقَالَ بَعضُهُم: وَلَا یَرفَعُ...... بَینَ السَّجدَتَینِ ، وَالمَعنَی وَاحِدٌ ."

''نماز شروع کرتے وقت تکبیر (تحریمہ) سے قبل، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنا اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا۔''

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی؛ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

❁ ...درست متن کے مصادر:

1 . مخطوط مسند أبی عوانة (کتب خانہ پیر جھنڈا سندھ) المعروف: سندھی مخطوط .

2 . مخطوط مسند أبی عوانة (مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ) .

3 . مخطوط مسند أبی عوانة (جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ) .

4 مسند أبی عوانة ، مطبوعة مکتبه دار الباز مکه مکرمه . 69/2 .

5 . مسند أبی عوانة ، مطبوعة الجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة ، المملکة السعودیة العربیة . 312/4 ، حدیث ، 1616 . (ان پانچوں حوالہ جات کے عکس اگلے صفحات میں دیکھئے)

بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

مسند أبی عوانة سید احسان اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ کے قلمی نسخہ (سندھی مخطوطہ) کا عکس

اس مخطوط میں بھی "و" موجود ہے۔ یعنی حدیث کے متن میں دراصل "و" موجود تھی

الجز الاول من مختصر ابي عوانه

يعقوب بن اسحق بن ابرهيم

مما الحقه على كتاب مسلم بن الحجاج

رواية الشيخ ابي نعيم عبد الملك بن الحسن

مدینہ منورہ (جامعہ اسلامیہ کی لائبریری) میں محفوظ؛ مسند ابی عوانہ کے مخطوطہ کا سرورق

فما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتتن أمه ○
حدثنا يونس بن حبيب ثنا أبو داود ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس
أنه قال ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم
في تمام وكانت صلاة أبي بكر رضي الله عنه متقاربة فلما كان عمر رضي الله
عنه مد في الفجر ○

باب

بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير
بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع
وأنه لا يرفع بين السجدتين ○

حدثنا عبد الله بن أيوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو
في آخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى
يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد
ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين
والمعنى واحد ○ حدثنا الربيع بن سليمان ثنا الشافعي ثنا سفيان عن
الزهري بنحوه ولا يفعل ذلك بين السجدتين ○ حدثنا أبو داود
ثنا علي ثنا سفيان قال ثنا الزهري أخبرني سالم عن أبيه
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ○ حدثنا الصائغ
بمكة ثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري أخبرني سالم عن
أبيه رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ○ حدثنا الربيع

مدینہ منورہ (جامعہ اسلامیہ کی لائبریری) میں محفوظ: مسند ابی عوانہ کے مخطوطہ کا عکس
اس نسخہ میں بھی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متن میں "و" موجود ہے۔

ك: 511

الجزء الاول من مختصر

ابی عوانه

يعقوب بن اسحق بن ابراهيم مما الفه على كتاب

مسلم بن الحجاج رواية الشيخ ابی نعيم

عبد الملك بن الحسن بن محمد بن

اسحق بن ا... رى

الامير عز الدين عبد الله بن شداد بن تميم الحميرى

في نوبة شرف الدين
ابن شيخ الاسلام
عفا الله عنه امين

٥٠٨

MILLET GENEL K... SI
Feyzullah
508
YENİ KAYIT No.
Mikro Film Arşivi: 4458

مکہ مکرمہ (جامعہ ام القریٰ کی لائبریری) میں محفوظ؛ مسند ابی عوانہ کے مخطوطہ کا سرورق

حدثنا يونس بن حبيب ثنا ابو داود ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس
قال ما صليت خلف احد اخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام
وكانت صلاة ابي بكر رضي الله عنه متقاربة فلما كان عمر رضي الله عنه مد في الفجر

باب

باب رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير
بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع
وانه لا يرفع بين السجدتين

حدثنا عبد الله بن ايوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في
اخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم
حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ولا
يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد
حدثنا الربيع بن سليمان ثنا الشافعي ثنا ابن عيينة نحوه ولا يفعل ذلك بين
السجدتين ح وحدثنا عبد الله ثنا علي ثنا سفيان قال ثنا الزهري قال اخبرني سالم
عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله
حدثنا الصائغ بمكة ثنا الحميدي ثنا سفيان عن الزهري اخبرني سالم عن
ابيه رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله
حدثنا الربيع ثنا الشافعي ثنا مالك اخبره عن ابن شهاب الزهري عن سالم
عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه

مکہ مکرمہ کے نسخہ: مسند ابی عوانہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عکس

اس نسخہ میں بھی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متن میں "و" موجود ہے۔

المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
عمادة البحث العلمي
رقم الإصدار (١٦٤)

سلسلة الرسائل الجامعية (١٣٤)

المسند الصحيح المخرج على صحيح مسلم

لأبي عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفرايني (ت٣١٦هـ)

تحقيق

الدكتور بابا ل ابراهيم الكيروني

تنسيق وإخراج

فريق من الباحثين بكلية الحديث الشريف والدراسات الإسلامية

بالجامعة الإسلامية

المجلد الرابع

الصلاة

(١٢٢٢ - ١٧٥٩)

الطبعة الأولى

١٤٣٥هـ/٢٠١٤م

مدینہ یونیورسٹی سے شائع شدہ؛ مسند ابی عوانہ کا نسخہ

باب[١] بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه، وللركوع، ولرفع رأسه من الركوع، وأنه لا يرفع بين السجدتين.

١٦١٦- حدثنا عبد الله بن أيوب المُخَرِّمي[٢]، وسعدان بن نصر، وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا: نا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، قال: **رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما** -وقال بعضهم:- **حذو منكبيه، وإذا أراد أن يركع، وبعد ما يرفع/**[٣] **رأسه من الركوع ولا يرفعهما،** -وقال بعضهم:- **ولا يرفع بين السجدتين**. والمعنى واحد[٤].

---

(١) «باب» لم يذكر في "ك" و"ط".

(٢) هو: عبد الله بن محمد بن أيوب بن صبيح المخرمي -بضم الميم وفتح الخاء المعجمة وكسر الراء المشددة وفي آخرها ميم- نسبة إلى المخرم وهي محلة ببغداد، مات سنة ٢٦٥هـ، قال ابن أبي حاتم: صدوق. انظر: الجرح والتعديل ١١/٥، رقم ٥٣، واللباب ١٧٨/٣، والسير ٣٥٩/١٢.

(٣) (ك ٣٤٤/١).

(٤) وقد أخرجه مسلم -رحمه الله تعالى- عن يحيى بن يحيى التميمي، وسعيد بن منصور، وأبي بكر بن أبي شيبة، وعمرو الناقد، وزهير بن حرب، وابن نمير ستتهم عن سفيان به. انظر: صحيحه، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وفي الرفع من الركوع، وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود برقم ٢١، ٢٩٢/١.
وأخرجه البخاري -رحمه الله تعالى- عن محمد بن مقاتل، عن عبد الله، عن يونس،

مدینہ یونیورسٹی کے نسخہ میں مخطوطہ کے مطابق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ
اس نسخہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں "و" موجود ہے

...امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کی علمی دیانت داری:

جیسا کہ سابقہ سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ سندھی مخطوطہ، جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے قلمی نسخہ، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے قلمی نسخہ اور مدینہ منورہ کے مطبوعہ نسخہ (جلد 4، بتحقيق الدكتور باباابراهيم الكميروني) کے مطابق سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے درست الفاظ درج ذیل ہیں:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَشُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ (حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا) وَقَالَ بَعْضُهُمْ: (حَذْوَ) مَنْكِبَيْهِ ؛ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، (وَلَا يَرْفَعُهُمَا)، وَقَالَ بَعْضُهُمْ:(وَلَا يَرْفَعُ) بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ- وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ."

اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اپنے تین مختلف اساتذہ:

1...عبداللہ بن ایوب،

2...سعدان بن نصر اور

3...شعیب بن عمرو؛ سے روایت کیا ہے۔

اس لیے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے کمال دیانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اساتذہ کے بیان کردہ الفاظ میں معمولی فرق بھی ذکر کردیا ہے۔ اور ہم نے گذشتہ سطور میں ان الفاظ کو نمایاں کرنے کے لیے بریکٹ میں محصور کردیا ہے تاکہ قارئین کو بات سمجھنے میں آسانی ہو۔ بریکٹ کے الفاظ پر غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے درج ذیل دو مقامات پر الفاظ کا فرق بیان کیا ہے:

① ۔امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کے بعض اساتذہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان، ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

". . . . رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ؛ . . ."

(میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انھیں کندھوں کے برابر کرلیتے...)

اور بعض اساتذہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان، ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

”رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیہِ حَذوَ مَنکِبَیہِ؛ . . . “

(...میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے..)

یعنی بعض اساتذہ نے ”یُحَاذِی بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ“ کہا، اور بعض نے ”حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ“ کہا۔

②۔ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں دوسرے مقام پر بھی اساتذہ کے بیان کردہ الفاظ میں جو فرق تھا، اسے بیان کیا ہے؛ کہ بعض اساتذہ نے (گذشتہ الفاظ کے بعد) بیان کیا:

” . . . وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَبَعدَ مَا یَرفَعُ رَأسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ، وَلا یَرفَعُھُمَا بَینَ السَّجدَتَینِ . . . “

”...اور جب رکوع کرنے لگتے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھانے کے بعد بھی (ہاتھ اٹھاتے)۔ اور انھیں (یعنی: اپنے ہاتھوں کو) سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔“

جبکہ بعض اساتذہ نے (گذشتہ الفاظ کے بعد) یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

” . . . وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَبَعدَ مَا یَرفَعُ رَأسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ، وَلا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ . “

”...اور جب رکوع کرنے لگتے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھانے کے بعد بھی (ہاتھ اٹھاتے)۔ اور سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔“

یعنی: بعض اساتذہ نے ”وَلا یَرفَعُھُمَا بَینَ السَّجدَتَینِ“ کہا ہے اور بعض نے ”وَلا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ“ کہا ہے۔

اس فرق کو بیان کرنے کے بعد امام ابوعوانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَالمَعنَی وَاحِدٌ“

یعنی: اگرچہ الفاظ میں کچھ فرق ہے لیکن ”مطلب ایک ہی ہے“۔

❁...حدیث کے متن میں تحریف:

دار المعرفہ بیروت سے ایمن بن عارف دمشقی، دار الکتبی القاہرۃ مصر سے علماء ہند اور دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ابوعلی النظیف کی تحقیق کے ساتھ شائع ہونے والے مسند ابی عوانہ کے نسخوں

میں حدیث کے اس متن میں ((وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ)) کے بعد ''واؤ'' مذکور نہیں ہے۔ یہ کتابت میں سہواً چھوٹ گئی، یا اسے عمداً ختم کر دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس مقام پر ''واؤ'' حذف ہوئی ہے۔ کیونکہ مسند ابی عوانہ کے قدیمی واصل مخطوط میں مذکورہ مقام پر ''واؤ'' موجود ہے۔ جیسا کہ پیر آف جھنڈا سید احسان اللہ شاہ راشدی سندھی رحمہ اللہ کی لائبریری میں محفوظ قلمی نسخہ (مخطوطہ)، مدنی مخطوطہ، مکی مخطوطہ، مدینہ یونیورسٹی کی جانب سے شائع شدہ نسخہ اور مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ کے شائع کردہ نسخہ سے ثابت ہے۔

متن میں اس ''واؤ'' کے چھوٹ جانے کی وجہ سے ''لا يَرفَعُهُمَا'' پچھلے لفظ ''الرَّكُوعِ'' سے مل گیا ہے۔ اور حدیث کا مطلب ومفہوم تبدیل ہو کر یوں بن گیا ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگتے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے۔''

جبکہ حدیث کے صحیح الفاظ اور درست متن وہ ہے جس میں درج ذیل مفہوم پایا جاتا ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگتے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھانے کے بعد (بھی ہاتھ اٹھاتے)۔ اور سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔''

خلاصہ بحث یہ ہے کہ مسند ابی عوانہ کے مخطوطہ میں بھی واؤ موجود ہے نیز حدیث کے باب کے الفاظ بھی یہی واضح کر رہے ہیں کہ یہاں رفع الیدین کی نفی کی بجائے رفع الیدین کے اثبات کی حدیث ہے۔

❁ ...صحیح متن کی تائید میں، مسند ابی عوانہ کی مزید احادیث:

اور اس حدیث کے بعد بھی اسی باب کے تحت امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے مزید اسناد سے بھی اس روایت کی طرف اشارے دیے ہیں۔ اور ان کے بعد جو مکمل (سند مع متن) احادیث بیان کی ہیں وہ تمام، رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ''حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: ثَنَا الشَّافِعِيُّ أَنَّ مَالِكًا أَخبَرَهُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا وَكَانَ لَا يَفعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ.''

''ہمیں ربیع بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن ادریس شافعی نے بیان کیا، انھیں امام مالک بن انس نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع

کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے۔ اور آپ ﷺ ایسا سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔“

2۔۔ حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الصَّنعَانِيُّ قَالَ: أنبا عَبدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخبَرَنِي ابنُ جُرَيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابنُ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تَكُونَا حَذوَ مَنكِبَيهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ وَلَا يَفعَلُهُ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔“

”ہمیں اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابن شہاب نے سالم کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے، اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تب ایسا نہیں کرتے تھے۔“

3۔۔ ”حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحيَى بنُ إِسحَاقَ بنِ سَافِرِيٍّ وَأَحمَدُ بنُ الوَرِيدِ الفَحَّامُ قَالَا: ثَنَا زَكَرِيَّا بنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنبا ابنُ المُبَارَكِ عَن يُونُسَ وَمَعمَرٍ وَعُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بنِ أَبِي حَفصَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَفعَلُ ذَلِكَ بَينَ السَّجدَتَينِ۔“

”ہمیں ابو محمد یحییٰ بن اسحاق بن سافری اور احمد بن ورید فحام نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں زکریا بن عدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں ابن مبارک نے یونس، معمر، عبیداللہ بن عمر اور محمد بن ابی حفصہ کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے اور

جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔اور سجدوں کے درمیان ایسانہیں کرتے تھے۔'' ❶

کیسے ممکن ہے کہ باب رفع الیدین کے اثبات کا ہواور اس کے تحت ایک حدیث رفع الیدین کی نفی کر رہی ہواور باقی تمام احادیث رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہوں؟

❁...مسند ابی عوانہ کے بعض نسخوں میں اغلاط کی وجہ:

مسند ابی عوانہ کے جو نسخے دار الکتب المصریة کے نسخہ کو بنیاد بنا کر تیار کیے گئے ہیں ان میں احادیث کے متون میں تبدیلی، تحریف وتصحیف اور اسقاط حروف جیسی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ نسخہ ناقص ہے، مکمل نہیں۔ اوراس میں بے شمار مقامات پر خرابیاں ہیں، جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں۔ ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والا نسخہ بھی دار الکتب المصریة کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔اس لیے دیگر اغلاط کے ساتھ ساتھ اس نسخہ میں یہ غلطی بھی پائی جاتی ہے کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متن میں ''واؤ'' نہیں ہے۔ مسند ابی عوانہ کے مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے نسخہ کے مقدمہ میں اس بات کو نسبتاً مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ایمن بن عارف دمشقی کے نسخے کی مزید غلطیاں اور تبدیلیاں ذکر کی گئی ہیں۔ ❷

ہندوستان سے شائع شدہ مسند ابی عوانہ کا نسخہ بھی ایمن بن عارف دمشقی کے محققہ نسخہ، مطبوعہ بیروت کی طرح ہے۔تبھی تو اس میں بھی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے متن سے ''واؤ'' غائب ہے۔ اسی لیے مانعین رفع الیدین اس حدیث کو رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

❁...مسند ابی عوانہ کی حدیث کے صحیح الفاظ؛ دیگر کتب میں:

مسند ابی عوانہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے راوی ''سعدان بن نصر'' کی بیان کردہ ایک حدیث سنن کبری بیہقی میں بھی مذکور ہے جس میں رفع الیدین کا اثبات ہے۔

---

❶ مسند أبی عوانة (بتحقیق: أیمن بن عارف الدمشقی): 424/1، حدیث، 1576، 1577، 1579 ۔ (مطبوعة الجامعة الاسلامية مدينة منورة): 313/4، 314، 316، حديث، 1620، 1621، 1623.

❷ مسند أبی عوانة، جلداول، (مقدمة) صفحه 12، مطبوعة المدينة المنورة۔ أیمن بن عارف دمشقی کی تحقیق والی مسند أبی عوانة میں ایسی مزید مثالیں بھی موجود ہیں کہ احادیث میں تحریف اور کمی بیشی کی گئی ہے۔مثلاً: كتاب الإيمان، باب بيان الأعمال والفرائض التي اذا اداها بالقول والعمل؛ دخل الجنة، میں سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائیے: ''فَصَلِّ لِي فِي دَارِي'' (آپ میرے گھر میں نماز ادا کردیں) جبکہ، ایمن بن عارف کے نسخہ میں ہے: ''فَخُطَّ لِي فِي دَارِي'' (میرے گھر میں میرے لیے نشان دہی کر دیجیے) [دیکھئے: مسند أبي عوانة: 23/1، ح، 20].

❁...سنن بیہقی کے الفاظ:

سنن بیہقی میں حدیث اس طرح ہے:

حَدَّثَنَا سَعدَانُ بنُ نَصرٍ المُخَرِّمِیّ حَدَّثَنَا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُحَاذِیَ مَنكِبَیهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَركَعَ وَبَعدَمَا یَرفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ.

رَوَاهُ مُسلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَن یَحیَی بنِ یَحیَی وَجَمَاعَةٌ عَنِ ابنِ عُیَینَةَ.

ہمیں سعدان بن نصر مخرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

لہٰذا یہ واضح ہوتا ہے کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث بھی دراصل رفع الیدین کے اثبات ہی کی دلیل ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

''اس روایت کو امام مسلم نے ''صحیح مسلم'' میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ایک جماعت (محدثین کی بڑی تعداد) نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔''[1]

❁...صحیح مسلم کے الفاظ:

صحیح مسلم کی جس روایت کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے، وہ مندرجہ ذیل سند اور متن کے ساتھ مروی ہے:

حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ یَحیَی التَّمِیمِیُّ وَسَعِیدُ بنُ مَنصُورٍ وَأَبُوبَكرِ بنُ أَبِی شَیبَةَ وَعَمرُو النَّاقِدُ وَزُهَیرُ بنُ حَربٍ وَابنُ نُمَیرٍ كُلُّهُم عَن سُفیَانَ بنِ عُیَینَةَ وَاللَّفظُ لِیَحیَی قَالَ: أَخبَرَنَا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُحَاذِیَ

[1] السنن الكبرىٰ للبيهقي: 101/2 ، حديث، 2503.

مَنكِبيهِ وَقبلَ أَن يركَعَ وَإِذَا رَفعَ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلا يرفعُهما بينَ السَّجدَتينِ .

(امام مسلم فرماتے ہیں:) ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے بیان کیا، ان سب نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا، (لیکن) یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے ہیں: انھوں نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان کے والد محترم (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتی کہ انھیں اپنے کندھوں کے برابر کرتے، اور رکوع سے پہلے بھی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تب بھی ایسا ہی کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ [1]

یہی وہ حدیث ہے جس کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی روایت کے بعد اشارہ کیا ہے۔ اسے سفیان بن عیینہ سے علماء کی جماعت (ایک بڑی تعداد) نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اس کی سند میں دیکھا جا سکتا ہے۔ علماء کی جماعت سے مراد: یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر رحمہم اللہ ہیں۔

معلوم ہوا کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث اور سنن بیہقی کی (سعدان بن نصر والی) حدیث اور صحیح مسلم کی (مذکورہ) حدیث ایک ہی سلسلے کی تین کڑیاں ہیں۔ اور ان میں رفع الیدین کی نفی ہرگز نہیں ہے بلکہ ان میں رفع الیدین کا اثبات مذکور ہے۔

②... مسند حمیدی میں بھی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما میں تحریف:

گذشتہ سطور میں مسند ابی عوانہ کے حوالے سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ اثبات رفع الیدین کی جس حدیث میں تحریف کا ہم نے جائزہ لیا ہے، وہی حدیث مسند حمیدی میں بھی مذکور ہے۔ اور وہاں بھی اس حدیث کے الفاظ میں تبدیلی و تحریف کر کے اسے رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جبکہ مسند حمیدی کے قدیمی اور اصل قلمی نسخہ میں اس حدیث کے الفاظ صحیح اور رفع الیدین کے اثبات پر مبنی ہیں۔ تحریف شدہ اور اصل الفاظ؛ دونوں سے متعلق تفصیل حسب ذیل ہے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفي الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، حديث، 21- (390).

...حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کا تحریف شدہ متن:

مسند حمیدی کے بعض نسخوں میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کا متن مع سند حسب ذیل ہے:

”حَدَّثَنَا الحُمَیدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھرِیُّ قَالَ اَخبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَن اَبِیہِ قَالَ رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰۃَ رَفَعَ یَدَیہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ، وَاِذَا أَرَادَ أَن یَرْکَعَ وَبَعدَمَایَرْفَعُ رَاسَہُ مِنَ الرُّکوعِ فَلا یَرْفَعُ وَلا بَینَ السَّجْدَتَینِ .“

”حمیدی نے کہا: ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ان کے والد محترم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے، نہ ہی سجدوں کے درمیان کرتے۔“

...تحریف شدہ متن کے مصادر:

1. مخطوط مسند الحمیدي، دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا، ص: 76.
2. مسند الحمیدي، (عالم الکتب بیروت) بتحقیق؛ حبیب الرحمن الأعظمی۔ (ج:2، ص:277، حدیث، 614)، دوسرا نسخہ، 2012ء (ج:2، ص:15، حدیث، 614).
3. مسند الحمیدي، (دار الکتب العمیة بیروت)۔ بتحقیق؛ حبیب الرحمن الأعظمی.
4. مسند الحمیدي، مطبوعة دارالسمان استنبول ترکیا۔ بتحقیق؛ حسین سلیم أسد الدارانی و مزھف حسین أسد۔ 2019ء۔ (جزء:2،صفحہ:148،حدیث،626) اس نسخہ میں ”فَلا یَرْفَعُ“ کی بجائے ”وَلا یَرْفَعُ“ ہے۔

(ان چاروں حوالہ جات کے صفحات کا عکس اگلے صفحات میں دیکھئے)

...حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کا درست متن:

مسند حمیدی میں رفع الیدین کے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا صحیح متن مع سند حسب ذیل ہے:

”حَدَّثَنَا الحُمَیدِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفیَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھرِيُّ، قَالَ أَخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰہِ، عَن أَبِیہِ، قَالَ:رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاۃَ، رَفَعَ یَدَیہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَرْکَعَ وَ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَأْسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ، وَلا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ .“

کتب خانہ دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا

نام کتاب المسند للحمیدی

نام مصنف حضرت مولانا ابوبکر عبداللہ بن زبیر عیسی الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام مطبع مخطوطہ سنہ طباعت

مطبوعہ ☐ قلمی ☑ صفحات ۱۵۰ نمبر ترتیب ۹۵

فن حدیث زبان عربی وقفی نمبر ۲۹۵۹۰

کیفیت بوسیدہ نیز خستہ حالت

مصور کتاب محمد ضیاء الحق قاسمی تاریخ ۱۶ / ۶ / ۳۵ ۱۴ھ

تزئین وتصویب

زیر نگرانی : مولانا محمد شفیق صاحب قاسمی کتب خانہ دارالعلوم دیوبند

DARUL ULOOM DEOBAND

Distt Saharanpur (U.P.) india Tel: 91-1336222429, Fax: 91-1336222768

Website: www.darululoom-deoband.com

Website: www.darulifta-deoband.com

Email: info@darululoom-deoband.com

ہم نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے کہا کہ موصولہ نسخہ خط کے اعتبار سے زیادہ قدیم نہیں، تو یہ جواب آیا:

حوالہ: 2/148/ کتبخانہ 08:40AM Jan.4,2024

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! عرض یہ ہے کہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں جو نسخہ تھا وہ ارسال کر دیا گیا تھا، کتب خانے میں اس کے علاوہ کوئی اور نسخہ موجود نہیں ہے۔ شکریہ! [دارالعلوم دیوبند]

[ممکن ہے کہ اصل قدیمی نسخہ زیادہ بوسیدہ اور ناقابل استعمال ہونے کی بنا پر اس کے بوسیدہ ترین اوراق کی کتابت نئے سرے سے کروائی گئی ہو۔ تبھی تو اس نسخہ میں بہت سے اوراق خالی اور بعض اصل نسخہ کے ہیں]

ابی سفیان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبادرونی بالرکوع ولا بالسجود فانی قد بدنت فمهما اسبقکم به اذا رکعت فانکم
تدرکونی به اذا رفعت ومهما اسبقکم به اذا سجدت فانکم تدرکونی به اذا رفعت حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
ابن عجلان عن محمد بن یحیی بن حبان عن ابن محیریز عن معاویة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا انه قال فانی قد بدنت حدثنا
الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا عمرو قال سمعت وهب بن منبه فی داره بصنعا قال واطعمنی من جوزة فی داره یحدث عن اخیه
معاویة بن ابی سفیان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تلحفوا فی المسئلة فوالله لا یسالنی احد منکم شیئا فیخرج له منی المسئلة
فاعطیه ایاه وانا له کاره فیبارک له فی الذی اعطیته حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا هشام بن حجیر عن طاوس قال سمعت
ابن عباس یقول هذه حجة علی معاویة قوله قصرت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص اعرابی عند المروة یقول ابن عباس
حتی نهی عن المتعة حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا طلحة بن یحیی عن عمه یحیی بن طلحة انه سمع معاویة بن ابی سفیان یقول سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا قال المؤذن الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر فاذا قال ان لا اله الا الله یقول وانا اشهد واذا قال اشهد ان محمدا
رسول الله قال وانا اشهد ثم سکت قال سفیان وحدثنا مجمع بن یحیی الانصاری عن ابی امامة بن سهل عن معاویة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

احادیث عبد الله بن عمر بن الخطاب

حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری غیر مرة اشهد له
علیه قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة حدثنا الحمیدی
قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم بن عبد الله عن ابیه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر یقول من جاء منکم الجمعة فلیغتسل ثنا
الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
اسمعیل بن امیة وایوب السختیانی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن
سالم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بلالا یوذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم حدثنا الحمیدی
قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا استاذنت احدکم امراته الی المسجد فلا یمنعها
قال سفیان یرونه انه باللیل حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری وحفظی ولا معا احد قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن
ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للذی باعه الا ان یشترطه المبتاع حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال
ثنا الزهری قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع
وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین حدثنا الحمیدی قال ثنا الولید بن مسلم قال سمعت زید بن واقد یحدث عن نافع
ان عبد الله بن عمر کان اذا ابصر رجلا یصلی لا یرفع یدیه کلما خفض ورفع حصبه حتی یرفع یدیه حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
الزهری قال ثنی سالم عن ابیه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین المغرب والعشاء حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان
قال ثنا الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حسد الا فی اثنین رجل اتاه الله القران فهو یقوم به اناء اللیل واناء النهار
ورجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه اناء اللیل واناء النهار حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم بن عبد الله عن

دار العلوم دیوبند، یوپی، انڈیا کی لائبریری میں محفوظ؛ مسند حمیدی کا قلمی نسخہ

ہم نے دار العلوم دیوبند انڈیا کی انتظامیہ سے مسند حمیدی کا وہ قلمی نسخہ طلب کیا، جو مسند حمیدی کی تحقیق میں نا حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کے پیش نظر تھا؛ تو انتظامیہ کی طرف سے یہ مخطوطہ موصول ہوا۔

دو معروف اشاعتی اداروں دار الکتب العلمیۃ بیروت اور عالم الکتب بیروت، سے
مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع شدہ نسخوں کے سرورق

ابیه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم[۱]۔

۶۱۲ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها[۲] قال سفیان: یرون[۳] انه باللیل۔

۶۱۳ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزهری وحدی (ولیس معی)[۴] ولا معه احد قال: اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من باع عبدا وله مال فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع، (ومن باع نخلا بعد ان تؤبّر فثمرها للبائع الا ان یشترطه المبتاع)[۵]۔

۶۱۴ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الزهری قال: اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیه قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حذومنکبیه، واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین[۶]۔

۶۱۵ــ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الولید بن مسلم قال: سمعت زید بن

(۱) اخرجه البخاری من طریق نافع، والترمذی من طریق سالم عن ابن عمر (ج ۱ ص ۱۷۹)۔ (۲) اخرجه البخاری فی النکاح من طریق سفیان وفی الصلوة من طریق معمر وطریق آخر۔ (۳) فی الاصل «ترونه» وفی ظ «یرون»۔

(۴) سقط من الاصل زدناه من ع و ظ۔

(۵) ما بین القوسین سقط من الاصل زدناه من ع و ظ۔

والحدیث اخرجه البخاری تاما من طریق اللیث عن الزهری عن سالم (ج ۵ ص ۳۲)۔

(۶) اخرج البخاری اصل الحدیث من طریق یونس عن الزهری واما روایة سفیان عنه فاخرجها احمد فی مسنده وابو داؤد عن احمد فی سننه لکن روایة احمد عن

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ (متوفی 1992ء) کی تحقیق سے دار الکتب العلمیة اور عالم الکتب، کے شائع کردہ نسخہ مسند حمیدی میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے تبدیل شدہ متن کا عکس

مُسْنَد

الإمامِ أبي بكرٍ عبدِ اللهِ بن الزُّبَيرِ القُرَشِيّ

الحُمَيدي

توفي سنة: ٢١٩ هـ رحمه الله

الجزء الثاني

٤٥١ـ٩٨٣

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

حسين سليم أسد الداراني

مرهف حسين أسد

نسخة مزيدة ومنقحة

دار السمان

الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی اوران کے صاحب زادے مزھف حسین اسد رحمہما اللہ کی تحقیق سے؛

دارالسمان کے مطبوعہ نسخہ؛ مسند حمیدی کا سرورق

الْمُبْتَاعُ»[١].

٦٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ[٢].

---

(١) إسناده صحيح.
وأخرجه البخاري في البيوع (٢٢٠٣) باب: من باع نخلًا قد أبرت أو أرضًا مزروعة - وأطرافه الكثيرة -، ومسلم في البيوع (١٥٤٣) باب: من باع نخلًا عليها ثمر.
وأخرجه عبد الرزاق (١٤٦٢٠)، وأبو عبيد في غريب الحديث (١/ ٣٥٠)، والطبراني (١٣١٣٠) من طرق: عن الزهري، به
وقد استوفينا تخريجه في « مسند الموصلي » برقم: (٥٤٢٧، ٥٤٠٨، ٥٤٦٨، ٥٤٧٩)، وفي « صحيح ابن حبان » برقم: (٤٩٢١، ٤٩٢٢، ٤٩٢٣).
وأخرجه ابن حزم في « المحلى » (٨/ ٤١٣) من طريق: عبد الرزاق، حدثنا معمر، عن الزهري، بهذا الإسناد.

(٢) إسناده صحيح.
وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.
وأخرجه مالك في الموطأ (١/ ٧٥) في الصلاة، باب: افتتاح الصلاة، من طريق: الزهري، به.
ومن طريق مالك أخرجه الشافعي (١/ ٧١)، والبخاري في كتابه: قرة العينين في رفع اليدين في الصلاة، ص: (٧)، وأبو داود في الصلاة (٧٤٢) باب: افتتاح الصلاة، والنسائي في الافتتاح (٢/ ١٢٢) باب: رفع اليدين حذو المنكبين، والدارمي (١/ ٢٨٥)، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١/ ٢٢٣)، والبيهقي في السنن الكبرى (٢/ ٦٩)، والبغوي (٥٥٩).
وقد استوفينا تخريجه في « مسند الموصلي » برقم: (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، =

الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی اور الشیخ مزھف حسین اسد رحمہ اللہ کے محققہ نسخہ مسند حمیدی میں حدیث کے الفاظ؛ دیگر تحریف شدہ نسخوں سے مختلف ہے۔ اس میں ''وَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ'' ہے

''ہمیں حمیدی نے بیان کیا انھوں نے کہا ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ ان کے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی (رفع الیدین کرتے)، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے۔''

❁...درست متن کے مصادر:

1 . مخطوطة مسند الحميدی ، مكتبة الظاهرية دمشق۔ (نسخه الظاهرية) مكتوب بخط: أحمد بن نصير المقرئ۔ عام كتابة المخطوطة: 689 هجری .

2 . مسند الحميدی ، مطبوعة دارالسقا دمشق۔ بتحقيق: حسين سليم أسد الدارانی۔ طبعة 1996 ميلادی۔ (المجلد: 1 ، صفحة: 515 ، حديث ، 626)

3 . مسند الحميدی ، مطبوعة دارالمامون للتراث بيروت۔ بتحقيق: حسين سليم أسد الدارانی۔ طبعة 2002 ميلادی۔ (المجلد:1 ، صفحة:515 ، حديث ، 626)

[درحقیقت دارالمامون نے بھی دارالسقا دمشق کا نسخہ ہی شائع کیا ہے۔ ہم نے اس طباعت کا حوالہ اس لیے درج کیا ہے کہ اگر کسی کے پاس یہ طبع ہو تو حوالہ تلاش کرنے میں دشواری نہ ہو۔]

4 . مسند الحميدی ، مطبوعة دارابن حزم القاهرة۔ بتحقيق: محمود عبدالله الشيمی ، جابر دربالة مشاضی ، عمر عدلی الرمحی۔ الطبعة الأولى 2017 ميلادی۔ (جزء:1 ، صفحه:412 ، حديث ، 626) .

5 . مسند الحميدی (دارالتاصيل القاهرة) الطبعة الأولى۔ (16/2 ، حديث ، 628) .

6 . مسند الحميدی ، مطبوعة أهل الحديث ٹرسٹ كراچی و إدارة إحياء السنة گھر جاکھ گوجرانواله۔ بمراجعت: خالد سلفی ، (حديث:614) .

❁...حقیقت حال:

جس طرح مسند ابی عوانہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں واؤ حذف کر کے اس کا مفہوم تبدیل کیا گیا۔ اسی طرح مسند حمیدی میں بھی اس حدیث کے متن میں الفاظ کا اضافہ کر کے اسے رفع الیدین کے اثبات سے پھیر کر رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنا دیا گیا ہے۔

الجزء الأول من مسند الإمام أبي بكر

مسند حمیدی کے قدیم و مکمل مخطوطہ؛ مکتبة العمریة کے نسخہ کا سرورق

حدثنا الحميدي قال ثنا سفيان ...

سالم بن عبد الله عن ابيه انه سمع رسول الله صلى الله

عليه وسلم على المنبر يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل

حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا عبد الله

دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا اسمعيل ابن

امية وايوب السختياني عن نافع عن ابن عمر عن النبي

صلى الله عليه وسلم مثله ٥ حدثنا الحميدي قال حدثنا

سفين قال ثنا الزهري عن سالم عن ابيه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل

فكلوا واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم

حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري

عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اذا استاذنت احدكم امراته الى المسجد فلا يمنعها قال

سفين نرى انه بالليل ٥ حدثنا الحميدي قال حدثنا

سفين قال ثنا الزهري وحدي وليس معي ولا معه

احد قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للذي

باعه الا ان يشترطه المبتاع ومن باع نخلا بعد ان تؤبر

فثمرها للبائع الا ان يشترطه المبتاع ~~وعن باع نخلا~~

ابن عمر ٥ حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري

قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه قال رايت رسول

الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة يرفع يديه حذو

منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه

من الركوع ولا يرفع بين السجدتين ٥ حدثنا

مسند حمیدی؛ نسخہ مکتبۃ العمریۃ؛ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ

"مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ"

حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد
ما يرفع رأسه من الركوع ولا يرفع بين السجدتين حدثنا الحميدي قال ثنا الوليد بن
مسلم قال سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا أبصر رجلا
يصلي لا يرفع كلما خفض ورفع حصبه حتى يرفع يديه حدثنا الحميدي
ثنا سفيان ثنا الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا
الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا حسد إلا في اثنتين
رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار ورجل آتاه الله مالا
فهو ينفق منه آناء الليل وآناء النهار حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري عن
سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا
النار في بيوتكم حين تنامون حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا والله الزهري
عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب
لا جناح على من قتلهن في الحل والحرم الغراب والحدأة والعقرب
والفأرة والكلب العقور فقيل لسفيان إن معمرا يرويه عن الزهري
عن عروة عن عائشة فقال ثنا والله الزهري عن سالم عن أبيه ما ذكر
عروة عن عائشة حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا الزهري عن سالم عن
أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين
والأبتر فإنهما يلتمسان البصر ويسقطان الحبل قال وكان عبد الله بن عمر
يقتل كل حية وجدها فأبصره أبو لبابة أو زيد بن الخطاب وهو يطارد
حية فقال إنه قد نهي عن ذوات البيوت قال سفيان قال الزهري
إنا نقول فيه ... حدثنا الحميدي ثنا سفيان ثنا
الزهري عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشؤم
في ثلاث في الفرس والمرأة والدار فقيل لسفيان فإنهم يقولون فيه
حمزة قال سفيان ما سمعت الزهري ذكر في هذا الحديث حمزة

فأبصره

مسند حمیدی کے مخطوطہ مکتبة الظاهرية: میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ

"مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ"

مسند

الإمام أبي بكر عبد الله بن الزبير القرشي

الحميدي

المتوفى سنة (٢١٩) هـ

الجزء الأول

١ - ٧٤٤

حقق نصوصه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد

« الداراني »

دار السقا

دمشق - داريا

الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے؛ دار السقا دمشق کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلاَ يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ[١].

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال:حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد ابن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلاً يُصَلِّي لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ[٢] حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ[٣].

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال:حدثني سالم

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالعِشَاءِ[٤].

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَحَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»[٥].

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الإفتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.

وقد استوفينا تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثاً في السفر – وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨.....) –، ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

ولتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی رحمہ اللہ کے مطبوعہ نسخہ میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ

مسند

الإمام أبي بكر عبد الله بن الزبير القرشي

الحميدي

المتوفى سنة (٢١٩) ھ

الجزء الأول

١ - ٧٤٤

حقق نصوصه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد الداراني

دار المأمون للتراث

دار المغني للنشر والتوزيع

[الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی رحمہ اللہ کے محققہ نسخہ مسند حمیدی؛ مطبوعہ: دار المامون دمشق کا سرورق

نسخہ دار السقاد مشق کا نسخہ ہی دار المامون سے طبع ہوا ہے]

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ[1].

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد ابن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلاً يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ[2] حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ[3].

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال: حدثني سالم

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ[4].

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»[5].

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الإفتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.

وقد استوفينا تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثاً في السفر - وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨....) -، ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

ولتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

دارالمامون دمشق سے مطبوع؛

الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی رحمہ اللہ کے محققہ نسخہ مسند حمیدی میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کا متن

مسند الحميدي

للإمام أبي بكر عبد الله بن الزبير القرشي

المتوفى سنة ٢١٩ هـ

أشرف على تحقيقه

فضيلة الشيخ مصطفى بن العدوي

حقق نصوصه وخرج أحاديثه

محمود عبد الله الشيمي — جابر دربالة مشاضي

عمر عدلي الرحي

الجزء الأول

دار ابن حزم

القاهرة

الشیخ محمود عبداللہ الشیمی، الشیخ جابر دربالۃ مشاضی اور الشیخ عمر عدلی الرحی کی تحقیق سے:

دار ابن حزم قاہرہ، کے مطبوعہ نسخہ: مسند حمیدی کا سرورق

أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ»(١).

٦٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ»(٢).

٦٢٧ - حَدَّثَنَا [٨٦/أ] الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَاقِدٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ(٣).

---

(١) [صحيح] أخرجه البخاري (٢٣٧٩) و مسلم (١٥٤٣/٨٠) و أبو داود (٣٤٣٣) و الترمذي (١٢٤٤) و النسائي (٤٦٣٦) و ابن ماجه (٢٢١١) وغيرهم من طريق الزهري عن سالم بن عبد الله عن أبيه مرفوعًا.

(٢) [صحيح] أخرجه البخاري (٧٣٥، ٧٣٦) ومسلم (٣٩٠/ ٢١) و أبو داود (٧٢١، ٧٢٢) و الترمذي (٢٥٥، ٢٥٦) و ابن ماجه (٨٥٨) و النسائي (٨٧٦)، وغيرهم من طرق عن الزهري بإسناده.

(٣) [متنه غريب بهذا اللفظ] أخرجه البخاري في رفع اليدين (١٤) و الدارقطني في السنن (١١١٨) و البيهقي في معرفة السنن و الآثار (٣٣٦١) و ابن حجر في إتحاف المهرة (١٠٥٣٧) و ابن عبد البر في الاستذكار (٤١١/١) وفي التمهيد (٢٢٤/٩) و عبد الله بن أحمد في «مسائل أحمد» (٧٠/١) (٢٥٣) و الخطيب البغدادي في السابق و اللاحق (٥٩/١) وأبو الحسين بن أبي يعلى في طبقات الحنابلة (٢٠٩/١) و السهمي في تاريخ جرجان ٤٧٦/١،و غيرهم من طريق الوليد بن مسلم، عن زيد بن واقد، عن نافع، أن عبد الله بن عمر.

وقال الدارقطني في العلل (٢٩٠٣):"وسئل عن حديث نافع عن ابن عمر عن النبي: أنه كان إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حذو منكبيه.... "

دارابن حزم قاہرہ مصر کے مطبوعہ نسخہ: مسند حمیدی میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ

ديوان الحديث النبوي

(١٥)

المسند

للإمام أبي بكر عبد الله بن الزبير الحميدي

المجلد الثاني

تحقيق ودراسة

مركز البحوث وتقنية المعلومات

دار التأصيل

دار التاصیل القاہرہ مصر کی ریسرچ کمیٹی کے کبار علماء کی تحقیق سے، شائع شدہ مسند حمیدی کا سرورق

[یہ نسخہ اب تک کے مطبوع نسخہ ہائے مسند حمیدی میں معتبر اور بہتر تحقیق شدہ نسخہ ہے]

٥ [٦٢٦] حدثنا الحُمَيْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ۩ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا» .

قَالَ سُفْيَانُ : يَرَوْنَ(١) أَنَّهُ بِاللَّيْلِ .

٥ [٦٢٧] حدثنا الحُمَيْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحْدِي وَلَيْسَ مَعِي(٢) وَلَا مَعَهُ أَحَدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ(٣) الْمُبْتَاعُ(٤) ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ(٥) ، فَثَمَرُهَا(٦) لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ(٧)» .

٥ [٦٢٨] حدثنا الحُمَيْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ(٨) مَنْكِبَيْهِ(٩) ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ(١٠) السَّجْدَتَيْنِ .

---

٥ [٦٢٦] [التحفة : خ م س ٦٨٢٣] [الإتحاف : مي خز حم ٩٥٨٥] .

۩ [ص ٥٥/ ب] . (١) في (ج) : «ترونه» ، وفي (ص) : «يرونه» .

٥ [٦٢٧] [التحفة : م د س ق ٦٨١٩] [الإتحاف : مي جا حم ٩٦٥٣] .

(٢) قوله : «وليس معي» ليس في (ص) . (٣) في (ص) : «يشترط» .

(٤) المبتاع : المشتري . (انظر : المرقاة) (٦/ ٩٣) .

(٥) في (ج) : «يوبر» ، ودون نقط في (ن) ، والمثبت من (م) ، والضبط المثبت بتشديد الباء من (م) ، وهو بغير ضبط في بقية النسخ ، ويجوز في ضبطه فتح الهمزة مع تشديد الباء أو سكون الهمزة مع تخفيف الباء ، وينظر : «شرح سنن أبي داود» لابن رسلان (١٤/ ٣٠٢) .

تأبير النخل : تلقيحه . (انظر : اللسان ، مادة : أبر) .

(٦) في (ن) : «فتمرها» ، والمثبت من (م) ، (ج) .

(٧) قوله : «ومن باع نخلا بعد أن تؤبر فثمرها للبائع إلا أن يشترطه المبتاع» ليس في (ص) . [ن ٦٥/ ب] .

٥ [٦٢٨] [التحفة : م د ت س ق ٦٨١٦] [الإتحاف : ط مي خز جا طح حب قط حم ٩٥٦٨] .

(٨) الحذو والحذاء والمحاذاة : المقابل . (انظر : النهاية ، مادة : حذا) .

(٩) المنكبان : مثنى المنكب ، وهو : ما بين الكتف والعنق ، والجمع : المناكب . (انظر : النهاية ، مادة : نكب) .

(١٠) قوله : «ولا يرفع بين» في (ج) ، (ص) : «فلا يرفع ولا بين» .

چار معتبر قلمی نسخوں کے پیش نظر کبار محققین کی تحقیق سے شائع شدہ دار التاصیل مصر کے مطبوعہ نسخہ؛ مسند حمیدی میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درست الفاظ: ”مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ“

جب مسند حمیدی کے اصل اور قدیمی مخطوطہ (قلمی نسخہ) میں اضافی الفاظ نہیں ہیں تو محققین کو کیا پڑی ہے کہ اصل عبارت کی بجائے من چاہی عبارت ترتیب دے کر رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں تبدیلیاں کریں۔ مخطوطہ اور تحریف زدہ نسخوں کے تقابل سے جو حقیقت آشکار ہوتی ہے اس کی وضاحت حسب ذیل ہے:

❁...مسند حمیدی میں تحریف کی وضاحت:

علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع شدہ مسند حمیدی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی (زیر بحث) حدیث کی سند اور متن دونوں میں حذف اور تحریف جیسی خرابیاں موجود ہیں۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❁...سند میں حذف:

قدیمی و اصل قلمی نسخہ (مخطوطہ: نسخہ العمریۃ اور نسخہ ظاھریہ) میں اس حدیث کی سند میں زہری سے پہلے ''سفیان'' کا نام ہے۔ سند اس طرح ہے:

''حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ:رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''

حوالہ کے لیے گذشتہ سطور میں ''درست متن کے مصادر'' کے تحت مذکور حوالہ جات دیکھیے۔

لیکن علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کے نسخہ میں ''سفیان'' کا نام چھوڑ دیا گیا ہے۔

''حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَن اَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ . . .''

حوالہ کے لیے گذشتہ سطور میں ''تحریف شدہ متن کے مصادر'' کے تحت مذکور حوالہ جات دیکھیے۔

❁...متن میں تبدیلی:

اسی طرح قلمی نسخہ (مخطوطہ/نسخہ ظاہریہ) میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے:

''. . . مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ''

جبکہ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کے محققہ نسخہ میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے:

''. . . مِنَ الرُّكُوعِ فَلا يَرفَعُ وَلا بَينَ السَّجدَتَينِ''

غور کیجیے: مسند حمیدی کے مخطوطہ میں (وَلا يَرفَعُ) ہے۔ جسے تبدیل کر کے (فَلا يَرفَعُ) کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مخطوطہ میں (يَرفَعُ) کے بعد اور (بَينَ) سے قبل (وَلا) نہیں ہے۔ لیکن علامہ اعظمی دیوبندی رحمہ اللہ کے نسخہ میں یہ اضافہ واضح موجود ہے۔ اور اسی اضافے کی وجہ سے حدیث کا سارا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔

یہ اضافہ (بقول علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ) دارالعلوم دیوبند کے نسخہ (مسند حمیدی) میں ہے۔ اور انھوں نے مسند حمیدی پر تحقیق و تعلیق کا کام کرنے کے لیے اسی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے۔ ❶

✿ ...تعجب اور افسوس ہے......!

کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ نے (احمد بن النصیر المقرئ کے مکتوب) مکتبہ الظاہریہ دمشق کے قدیمی اصلی قلمی نسخہ سے بھی استفادہ کیا تھا۔ ❷ لیکن افسوس کہ انھوں نے قدیمی قلمی اصل نسخہ سامنے ہونے کے باوجود حدیث کے الفاظ درست نہیں کیے بلکہ انھیں دارالعلوم دیوبند کے نسخہ کے مطابق درج کر دیا کیونکہ اس میں ان کے مسلک کی تائید تھی۔ [إنا لله و إنا إليه راجعون]

✿ ...اغلاط سے بھرپور نسخہ:

فضیلۃ الشیخ مولانا خالد سلفی (گھرجاکھی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مسند حمیدی کا جو نسخہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع ہوا ہے اس میں دوسو سے زیادہ مقامات پر غلطیاں موجود ہیں۔" ❸

پاکستان کے معروف ترین ماہر علم اسماء الرجال، مستند محقق الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے علامہ اعظمی رحمہ اللہ کے نسخہ مسند حمیدی میں چالیس مقامات پر اغلاط کی نشاندہی کی ہے۔ ❹

✿ ...مسند حمیدی کی حدیث کے صحیح الفاظ دیگر کتب میں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ یہی حدیث امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے بھی بیان کی ہے:

"ثَـنَـا سُـفيَـانُ بـنُ عُيَينَةَ ثَنَا الزُّهرِيُّ أَخبَرَنِي سَالِمُ ابن عَبدِ اللّٰهِ عَن أَبِيهِ قَالَ رَأَيـتُ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَـنـكِبَيـهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَـركَـعَ وَبَعْدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ۔اللَّفظُ لِلحُمَيدِيِّ ."

---

❶ دیکھیے: مسند الحمیدي (مقدمة): 3,2/1 ۔بتحقیق حبیب الرحمن الأعظمی۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ احناف کے جید و معتبر عالم اور اپنے دور کے کبار محققین میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ 1319ھ/ 1901ء کو پیدا ہوئے اور 1412ھ/ 1992ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

❷ دیکھیے: مسند الحمیدي (مقدمة): 19,4/1۔ بتحقیق حبیب الرحمن الأعظمی .

❸ مقدمة، مسند الحمیدی، بمراجعت، خالد سلفی، مطبوعة إحیاء السنة گرجاکھ گوجرانوالا .

❹ تحقیقی، اصلاحی و علمی مقالات، حافظ زبیر علی زئی:6/412-418 .

’’ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انھوں نے کہا ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے بیان کیا، کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تب بھی رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ یہ الفاظ حمیدی کے ہیں۔‘‘ [1]

✿...قابل غور:

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں واضح طور پر رفع الیدین کا اثبات موجود ہے۔ اور انھوں نے حدیث مکمل (سند ومتن) بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ’’وَاللَّفْظُ لِلْحُمَيْدِي‘‘ یعنی: ’’یہ الفاظ حمیدی کے ہیں۔‘‘

اور امام ابونعیم رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث کے متن میں بھی ’’فَلا يَرفَعُ‘‘ کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ جس سے واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ یہ الفاظ مسند حمیدی میں بھی نہیں تھے۔ وہاں بھی یہ حدیث اثبات رفع الیدین پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ مخطوطہ اور دیگر معتبر نسخوں سے بھی ثابت ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا مسند حمیدی اور مسند ابی عوانہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی حدیث کو متن میں خرابی کر کے رفع الیدین کی نفی پر دلیل بنایا گیا ہے۔ اس جسارت کا سہرہ کس کے سر ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بات کہنا غلط نہیں کہ اپنا مقصد پورا کرنے والوں نے حدیث کے الفاظ میں درستی کرنے کی بجائے غلطی کو مزید ٹھوس انداز سے عوام الناس کے سامنے پیش کر کے انھیں رفع الیدین سے دور کرنے کی خوب کوشش کی ہے۔ اللہ انھیں ہدایت دے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

امام حمیدی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اثبات رفع الیدین والی (زیر بحث) حدیث ذکر

---

[1] المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم، 12/2، حديث، 856.

کرنے کے بعد آپ کا یہ فعل بھی نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے۔ ❶

رفع الیدین نہ کرنے والوں کو کنکر مارنا اس بات کا ثبوت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں نماز میں رفع الیدین کرنا مسنون عمل تھا۔ اسی لیے اس سنت کے تارک پر انھیں غصہ آتا تھا۔

جو احباب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب، ترک رفع الیدین کی ضعیف روایت پیش کرتے ہیں انھیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ کسی طور ممکن نہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ترک رفع الیدین والا بیان کریں اور پھر رفع الیدین ترک کرنے والوں کو کنکر بھی ماریں۔

معزز قارئین! حقیقت یہی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبات رفع الیدین ہی روایت کیا ہے، خود بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں پر انھیں غصہ آتا تھا۔

---

❶ صحیح۔ مسند الحمیدی: (مطبوعة عالم الکتب، بتحقیق؛ حبیب الرحمن الأعظمی)، 278/2، حدیث، 615۔ (مطبوعة عالم الکتب، بتحقیق؛ حبیب الرحمن الأعظمی، دوسرا نسخه): 15/2، حدیث، 615۔ (مطبوعة دارالسمان استنبول ترکیا۔ بتحقیق؛ حسین سلیم أسد الدارانی و مزهف حسین أسد): 149/2، حدیث، 627۔ (مطبوعة دارالسقا۔ بتحقیق: حسین سلیم أسد الدارانی): 515/1، حدیث، 626۔ (مطبوعة دارالمامون۔ بتحقیق: حسین سلیم أسد): 515/1، حدیث، 626۔ (مطبوعة دارابن حزم۔ بتحقیق: محمود عبدالله الشیمی . .): 412/1، حدیث، 626۔ (مطبوعة دارالتاصیل): 16/2، حدیث، 628۔ سنن الدارقطنی: 41/2، حدیث، 1118.

[حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر عمل؛ ضروری ہے]

قَالَ عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰہِ (رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ) ...... وَکَانَ أَعلَمَ زَمَانِہِ ❶ ......: رَفعُ الأَیدِی ❷ حَقٌّ عَلَی المُسلِمِینَ بِمَا رَوَی الزُّھرِیُّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیہِ.

علی بن عبداللہ (المدینی) رحمہ اللہ ......جواپنے زمانے کے جید عالم تھے...... نے فرمایا: جو (حدیث) امام ابن شہاب زہری نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، اس کی بنا پر رفع الیدین کرنا؛ مسلمانوں کے ذمہ حق ہے۔

وضاحت

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"ھٰذَا الحَدِیثُ عِندِیْ حُجَّةٌ عَلَی الْخَلقِ، کُلُّ مَن سَمِعَہُ فَعَلَیہِ أَن یَعمَلَ بِہِ لِأَنَّہُ لَیسَ فِی إسنَادِہِ شَیءٌ."

"میرے نزدیک یہ حدیث ساری مخلوق پر حجت ہے، جس نے بھی اسے سنا ہے اس پر فرض ہے کہ اس حدیث کے مطابق عمل کرے۔ کیونکہ اس کی سند میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہے۔" ❸

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کا قول؛ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ اس حدیث کے متعلق ہے جس میں انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ یہ حدیث گذشتہ صفحات میں (حدیث نمبر: 2 پر) گذری ہے۔ جہاں حاشیہ میں اس کی مفصل تخریج بھی مذکور ہے۔

---

❶ المطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "أھل زَمَانِہ" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رفع الیدین" ہے۔

❸ تلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الرافعی الکبیر، لابن حجر: 539/1.

[سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث]

[3] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِيدِ بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرٍو ❶ قَالَ: شَهِدتُ أَبَاحُمَيدٍ فِي عَشَرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُم أَبُو قَتَادَةَ بنُ رِبعِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ۔ يَقُولُ: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: كَيفَ؟ فَوَاللَّهِ مَا كُنتَ أَقدَمَنَا لَهُ صُحبَةً وَلَا أَكثَرَنَا لَهُ تِبَاعَةً ❸ قَالَ: بَل رَاقَبتُهُ، قَالُوا: فَاذكُر۔ قَالَ: كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ۔

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی،انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن عطا نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (دیگر) دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ ان (صحابہ) میں سیدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انھوں (ابوحمید) نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں (موجود دیگر صحابہ) نے کہا: کیسے؟ اللہ کی قسم! تم ہم سے پہلے صحابی بنے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ (عرصہ) پیروی کی ہے۔ ❹ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: البتہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرپور توجہ سے دیکھا ہے۔ انھوں (دیگر موجود صحابہ) نے کہا: بیان کرو۔ (ابوحمید رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے، تب بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ ❺

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "محمد بن عمر" ہے، جو کہ خطا ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "بصلاۃ النبی" ہے۔

❸ المطبعۃ الخیریۃ، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "تباعا" جبکہ دارارقم اور مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں "اتباعا" ہے۔

❹ یعنی: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہماری نسبت تھوڑی مدت گذاری ہے۔

❺ صحیح (ن)، صحیح (ز)، حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)،

وضاحت

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث متعدد طرق سے مروی اور سند ومتن کے اعتبار سے صحیح ہے۔ یہ حدیث بھی اپنے مفہوم میں نہایت واضح اور مفصل ہے۔ اس حدیث میں چار مقامات: تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر، دوسری رکعت سے اٹھ کر؛ رفع الیدین کرنا مذکور ہے۔ اوران چاروں مقامات پر رفع الیدین کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیا ہے۔ ایک صحابی بیان کرے اور دس صحابہ ان کی تصدیق کریں اور اس صحابی کے طریقہ نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز قرار دیں تو اس کے بعد کوئی گنجائش رہ ہی نہیں جاتی کہ بعد میں آنے والا کوئی امتی رفع الیدین سے انکار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رفع الیدین والی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ رفع الیدین منسوخ یا ممنوع ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو کسی ایک صحابی کی طرف سے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ پر ضرور اعتراض کیا جاتا کہ آپ رفع الیدین کیوں کر رہے ہیں؟ یہ تو منسوخ ہوگیا تھا۔

لیکن ایسا کسی بھی صحابی نے نہیں کہا۔ کیونکہ رفع الیدین منسوخ ہی نہیں ہوا، اور نہ ہی اس سے منع کیا گیا، نہ ہی کسی نے اسے ترک کیا، بلکہ اگر اس حدیث کے پیش نظر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کبھی بھی کسی بھی وقت، کسی بھی موقع پر؛ رفع الیدین کی ممانعت کی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔ اسی لیے اس کے ترک کا صحابہ میں تصور ہی نہیں پایا جاتا تھا۔ فَلِلّٰه الْحَمْد ۔ یہ حقیقت صحیح احادیث سے ثابت شدہ ہے کہ نماز میں چار مقامات پر رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔ اور رفع الیدین کو عمداً ترک کرنا ترک سنت ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق:

بعض روایات میں مذکور ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی نماز کا مشاہدہ کر کے تصدیق کرنے والے دس صحابہ کرام میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے، اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاحیات اسی

☜☜ ح:304 ۔ سنن أبي داوٗد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، ح:730 ۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح، 862۔ أيضا باب إتمام الصلاة، ح: 1061 ۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: 105/2 ، ح، 2517 ۔ صحيح ابن حبان: 178/5 تا183/5، ح، 1865 تا 1867 ۔ صحيح ابن خزيمة: 297/1، ح، 587 ۔ مصنف ابن أبي شيبة: 213/1، ح، 2438 .

[1] شرح معاني الآثار، للطحاوي:354/15 ، حديث، 6072 ۔ مسند السراج: ص، 65، حديث، 100 .

طرح (رفع الیدین کرکے) نماز پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رفع الیدین کیا اور پھر فرمایا:

''میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔'' [1]

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کرنے سے منع کر دیا ہوتا تو ایک ہی مجلس میں موجود گیارہ صحابہ اس کو مسنون نہ کہتے، اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ میں رفع الیدین بیان کرکے اللہ کی قسم اٹھا کر اس کے اثبات پر مہر تصدیق ثبت نہ کرتے۔

حق یہ ہے کہ...!

حق یہ ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات رفع الیدین کر کے نمازیں پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رفع الیدین کرتے اور اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

لہٰذا رفع الیدین کے نسخ اور ممانعت کے تمام دعوے بے بنیاد و باطل ہیں۔

---

[1] المعجم لابن الأعرابی: 97/1، حدیث، 144۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث]

قَالَ البُخَارِيُّ: سَأَلتُ أَبَا عَاصِمٍ عَن حَدِيثِ عَبدِالحَمِيدِ بنِ جَعفَرٍ فَعَرَفَهُ۔ ❶

[4] فَحَدَّثَنِی ❷ عَبدُاللّٰہِ بنُ مُحَمَّدٍ عَنهُ حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِیدِ بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدتُ أَبَا حُمَيدٍ فِي عَشَرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُم أَبُو قَتَادَةَ بنُ رِبعِيٍّ۔ قَالَ: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ❸ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَذَكَرَ مِثلَهُ۔ فَقَالُوا كُلُّهُم: صَدَقتَ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالحمید بن جعفر کی حدیث کے بارے میں (اپنے استاذ) ابوعاصم ضحاک بن مخلد النبیل البصری رحمہ اللہ سے پوچھا تو انھوں نے اس کی تصدیق فرمائی۔ ❹

(پھر امام بخاری رحمہ اللہ ابوعاصم کی سند بھی ذکر فرماتے ہیں، کہ) مجھے عبداللہ بن محمد المسندی نے انہی (ابوعاصم) کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا: ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر دس صحابہ کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ ان (صحابہ) میں سیدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انھوں (سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر اس (راوی) نے (گذشتہ کی طرح) حدیث بیان کی۔ (ابوحمید رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) تمام (موجود صحابہ) نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية اور دار ارقم کے نسخہ میں "فَعَرَفَهُ" ساقط ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "فَقَالَ حَدَّثَنِي" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں "حَدَّثَنِي" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دار الحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صديقى اور دار ارقم کے نسخہ میں "النَّبِيِّ" ہے۔

❹ ابوعاصم، امام بخاری رحمہ اللہ کے کبار اساتذہ میں سے ہیں۔ ان کا نام ضحاک بن مخلد بن مسلم الشیبانی ہے۔

❺ صحيح (ز)، حسن (ش)، صحيح (ع)۔ ابوعاصم کی سند سے یہ حدیث ان کتب میں مذکور ہے: سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 730 - سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب إتمام الصلاة، حديث، 1061 - السنن الكبرى، للبيهقي: 2/105، حديث، 2517 .

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مفصل حدیث ذکر کرنے کے بعد اس حدیث کی مزید اسناد کی طرف راہنمائی فرمادی ہے۔ اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بیان کرنے کے بعد دوسری حدیث سے قبل یہ وضاحت فرمادی ہے کہ میں نے اپنے استاذ ابوعاصم سے اس حدیث کی باقاعدہ اور بطور خاص تصدیق کروائی تھی، تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔ ابوعاصم سے تصدیق اس لیے کروائی کہ یہ حدیث مجھے میرے دوسرے استاذ عبداللہ بن محمد المسندی نے ابوعاصم کے واسطے سے بیان کی ہوئی تھی۔ پھر ابوعاصم کی سند بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر فرمائی ہے۔

عبدالحمید بن جعفر کی توثیق:

اس حدیث کے راوی عبدالحمید بن جعفر کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا تھا۔ جس کی بنا پر بعض احباب کا کہنا ہے کہ یہ حدیث مقبول و صحیح نہیں ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں درج ذیل توضیحات قابل توجہ ہیں:

⊙... امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے متصل بعد اپنے استاذ ابوعاصم ضحاک بن مخلد الشیبانی رحمہ اللہ کی تصدیق ذکر کردی ہے۔

⊙... علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے جہاں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا عبدالحمید بن جعفر کو ضعیف کہنا بیان کیا ہے، وہاں اس سے پہلے عبدالحمید بن جعفر کی ثقاہت بھی بیان کی ہے۔ امام زیلعی رحمہ اللہ نے بیانِ کیا ہے:

"هو ثِقَةٌ وَثَّقَهُ أَحمَدُ۔ وَابنُ مَعِينٍ وَكَانَ سُفيَانُ الثَّورِيُّ يُضَعِّفُهُ"

"وہ (یعنی عبدالحمید بن جعفر) ثقہ راوی ہے، اسے امام احمد اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اسے ضعیف کہتے تھے۔"[1]

⊙... پھر امام زیلعی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"أَنَّ عَبدَ الحَمِيدِ بنَ جَعفَرٍ مِمَّن تُكُلِّمَ فِيهِ وَلَكِن وَثَّقَهُ أَكثَرُ العُلَمَاءِ وَاحتَجَّ بِهِ مُسلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَلَيسَ تَضعِيفُ مَن ضَعَّفَهُ مِمَّا يُوجِبُ رَدَّ حَدِيثِهِ"

---

[1] نصب الراية، للزيلعي: 343/1.

''عبدالحمید بن جعفر ان راویوں میں سے ہیں جن پر کلام (جرح) موجود ہے، لیکن اسے اکثر علماء نے ثقہ قرار دیا ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے تو اپنی ''صحیح'' میں اس (کی روایت) سے دلیل بھی حاصل کی ہے۔ اور جس نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا ضعیف قرار دینا اس نوعیت کا نہیں ہے کہ اس کی حدیث کو ردّ کر دینے کا موجب ہو۔''[1]

⦿...امام بیہقی رحمہ اللہ نے عبدالحمید بن جعفر کو ضعیف راوی کہنا مردود قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اس سے مروی تمام روایات میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔[2]

محمد بن عمرو رحمہ اللہ اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات:

مانعین رفع الیدین کی جانب سے ایک اعتراض کیا جاتا ہے جو تاریخ سے عدم واقفیت کی بنا پر ہے۔

اعتراض یہ ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے راوی: محمد بن عمرو بن عطا؛ کی پیدائش 40 ہجری میں ہوئی، لیکن وہ بیان کر رہے ہیں کہ میں سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مزید) دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حاضر ہوا، اور ان صحابہ میں سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حالانکہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ 38 ہجری میں وفات پا گئے تھے۔ اور ان کی نماز جنازہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت 40 ہجری میں ہوئی)۔ تو یہ کیسے درست ہوسکتا ہے کہ راوی کہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا جو میری پیدائش سے بھی دو سال قبل وفات پا گیا تھا۔[3]

[دراصل...... کچھ لوگ علم حاصل کرتے نہیں؛ بس اعتراضات کا ہنر سیکھتے ہیں...... اور عمر بھر جاہل رہتے ہیں]

معزز قارئین! مذکورہ بالا اعتراض کے جواب میں صرف ایک ہی حوالہ کافی ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ 54 ہجری؛ بلکہ اس کے بعد تک زندہ رہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے مزید دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نہیں بلکہ اس کے بعد ہوئی تھی۔ ان دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ذکر کی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے

---

1. نصب الراية، للزيلعي: 344,343/1.
2. معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2.
3. یہ اعتراض "جزء رفع اليدين، للبخاري" کا اردو ترجمہ کرنے والے، دور حاضر کے ایک معروف، پاکستانی حنفی عالم کے الفاظ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ دیکھئے: جزء القراءة و جزء رفع اليدين (مترجم، یکجا)، از: امین صفدر اوکاڑوی، ص: 258.

بیٹے زید بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ اور اس جنازہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم شریک تھے۔ اور سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مدینہ کے گورنر تھے۔ ان کا دور حکومت 48 ہجری سے 54 ہجری تک تھا۔ [1]

لہٰذا سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ کا موجود ہونا عجیب کیسے ہوگیا؟

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2.

[سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث]

[5] أَخبرنا عبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبدُالمَلِكِ بنُ عَمرٍو حَدَّثَنَا فُلَيحُ بنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بنُ سَهلٍ قَالَ: اجتَمَعَ أَبُوحُمَيدٍ وَ أَبُوأُسَيدٍ وَسَهلُ بنُ سَعدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم) فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ أَبُوحُمَيدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ): أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ ❶ فَوَضَعَ يَدَيهِ عَلَىٰ رُكبَتَيهِ۔

ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن عمرو نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے عباس بن سہل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: سیدنا ابوحمید، سیدنا ابواسید، سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک مقام پر اکٹھے تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا)، پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تب بھی ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا)، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے۔ ❷

وضاحت

اس حدیث میں رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا ہی نہیں۔ کیونکہ کسی چیز کا عدم ذکر، اس کے عدم وجود کی دلیل نہیں ہوتا۔ ❸ اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔ وہ حدیث گزشتہ صفحات میں حدیث نمبر 3 پر مذکور ہے۔

❶ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "ثُمَّ رَكَعَ" ساقط ہے۔

❷ صحیح (ن)، حسن (ز)، حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حدیث: 734 ۔ سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: 863 ۔ صحيح ابن خزيمة: 298/1، حديث، 589 ۔ مسند السراج: ص، 65، حديث، 100 .

❸ المحصول، لفخر الدين الرازى: 351/2 ـ كشف الأسرار شرح أصول البزدوى، لعلاء الدين الحنفى: 64/1 .

صحیح بخاری میں حدیث ابوحمید رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح بخاری میں بھی مذکور ہے۔لیکن اس میں رفع الیدین کا تذکرہ نہیں ہے۔ رفع الیدین سے منع کرنے والے احباب سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح البخاری کے حوالے سے بیان کر کے عوام الناس کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھئے: اس حدیث میں رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ یہاں وہ تلبیس اور دھوکہ دہی سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو رفع الیدین کے باب کے تحت ذکر نہیں کیا، بلکہ اسے تشہد میں بیٹھنے کے باب کے تحت ذکر کیا ہے۔تصدیق اور تشفی کے لیے حوالہ ملاحظہ کیجیے:

"صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد، حديث، 828"

اگر صحیح البخاری کے مذکورہ حوالہ میں موجود اس حدیث کے متن کا رفع الیدین کی نفی سے کوئی تعلق ہوتا تو یقیناً امام بخاری رحمہ اللہ اسے رفع الیدین کے باب کے تحت ذکر کرتے۔ کیا پندرھویں صدی کے مولوی صاحبان، امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر فقیہ ہیں؟ کیا یہ لوگ حدیث کے مدلول و استشہاد کو امام بخاری رحمہ اللہ سے زیادہ جانتے ہیں؟

صحیح البخاری کے متعلق احباب کا دوہرا معیار:

تعجب ہے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح البخاری کے حوالے سے رفع الیدین کی نفی میں دلیل بنانے والے احباب اس حدیث پر عمل کرنے سے تو دور بھاگتے ہیں جس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ رفع الیدین کے اثبات میں ذکر کیا ہے۔اس صحیح حدیث کے مقابل دیگر کتب سے ضعیف روایات پیش کر کے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کرنے کی بھرپور اور سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔

اگر ایسا ہی مان لیا جائے کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی صحیح البخاری میں مذکور حدیث میں رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ رفع الیدین کی نفی پر دلیل ہے۔تو اس حدیث میں ہاتھ باندھنے کا ذکر بھی نہیں ہے؛ لہٰذا رفع الیدین کی نفی ثابت کرنے والوں کو چاہیے کہ اس حدیث کے پیش نظر نماز میں، ہاتھ باندھنا بھی چھوڑ دیں۔

مزید آں کہ اس حدیث میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے تو ساتھ میں یہ بھی ذکر ہے کہ "ہاتھ کندھوں کے برابر لے جاتے" لیکن احناف بھائی اس بات پر تو عمل نہیں کرتے بلکہ ہاتھ کانوں کے برابر لے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض تو کانوں سے بھی پیچھے کی طرف لے جاتے ہیں، اور بعض کا ایسا انداز ہوتا ہے کہ ان کی جہالت خوب نظر آ رہی ہوتی ہے۔

صحیح البخاری میں سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں آخری تشہد میں تورّک کرنے کا ذکر ہے جبکہ احناف تورّک کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ ❶

سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ہی حدیث پر عمل کرنے میں یہ دوہرا معیار کیوں ہے؟ اس دوہرے معیار کے حامل بھائیوں سے قرآنی الفاظ میں سوال کرنے کے لیے ہم عرض کریں گے، کہ:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ [سورة البقرة، آیت، 85]

اس پر بھی غور کرلیں:

اگر احناف؛ رفع الیدین کے عدم ذکر والی سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رفع الیدین کی نفی ثابت کرنا چاہتے ہیں تو میری گذارش ہے کہ اپنے اسی اصول کے تحت، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اپنی نمازوں کا طریقہ بھی تبدیل کریں۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی سند سے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بیان کی ہے، جس میں انھوں نے فرمایا ہے:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَالتَّكْبِيْرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ يَسَارِهِ“

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ نیز اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔“ ❷

اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد سلام پھیرے کا ذکر ہے۔ اس کے سوا نماز کے کسی بھی رکن کا ذکر نہیں ہے۔ اور حدیث بھی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ہے، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نمازوں کو دیکھا ہے۔ اور اس حدیث کو روایت کرنے والے خود امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔

میرے حنفی بھائیو! ہمت کرو، اس حدیث سے استدلال کر کے قیام، رکوع، قومہ، سجود، جلسہ اور قعدہ وغیرہ سب کو ترک کر کے اپنی نمازوں کو صرف اور صرف تکبیر تحریمہ مع رفع الیدین اور دوطرفہ سلام کے ساتھ ادا کرنے کا اعلان کرو۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ اس حدیث میں تکبیر مع رفع الیدین اور سلام کے سوا کچھ بھی ذکر نہیں کیا گیا۔

---

❶ دیکھئے: حدیث اور اہل حدیث: صفحہ نمبر: 454 تا 465.

❷ مسند أبي حنيفة، برواية الحصكفي، مع شرح الملا علی القاری: (مكتبة المدينة كراچی) ص، 163۔ مسند أبي حنيفة، مع شرح الملا علی القاری (دارالكتب العلمية بيروت): ص 493.

اصولی بات:

اس اصول پر کسی بھی مکتبِ فکر کا اختلاف نہیں کہ اگر کسی واقعہ یا عمل کو ایک راوی نے بالتفصیل بیان کیا ہو، لیکن دوسرا راوی اسی واقعہ/عمل کو اختصار کے ساتھ اس طرح بیان کرے کہ اس کی بعض جزئیات کا تذکرہ چھوڑ جائے۔ تو اس مختصر روایت کو مفصل روایت کے مخالف بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ عدم ذکر سے ہرگز یہ مراد نہیں لیا جا سکتا کہ وہ جزئیات اس واقعہ/عمل کا حصہ نہیں۔ بلکہ جس نے بالتفصیل بیان کیا ہے اسی کی بات کو اوّلیت اور اہمیت دی جائے گی۔ کیونکہ یہ مسلّمہ اصول ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ اس بات کو آئندہ صفحات میں امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث پر تبصرہ میں مع مثال ذکر کیا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی شخص صحیح بخاری میں مذکور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو رفع الیدین کی نفی پر دلیل بناتا ہے، تو یہ اس کی جہالت ہے۔

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث دیگر کتب حدیث میں صحیح سند کے ساتھ مفصل موجود ہے۔ جس میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کا اثبات مذکور ہے۔ ❶

امام محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے متعلق امام محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مَن سَمِعَ هٰذَا الحَدِيثَ ثُمَّ لَم يَرفَع يَدَيهِ يَعنِي إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ“

”جو شخص یہ حدیث سننے کے باوجود رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا، اس کی نماز ناقص ہے۔“ ❷

معزز قارئین! اب فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ ہم نے ناقص نمازیں ادا کرنی ہیں یا مکمل؟

---

❶ صحيح ـ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، حديث: 304.

❷ صحيح ابن خزيمة: 298/1، حديث، 589. امیر المومنین فی الحدیث، الحافظ الامام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ الذہلی نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی: 258ھ) امام بخاری، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام ابوحاتم الرازی، امام ابوزرعہ الرازی اور امام ابوعوانہ رحمہم اللہ سمیت بے شمار محدثین کے استاذ تھے۔

[سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی چوتھی حدیث]

[6] حَدَّثَنَا عُبَیدُ بنُ یَعِیشَ، حَدَّثَنَا یُونُسُ بنُ بُکَیرٍ أَخبَرَنَا ابنُ إِسحَاقَ ❶ عَنِ العَبَّاسِ بنِ سَهلِ السَّاعِدِیِّ قَالَ: کُنتُ بِالسُّوقِ مَعَ أَبِی قَتَادَةَ وَأَبِی أُسَیدٍ وَ أَبِی حُمَیدٍ، کُلُّهُم یَقُولُ❷: أَنَا أَعلَمُکُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالُوا لأَحَدِهِم: صَلِّ۔ فَکَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ کَبَّرَ وَرَفَعَ۔ ❸ فَقَالُوا: أَصبتَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں عبید بن یعیش نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ عباس بن سہل الساعدی نے کہا: میں، سیدنا ابو قتادہ، سیدنا ابو اسید اور سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہم کے ساتھ بازار میں تھا۔ ان (تینوں اصحاب) میں سے ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے ایک سے کہا: نماز پڑھو۔ تو اس نے تکبیر کہی، پھر قراءت کی، پھر تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ تو انھوں (دوسرے اصحاب) نے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز، صحیح ادا کی ہے۔ ❹

---

❶ دارارقم کے نسخہ میں "أن ابن اسحاق" ہے جبکہ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "أبو اسحاق" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ دراصل یہاں: محمد بن اسحاق بن یسار المدنی، مراد ہے۔

❷ المطبعة الخیریة مصر، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یقولون" ہے۔

❸ المطبعة الخیریة مصر، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَرَفَعَ" کی جگہ "وَ رَکَعَ" ہے۔

❹ صحیح (ن)۔ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ اس حدیث کی مکمل تخریج، حدیث نمبر: 5 کے تحت دیکھیں۔ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی؛ مدلس راوی؛ نے یہ حدیث ''عن'' کے ساتھ روایت کی ہے۔ لیکن دوسری سند میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ "عَنِ ابنِ إِسحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِی عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ، العَبَّاسُ بنُ سَهلِ بنِ سَعدِ بنِ مَالِكِ بنِ سَاعِدٍ قَالَ. . . ." (ترجمہ:) ''محمد بن اسحاق نے کہا کہ عباس بن سہل بن سعد بن مالک بن ساعد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا....'' دیکھئے: صحیح ابن خزیمة: 339/1، حدیث، 681 - علامہ محمد مصطفیٰ اعظمی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

وضاحت

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث رفع الیدین کے اثبات پر بہترین اور نہایت قوی دلیل ہے۔ اس حدیث کی اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع سے قبل و بعد اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین والی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دے رہے ہیں۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز رفع الیدین کے بغیر نہیں پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین سے کبھی منع نہیں کیا تھا، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں رفع الیدین کی ممانعت یا ترک کا تصور پایا جاتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ نماز؛ ہمیشہ رہا:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَن أَبَـا حُمَيدٍ وَصَفَ صلاتَهُ الَّتِي وَاظَبَ عَلَيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَوَافَقَهُ عشرَةٌ من الصَّحَابَة"

''سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے نماز کا وہ طریقہ بیان کیا ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت (ہمیشگی) فرمائی۔ اور دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان (سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ) کے بیان کی تصدیق کی۔'' [1]

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز نہیں پڑھنا چاہتا، وہ...!

جس شخص کو مسلمان ہونے کے باوجود اس بات کا شوق اور چاہت ہے کہ اس کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ موافقت نہ کرے۔ اور عمر بھر ایسے طریقے سے نماز پڑھتا رہے جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تھا، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا؛ تو وہ شوق سے رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھے۔

لیکن جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں مسلمان ہونے کے ناطے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کے مطابق نمازیں پڑھوں، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقۂ نماز ایسا ہی تھا۔ ظاہر ہے کہ روز قیامت کامیابی اسی کو ملے گی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق زندگی گذاری ہوگی۔

---

[1] الدراية في تخريج أحاديث الهداية، لابن حجر العسقلاني: 157/1.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جنت میں وہی لوگ جائیں گے:

((مَا أَنَا عَلَيهِ وَأَصحَابِی))

''جو میرے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلیں گے۔'' [1]

معزز قارئین! فیصلہ، ہم نے کرنا ہے کہ کون سا طریقہ اپنائیں......؟

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مخالف؟ یا

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے عین مطابق؟

یقیناً ہم بحیثیت مسلمان یہی پسند کریں گے کہ ہماری نمازیں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے عین مطابق ہوں کیونکہ کوئی مسلمان نہیں چاہتا کہ نہایت محنت اور شوق سے پڑھی ہوئی اس نمازیں ضائع ہوں۔

---

[1] حسن ۔ سنن الترمذی، أبواب الإيمان، باب ماجاء فی افتراق هذه الأمة، حديث، 2641.

[سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث]

[7] حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بنُ عَبدِالمَلِكِ وَسُلَيمَانُ بنُ حَربٍ قَالَا: أَخبَرَنَا ❶ شُعبَةُ عَن قَتَادَةَ عَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں ابوالولید ہشام بن عبدالملک اور سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے نصر بن عاصم کے واسطے سے روایت کیا، کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے، تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

وضاحت

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ کر عبادات و دیگر احکام کی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع سے پہلے، اور رکوع کے بعد؛ رفع الیدین کرنا، بیان کیا ہے۔ چونکہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری سالوں میں مدینہ منورہ آئے تھے، اس لیے ان کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ نمازوں میں رفع الیدین کرنا آخری سالوں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے متعلق بعض اہم امور حسب ذیل ہیں:

❶ المطبعة الخيرية، دار ارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دار ارقم، دار الحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "کان النبی" ہے۔

❸ صحيح (ن)، صحيح (ز)، صحيح (ش)۔ صحيح(ع)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذوالمنكبين، حديث: 391۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، حديث: 859 ۔ سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين حيال الاذنين، حديث: 88۔ مصنف ابن ابی شيبة: 212/1، حديث، 2427.

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ 9 ہجری کو بصرہ سے اپنے چند ساتھیوں سمیت مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اسلام قبول کیا، عبادات اور دیگر احکام و معمولات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کی۔ پھر تقریباً بیس روز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے واپس اپنے دیس: بصرہ، آگئے۔ جب انھوں نے مدینہ سے واپسی کا ارادہ کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نصیحت فرمائی تھی، کہ:

''نماز؛ اسی طرح پڑھنا جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' [1]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین بیان کیا:

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بصرہ پہنچ کر اپنے احباب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز، زبانی بھی بیان کیا اور عملاً بھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے احباب اور اہل قبیلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے عین مطابق نماز پڑھائی۔ جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ایک بصری شاگرد عاصم بن نصر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے، کہ:

"قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ"

''سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے، تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کر کے دکھایا:

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بیان کرتے ہوئے رفع الیدین کا نہ صرف زبانی ذکر کیا؛ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کے عین مطابق اپنے اہل علاقہ اور احباب و تلامذہ کو باقاعدہ اسی طرح نماز پڑھ کر دکھائی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے بصری شاگرد ابوقلابہ الجرمی البصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے:

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافر . . . ، حدیث، 631.

[2] صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذوالمنکبین، حدیث :391۔ سنن ابن ماجة:کتاب اقامة الصلاۃ والسنة فیها، حدیث: 859 ۔ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب رفع الیدین حیال الاذنین، حدیث:88۔ مصنف ابن ابی شیبة: 212/1، حدیث، 2427 ۔ دیکھئے: گذشتہ سطور میں، حدیث نمبر: 7.

"كَبَّـرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَن يركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيهِ"

''تکبیر تحریمہ کہی، اور رفع الیدین کیا، اور جب رکوع کرنے لگے تو رفع الیدین کیا، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔''

اس طریقہ سے رفع الیدین کر کے نماز پڑھانے کے بعد سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفعَلُ هٰكَذَا"

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔'' [1]

احادیث مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے استدلال میں دھاندلی:

افسوس ہے کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایات سے دلائل لینے میں مانعین رفع الیدین کا رویّہ نہایت عجیب ہے۔ اس عجیب منطق کا اظہار کرتے ہوئے احناف کے مقتدر عالم، شارح حدیث علامہ نور الدین ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَالِكُ بنُ الحُوَيرِث وَوَائِلُ بْن حجر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمرِه فَرِوَايَتهُما الرَّفع عِنْد الرَّكوع وَالرَّفْع مِنْه دَلِيلٌ عَلى بَقَائِه وَبُطلان دَعْوَى نَسخِه ، كَيْفَ وَقد رَوَى مَالِكٌ هٰذَا جَلْسَةَ الاستِرَاحَةِ فَحَملُوهَا عَلى أَنَّها كَانَت فِي آخِرِ عُمرِهِ . . وَهذا يَقتَضِي أن يَكُونَ الرَّفع الّذِي رَوَاهُ ثَابِتًا لا مَنسوخًا لِكَوْنِه فِي آخِرِ عُمرِه عِنْدَهم))

''سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں ان صحابہ میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے اواخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔ ان دونوں صحابہ کا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین برقرار ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔ جب یہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ استراحت کو بیان کریں تو یہ لوگ (احناف) اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے اواخر کا عمل تسلیم کرتے ہیں...... یہی اصول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انہی (احناف) کے موقف کے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع و إذا رفع، حديث، 737 - صحيح مسلم:كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث:391.

مطابق رفع الیدین بھی؛ جسے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی نے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری ایام کا عمل ہونے کی بنا پر ثابت ہے، منسوخ نہیں ہے۔'' [1]

مانعین رفع الیدین سے تین سوال؟

مانعین رفع الیدین سے گذارش ہے کہ درج باتوں کے صحیح احادیث کی روشنی میں جوابات دے دیں:

①...کیا کسی بھی صحابی کی جانب سے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے طریقہ نماز پر تنقید منقول ہے؟

②...سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے قولاً اور فعلاً جو مسنون طریقۂ نماز آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوقلابہ اور نصر بن عاصم رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے؛ کیا آپ رضی اللہ عنہ کے کسی دیگر شاگرد نے اس طریقہ کے مخالف آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی بیان یا عمل؛ روایت کیا ہے؟

③...اگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے تو پھر سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق نماز پڑھنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

---

[1] حاشية السندي على سنن النسائي، لأبي الحسن السندي، 123/2 - مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحماني المباركفوري: 52/3 .

[سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث]

[8] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰہِ بنِ حَوشَبٍ حَدَّثَنَا عَبدُالوَھَّابِ حَدَّثَنَا حُمَیدٌ عَن أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیہِ عِندَ الرُّکُوعِ .

''ہمیں محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حمید الطّویل نے بیان کیا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [1]

وضاحت

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حمید الطّویل سے اس روایت کو صرف عبدالوہاب نے مرفوع بیان کیا ہے۔ درست یہی ہے کہ یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عمل ہے (یعنی: یہ حدیث موقوف ہے)۔ [2]

البتہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان بھی کیا ہے۔ اسی لیے تو آپ رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی کتاب (جزء رفع الیدین) کے آغاز میں رفع الیدین کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا بھی ذکر کیا ہے، دیکھیے: حدیث نمبر: 20، 67، 76، 99۔ [3]

---

[1] حمید الطّویل کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے (ز)۔ حسن (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة: 213/1، حدیث، 2433.
حمید الطّویل کی تدلیس کی وجہ سے اگرچہ یہ سند ضعیف ہے لیکن اس حدیث کا متن دیگر متعدد صحیح اسناد سے ثابت ہے اس لیے شواہد کی بنا پر یہ حدیث قابل حجت قرار پاتی ہے۔ ابن ملقّن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ [البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والأثار الواقعة فی الشرح الکبیر، لابن الملقن: 468/3].

[2] سنن الدارقطنی: 42/2، حدیث، 1119 (مؤسسة الرسالة بیروت).

[3] مزید دیکھیے: سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة، باب رفع الیدین إذا رکع . . . ، ح: 866.

مدنی دور کے معتبر ترین گواہ:

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت کے لیے بطور مستقل خادم، مامور ہوگئے۔ دیگر خدّام کی نسبت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریبی ترین اور محبوب ترین مدنی خادم تھے۔ مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ تاحیات وہیں مقیم رہے۔ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت پر مامور رہے۔ قصرِنبوت میں شب و روز گذارنے والے خاص ترین خادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا نمازوں میں رفع الیدین کرنا بیان بھی کیا ہے اور خود بھی نمازوں میں رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کوئی ایک بھی صحیح حدیث ایسی ثابت نہیں جس میں انھوں نے رفع الیدین کی نفی یا نسخ کی وضاحت تو درکنار؛ رفع الیدین کی نفی کے متعلق کوئی معمولی اشارہ ہی موجود ہو۔ لہٰذا: تمام مدنی دور میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین رہنے والے صحابی کا اثبات رفع الیدین بیان کرنا اور خود بھی رفع الیدین کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رفع الیدین، رسول اللہ ﷺ کی دائمی و غیر منسوخ سنت ہے۔ اس کی نفی یا ممانعت کا کوئی تصور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پایا ہی نہیں جاتا تھا۔

لیکن یہ گواہ؛ فقیہ نہیں:

ہمارے مقلّد بھائیوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پر عمل کرنے سے جان ہی چھڑا لی ہے۔ ملا جیون حنفی نے ''بیان أحوال الراوی'' کے ضمن میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ غیر فقیہ صحابی ہیں۔ [1]

غیر فقیہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ شریعت کے احکام کی سمجھ نہیں رکھتے تھے۔ اور دلائل کی رو سے کسی شرعی مسئلہ میں راہ نمائی نہیں کر سکتے تھے۔

''فقیہ'' کی حنفی تعریف اور صحابی کا غیر فقیہ ہونا:

جن احباب میں ہر تیسرا عالم فقیہ الامت، فقیہ العصر اور فقیہ الزمان قرار پاتا ہے؛ اور تا قیامت ایک سے بڑھ کر ایک فقیہ ان میں پیدا ہوتا رہے گا، ان احباب کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے کئی اصحاب رضی اللہ عنہم فقیہ نہیں ہیں۔

معزز قارئین! جن بھائیوں کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم فقیہ نہیں ہیں؛ ہم ان سے معلوم

[1] نور الأنوار مع شرح قمر الأقمار، ملا جیون الحنفی (مطبوعه مکتبه رحمانیه، پرانا ایڈیشن)، ص، 183- و (مطبوعه مکتبة البشریٰ کراچی): 509/1.

کرنے کی کوشش کریں گے کہ آخر وہ فقیہ کہتے کسے ہیں؟ کتنا بڑا عالم ہو تو فقیہ کے رتبے پر فائز ہوتا ہے؟ آخر وہ کون سا علم ہے جو اِن احباب کے پاس تو ہے لیکن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس نہیں تھا؟ جس کی وجہ سے یہ احباب تو فقیہ بن گئے لیکن (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس علم کو نہ پا سکے، اور فقیہ نہ بن سکے؟

معروف دمشقی عالم اور مفتی: علامہ محمد بن علی علاؤالدین حصکفی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَن يُدَقِّقُ النَّظَرَ فِي المَسَائِلِ الشَّرعِيَّةِ وَإِن عَلِمَ ثَلَاثَ مَسَائِلَ مَعَ أَدِلَّتِهَا"

''(فقیہ وہ ہے:) جو شرعی مسائل پر گہری نظر رکھتا ہو، اگر چہ دلائل کی روشنی میں صرف تین مسائل ہی جانتا ہو۔''[1]

کیا واقعی سیدنا انس رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے؟

معزز قارئین! قابل توجہ بات ہے کہ اہم ترین کتاب کے معتبر حنفی مؤلف کے بقول جو شخص شرعی احکام پر گہری نظر رکھنے والا اور کم از کم تین مسائل کا دلائل کی روشنی میں علم رکھنے والا ہو؛ وہ شخص فقیہ کہلاتا ہے۔

[1] الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (رد المحتار) :690/6۔ علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ کا نام محمد بن علی اور لقب علاؤالدین تھا۔ دیار بکر کے وسیع وعریض علاقہ میں دجلہ کے قریب حصن کیفا نامی شہر قلعہ سے آپ رحمہ اللہ کے اجداد کی نسبت ہونے کی بنا پر آپ رحمہ اللہ کو بھی حصکفی کہا جاتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی پیدائش 1025 ہجری کو اور وفات 1088 ہجری کو ہوئی۔ علامہ زرکلی رحمہ اللہ کے بقول آپ رحمہ اللہ کی پیدائش اور وفات دمشق میں ہوئی۔[الأعلام، للزركلي: 294/6] فقہاء حنفیہ میں آپ رحمہ اللہ معتبر و مستند تصور کیے جاتے ہیں۔ علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ نے فقہ حنفیہ کے متن پر مشتمل؛ علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی حنفی رحمہ اللہ (1004ھ) کی کتاب ''تنوير الأبصار و جامع الأبحار'' کی مفصل شرح ''الدر المختار'' کے نام سے لکھی۔ ''الدر المختار'' کو فقہ حنفیہ میں نہایت معتبر اور مستند شرح تصور کیا جاتا ہے۔ یہ کوئی معمولی شرح نہیں ہے، اس کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کے مؤلف: علامہ حصکفی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب (الدر المختار)؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لکھی ہے۔ ''الدر المختار'' پر ''ردالمحتار'' کے نام سے حاشیہ و تعلیقات لکھنے والے معروف حنفی عالم: محمد امین (المعروف) ابن عابدین الدمشقی الحنفی رحمہ اللہ علامہ حصکفی رحمہ اللہ کی اس بات کی وضاحت میں فرماتے ہیں: آپ رحمہ اللہ کو یہ شرح لکھنے کی اجازت؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح خواب کی صورت میں یا الہام کی صورت میں ملی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کی وجہ سے ہی اس شرح نے دیگر شروحات کی نسبت بلند درجہ حاصل کر لیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس شرح کے متن (تنوير الأبصار) کو بلند درجہ حاصل تھا۔ کیونکہ اس کے مصنف نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا تھا، انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا، اور پھر فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے لگ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (برکت کے لیے) مصنف کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی (یعنی: اپنا لعاب دہن اس کی زبان سے ملایا)۔[الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (رد المحتار) مقدمة: 12/1]

سوال یہ ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو تین شرعی احکام کا بھی علم نہیں تھا؟ کیا وہ شرعی احکام پر نظر رکھنے اور انھیں سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے؟

دراصل ایسی باتوں کے ساتھ عوام الناس کو بہکانے اور متعدد ایسی سنتوں سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے جن سنتوں پر امام محترم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا عمل نہیں تھا۔

تعجب ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم فقیہ نہیں؛ تو دنیا میں کون شخص فقیہ ہے؟

[سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث]

[9] حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِي أُوَيسٍ ❶ حَدَّثَنَا ابنُ أَبِي الزِّنَادِ عَن مُوسَى بنِ عُقبَةَ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ الفَضلِ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ هُرمُزَ ❷ الأَعرَجِ عَن عُبَيدِاللّٰهِ بنِ أَبِي رَافِعٍ عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ المَكتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ۔ وَيَصنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَلَا يَرفَعُ يَدَيْهِ ❸ فِي شَيءٍ مِن صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ رَفَعَ يَدَيهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ.

ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن ابی الزناد نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن فضل سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے، انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ اور جب نماز میں بیٹھے ہوتے، تب رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور تکبیر کہتے۔ ❹

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "بنُ أَبِي أُوَيسٍ" مذکور نہیں ہے۔

❷ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "هُرمُن" ہے، جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

❸ دار ابن حزم بیروت کے نسخہ میں یہاں "يَدَيه" ساقط ہے۔

❹ حسن صحيح (ن)، حسن (ز)، حسن (ش)۔صحيح (ع)۔سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه اذا قام من اثنتين، حديث، 744 ۔ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، حديث، 3423 ۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 864 ۔ صحيح ابن خزيمة: 294/1، حديث، 584۔ مسند أحمد بن حنبل، حديث: 717 (ط، بيروت)، 93/1، حديث، 717، (ط، قاهرة) ۔ سنن الدارقطني: 37/2، حديث، 1109 ۔ یہ حدیث اسی کتاب: جزء رفع الیدین میں، نمبر: 1، پر بھی مذکور ہے۔

وضاحت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اثبات رفع الیدین سے متعلق پہلی حدیث کے تحت تفصیلی بحث گذر چکی ہے۔ مزید آنکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اپنے شاگردوں کو بتانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دو رکعات سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے؛ اس بات کا بین اور ٹھوس ثبوت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات رفع الیدین کیا ہے۔ کوئی بھی نماز رفع الیدین کے بغیر ادا نہیں کی۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز رفع الیدین کے بغیر ادا کی ہوتی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ضرور بیان کرتے کہ فلاں وقت رفع الیدین منع یا ترک ہوگیا تھا۔ کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم بعثت سے یوم انتقال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گذاری اور جملہ شرعی امور سے بخوبی واقف تھے۔

[سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث]

[10] حَدَّثَنَا أَبُونُعَيمٍ الفَضلُ بنُ دُكَينٍ أَنبَأَنَا قَيسُ بنُ سُلَيمٍ العَنبَرِيُّ قَالَ: سَمِعتُ عَلقَمَةَ بنَ وَائِلِ بنِ حُجرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ❶ رَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ الرُّكُوعِ.

ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں قیس بن سلیم عنبری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے علقمہ بن وائل بن حجر کو سنا، (انھوں نے کہا) مجھے میرے اباجان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ ﷺ رکوع کرنے لگے (تب بھی) اور رکوع کے بعد بھی رفع الیدین کیا۔ ❷

وضاحت

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ 9 ہجری میں مسلمان ہونے والے صحابہ میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں دو مرتبہ حاضر ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں مرتبہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رفع الیدین کر کے نماز پڑھتے دیکھا۔ جسے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورۂ مدینہ کے احوال میں بیان فرمایا۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا دوسرا دورۂ مدینہ 10 ہجری میں تھا، آپ رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع الیدین بیان کرنا واضح کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تاحیات نماز میں رفع الیدین کرتے رہے۔

مدینہ میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی پہلی آمد:

احناف کے مقتدر و معتبر عالم، علامہ بدالدین عینی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے مدینہ

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "وَ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❷ صحیح (ن)، صحیح (ز)، حسن (ش)۔ سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب رفع الیدین عندالرفع من الرکوع، حدیث، 1055.

منورہ میں 9 ہجری کو اسلام قبول کیا تھا۔ ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جب پہلی مرتبہ (9 ہجری کو) مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز دیکھنے کا خصوصی ارادہ کر رکھا تھا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کا بخوبی مشاہدہ کیا۔ پھر بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے؛ تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک (رکوع سے) اٹھایا، تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ ❷

مدینہ میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوسری آمد:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دوبارہ خدمت نبوی میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا، اور اگلے ہی سال (10 ہجری میں) مدینہ منورہ کے لیے رخت سفر باندھا۔ مدینہ پہنچے تو سردی کا موسم تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیگر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ اور اس مرتبہ بھی آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بخوبی مشاہدہ کیا۔ پھر بیان فرمایا:

"صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ: ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ"

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر تحریمہ کہی تو رفع الیدین کیا۔ پھر چادر لپیٹ لی، اپنا بائیاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو کپڑے (چادر) میں داخل کرلیا۔ پھر جب رکوع کرنے لگے تو اپنے ہاتھوں کو (چادر سے) باہر نکالا اور رفع الیدین کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔'' ❸

---

❶ عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعینی: 274/5 ـ مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، لعبید الله المبارکفوری: 56/3.

❷ حسن صحیح ـ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاة، حدیث، 889 ـ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 196/1، حدیث، 1170.

❸ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة، حدیث، 723 ـ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب وضع یده الیمنی علی الیسری . . . ، حدیث، 54-(401)۔ اس حدیث کا باقی متن اس طرح ہے: "ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَذَكَرْتُ ☜☜

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں اپنی دوسری آمد کے احوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام صحابہ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''پہلی مرتبہ کے بعد میں دوبارہ موسم سرما میں مدینہ منورہ آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر موٹے کپڑے تھے۔ ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے حرکت (یعنی رفع الیدین) کر رہے تھے۔'' ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کا استدلال:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے استدلال کرتے ہوئے دو نہایت اہم نکات بیان فرمائے ہیں:

① ...سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی (رفع الیدین سے) مستثنیٰ نہیں کیا کہ انھوں نے رفع الیدین نہ کیا ہو۔ ❷

② ...سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں واضح کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بار بار (ایک سے زیادہ مرتبہ) رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ ❸

تھوڑا نہیں، پورا سوچیں:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو اسلام قبول کرنے کی غرض سے 9 ہجری میں پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، ❹ انھیں کیا علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز کیا ہے۔ اسی لیے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز

☜ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ بنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ: هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ'' ترجمہ: ''پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا۔ اور جب سجدوں سے سر اٹھایا تو اسی طرح رفع الیدین کیا۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔'' محمد بن جُحادہ رحمہ اللہ (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث امام حسن بصری رحمہ اللہ کے سامنے بیان کی تو انھوں نے فرمایا: یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی، بس جس نے اسے اپنا لیا سو اپنا لیا اور جس نے ترک کرنا تھا کر دیا۔ [سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين فى الصلاة، حديث، 723]

❶ حسن صحيح۔ سنن النسائى: كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال فى الصلاة، حديث، 889۔ شرح معاني الآثار، للطحاوى: 196/1، حديث، 1170.

❷ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول آئندہ صفحات میں حدیث نمبر 31 کے تحت مذکور ہے۔

❸ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول آئندہ صفحات میں حدیث نمبر 68 کے بعد مذکور ہے۔

❹ جیسا کہ ابراہیم نخعی نے بھی بیان کیا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے دور میں نمازیں نہیں پڑھی تھیں۔ [مسند أبي حنيفة، برواية الحصكفي، مع شرح الملا على القاري: (مكتبة المدينة كراچى) ص، 163 - مسند أبي حنيفة، مع شرح الملا على القاري (دار الكتب العلمية بيروت): ص 119]

بخوبی دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین ترک اور منع کر دیا تھا تو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو کس طرح نظر آ گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کیوں بیان کر دیا کہ:

''میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ ﷺ رکوع کرنے لگے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک (رکوع سے) اٹھایا، تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔'' [1]

اگر بالفرض سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ پہلی آمد کے بعد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا ہوتا تو یقیناً دوسری مرتبہ مدینہ آنے پر آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا ہے؛ تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور بیان کرتے۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کی نفی نہ کرنا بلکہ دوسری مرتبہ بھی اثبات ہی بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاحیات رفع الیدین کیا ہے۔ رفع الیدین منسوخ یا ممنوع ہرگز نہیں۔

حدیث سے استدلال میں دوہرا معیار:

مدینہ منورہ میں دوبارہ آمد کے بعد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ نبوی طریقۂ نماز والی حدیث نقل کرنے کے بعد امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سردی کے باعث اگر ہمارے اوپر چادر ہوتو ہم کندھوں کے برابر اور جب چادر نہ ہوتو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پر مکمل اور بغیر کسی تعارض و تضاد کے عمل کرتے ہیں۔'' [2]

نہایت افسوس کی بات ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث سے ہاتھ اٹھانے کی حد مقرر کرنے کے لیے تو دلیل لے لی لیکن ان احادیث میں مذکور مقامات پر رفع الیدین کرنے پر عمل کرنے کو نظر انداز کر دیا۔ [إنّا للهِ وَإنّا إليه رَاجِعُونَ]

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا منصفانہ تبصرہ:

احناف کے جید عالم، علامہ نور الدین محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا مالک بن حویرث

[1] حسن صحیح۔ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاة، حدیث، 889۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 196/1، حدیث، 1170.

[2] شرح معانی الآثار، للطحاوی: 196/1، حدیث، 1170.

اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اواخر میں نمازیں پڑھی تھیں۔ لہٰذا رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے متعلق ان دونوں صحابہ کی روایت، رفع الیدین کی بقاء (دوام) کی دلیل ہے، نیز رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ باطل ہونے کی بھی دلیل ہے۔ انھی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے جب جلسہ استراحت بیان کیا ہے تو ان لوگوں (احناف) نے اسے اس امر پر محمول کیا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اواخر میں بڑھاپے کے ایام کا عمل ہے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمداً جلسہ استراحت نہیں کیا تھا، اس لیے یہ سنت نہیں ہے۔ لہٰذا اسی استدلال (توجیہ) کا تقاضا ہے کہ ان دونوں صحابہ (سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما) نے بیان نماز میں جن مقامات پر رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے وہ بھی ان (احناف) کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے اواخر کا عمل ہونے کی بنا پر ثابت متصور ہونا چاہیے، منسوخ نہیں۔ رفع الیدین کو منسوخ کہنا تقریباً تناقض کے زمرے میں آتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو فرمایا تھا کہ نماز اسی طرح ہی پڑھنا جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ [1]

افسوس، کہ انھیں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قبول نہیں:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما کے بارے میں حنفی مقلد بھائیوں کا کہنا ہے کہ وہ تو نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی) حدیث اسی کی قبول کی جائے گی جو قریب ترین ہوتا تھا۔'' [2]

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا نامناسب تبصرہ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابراہیم نخعی نے کہا ہے کہ وہ تو بدو (دیہاتی / پینڈو) تھے انھوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے دور میں نمازیں بھی نہیں پڑھیں۔ تو کیا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر عالم ہو سکتے ہیں؟ [3]

---

[1] حاشية السندي على سنن النسائي: 123/2 - مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله المباركفوري: 52/3، 56 - علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کی بات میں لفظ ''تناقض'' سے مراد: ٹکراؤ، تعارض، تضاد اور بطلان ہے۔ یعنی اگر رفع الیدین کو منسوخ قرار دیں گے تو یہ دعویٰ صحیح احادیث سے ٹکراؤ، ان کے متضاد اور انھیں باطل قرار دینے کے مترادف ہوگا۔

[2] العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.

[3] مسند أبي حنيفة، برواية الحصكفي، مع شرح الملا على القاري: (مكتبة المدينة كراچي) ص، 163 - مسند أبي حنيفة، مع شرح الملا على القاري (دار الكتب العلمية بيروت): ص 119.

اور ایک مقام پر تو نخعی صاحب نے کمال ہی کر دیا، کہتے ہیں: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو دیہاتی تھے انھیں تو اسلامی شعائر کا پتہ ہی نہیں تھا۔ انھوں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی تھی۔ ❶

ابراہیم نخعی کی حالت، علماء کی زبانی:

آئندہ صفحات میں (حدیث نمبر: 44 کے تحت) آئے گا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے اور ان کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرنے والوں کو بے علم کہا ہے۔ لیکن مَیں (راقم الحروف / مترجم) امام بخاری رحمہ اللہ کے اشارے کی سمت یا مشار الیہ تو متعین نہیں کروں گا۔ لیکن میرا عقیدہ یقیناً یہی ہے کہ کسی بھی غیر صحابی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق کسی بھی قسم کا تبصرہ کرنے میں بے حد محتاط ہونا چاہیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق غلط اور نازیبا الفاظ ایمان کے لیے اتنے ہی مہلک ہیں جتنا کسی جان دار کے لیے زہر مہلک ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے جس اشارے کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کے متعلق احناف کا کہنا ہے کہ یہاں امام بخاری رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی کو بے علم کہا ہے۔ ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں نامناسب الفاظ کا استعمال کرنے والو کا اہل حق علماء نے ہمیشہ تعاقب کیا ہے۔ اسی ضمن میں معروف ومستند مؤرخ اور ناقد، علامہ ذہبی رحمہ اللہ ابراہیم نخعی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بہتر طور پر عربی نہیں جانتے تھے، غلطیاں کرتے تھے۔ ❸

اس پر بھی غور کریں:

ابراہیم نخعی نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ نماز پڑھتے دیکھا، وغیرہ وغیرہ.... اور آج تک احناف نے ابراہیم نخعی کے قول کو دلیل بنایا ہوا ہے۔

معروف مؤرخ اور مستند محدث امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ نے امام

---

❶ مسند أبی حنیفة، بروایة الحصکفی، مع شرح الملا علی القاری: (مکتبة المدینة کراچی) ص، 164۔ مسند أبی حنیفة، مع شرح الملا علی القاری (دارالکتب العلمیة بیروت): ص 120.

❷ جزء القراءة وجزء رفع الیدین (مترجم، یکجا) امین صفدر اوکاڑوی، ص: 308.

❸ میزان الاعتدال فی نقد الرجال، للذهبی: 75/1، 76.

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت میں چند ہی ایام گذارے تھے۔ [1]

دنیا بھر میں موجود میرے تمام احناف بھائیوں سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ ابراہیم نخعی کی بات اور امام ابن حبان رحمہ اللہ کے قول کے تناظر میں اس بات کی وضاحت کردیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن نماز پڑھنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تھوڑا عرصہ گذارنے والا صحابہ؛ فقیہ نہیں، اس کی روایت قابل قبول نہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت میں تھوڑا سا عرصہ (چند ایام) گذارنے والا امام بھی ہے، فقیہ بھی ہے، محدث بھی ہے۔ آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

---

[1] کتاب المجروحین، لابن حبان: 276/2.

نفی وممانعت کی روایات کا جائزہ

[سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب باطل روایت]

[11] قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَ رَوَى أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ بَعْدُ۔ وَحَدِيثُ عُبَيْدِاللّٰهِ [1] أَصَحُّ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ كُلَيْبٍ هٰذَا لَمْ يَحْفَظْ رَفْعَ الْأَيْدِي، [2] وَحَدِيثُ عُبَيْدِاللّٰهِ هُوَ شَاهِدٌ.

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: ابوبکر النہشلی نے عاصم بن کلیب کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا پھر اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔ [3] جبکہ عبیداللہ کی حدیث صحیح ترین ہے۔ کلیب کی اس حدیث نے ہاتھوں کو اٹھانا (رفع الیدین کرنا) محفوظ نہیں کیا (یعنی ذکر نہیں کیا)۔ اور عبیداللہ کی حدیث شاہد ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے (نمبر: 9 پر) عبیداللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ کی بیان کردہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی صحیح الاسناد حدیث بیان کرنے کے بعد کلیب بن شہاب کی بیان کردہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب ایک ضعیف روایت کی طرف اشارہ کیا ہے، تاکہ صحیح حدیث کے مقابل ضعیف روایت پیش کر کے کوئی شخص عوام الناس کو گمراہ نہ کر سکے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبیداللہ بن ابی رافع کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور عاصم بن کلیب کی اپنے والد کلیب بن شہاب الجرمی الکوفی کے واسطے سے بیان کردہ روایت کو غیر معتبر قرار دیا ہے، جس کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ

---

[1] المکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "عبداللّٰه" ہے جو کہ خطا ہے۔ دار ابن حزم کے نسخہ میں "عبيداللّٰه" ہے جو کہ صحیح ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دار ارقم، دار الحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَحَدِيثُ عُبَيْدِاللّٰهِ أَصَحُّ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ كُلَيْبٍ هٰذَا لَمْ يَحْفَظْ رَفْعَ الْأَيْدِي" ساقط ہے۔

[3] دیکھیے، موطأ امام مالک بروایة محمد بن الحسن الشيبانی (موطأ امام محمد): ح، 109.

نے شیخ المحدثین امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول بھی ذکر کیا ہے کہ عاصم بن کلیب کی سند والی روایت منکر ہے۔

اس روایت کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی طرح دیگر محدثین نے بھی غیر صحیح ، نا قابل حجت اور ضعیف قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حدیث علی رضی اللہ عنہ کی دیگر اسناد:

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اس یہ روایت مندرجہ ذیل کتب میں حسب ذیل اسناد کے ساتھ مذکور ہے:

① ... شرح معانی الآثار ، للطحاوی میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((فَإِنَّ أَبَـابكرَةَ قَدحَدَّثَنَا قَالَ: حدثنا أَبُوأَحمَدَ قَالَ: حدثنا أَبُو بكرٍ النَّهشَلِيُّ قَالَ: ثنا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ . . .))❶

② ... مصنف ابن أبی شیبۃ میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((حَـدَّثَنَا وَكِيعٌ عَن أَبِى بكرِ بنِ عَبدِ اللَّهِ بنِ قِطَافٍ النَّهشَلِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ . . .))❷

③ ... موطأ امام محمد میں اس روایت کی سند اس طرح ہے:

((قَـالَ مُـحَـمَّـدٌ أَخبَرَنَا أَبُو بكرِ بنِ عَبدِ اللَّهِ النَّهشَلِيُّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ الجَرمِيِّ عَن أَبِيهِ . . .))❸

اسناد کا ضعف:

اس روایت کی مذکورہ بالا تینوں اسناد میں عاصم بن کلیب (راوی) مشترک ہے۔ جو ضعیف راوی ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ذکر کر دیا ہے کہ انھوں نے اس روایت کو منکر قرار دیا تھا۔

مزید آنکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس اثر کو منکر قرار دیا ہے۔ ❹

---

❶ شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی: 225/1، حدیث، 1353 .

❷ مصنف ابن ابی شیبة: 213/1، حدیث، 2442 .

❸ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشیبانی (موطأ امام محمد): حدیث، 109 .

❹ مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد اللّٰه: صفحة، 74 .

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ اثر) ثابت نہیں ہے۔ ❶

عثمان دارمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت واہی (کمزور) سند کے ساتھ مروی ہے۔ ❷

مؤطا امام محمد میں دوسری سند:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ترک رفع الیدین کی یہ روایت موطأ امام محمد میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ دوسری سند سے بھی مذکور ہے۔ ذیل میں اس سند کی حقیقت دیکھئے:

سند ...: ((قَالَ مُحَمَّدٌ ، أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبَانَ بنِ صَالِحٍ ، عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ الجَرمِيِّ ، عَن أَبِيهِ . . .)) ❸

اس سند میں حدیث علی رضی اللہ عنہ کو محمد بن حسن شیبانی نے محمد بن ابان بن صالح قرشی کوفی سے روایت کیا ہے۔ اور یہ دونوں راوی ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ چند حوالہ جات حسب ذیل ہیں:

❁ ...محمد بن حسن شیبانی:

محمد بن حسن شیبانی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کذاب کہا ہے۔ ❹

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن شیبانی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت میں چند ایام ہی گذارے تھے۔ محمد بن حسن عقیدے کے اعتبار سے مرجئ تھا۔ فضل بن عیاض رحمہ اللہ نے محمد بن حسن کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا: یہ بندہ ثقہ نہیں ہے۔ ❺

علم اسماء الرجال کے معروف و مستند امام، علامہ ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن اہل حدیث (یعنی: محدثین کی صف کے آدمی) نہیں تھے۔ اور محمد بن حسن نے جو کچھ روایت کیا ہے اہل حدیث (محدثین) اس سے مستغنی ہیں۔ ❻

❁ ...محمد بن ابان بن صالح:

اس روایت کا دوسرا راوی: محمد بن ابان بن صالح کوفی، ضعیف راوی ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے

---

❶ السنن الكبرى، للبيهقي: 115/2 . ❷ السنن الكبرى، للبيهقي: 114/2 .

❸ موطأ امام مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني۔ (موطأ امام محمد): حديث، 105 .

❹ موسوعة أقوال الدارقطني في رجال الحديث وعلله: 566/2 ـ كتاب المجروحين، لابن حبان: 276/2 .

❺ كتاب المجروحين، لابن حبان: 276/2 .

❻ الكامل في ضعفاء الرجال، للجرجاني: 377/7 ، 378 .

ضعیف کہا ہے۔ ❶

امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسے غیر ثقہ کہا ہے، نیز فرمایا ہے کہ اس کے بارے تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مرجئ تھا۔ ❸

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے تو فرمایا ہے کہ محمد بن ابان بن صالح، ارجاء کا قائل تھا بلکہ مرجئ لوگوں کے سر کردہ افراد میں شمار ہوتا تھا۔ اسی لیے لوگوں نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قبول کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ❹

احناف کے معتبر عالم علامہ ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے موطأ امام محمد کی شرح میں محمد بن ابان بن صالح کے بارے میں لکھا ہے: ((هُوَ مِمَّنْ ضَعَّفَهُ جَمْعٌ مِنَ النقَّاد))

''یہ ان راویوں میں سے ہے جنھیں نقاد علماء کی ایک بڑی جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔'' ❺

لہٰذا اس سند سے مروی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ترک رفع الیدین والی، روایت نا قابل حجت ہے۔

خلاصۂ تحقیق و بحث یہ ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب وہ روایت جس میں مذکور ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کیا تھا؛ اس کی سندیں ضعیف ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع الیدین:

عاصم بن کلیب کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ جبکہ عبیداللہ بن رافع رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبیداللہ کی روایت عاصم کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔

عبیداللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ کی روایت، حدیث نمبر 1، اور حدیث نمبر 9، پر مذکور ہے۔ اسے دور حاضر کے عظیم محقق علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے حسن صحیح؛ اور ان کے تلمیذ الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ❻

❶ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 297/7 ـ الجرح والتعديل، لابن أبی حاتم الرازی: 199/7 ـ ميزان الاعتدال، للذهبی:453/3.

❷ الضعفاء والمتروكون، للنسائی:90ـ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 297/7.

❸ ميزان الاعتدال، للذهبی:453/3. ❹ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: 297/7.

❺ التعليق الممجد علی موطأ محمد، لعبدالحی الكنوی: 303/1.

❻ دیکھئے: سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه . . . ، حديث، 744ـ سنن الترمذي:أبواب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، حديث، 3423 (بتحقيق، عصام موسی هادی).

[ایک اصولی بات سمجھئے]

فَإِذَا رَوَىٰ رَجُلَانِ عَنْ مُحَدِّثٍ قَالَ أَحَدُهُمَا: رَأَيْتُهُ فَعَلَ، وَقَالَ الآخَرُ: لَمْ أَرَهُ فَعَلَ ❶۔ فَالَّذِي قَالَ: قَد ❷ رَأَيْتُهُ فَعَلَ فَهُوَ شَاهِدٌ، وَالَّذِي قَالَ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ هُوَ بِشَاهِدٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَحْفَظِ الْفِعْلَ۔

وَهٰكَذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِشَاهِدَيْنِ ❸ ......شَهِدَا...... أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ ......بِإِقْرَارِهِ......وَشَهِدَ آخَرَانِ ❹ أَنَّهُ لَمْ يُقِرَّ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ يَقْضِي بِقَوْلِ الشَّاهِدَيْنِ اللَّذَيْنِ شَهِدَا بِإِقْرَارِهِ وَيَسْقُطُ مَا سِوَاهُ۔❺

وَكَذٰلِكَ قَالَ بِلَالٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ، فَأَخَذَ ❻ النَّاسُ بِقَوْلِ بِلَالٍ؛ لِأَنَّهُ شَاهِدٌ، وَلَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ حِينَ لَمْ يَحْفَظْ۔

جب دو آدمیوں نے کسی ایک محدث سے روایت بیان کی ہو، اور ان میں سے ایک نے کہا ہو کہ میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے کام کیا۔ اور دوسرے آدمی نے کہا ہو کہ میں نے نہیں دیکھا کہ اس نے کام کیا۔ تو جس آدمی نے کہا ہو: میں اسے دیکھا ہے کہ اس نے کام کیا ہے، وہ شاہد ہوگا، اور جس نے کہا ہو: میں نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے کام کیا ہے، وہ شاہد نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس آدمی نے کام یاد نہیں رکھا۔

اسی طرح عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے ان دو گواہوں سے کہا تھا......جنھوں نے ان کے سامنے گواہی دی تھی...... کہ فلاں آدمی کے ذمہ...... اس کے اقرار کے مطابق...... فلاں آدمی کے ایک ہزار درہم ہیں۔ اور باقی دو (گواہوں) نے یہ گواہی دی تھی کہ اس آدمی نے کسی بھی چیز کا اقرار نہیں کیا (یعنی اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے)۔ تو وہ (مقروض) ان دو گواہوں کی گواہی کے پیش نظر ادائیگی کرے گا، جنھوں نے اس کے اقرار کے مطابق (ایک

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں 'فَعَلَ' نہیں ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قد" نہیں ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كَشَاهِدَيْنِ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "شَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "لَمْ يَقِرّ بِشَيْءٍ يُعمَلُ بِقَوْلِ الشَّاهِدَيْنِ وَ يُسقط مَاسِوَاهُ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لَمْ يَقِرّ بِشَيْءٍ يُعمَلُ بِقَوْلِ الشَّاهِدِ وَ بِسقطِ مَاسِوَاهُ" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَأَخذ" ہے۔

ہزار درہم بقایا ہونے کی) گواہی دی ہے۔ اور باقی گواہی ساقط ہو جائے گی۔ [1]

اور اسی طرح سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) نماز نہیں پڑھی۔ تو لوگوں (محدثین) نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا قول قبول کیا۔ کیونکہ وہ (سیدنا بلال رضی اللہ عنہ) گواہ ہیں۔ اور لوگوں (محدثین) نے ان کے قول کو (سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے مقابل) نظر انداز کر دیا جنھوں نے کہا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ انھوں نے یاد نہیں رکھا۔

---

[1] امام حمیدی رحمہ اللہ کا یہ قول امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے۔ دیکھیے: صحیح البخاري: کتاب الشهادات، باب إذا شهد شاهد أو شهود بشيء وقال آخرون: ما علمنا ذلك، يحكم بقول من شهد۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ میں نفل پڑھنے سے متعلق سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں متعدد مقامات پر نقل کی ہے۔ صحیح البخاري: أبواب التطوع، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، حديث، 1167۔ اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے لیے دیکھیے: سنن النسائي: كتاب مناسك الحج، باب التكبير في نواحي الكعبة، حديث، 2913، حديثٌ صحيحٌ.

[حدیث علی رضی اللہ عنہ ضعیف ہے]

وَ[1] قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بنُ مَهْدِيٍّ: ذَكَرتُ لِلثَّورِيِّ حَدِيثَ النَّهشَلِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ فَأَنكَرَه.

امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے سامنے ابوبکر نہشلی کی عاصم بن کلیب سے (مروی) حدیث کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے منکر قرار دیا۔

وضاحت

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ترک رفع الیدین والی روایت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ کا قول ذکر کر دیا ہے۔

اس روایت کے ضعف کے متعلق گذشتہ صفحات میں ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب باطل روایت'' کے تحت تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

صحیح اسناد کے ساتھ مروی احادیث سے ثابت ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت (پہلے تشہد) سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اسی کتاب کے آغاز میں حدیث نمبر: 1 اور دیگر میں مذکور ہے۔

---

[1] المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''و'' نہیں ہے۔

سجدوں میں رفع الیدین کی نفی

[12] حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ یُوسُفَ أَنبأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ [1] إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَكَانَ لَا يَفعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔

ہمیں عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں امام مالک نے بتایا، انھوں نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ (انھوں نے فرمایا): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ نیز جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ [2]

وضاحت

سجدوں میں رفع الیدین:

مذکورہ حدیث میں سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی نفی بیان ہوئی ہے۔ اس مسئلہ پر حدیث نمبر 2 کے تحت تفصیلی بحث ہوچکی ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ نماز میں رکوع کے رفع الیدین کو منسوخ، متروک، ممنوع اور کبھی معدوم قرار دینے جیسی مختلف ناکام کوششوں میں سے ہمارے بھائیوں کی ایک کاوش سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب کر کے ایسی خانہ ساز و من گھڑت روایت پیش کرنا بھی ہے، جس کی سند مذکورہ بالا حدیث (نمبر 12) کی سند سے مستعار لی گئی۔ اور بڑے شدّ ومدّ سے بیان کر کے نماز میں رکوع کے

---

[1] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "هذو منكبيه" ہے، جو کتابت کی غلطی ہے۔

[2] صحیح (ش) صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع اليدين في التكبيرة، حديث، 735۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو منكبين، حديث، 390۔

رفع الیدین کی نفی کی گئی۔

اس من گھڑت روایت کی حقیقت جاننے سے قبل یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ؛ دونوں ادوار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہے ہیں؛ حتی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی آخری نماز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی تھی۔ اس لیے رفع الیدین کے متعلق جو بات سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہوگی وہ نہ صرف اہم؛ بلکہ فیصلہ کن ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نمازوں کے گواہ:

ایک موقع پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

"صَلّٰی بِنَا النَّبِيُّ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ . . ."

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی عمر کے آخری ایام میں نمازِ عشاء پڑھائی...'' [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نمازوں کی اقتدا اور مشاہدہ کیا تھا۔

دوسری طرف صحیح ترین سند کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ تابعی (نافع) بتاتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے، تب بھی رفع الیدین کرتے، جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، تب بھی رفع الیدین کرتے، بلکہ جب دو رکعتوں سے تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تب بھی کھڑے ہو کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

اگر آخری نمازوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نمازیں پڑھنے والے صحابی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے، تو اس میں واضح دلیل ہے کہ نمازوں میں (تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر) رفع الیدین کرنا منسوخ و ممنوع نہیں، بلکہ مسنون تھا۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب العلم، باب السمر في العلم، حديث: 116 - صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب قوله((لا تأتي مائة سنة وعلى الأرض . .))، حديث: 217 - (2537).

[2] دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، 739 - سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 741.

کیا کسی کا یہ عقیدہ ہے؟

کیا تارکین رفع الیدین کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رفع الیدین ترک کر دینے اور اس کا علم ہونے کے باوجود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ، خاکم بدہن) رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف، اپنی نمازوں میں رفع الیدین کیا۔ اور ترک کا ذکر کیے بغیر آپ ﷺ کے عمل کے طور پر رفع الیدین کو بیان کر دیا؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت:

اب آتے ہیں اس من گھڑت روایت کی طرف جس سے رفع الیدین کی نفی پر دلیل لی جاتی ہے۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

"۔ ۔ ۔ ۔ ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُودُ"

"امام مالک نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے روایت کیا کہ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے، پھر ایسا نہیں کرتے تھے۔"[1]

❀ ...یہ روایت موضوع ہے:

اس روایت سے مانعین رفع الیدین نے زبردست دلیل حاصل کرنے کی کوشش کی؛ کہ رسول اللہ ﷺ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے بعد میں نہیں کرتے تھے۔

اس خودساختہ روایت کی حقیقت علماء حق نے واضح کر دی۔ امام حاکم رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

"هٰذَا بَاطِلٌ، مَوضُوعٌ، وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُذْكَرَ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ التَّعَجُّبِ أَوِ الْقَدْحِ، فَقَدْ رُوِّينَا بِالأَسَانِيدِ الزَّاهِرَةِ عَنْ مَالِكٍ بِخِلَافِ هٰذَا، وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ"

"یہ روایت باطل اور موضوع ہے، اسے صرف اس کا ضعف بیان کرنے کے لیے ذکر کرنا جائز ہے۔ جبکہ ہمیں صحیح اسناد کے ساتھ امام مالک کی سند سے ایسی روایات بیان کی گئی ہیں جو اس روایت کے

---

[1] الخلافيات، للبيهقى: 386/2، حديث، 1758 ـ نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعى: 404/1.

برعکس ہیں۔ اور مالک بن انس، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس (جھوٹی) روایت سے بری ہیں۔'' [1]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

"مَنْ شَمَّ رَوَائِحَ الْحَدِيْثِ عَلٰى بُعْدٍ؛ شَهِدَ بِاللّٰهِ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ."

''جو شخص حدیث سے معمولی شغف رکھتا ہے، وہ بھی اللہ کو گواہ بنا کر (حلفاً) کہہ سکتا ہے کہ یہ روایت من گھڑت (موضوع) ہے۔'' [2]

اس بحث سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جس حدیث میں رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے وہ صحیح ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی نمازوں میں رفع الیدین کرنا چاہیے۔ اور جس روایت میں تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین کی نفی ہے، وہ روایت بے بنیاد اور جھوٹی ہے، لہٰذا اس پر کسی صورت عمل نہیں کیا جائے گا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب دوسری روایت:

تارکین رفع الیدین کی طرف سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ایک ایسی روایت پیش کی جاتی ہے کہ جس کے بعد انھوں نے سمجھا کہ ہم نے میدان مارلیا ہے۔ اور رفع الیدین کو منسوخ ثابت کردیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت بھی موضوع و من گھڑت ہے۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ أَيْدِيَنَا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَثَبَتَ عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ."

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم نماز کے شروع میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو نماز میں رکوع کے وقت کا رفع الیدین چھوڑ دیا اور نماز کے شروع والا رفع الیدین باقی رکھا۔'' [3]

---

[1] نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 404/1 - الخلافيات، للبيهقي: 386/2، حديث، 1758 - علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے "بِالأَسَانِيدِ الزَّاهِرَةِ" کو "بِالأَسَانِيدِ الصَّحِيحَةِ" (صحیح اسناد) سے تعبیر کیا ہے۔

[2] المنار المنيف فى الصحيح و الضعيف، لابن القيم، ص، 138، روایت، 314.

[3] أخبار الفقهاء والمحدثين، للخشني: (باب عثمان)، ص، 214، [طبع دارالکتب العلمية بيروت] - دوسرا نسخه، صفحه، 282، 283 [طبع ہسپانیہ، 1992ء].

کتاب ہی مشکوک و باطل ہے:

یہ روایت جس کتاب (أخبار الفقهاء والمحدثین) میں مذکور ہے درحقیقت وہ کتاب ہی مشکوک بلکہ باطل ہے۔اس کتاب کے اختتام (تکمیل) پر اللہ تعالی کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود کہنے کے بعد لکھا ہے:

((و كان ذلك في شعبان من عام ۴۸۳ھ))

(ترجمہ: ''یہ تکمیل کا عمل، شعبان 483 ہجری کو ہوا'')

جبکہ اس کتاب کا مصنف؛ جس کا نام محمد بن حارث القیروانی الخشنی ہے؛ وہ 361 ہجری میں فوت ہو گیا تھا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی وفات کے ایک سو بائیس سال بعد کتاب لکھ رہا ہو؟

یہ روایت، شاذ ہے:

اس روایت کو بیان کرنے سے قبل ہی اس کے منسوب الیہ مؤلف نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے۔اور یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ شاذ روایت ضعیف اور ناقابل قبول ہوتی ہے۔لہٰذا یہ روایت اگر راویوں پر جرح و تعدیل کے بغیر بھی دیکھی جائے تو شاذ ہونے کی بنا پر مرجوح، ضعیف اور ناقابل عمل ہے۔ جب مؤلف نے اس روایت کو شاذ قرار دیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسی روایت بھی ہے جو مفہوم میں اس روایت کے مخالف ہے، لیکن اِس کی نسبت راجح و معتبر ہے۔لہٰذا اِس روایت کی بجائے اُسی روایت پر عمل کیا جائے گا جو اِس کے مقابلے میں راجح ہے۔

اس بات کو سادہ الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ''أخبار الفقهاء والمحدثین'' سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب، مدینہ میں رفع الیدین ترک کرنے کی روایت کو مؤلف نے شاذ کہا ہے۔اس کے باوجود کچھ احباب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس روایت کو صحیح تسلیم کروانے کے درپے ہیں۔

اگر بالفرض اس روایت کی سند کو صحیح مان بھی لیا جائے (حالانکہ وہ صحیح نہیں ہے)؛ تو شاذ ہونے کی وجہ سے بھی یہ روایت قابل قبول، قابل حجت اور قابل عمل قرار نہیں پاسکتی۔ کیونکہ شاذ، غیر مقبول (مردود) روایات کی ایک قسم ہے۔اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ اصول حدیث میں سے ایک اصول کی ایک شق یہ ہے کہ جب دو روایات صحیح ہوں لیکن آپس میں مفہوم کے اعتبار سے مخالف ہوں، تو ان میں سے اُس روایت پر عمل کیا جائے گا جس کا راوی دوسری روایت کے راوی سے زیادہ معتبر ہوگا، اور جس روایت کی اسناد زیادہ ہوں گی، یا اس میں کوئی بھی ایسی خوبی پائی جائے جو اُس روایت کو دوسری (یعنی: مخالف) روایت سے معتبر اور بہتر قرار دینے کا باعث ہو۔

تو ایسی صورت میں جس روایت میں مذکورہ خوبیاں ہوں؛ اُسے محفوظ کہا جاتا ہے اور اس کے مقابل (مخالف مفہوم والی) روایت کو شاذ کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے محفوظ روایت پر عمل کیا جاتا ہے جبکہ شاذ پر عمل نہیں کیا جاتا۔

اس اصول کے پیشِ نظر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث محفوظ (راجح، معتبر اور قابل عمل) ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

جبکہ اس کے مقابل "أخبار الفقهاء والمحدثين" سے پیش کی گئی روایت شاذ (مرجوح، نا قابل عمل) ہے۔

❀...دو روایات میں تقابل:

جس روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا (یعنی: اثبات) بیان کیا ہے۔ اور ہم نے اسے راجح قرار دیا ہے؛ اس روایت کا "راجح" اور دوسری کا "مرجوح" ہونا، درج ذیل مختصر تقابل کی مدد سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے:

① ...سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی روایت؛ تمام کتب احادیث میں اعلیٰ درجہ کتاب، یعنی: صحیح البخاری؛ میں مذکور ہے۔ محدثین کے ہاں وہ روایت راجح ہوتی ہے جو صحیح بخاری میں مذکور ہو۔ [1]

جبکہ جس روایت میں بیان ہوا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رفع الیدین کیا کرتے تھے لیکن مدینہ منورہ میں آ کر چھوڑ دیا۔" وہ روایت، أخبار الفقهاء و المحدثين، نامی کتاب میں ہے؛ جو کتاب بذات خود مشکوک ہے۔ اور وہ احادیث کی کتاب بھی نہیں ہے۔

جو کتاب، مجموعۂ احادیث میں سے نہیں؛ اس میں مذکور روایت کو کسی مستند و معتبر مجموعۂ احادیث، خصوصاً "أَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ" کے جلیل القدر وصف سے متصف کتاب: صحیح البخاری کی روایت کے مقابل کس طرح پیش اور قبول کیا جا سکتا ہے؟

② ...جس حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا (اثبات) بیان کیا ہے، وہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے بیٹے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد نافع رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ [2] اور اس حدیث کی بے شمار دیگر صحیح اسناد بھی موجود ہیں۔

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب "نزهة النظر شرح نخبة الفكر"، مترجم: امان اللہ عاصم۔

[2] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کی روایت کے لیے دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، حديث، 739 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نافع رحمہ اللہ کی روایت کے لیے دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، حديث، 739 .

جبکہ ''أخبار الفقهاء و المحدثين '' کی روایت کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے ایک ہی راوی (زید بن اسلم) ہیں۔ اور اس روایت کی کوئی دوسری سند بھی نہیں ہے۔

نہایت اہم نکتہ:

اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ''اخبار الفقهاء والمحدثين '' سے منقول روایت کو درست تسلیم کرلیں اور یہ موقف اپنالیں کہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا منسوخ و متروک ہو چکا تھا؛ تو پھر میرے احناف بھائی اس بات کی وضاحت کردیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو مقامات (قبل و بعد الرکوع) رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر کیوں مارتے تھے؟

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یقیناً سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا بھی تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی طرح مسنون تھا۔ متروک و منسوخ نہیں تھا۔

رفع الیدین کا ترک؛ سچ نہیں ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے، لیکن مدینہ منورہ آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع والا رفع الیدین چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ یہ بات کسی طور درست نہیں۔ کیونکہ صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری سالوں میں مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہونے والے دو صحابہ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

أخبار الفقهاء پیش کرنے والوں کا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق موقف:

معزز قارئین! آپ حیران ہو جائیں گے، جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ ''أخبار الفقهاء والمحدثين'' سے

[1] سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح البخاري، كتاب صفة الصلاة، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع، حديث، 737۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث، 24۔ (391)۔ اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى، حديث، 54۔(401)۔ سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع . . . ، حديث، 867۔ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث، 726.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب روایت پیش کر کے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو منسوخ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے احباب، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا موقف رکھتے ہیں؟

ان کی بھرپور کوشش رہتی ہے کہ کسی بھی طرح سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ اثبات رفع الیدین والی احادیث کو ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا جائے۔ اس لیے انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فقاہت (یعنی اسلامی تعلیمات سے آگاہی)، آپ رضی اللہ عنہ کے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہ کے قرب وغیرہ جیسے فضائل کی مختلف الفاظ میں نفی کر دی۔ ملاحظہ کیجیے:

❁ ...وہ تو غیر فقیہ صحابی تھے:

تعجب ہے کہ کبھی تو اپنے مفاد کے لیے خود ساختہ روایتیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کر کے اپنا موقف مضبوط کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور کبھی انھیں غیر فقیہ کہہ کر ان کی احادیث سے جان چھڑا لیتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق احناف کا موقف ملاحظہ کیجیے، کہتے ہیں:

"أَبُـو هُـرَيْرَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَلَمْ يكُونَا فَقِيهَينِ، وَإِنَّمَا كَانَا صَالِحَينِ، فَرِوَايَتُهُمَا إِنَّمَا تُقبَلُ فِي الْمَوَاعِظِ لَا فِي الْأَحْكَامِ"

''سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فقیہ نہیں تھے، وہ تو صرف نیک آدمی تھے۔ ان کی روایت صرف مواعظ (نصیحت کے بیان) میں قبول کی جائے گی احکام میں نہیں۔'' [1]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمان ہے:

"فَـقَـالَ أَبُـو حَـنِيفَةَ. . . وَعَلقَمَةُ لَيسَ بِدُونِ ابنِ عُمَرَ وَإِن كَانَت لِابنِ عُمَرَ صُحبَةٌ وَلَهُ فَضلٌ"

''امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علقمہ بن قیس (تابعی)؛ عبداللہ بن عمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے فقہ میں کم نہیں تھے، اگرچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صحابی تھے، ان کی فضیلت بھی ہے۔'' [2]

فقیہ کسے کہتے ہیں؟ اس کے متعلق مختصر جائزہ گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر:8 کے تحت بیان کیا جا چکا ہے۔

❁ ...وہ دلیل سے عاجز، تھے:

پاکستان میں معروف حنفی عالم، امین صفدر اوکاڑوی نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا

[1] عارضة الأحوذي بشرح الترمذي، لأبي بكر ابن العربي: 211/5 ـ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي: 29/1.

[2] البحر الرائق شرح كنز الدقائق مع حاشيه ابن عابدين: 341/1.

اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے تارک رفع الیدین کو کنکر مارنے کے ذکر والی روایت کے تحت نہایت دلیری کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علم کی واضح الفاظ میں نفی کر دی ہے، کہتے ہیں:

''انسان پتھر اسی وقت مارتا ہے جب دلیل سے عاجز ہو جائے۔''[1]

...پچھلی صفوں کے نمازی تھے:

احناف کے ہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس لیے قابل قبول نہیں کیونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے باجماعت نماز میں سب سے پچھلی صفوں میں کھڑا کیا جاتا تھا؛ وہ اگلی صفوں میں کھڑا ہونے کی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ احناف بھائیوں کے معتبر امام، محمد بن حسن الشیبانی کہتے ہیں:

"قَدْ بَلَغَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَلِيْنِي مِنكُمْ أُولُو الأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُم، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُم))، فَلَا نَرَى أَنَّ أَحَدًا كَانَ يَتَقَدَّمُ عَلٰى أَهْلِ بَدرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى، فَتَرَى أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفِّ الأَوَّلِ وَالثَّانِي: أَهْلُ بَدرٍ وَمَنْ أَشْبَهَهُم فِي مَسْجِدِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا وَدُوْنَهُ مِنْ فِتْيَانِهِم؛ خَلْفَ ذٰلِكَ"

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جب نماز کھڑی ہو تو میرے قریب بالغ و باشعور لوگ کھڑے ہوں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں، پھر وہ لوگ ان کے بعد ہیں۔ لہٰذا ہم ایسا تصور نہیں کرتے کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھاتے تو کوئی صحابی، بدری اصحاب سے آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا ہوتا ہوگا۔ لہٰذا تم سمجھ سکتے ہو کہ مسلمانوں کی مسجد میں پہلی اور دوسری صف میں بدری اصحاب اور ان جیسے صحابہ ہی ہوتے تھے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان سے کم درجہ لڑکے ان (صفوں) کے پیچھے ہی ہوتے تھے۔''[2]

اسی طرح کا بیان حنفی عالم، علامہ بابرتی نے بھی ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"وَرُوَاتُهُ ابنُ عُمَرَ وَوَائِلُ بنُ حُجرٍ كَانُوا يَقُومُونَ بِبُعدٍ مِنهُ۔ عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَالأَخذُ بِقَولِ الأَقْرَبِ أَولَى۔"

---

[1] جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین، (مترجم ریکجا) امین صفدر اوکاڑوی، ص، 273.

[2] الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيباني: 95/1.

”اثبات رفع الیدین کے راوی: سیدنا ابن عمر اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما تو نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی) حدیث اسی کی قبول کی جائے گی جو قریب ترین ہوتا تھا۔“ [1]

❁...بدری نہیں تھے:

محمد بن حسن شیبانی کی بات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا احناف کے ہاں درجہ اس وجہ سے کم ہے کہ وہ بدری نہیں تھے۔ اگر بدری ہوتے تو باجماعت نماز کی اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے۔ انھیں تو دیگر لڑکوں کے ساتھ پچھلی صفوں میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں آ کر کم سن ہو گئے تھے؟

اگر احناف، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مدنی دور میں کم سن اور پچھلی صف کا نمازی وغیرہ وغیرہ کہہ کر ان کی اثبات رفع الیدین والی حدیث کا انکار اور عجیب وغریب تاویلات کرتے ہیں تو پھر:

✦...مدنی دور سے قبل، مکی دور میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کو کس بنیاد پر معتبر تسلیم کر کے اخبار الفقہاء والمحدثین سے ان کی روایت پیش کرتے ہیں؟

✦...کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ مکی دور میں بڑی عمر کے تھے اور مدینہ میں آ کر چھوٹے بچے (کم سن) بن گئے؟ کیا مکی دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قریب سے دیکھتے تھے اور مدینہ میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تھے؟

وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی عمر بڑھتی ہے، لیکن احناف کے ہاں یہ قانون قدرت الٹی سمت کو جا رہا ہے۔ ان کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بڑا ہونے کی بجائے بچپن کی طرف لوٹ رہے تھے۔ لہٰذا وہ مکہ سے مدینہ آ کر کم سن ہو گئے تھے۔ اس لیے میرے حنفی بھائیوں کے ہاں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ مدنی دور کی روایت قابل عمل نہیں۔ [إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ]

خلاصہ بحث:

ساری بحث وتحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ مدنی دور میں رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع الیدین کا نسخ وممانعت ثابت کرنے کے لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب جو روایت ”أخبار الفقهاء والمحدثين“ سے پیش کی جاتی ہے؛ وہ شاذ، ناقابل حجت اور غیر معتبر روایت ہے۔ بلکہ ”أخبار الفقهاء والمحدثين“

---

[1] العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.

نامی کتاب ہی مشکوک و غیر معتبر و غیر مستند ہے۔ ایسی مشکوک کتاب سے صحیح البخاری جیسی عظیم المرتبت کتاب کی احادیث کا ردّ کرنا کسی طور درست نہیں ہے۔

نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت شدہ؛ سنت ہے۔ ان مقامات پر رفع الیدین کا ترک، ممانعت یا نسخ کسی بھی صحیح حدیث سے ہرگز ثابت نہیں۔ بلکہ رفع الیدین کرنا ان مسنون اعمال میں سے ہے جن پر امت کا عملی تسلسل باقاعدہ صحیح روایات سے ثابت ہے اور آج تک متبعین سنت اس پر عمل پیرا ہیں، اور یہ سنت بھی تا قیامت زندہ و معمول بہا رہے گی، ان شاء اللہ۔

سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنا مسنون نہیں ہے۔ بلکہ صحیح البخاری سمیت دیگر معتبر کتب احادیث کی صحیح احادیث میں اس کی باقاعدہ نفی بیان ہوئی ہے۔

اثبات رفع الیدین کی موقوف احادیث

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل .. بیٹے کی گواہی

[13] أَخبَرَنَا أَيُّوبُ بنُ سُلَيمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكرِ بنُ أَبِي أُوَيسٍ ، عَن سُلَيمَانَ بنِ بِلَالٍ ، عَنِ العَلَاءِ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ: كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَأَرَادَ❶ أَن يَقُومَ رَفَعَ يَدَيهِ .

ہمیں ایوب بن سلیمان نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے علاء کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ان کے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدوں سے اپنا سر اٹھا لیتے اور قیام کرنے لگتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔❷

وضاحت

اس حدیث میں سجدوں سے مراد دوسری رکعت کے سجدے ہیں۔ اس کی تائید دیگر صحیح احادیث میں مذکور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے عمل سے ہوتی ہے۔ اس روایت کے متصل بعد آنے والی عبداللہ بن صالح کی روایت بھی اس کی وضاحت کرتی ہے۔ البتہ سجدوں میں رفع الیدین کرنے کی نفی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے واضح الفاظ میں بیان کی ہے۔ دیکھئے اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں، حدیث نمبر: 2 اور 42۔

رفع الیدین کا سجدوں سے تعلق نہیں:

ایک حدیث میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ ان کے والد محترم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما

---

❶ المطبعة الخيرية ، دارارقم ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی ، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَإِذَا أَرَادَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)، اس سند کے ساتھ یہ حدیث موقوف ہے۔ البتہ گذشتہ حدیث، جو ((حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ)) کی سند سے مروی ہے، وہ متصل (مرفوع) ہے۔ (ش)

نے بیان کیا:

”وَلاَ يَفعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسجُدُ وَلاَ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ“

”رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تب ایسا (یعنی: رفع الیدین) نہیں کرتے تھے، اور جب سجدوں سے اپنا سر مبارک اٹھاتے، تب بھی (رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔“[1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی روایت کا محل:

رکوع کے رفع الیدین کے اثبات اور سجدوں کے رفع الیدین کی نفی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کی ان نمازوں سے بھی آگاہ ہوتا ہے جو باپ نے بطور نوافل اپنے گھر میں ادا کی ہوں۔ اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی کوئی نفل نماز بھی بغیر رفع الیدین کے ادا کی ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ کا بیٹا اس سے آگاہ ہوتا اور اسے بیان کرتا کہ میرے والد گرامی نے اگرچہ رسول اللہ ﷺ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے لیکن خود فلاں وقت گھر میں نماز پڑھتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کیا تھا۔ یا کبھی سجدوں کے درمیان رفع الیدین کیا ہوتا تو بیٹا اسے بھی بیان کر دیتا۔

چونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مسجد یا گھر میں کوئی فرض یا نفل نماز بغیر رفع الیدین پڑھنا صحیح سند سے ثابت نہیں؛ اس لیے اثبات رفع الیدین میں ان کی روایت کردہ صحیح مرفوع حدیث اور اسی حدیث کے موافق صحیح اسناد سے منقول ان کا اپنا عمل؛ نماز میں رفع الیدین کے مستقل، دائمی، غیر منسوخ سنت ہونے کی اظہر من الشمس دلیل ہے۔ اب اس حقیقت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی بھائی نماز میں اثبات رفع الیدین کو ضعیف روایات کے سہارے شکوک وشبہات پیدا کر کے، مختلف حیلوں بہانوں سے نظر انداز اور ترک کرنا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔ کیونکہ سنت پر عمل پیرا ہونے کی سعادت اللہ تعالیٰ اسی کو عطا کرتا ہے جو سنت کا محبّ اور ہدایت کا طالب ہو۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إلى أين يرفع يديه، حديث، 738.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل..شاگرد کی گواہی

[14] حَدَّثَنَا❶ عَبدُاللّٰهِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيثُ أَخبَرَنِی نَافِعٌ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ إِذَا استَقبَلَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ❷ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ۔❸

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو سجدوں (دو رکعات) سے اٹھتے؛ تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔❹

وضاحت

گذشتہ سطور میں امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے (سالم) کی روایت کردہ حدیث بیان کی ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سجدوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے۔ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد (نافع) کی روایت بیان کر کے اس امر کی مزید وضاحت کر دی ہے کہ سجدوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے؛ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دو رکعتوں سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی روایت کا محل:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے اور شاگرد کا یہ گواہی دینا کہ ''آپ رضی اللہ عنہما نماز میں رفع الیدین کیا کرتے

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''أَخبَرَنَا'' ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں ''قَالَ'' بھی ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''وَرَفَعَ يَدَيهِ'' ساقط ہے۔

❹ صحيح (ز)۔ فلايضر (ش) صحيح (ن)۔ صحيح (ع)۔ صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، 739 ـ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 741.

تھے''؛ ثابت کرتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کبھی گھر میں اور گھر کے باہر؛ کسی بھی نماز کو بغیر رفع الیدین ادا نہیں کیا۔ اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ''اخبار الفقہاء والمحدثین'' والی روایت یا دیگر پیش کی جانے والی روایات صحیح ہیں تو پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رفع الیدین پر عمل پیرا کیوں رہے؟

صحابی کا بیان کرنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے؛ پھر اسی صحابی کا خود بھی رفع الیدین کرنا، اور تابعین کو رفع الیدین والی نماز پڑھ کر دکھانا، اور اسی کی ترغیب دینا، یہ تمام ایسے دلائل ہیں جن سے کوئی بھی باشعور انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ رفع الیدین کے نسخ یا ممانعت کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کیا رفع الیدین دور تابعین کے بعد منسوخ ہوا؟

اگر نماز میں رفع الیدین کرنا تابعین رحمہم اللہ کے دور تک منسوخ نہیں تھا تو تارکین رفع الیدین بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ بتائیں کہ تابعین رحمہم اللہ کے بعد کس دور میں رفع الیدین منسوخ ہوا؟ تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ احکام شرعیہ کے نسخ کا تعلق زبان نبوت کے علاوہ بھی کسی ہستی سے ہو سکتا ہے۔ اور حیات نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے بعد بھی شرعی احکام کے منسوخ ہونے کا سلسلہ جاری رہا؟ اگر جاری رہا تو کب تک؟ نیز کیا اب بھی جاری ہے؟

[تارک رفع الیدین کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تنبیہ]

[15] حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ أَنبَأَنَا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ قَالَ سَمِعتُ زَيدَ بنَ وَاقِدٍ يُحَدِّثُ عَن نَافِعٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا رَأَى رَجُلًا لَا يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رفع رَمَاهُ بِالحَصَى .

ہمیں حمیدی نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں ولید بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے زید بن واقد کو سنا، وہ نافع (کے واسطے) سے بیان کر رہے تھے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ وہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین نہیں کر رہا؛ تو آپ رضی اللہ عنہ اسے کنکر (سنگ ریزہ) مارتے تھے۔ [1]

وضاحت

میرا یقین ہے کہ اگر کسی سنت کے تارک کے لیے شریعت نے دیگر جرائم کی طرح حد/تعزیر کی صورت میں کوئی سزا مخصوص کی ہوتی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے صاحب زادے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سنت کے مخالفین کو سب سے زیادہ سزائیں دلوانے والے صحابی ہوتے۔ کیونکہ جو شخص خود سنت پر عمل کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہے اور اتباع سنت کا حریص رہے اسے تارک سنت سے نفرت ہوتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کر کے نماز پڑھنا سیکھا، اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ اس پر خود بھی عمل کیا اور اپنے تلامذہ و احباب کو بھی اس سنت کے اثبات کی تعلیم دی۔ چونکہ رفع الیدین کسی صورت مختلف فیہ عمل نہیں تھا۔ اسی لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو بغیر رفع الیدین کے نماز پڑھتا دیکھتے تو

---

[1] صحيح (ز)، تمام راوی ثقہ ہیں۔ (ش)۔ مسند الحميدي: (مطبوعة عالم الكتب، بتحقيق؛ حبيب الرحمن الأعظمي)، 278/2، حديث، 615 ـ (مطبوعة عالم الكتب، بتحقيق؛ حبيب الرحمن الأعظمي، دوسرا نسخہ): 15/2، حديث، 615 ـ (مطبوعة دارالسمان استنبول تركيا ـ بتحقيق؛ حسين سليم أسد الداراني و مزهف حسين أسد): 149/2، حديث، 627 ـ (مطبوعة دارالسقا ـ بتحقيق: حسين سليم أسد الداراني): 515/1، حديث، 626 ـ (مطبوعة دارالمامون ـ بتحقيق: حسين سليم أسد): 515/1، حديث، 626 ـ (مطبوعة دارابن حزم ـ بتحقيق: محمود عبدالله الشيمي . .): 412/1، حديث، 626 ـ (مطبوعة دارالتاصيل): 16/2، حديث، 628 ـ سنن الدارقطني: 41/2، حديث، 1118 .

آپ رضی اللہ عنہ کو سخت ناگوار گذرتا، تو آپ رضی اللہ عنہ غصے میں قریب سے کوئی سنگ ریزہ ہی اٹھا کر اسے مار دیتے۔

تارک رفع الیدین کو سزا دینے پر واویلا:

پاکستان میں معروف حنفی عالم، مولانا امین صفدر اوکاڑوی نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس میں انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کنکر مارنے کے تذکرہ والی روایت کے تحت نہایت دلیری کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علم کی واضح الفاظ میں نفی کردی ہے، کہتے ہیں:

''انسان پتھر اسی وقت مارتا ہے جب دلیل سے عاجز ہو جائے۔''[1]

اس قبیح جسارت کو میرا ایمان؛ ''صحابی کی توہین اور گستاخی'' ہی قرار دیتا ہے۔ جس کا تصور بھی ایمان کے لیے خطرناک ہے۔

اب تو یہ فتویٰ بھی متوقع ہے:

ایسی صورت حال میں تو امکان نظر آرہا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کو دلیل کی عدم دستیابی اور لاعلمی قرار دینے والے مہربان حضرات؛ جہاد کے متعلق بھی فتویٰ داغ دیں گے کہ اسلام نے لڑائی کا اس لیے حکم دیا تھا کہ کفار کے ردّ میں اسلام کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی۔ [نعوذ باللّٰہ ثم نعوذ باللّٰہ من ذلك]

---

[1] جزء القراءة و جزء رفع الیدین، (مترجم/یکجا) امین صفدر اوکاڑوی، ص، 273.

[ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب ترک رفع الیدین]

[16] قَالَ البُخَارِيُّ: وَيُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بنِ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) رَفَعَ يَدَيهِ إِلَّا فِي التَّكبِيرَةِ الأُولَى۔[1]

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوبکر بن عیاش سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ انھوں نے حصین بن عبدالرحمٰن السلمی سے، انھوں نے مجاہد بن جبر سے روایت کیا کہ انھوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کیا ہو۔[2]

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی اسلوب کمال درجہ مسکت باطل ہے کہ آپ رحمہ اللہ حقیقت مسئلہ کے ساتھ ساتھ حقیقت اختلاف کو بھی واضح کرتے ہیں تاکہ قارئین میں کسی طرح کا ابہام باقی نہ رہے۔ اور کوئی شخص سنت سے کج روی کے مرض کے مہلک جراثیم عوام الناس میں منتقل نہ کر سکے۔

صحیح اسناد سے مروی؛ بیٹے اور شاگرد کی گواہی کے بعد اگر کوئی یہ کہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ بھی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد تھے، انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ترک رفع الیدین بیان کیا ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس سند کا صحیح اور غیر مجروح ہونا ثابت کرے۔ بعض لوگ تو خواہ مخواہ ضعیف روایات کا سہارا لے کر صحیح الاسناد سے منقول سنت کا انکار کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ کا چیلنج:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب اس روایت کو بیان کرنے کے بعد امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے۔

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "اِلَّا فِي أَوَّلِ التَّكبِير" ہے۔

[2] مصنف ابن أبي شيبة: 214/1، حديث، 2452 ـ شرح معاني الآثار: 225/1، حديث، 1357 ـ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2، حديث، 3308.

لیکن انھوں نے نبی ﷺ کے بعد رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں رفع الیدین منسوخ ہوگیا تھا۔ (امام طحاوی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ) اگر کوئی کہے کہ یہ روایت منکر (نا قابل حجت) ہے تو اسے چاہیے کہ کوئی دلیل اور ثبوت بھی پیش کرے۔ لیکن اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔ [1]

چیلنج کا جواب:

امام طحاوی رحمہ اللہ تو دار فانی سے رخصت ہوگئے ...... اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرمائے اور جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ...... البتہ تمام احناف بھائیوں پر قرض ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کی طرف سے؛ پہلے خود تو اس روایت کو صحیح ثابت کریں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب؛ عدم رفع الیدین کی یہ روایت ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ اس روایت کے ضعف سے متعلق تفصیل حسب ذیل ہے:

❁ ...متن، غلط ہے:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ''ابو بکربن عیاش عن حصین عن مجاھد عن ابن عمر . . '' سند کے بارے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

''یہ سند باطل ہے، اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اس (نفی والی روایت) کے برعکس (اثبات کی روایت) موجود ہے۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ یہ روایت غلط اور خطا ہے۔ [2]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [3]

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا قول اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں حدیث نمبر:15 کے تحت مذکور ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہ روایت وہم ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

❁ ...راوی، ابوبکر بن عیاش؛ پر جرح:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب مذکورہ بالا روایت کا ایک راوی: ابوبکر بن عیاش ہے۔ جس کی بیان کردہ روایت کو علماء ومحدثین کے ہاں قبولیت نہیں ہے۔ کیونکہ ابوبکر اگرچہ ثقہ تھے لیکن حدیث روایت کرنے

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی: 225/1.

[2] موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فی رجال الحدیث و علله: 330/4.

[3] معرفة السنن والآثار: 429/2.

میں اکثر غلطی کر جایا کرتے تھے۔ مزید وضاحت کے لیے ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ملاحظہ کیجیے:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابوبکر بن عیاش کے متعلق فرمایا تھا کہ جب وہ اپنے حافظے سے (زبانی) کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو اس میں بہت سی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ (1)

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے بھی ابوبکر بن عیاش کے متعلق کہا ہے کہ وہ ثقہ وصدوق اور حدیث کا عالم ہونے کے باوجود کثرت سے غلطی کرنے والا تھا۔ (2)

یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش کی احادیث میں اضطراب ہوتا ہے۔ (3)

امام فضل بن دکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اساتذہ میں ابوبکر بن عیاش سے بڑھ کر کوئی بھی کثرت سے غلطیاں کرنے والا نہیں تھا۔ (4)

❁ ...یہ تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا گستاخ ہے:

حنفی بھائیوں کے لیے قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس روایت کا راوی ابوبکر بن عیاش، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا گستاخ تھا۔ اس نے امام محترم کے لیے نہایت تحقیر آمیز الفاظ میں بددعا کی تھی۔ ان الفاظ میں اس قدر شدت اور تحقیر ہے کہ انھیں بیان کرنا میرے ضمیر کو کسی صورت گوارہ نہیں ہے۔ اگر کسی حنفی بھائی نے تسلی کرنی ہو تو درج ذیل کتب کے مذکورہ ذیل حوالہ جات پر ملاحظہ کر سکتا ہے:

① ... تاریخ بغداد (مؤلف:احمد بن علی الخطیب البغدادی) [بتحقیق:مصطفی عبدالقادر عطا]: جلد، 13، صفحہ، 410، اور جلد: 22، صفحہ: 85، (دارالکتب العلمیۃ بیروت).

② ...تاریخ بغداد (مؤلف:احمد بن علی الخطیب البغدادی) [بتحقیق:دکتور بشار عواد معروف]: جلد، 15، صفحہ، 564، (دارالغربی الاسلامی بیروت).

③ ...السنۃ [أحمد بن حنبل]: جلد، اول، صفحہ، 222، روایت نمبر، 381 - (بتحقیق: دکتور محمد سعید سالم القحطانی، الناشر: دار ابن القیم الدمام).

---

(1) تاریخ بغداد، للخطیب: 382/14.

(2) الطبقات الکبری، لابن سعد: 360/6.

(3) سیر أعلام النبلاء، للذھبی: 501/8 - تاریخ بغداد، للخطیب: 381/14.

(4) سیر أعلام النبلاء، للذھبی: 501/8.

...امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت کا سوال ہے...!

ابوبکر بن عیاش کی بیان کردہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب، تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی نفی والی روایت کو قبول کرنے اور دلیل بنانے والے احباب سے دردمندانہ التجا ہے کہ چونکہ آپ ابوبکر بن عیاش کو سچا اور معتبر تسلیم کر کے ہی اس کی روایت پیش کر رہے ہیں......اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ابوبکر بن عیاش کی بددعا کے متعلق بھی کوئی پیمانہ، کوئی ترازو قائم کر لیجئے۔ یا اس کی کوئی قابل قبول تاویل کر دیجیے۔

...ہمارے دلوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا احترام:

ہم سمجھتے ہیں کہ موقف، نظریہ، دلائل، مسائل اور استدلال و استنباط کے انداز میں فرق اور اختلاف کا ہونا اپنی جگہ؛ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گستاخی و بے ادبی نہایت رذیل، حقیر اور قابل مذمت جسارت ہے۔ [1]

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت و احترام کے حوالے سے ہمارا موقف عالم اسلام کے عظیم مذہبی راہنما، شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے الفاظ سے سمجھا جا سکتا ہے، انھوں نے فرمایا تھا:

''حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فقہاء میں انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان کی شان میں کسی قسم کی تنقیص کرتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اہل حدیث تو بڑی بات ہے؛ مسلمان بھی نہیں۔'' [2]

ہوش کے ناخن لیجیے:

سنت کو خود ترک کرنے اور لوگوں کو بھی اس سے دور رکھنے کے لیے من گھڑت روایات اور ناجائز تاویلات کا سہارا لے کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی روش چھوڑ دیجیے۔ واللہ العظیم! یہ روش دنیا و آخرت؛ دونوں جہانوں میں وبال اور رسوائی کا باعث ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں خود بھی اپنی نمازوں کو مسنون بنایئے اور عوام الناس کو بھی مسنون طریقہ سے آگاہ کیجیے۔

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق متقدمین علماء اور اسماء الرجال کے ماہرین اور ناقدین ائمہ نے جو تنقید بیان کی ہے اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ لیکن دور حاضر میں کسی بھی شخص کے لیے کسی طور روا نہیں کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یا کسی بھی دیگر امام کے متعلق نفرت بھرے انداز میں تحقیر کے لیے بے ادبی کے الفاظ کا استعمال کرے۔

[2] یہ الفاظ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ نے 1986ء میں پاکستان کے معروف شہر فیصل آباد کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہے تھے۔ اگرچہ ان الفاظ میں حد درجہ مبالغہ نمایاں ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی محبت، عقیدت اور احترام کو ہمارے دلوں میں سے ناپنے کے لیے بہترین پیمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

امام مجاہد رحمہ اللہ کا عمل:

جس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کرتے نہیں دیکھا گیا۔ اسی روایت کے راوی امام مجاہد بن جبر (تابعی) رحمہ اللہ خود نماز میں رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اگر انھوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو واقعی رفع الیدین کے بغیر نماز پڑھتے دیکھا ہوتا تو کبھی رفع الیدین نہ کرتے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن صبیح نے بتایا:

"رَأَيتُ مُجَاهِدًا: يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ."

''میں نے مجاہد کو دیکھا وہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔'' [1]

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2.

[ممکن ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ بھول گئے ہوں]

وَرَوَىٰ عَنهُ أَهلُ العِلمِ؛ أَنَّهُ لَم يَحفَظ مِنِ ابنِ عُمَرَ، إِلَّا أَن يَكُونَ ابنُ عُمَرَ سَهَا، كَبَعضِ مَا يَسهُو الرَّجُلُ ❶ فِي الصَّلَاةِ فِي الشَّيءِ بَعدَ الشَّيءِ كَمَا أَنَّ عُمَرَ نَسِيَ القِرَاءَةَ فِي الصَّلَاةِ وَ ❷ كَمَا أَنَّ أَصحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رُبَمَا يَسهُونَ فِي الصَّلَاةِ فَيُسَلِّمُونَ فِي الرَّكعَتَينِ، وَالثَّلَاثِ ❸ أَلَا تَرَى أَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ يَرمِي مَن لَا يَرفَعُ يَدَيهِ بِالحَصَى فَكَيفَ ❹ يَترُكُ ابنُ عُمَرَ شَيئًا يَأمُرُ بِهِ غَيرَهُ، وَقَد رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

جبکہ اہل علم نے (رفع الیدین کرنا) آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دراصل اس (مجاہد) نے (رفع الیدین کرنا) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے محفوظ (یاد) نہیں رکھا؛ اگر ایسا نہیں، تو پھر ممکن ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی (رفع الیدین کرنا) بھول گئے ہوں۔ جیسا کہ انسان نماز میں بعض اوقات ایک کے بعد اگلا عمل بھول جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں قرأت کرنا بھول گئے تھے۔ ❹ اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گرامی قدر رضی اللہ عنہم سے بعض اوقات نماز میں بھول ہو جایا کرتی تھی، اور وہ (چار رکعتی نماز میں) دو اور تین رکعات پر سلام پھیر دیتے تھے۔ کیا تم جانتے نہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے شخص کو کنکر مارا کرتے تھے جو رفع الیدین نہیں کرتا تھا۔ ❺ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ خود ایسے عمل کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں جس کا وہ دوسرے کو حکم دیتے ہوں، اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ کام کرتے دیکھا ہو۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِلَّا أَن يَكُونَ سَهَى كَمَا يَسْهُوُ الرَّجُل" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم كويت، مطبع محمدی، مطبع صديقی لاهور، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "كَمَا أَنَّ عُمَرَ نَسِيَ القِرَاءَةَ فِي الصَّلَاةِ وَ" نہیں ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "و فی الثلاث" ہے۔

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "و كيف" ہے۔

❹ مصنف عبدالرزاق:123/2، حديث، 2751 ۔ مصنف ابن أبی شيبة:349/1، حديث، 4012 .

❺ دیکھیے، گذشتہ سطور میں، حدیث نمبر15۔

وضاحت

تابعین رحمہ اللہ نے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ وہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس لیے ہوسکتا ہے تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع والے رفع الیدین کو امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے نہ دیکھا ہو، یا انھیں ذہن نشین نہ رہا ہو۔ لیکن اگر مان لیا جائے کہ انھوں نے مشاہدہ بھی کیا اور انھیں بخوبی یاد بھی رہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین نہیں کیا تھا؛ تو اس کے جواب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک امکان ذکر کیا ہے کہ ممکن ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کسی نماز میں رفع الیدین کرنا بھول گئے ہوں۔

کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ واقعی بھول گئے تھے؟

امام مجاہد رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت کے پیش نظر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین بھول جانا اسی صورت میں تسلیم کیا جائے گا کہ جب امام مجاہد رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت سند ومتن کے اعتبار سے صحیح وقابل حجت ہوگی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت سند اور متن؛ ہر دو اعتبار سے ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ جیسا کہ گذشتہ صفحات میں تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔

انسان یقیناً بھول سکتا ہے:

اگر بفرض محال؛ اس روایت کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر اسے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بھول جانے پر ہی محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ انسان بھول سکتا ہے، اور بھول چوک سے پاک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴾ [مريم : 64]

”تمھارا رب بھولنے والا نہیں ہے“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نماز میں بھولنا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھول جانے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھا رہے تھے؛ اور آپ پہلی رکعت میں کچھ بھی پڑھنا (قراءت کرنا) بھول گئے تھے۔ لہٰذا آپ نے دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ دو مرتبہ اور اس کے ساتھ دیگر دو مختلف سورتیں پڑھی تھیں۔ بعد ازاں سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (بطور سجدہ سہو) کیے تھے۔ [1]

---

[1] مصنف عبدالرزاق:123/2، حدیث، 2751.

دوسری روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ قرأت کرنا بھول گئے، سلام پھیرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ نے قرأت نہیں کی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دوران نماز اپنے دل میں اس لشکر کے بارے میں سوچنے لگ گیا تھا جسے میں نے مدینہ سے روانہ کیا ہے؛ کہ وہ لشکر شام میں کب داخل ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے نماز مع قرأت دوبارہ ادا کی۔ [1]

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا نماز میں بھول جانا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بھول جانے کا امکان ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گرامی قدر رضی اللہ عنہم سے بعض اوقات نماز میں بھول ہو جایا کرتی تھی، اور وہ (چار رکعتی نماز میں) دو اور تین رکعات پر سلام پھیر دیتے تھے۔

یہاں اس کی مفصل بحث ذکر کرنے کا محل نہیں، لیکن قارئین کے لیے صرف ایک مثال پیش خدمت ہے:

⦿ ...عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ایک روز سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے نماز مغرب پڑھائی تو دو رکعات پر ہی سلام پھیر دیا۔ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تیسری رکعت پڑھائی اور جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔ [2]

یاد رکھیے: یہ کہنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین ترک کر دیا تھا۔

---

[1] مصنف ابن أبی شیبة:349/1، حدیث، 4012.

[2] مصنف عبدالرزاق:312/2، حدیث، 3492.

[یہ تو روایت ہی بے بنیاد ہے]

قَالَ البُخَارِیُّ: قَالَ یَحیَی بنُ مَعِینٍ حَدِیثُ أَبِی بکرٍ عَن حُصَینٍ إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ مِنهُ لَا أَصلَ لَهُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش کی حصین بن عبدالرحمٰن سے (بیان کردہ) حدیث اس کا وہم (غلطی) ہے۔ اس (روایت) کی کوئی اصل نہیں ہے۔

وضاحت

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین بھول جانا اسی صورت میں تسلیم کیا جائے گا کہ اگر یہ روایت سند و متن کے اعتبار سے صحیح و قابل حجت ہوگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے ناقابل حجت ہے۔ اس کی تفصیل گذشتہ صفحات میں بھی بیان کی جا چکی ہے اور یہاں بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے؛ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بھول جانے کا امکان ظاہر کرنے کے بعد اپنے استاذ، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا قول ذکر کر دیا ہے کہ یہ روایت بے بنیاد ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بیان کر کے فرمایا ہے: ابوبکر بن عیاش کی روایت پر امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ بھی کئی حفاظ نے کلام کیا ہے۔ کاش اس حدیث سے دلیل لینے والے یہ جان لیں کہ جو صحیح و ثابت احادیث ہیں، ان کے مقابلے میں یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔ [1]

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبیهقی: 428/2.

مخالفین سنت سے تابعین ومحدثین کی نفرت

[تارک رفع الیدین اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ]

[17] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى بنُ مُسهِرٍ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ العَلَاءِ بنِ زَبرٍ ❶ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ المُهَاجِرِ ❷ قَالَ: كَانَ عَبدُاللّٰهِ بنُ عَامِرٍ يَسأَلُنِي ❸ أَن أَستَأذِنَ لَهُ عَلَى عُمَرَ بنِ عَبدِالعَزِيزِ، فَاستَأذَنتُ ❹ لَهُ عَلَيهِ فَقَالَ: الَّذِي جَلَدَ أَخَاهُ فِي أَن يَرفَعَ يَدَيهِ، ❺ إِن كُنَّا لَنُؤَدَّبُ عَلَيهِ، وَنَحنُ غِلمَانٌ بِالمَدِينَةِ ❻۔ فَلَم يَأذَن لَهُ ۔

ہمیں محمد بن یوسف نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ بن مسہر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن العلاء بن زبر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن مہاجر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عبداللہ بن عامر نے مجھ سے کہا کرتا تھا کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضری کے لیے اسے اجازت طلب کردوں۔ میں نے ان

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰه بن العلاء بن الزبير" ہے جو کہ خطا ہے۔ درست وہی ہے جو ہم نے نقل کیا ہے۔ یہ عبدالله بن العلاء بن زبر الربعی ابوعبدالرحمن الشامی الدمشقی ہیں۔ جو ثقہ راوی اور کبار اتباع تابعین میں سے ہیں۔ ان کی پیدائش 75 ہجری جبکہ وفات 164 ہجری میں ہوئی۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عمر بن المهاجر" ہے۔ جبکہ مخطوطه اور دارارقم کے نسخہ میں "عمروبن المهاجر" ہے۔ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں محققین نے اس کی تصحیح بالتفصیل اور باحوالہ ذکر کی ہے۔ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی "عمرو بن المهاجر" کی بجائے "عمر بن المهاجر" کو ناسخ کا وہم قرار دیا ہے۔ دیکھیے: جزء رفع الیدین (مترجم از حافظ زبیر علی زئی)، صفحہ 47.

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "سألِنى" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "سألتى" ہے جو کتابت کی غلطی ہے، جبکہ یہ "سَألَنِي" ہونا چاہیے تھا۔

❹ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "فاستذنت" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رفع يدية" ہے جو کہ کتابت کی غلطی ہے، دراصل "رفع يديه" ہونا چاہئے تھا۔

❻ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فِي المَدِينَةِ" ہے۔

(عمر بن عبدالعزیز) سے اس شخص کے لیے اجازت طلب کی تو انھوں نے فرمایا: یہ وہی شخص ہے جس نے اپنے بھائی کو اس وجہ سے کوڑے مارے تھے کہ وہ رفع الیدین کرتا تھا۔ جبکہ ہمیں تو اس (رفع الیدین) کی تعلیم تب بھی دی جاتی تھی جب ہم مدینہ میں چھوٹے بچے تھے۔ انھوں نے اس شخص کو (حاضری کی) اجازت نہ دی۔ ❶

وضاحت

معروف تابعی، امیر المومنین، ابوحفص عمر بن عبدالعزیز المدنی الدمشقی الاموی رحمہ اللہ نے جس شخص کو ملنے کی اجازت نہیں دی تھی، اس کا نام عبداللہ بن عامر بن یزید یحصبی دمشقی تھا۔ وہ 21 ہجری کو پیدا ہوا۔ عربی النسل (حِمْیَری) تھا۔ اپنے دور کا عالم اور قاری القرآن تھا۔ دمشق کے ساحلی شہر 'جند' کا قاضی (جج) تھا۔ اس نے عطیہ بن قیس کو رفع الیدین کرنے پر مارا تھا۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تارک رفع الیدین کو کنکر مارنا اور امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز الاموی رحمہ اللہ کا تارک رفع الیدین سے سخت رویہ رکھنا؛ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ رفع الیدین کا تارک؛ صحابہ و تابعین کی نظروں میں کسی طور قابل احترام نہیں تھا۔

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے، جیسا کہ آئندہ صفحات میں حدیث نمبر 102 میں مذکور ہے۔

رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سیکھا ہے:

ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ سالم نے اپنے والد محترم سے نہیں سیکھا؟ اور ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سیکھا؟ (یعنی رفع الیدین کرنا سالم نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔)

اگر میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو پھر بھی....!

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو رفع الیدین سے بے حد لگاؤ اور پیار تھا۔ آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر (رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں بازو بلند کروں گا، اگر میرے

❶ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں، البتہ یہ سند مقطوع ہے، (ش)۔ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 281/29.

❷ سیر أعلام النبلاء، للذهبي: 293/5.

بازو کاٹ دیے جائیں تو میں (اس سنت پر عمل کرنے کے لیے) باقی ماندہ بازو بلند کروں گا۔ [1]

سید احسان اللہ راشدی رحمہ اللہ کا رفع الیدین سے پیار:

اسلاف صالحین، متبعین سنت کا ہمیشہ یہی طرز عمل رہا ہے کہ انھوں نے سنت پر کبھی؛ کسی صورت سمجھوتہ نہیں کیا۔ اپنی ذات، ضروریات زندگی اور دنیاوی منافع پر ہمیشہ سنت کو اہمیت دی ہے۔ ایسا ہی ایک ایمان افروز واقعہ راشدی خاندان کے حوالے سے بھی معروف ہے۔

صوبہ سندھ پاکستان میں معروف راشدی خاندان کے پانچویں پیر آف جھنڈا سید احسان اللہ راشدی رحمہ اللہ نے تیسری شادی کا ارادہ فرمایا تو رشتے کے لیے اس وقت کے بہت بڑے پیر سید محبوب اللہ شاہ کو پیغام بھیجا گیا۔ سید محبوب اللہ شاہ رحمہ اللہ مسلک کے اعتبار سے حنفی تھے۔ انھوں نے جوابی پیغام بھیجا کہ اگر آپ رفع الیدین کرنا چھوڑ دیں تو میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کردوں گا۔ سید احسان اللہ راشدی رحمہ اللہ کو پیغام ملا تو انھوں نے فرمایا: میں ایک عورت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک نہیں کرسکتا۔ یہ تو ایک عورت کا معاملہ ہے، میں ہزار عورتیں بھی اپنے پیغمبر کی سنت پر قربان کرسکتا ہوں۔ [2]

مدینہ میں بچوں کو رفع الیدین کی تعلیم:

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ہمیں تو مدینہ منورہ میں بچپن ہی سے نماز میں رفع الیدین کی تعلیم دی جاتی تھی۔

اس کے بعد بھی اگر کوئی کہے کہ مدینہ کے لوگ تو رفع الیدین سے واقف ہی نہیں تھے تو اس کے لیے ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ ارے بھائی! مدینے کے تو بچے بھی رفع الیدین سے واقف تھے، اس پر عمل کرتے تھے۔ اگر کوئی کوفے کی آب وہوا سے باہر نکل کر مدینہ کے عظیم ماحول سے اسلامی تعلیمات اخذ نہیں کرنا چاہتا تو اس کی مرضی ہے۔ اللہ ہدایت نصیب فرمائے۔

---

[1] الخلافیات، للبیہقی: 355/2، حدیث، 1691.

[2] کاروان سلف، (از محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ)، ص: 371۔ راشدی خاندان کی دینی وعلمی خدمات، (از، ڈاکٹر عبدالعزیز نہڑیو)، ص، 422۔ سید احسان اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ، علامہ ابو القاسم سید محب اللہ شاہ راشدی اور علامہ ابو محمد سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہما اللہ کے والد گرامی تھے۔ آپ رحمہ اللہ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ اپنے دور میں حدیث کے جلیل القدر اور جید عالم، ماہر علم اسماء الرجال، اور نہایت متقی ومتبع سنت انسان تھے۔ آپ رحمہ اللہ 27 رجب 1313 ہجری (بمطابق: تقریبا، 13 جنوری 1896 عیسوی) کو پیدا ہوئے۔ اور آپ رحمہ اللہ نے 15 شعبان 1358 ہجری (بمطابق: تقریباً، 29 ستمبر 1939 عیسوی) کو وفات پائی۔

[امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ کا رویہ]

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَانَ زَائِدَةُ لا يُحَدِّثُ إِلَّاأَهلَ السُّنَّةِ اقتِدَاءً بِالسَّلَفِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلف (صالحین) کی اقتدا کرتے ہوئے، امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ صرف اہل سنت (متبع سنت) کو ہی احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

وضاحت

امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ کا تعارف:

ابوصلت زائدہ بن قدامہ ثقفی کوفی رحمہ اللہ کبار اتباع تابعین میں سے تھے۔ آپ نہایت صالح اور متبع سنت ثقہ راوی تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی وفات 160 ہجری سے قبل ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ سفیان ثوری (تبع تابعی)، ان کے والد سعید بن مسروق (تابعی) اور سلیمان بن مہران اعمش (تابعی) رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر محدثین کے شاگرد؛ اور سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن مبارک، فضل بن دکین اور ابوداود طیالسی رحمہم اللہ سمیت بے شمار جید محدثین کے استاذ تھے۔

سنت کا تارک، کسی طور قابل احترام نہیں:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام زائدہ بن قدامہ ثقفی رحمہ اللہ تب تک کسی کو حدیث بیان نہیں کرتے تھے، جب تک کوئی معتبر شخص اس کے متبع سنت ہونے کی گواہی نہ دے دیتا۔ ❶

علامہ ابن خلاد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اگر امام زائدہ رحمہ اللہ کے پاس کوئی اجنبی شخص آتا تو آپ رحمہ اللہ اسے بہت سے سوالات کرتے۔ اگر وہ شخص متبع سنت ثابت ہوتا تو آپ اسے حدیث بیان کردیتے؛ اگر وہ شخص بدعتی ثابت ہوتا تو آپ رحمہ اللہ اسے اپنے حلقہ درس میں آنے سے سختی سے منع کردیتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ اس طرح کیوں کرتے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ کسی بدعتی کے پاس علم ہو، اور لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے اس کے پاس آئیں اور وہ بدعتی شخص حدیث کو اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر کے بیان کرتا پھرے۔ ❷

❶ الثقات، لإبن حبان: 340/6.

❷ المحدث الفاصل، لإبن خلاد: 574.

[امام محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ کا اقدام]

وَلَقَد رَحَلَ قَومٌ مِن أَهلِ بَلخٍ مُرجِئَةٌ إِلَى مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ بِالشَّامِ فَأَرَادَ مُحَمَّدٌ إِخرَاجَهُم مِنهَا حَتَّى تَابُوا مِن ذَلِكَ، وَرَجَعُوا إِلَى السَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ۔

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں) بلخ کے مرجئی لوگوں میں سے ایک قوم، محمد بن یوسف بن واقد فریابی رحمہ اللہ کے ہاں (ملک) شام پہنچی۔ محمد (بن یوسف) نے انھیں وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا، تاہم انھوں نے توبہ کر لی اور (سیدھے) راستے اور سنت کی طرف رجوع کرلیا۔

وضاحت

محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ کا تعارف:

امام ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن واقد الفریابی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ جلیل القدر محدث، مستند فقیہ اور ثقہ امام تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی پیدائش 120 ہجری کو اور وفات 212 ہجری کو ہوئی۔

مرجئی کون ہیں؟

مرجئی لوگوں سے مراد: مُرجئہ فرقہ کے پیروکار ہیں۔ یہ ایک گمراہ فرقہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایمان میں عمل کا کوئی اعتبار اور دخل نہیں۔ صرف زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کر لینے کا نام ایمان ہے۔ ان کے ہاں منافق، بلکہ ابلیس اور فرعون بھی کامل الایمان مومن تھے۔ ان کا نظریہ ہے کہ جو شخص زبان سے ایمان کا اقرار کر لے اور دل میں تصور کر لے کہ اسلام سچا دین ہے؛ ایسے شخص کو نیک اعمال کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اولیاء اللہ کی توہین کرے، اسلام اور اس کے شعار کا مذاق اڑائے، یا کوئی بھی بڑی معصیت کرے تو اس کے ایمان میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ (تفصیل کا یہاں محل وموقع نہیں ہے)۔ [1]

قابل توجہ:

جس طرح عمل صالحہ کے بغیر ایمان درست ہونے کا نظریہ باطل ہے۔ اسی طرح صحیح احادیث سے ثابت ہونا معلوم ہونے کے باوجود؛ بغیر رفع الیدین نماز درست ہونے کا نظریہ بھی باطل ہے۔

---

[1] تفصیل دیکھئے: الموسوعة الميسرة في الأديان والمذاهب، (الدكتور مانع بن حماد الجهني): 1143/1، 1144.

[امام حمیدی رحمہ اللہ کا اقدام]

وَلَقَد رَأَينَا غيرَ وَاحِدٍ مِن أَهلِ العِلمِ يَستَتِيبُونَ أَهلَ الخِلافِ فَإِن تَابُوا وَإِلَّا أَخرَجُوهُم مِن مَجَالِسِهِم۔ وَلَقَد كَلَّمَ عَبدُاللَّهِ بنُ الزُّبَيرِ، سُلَيمَانَ بنَ حَربٍ ......وَهُوَ يَومَئِذٍ قَاضِي مَكَّةَ...... أَن يَحجُرَ عَلَى بَعضِ أَهلِ الرَّأيِ فَحَجَرَ عَلَيهِ ❶ سُلَيمَانُ فَلَم يَكُن يَجتَرِئُ بِمَكَّةَ أَن يُفتِيَ حَتَّى خَرَجَ مِنهَا۔ ❷

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یقیناً ہم نے تو بہت سے ایسے اہل علم کو دیکھا ہے جو (سنت کے) مخالفین سے توبہ کراتے تھے، اگر وہ توبہ کر لیتے تو ٹھیک، ورنہ انھیں اپنی مجلس سے نکال دیا کرتے تھے۔ امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمہ اللہ نے امام سلیمان بن حرب (ازدی مصری)...... جو ان دنوں مکہ کے جج تھے...... سے یہ بات کی تھی کہ اہل الرائے (رائے پرست رسنت کے مخالفین) پر پابندی لگا دیں۔ تو انھوں (سلیمان بن حرب) نے پابندی لگادی۔ تب کوئی (اہل الرائے) مکہ میں فتویٰ دینے کی جرأت کرتا تو اسے وہاں سے نکلنا پڑتا۔

وضاحت

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی المکی رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ کے معروف اساتذہ میں سے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے تقریباً 75، احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کثیر الحدیث راوی، ثقہ امام، جید و مستند فقیہ اور جلیل القدر محدث تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں تقریباً 219 ہجری میں وفات پائی۔ آپ رحمہ اللہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور ''مسند الحمیدی'' ہے۔

امام ابوایوب سلیمان بن حرب الازدی البصری رحمہ اللہ اتباع تابعین میں سے تھے۔ آپ علم الرجال، فقہ اور حدیث کے جید عالم اور مستند و ثقہ امام تھے۔ آپ رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ

---

❶ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، مطبع صدیقی لاہور اور دار ارقم کویت کے نسخہ میں ''فَحَجَرَ عَنهُ'' ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دار ارقم کے نسخہ میں ''خَرَجَ مِنهَا'' ساقط ہے۔ مطبع مقبول العام اور دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں ''يَخرُجَ عَنهَا'' ہے۔

140 یا 144 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ اور آپ رحمہ اللہ 214 تا 219 ہجری مکہ مکرمہ میں قاضی (جج) کے عہدے پر فائز رہے۔ 224 ہجری میں آپ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

رفع الیدین، سنت ہے:

رفع الیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں:

"تَارِكُ رَفعِ الیَدَینِ عِندَ الرُّكُوعِ وَالرَّفعِ مِنهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ"

"رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا تارک، دراصل سنت کا تارک ہے" [1]

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا متعدد اسناد کے ساتھ بیان ہوا ہے لہٰذا:

"مَن تَرَكَهُ فَقَد تَرَكَ السُّنَّةَ"

"جس نے اسے ترک کیا دراصل اس نے سنت ترک کردی۔" [2]

سنت کا تارک گمراہ ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ"

"اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کردو گے تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔" [3]

تارک رفع الیدین توبہ کرے:

جس طرح امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو بہت سے ایسے اہل علم کو دیکھا ہے جو سنت کے مخالفین سے توبہ کراتے تھے۔ اسی طرح جو لوگ عمداً، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت: رفع الیدین، کو ترک کرتے اور اس کا صحیح اسناد سے اثبات ثابت ہونے کا علم رکھنے کے باوجود، نمازوں میں رفع الیدین خود بھی نہیں کرتے اور عوام الناس کو بھی اس سے منع کرتے ہیں؛ ان احباب کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اپنی نمازوں کو صحیح و مسنون طریقہ پر ادا کرنے کا عہد کریں۔

---

[1] إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

[2] إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

[3] صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حديث: 257- (654).

ابن عباس، ابن زبیر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کا عمل

[18] حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَن لَيثٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ وَابنَ الزُّبَيرِ وَأَبَا سَعِيدٍ وَجَابِرًا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم إِذَا افتَتَحُوا الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا۔

ہمیں مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شریک نے بیان کیا، انھوں نے لیث بن ابی سلیم سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے؛ وہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے؛ تب رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے جس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی روایت میں تذکرہ کیا ہے، ان کا عمل (اثبات رفع الیدین) باحوالہ حسب ذیل ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا:

بنواسد کے غلام ابوحمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اثبات رفع الیدین گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 1 کی وضاحت کے تحت بیان ہو چکا ہے۔ البتہ مزید روایت کے لیے آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 21، 28، 64 دیکھیے۔

---

[1] یہ سند شریک اور لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ دیگر شواہد کی بنا پر حسن ہے، (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے، (ش) مصنف ابن أبی شیبة: 212/1، حدیث، 2430 ۔ اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم، ضعیف اور نا قابل حجت راوی ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ [الخلافیات، للبیهقی: 433/2] البتہ یہ روایت اپنے دیگر شواہد کی بنا پر قابل قبول ہے۔

[2] مصنف عبدالرزاق: 68/2، حدیث، 2523.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا:

سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا جان: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا تو ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 28، 64 میں بھی مذکور ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا:

شارح حدیث، علامہ مغلطائی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام بھی ان صحابہ میں شمار کیا ہے، جو نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ❸

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ:

"كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبدِ اللَّهِ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيهِ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيهِ السَّلَامُ كَانَ يَفعَلُ ذٰلِكَ"

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے، تب بھی رفع الیدین کرتے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔" ❹

---

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: 107/2، حديث، 2519.

❷ شرح سنن ابن ماجة، الإعلام بسنته عليه السلام، للمغلطائي: 1466/1.

❸ صحيح۔ سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة، باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع، ح، 868.

❹ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، لابن عبدالبر: 217/9.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل

[19] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلتِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُرَبِّهٖ[1] عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسحَاقَ[2] عَن عَبدِالرَّحمٰنِ الأَعرَجِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

ہمیں محمد بن صلت نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوشہاب عبدربہ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق سے، انھوں نے عبدالرحمٰن الاعرج سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔[3]

وضاحت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت قرار دینا دیگر روایات میں بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاحیات رفع الیدین کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگردوں سے) کہا کہ میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) پڑھاؤں گا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوعبدالجبار فرماتے ہیں: میں مشاہدہ کرنے کے لیے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَبُو شِهَابِ بْنُ عَبدِ رَبِّهٖ" ہے۔ جبکہ درست "أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّه، ہے۔" یہ ابوشہاب عبدربہ بن نافع الکنانی الحناط ہیں۔

[2] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "محمد بن سحاق" ہے، "اسحاق" کا "إ" (ہمزہ) ساقط ہونا کتابت کی غلطی ہے۔

[3] محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے البتہ ایک روایت اس روایت کی شاہد کے طور پر بسند صحیح موجود ہے، لہٰذا یہ روایت بھی صحیح ہے، (ز)۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد، لابن عبدالبر: 217/9.

دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ انھوں نے (نماز) شروع کی، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا پھر (دوسرا) سجدہ کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر فرمایا:

''میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز تھی حتی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مہر تصدیق:

سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے جن دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کی نماز؛ رفع الیدین کرکے پڑھ کر دکھائی، ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کے طریقہ نماز کی تصدیق کی تھی، کہ ہاں! واقعی رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ ❷

رفع الیدین سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا اس قدر اہتمام کرنے اور اس سنت سے اس قدر لگاؤ اور محبت رکھنے والے صحابی تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

''(اگر رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں اپنی کہنیاں بلند کروں گا اور اگر کہنیاں بھی کاٹ دی گئیں تو بازو کا باقی ماندہ حصہ اٹھا کر رفع الیدین کی سنت پر عمل کرتا رہوں گا۔'' ❸

بھائیوں کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبول نہیں:

جتنی بھی صحیح احادیث پیش کر دو کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کیا کرتے تھے، اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود بھی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے؛ کوئی فرق نہیں پڑتا، کیوں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تارکین رفع الیدین کا کہنا ہے کہ سیدنا وہ فقیہ نہیں تھے۔ ❹ یعنی انھیں شرعی احکام و مسائل کی سمجھ نہیں تھی۔ [نعوذ باللہ]

❶ معجم ابن الأعرابی: لأبی سعید بن الأعرابی: 97/1، حدیث، 144 - اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

❷ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 354/15، حدیث، 6072 - مسند السراج: ص، 65، حدیث، 100.

❸ الخلافیات، للبیہقی: 356/2، حدیث، 1692.

❹ بذل المجهود حل أبی داؤد، خلیل أحمد سہارنپوری: 16/1- نورالأنوار مع شرح قمر الأقمار، ملا جیون الحنفی [مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور، پرانا ایڈیشن]، ص، 183، [مطبوعه مکتبة البشریٰ کراچی]: 509/1.

ان کا مزید کہنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف مواعظ (نصیحت کے بیان) میں قابل قبول ہے، احکام میں نہیں۔ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قبول نہ کرنے والے کا انجام:

قاضی ابو طیب کہتے ہیں کہ ہم جامع (مسجد) المنصور میں بیٹھے تھے، کہ ایک خراسانی نوجوان آیا۔ اور اس نے بکری، گائے یا اونٹنی کو بیچنے کے لیے اس کا دودھ تھنوں میں روکنے سے متعلق سوال کیا۔ تو اسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی گئی (جس میں اس عمل سے منع کیا گیا ہے)۔ وہ نوجوان حنفی تھا، اس نے جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو اس نے کہا: ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حدیث کے معاملے میں قابل قبول نہیں ہیں۔ ابھی اس نے بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ مسجد کی چھت سے ایک بہت بڑا سانپ اس پر آ گرا۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ نوجوان بھی بھاگا لیکن سانپ اس کے پیچھے پیچھے رہا۔ لوگوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اسے کہا کہ اپنی بات سے رجوع کرو، اللہ کے ہاں معافی مانگو، توبہ کرو۔ اس نوجوان نے توبہ کی تو وہ سانپ غائب ہو گیا۔ ❷

---

❶ عارضة الأحوذي بشرح الترمذي، لأبي بكر ابن العربي: 211/5 - تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي: 29/1.

❷ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 618/2، 619.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل

[20] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ عَن عَاصِمِ الأَحوَلِ قَالَ: رَأَيتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ إِذَاافتَتَحَ الصَّلاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَيَرفَعُ كُلَّمَارَكَعَ وَرَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

ہمیں مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا کہ عاصم الاحول نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

وضاحت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِى الصَّلاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ"

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' ❷

اس کتاب (جزء رفع الیدین) کے آغاز میں امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین کرنے والے 17 صحابہ رضی اللہ عنہم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمایا ہے:

"كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِى الصَّلاةِ وَإِذَا رَكَعَ"

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی احادیث آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 67، 76، 99 پر مذکور ہیں۔

---

❶ صحیح (ز)۔

❷ مصنف ابن ابی شیبة: 213/1، حدیث، 2433.

❸ صحیح۔ سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة، باب رفع الیدین اذا رکع . . . ، حدیث: 866۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة، للبوصیری: 107/1، حدیث، 321۔ مسند أبی یعلی: 424، حدیث، 3793۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کا مرفوع کی بجائے موقوف ہونا درست قرار دیا ہے۔ [سنن الدارقطنی: 42/2، حدیث، 1119].

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل

[21] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيمٌ عَن أَبِي حَمزَةَ ❶ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَرفَعُ يَدَيهِ حَيثُ ❷ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں مسدد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم نے ابوحمزہ (کے واسطے) سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) تھے۔ ❸

وضاحت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تک کے گواہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے روز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: مجھے کاغذ دو؛ میں تمھیں کچھ لکھ دوں..... ❹

آخری ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہنے والے صحابی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی رفع الیدین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین منسوخ وممنوع نہیں، بلکہ دائمی سنت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اثبات رفع الیدین اسی کتاب (جزء رفع الیدین) کی حدیث نمبر: 18، 28 اور 64 میں بھی مذکور ہے۔

---

❶ المکتبة الظاهرية کے مخطوطه، المطبعة الخيرية مصر، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَبِي جَمْرَةَ" ہے جو کہ غلط ہے۔ یہ ابوحمزہ عمران بن ابی عطاء القصاب الواسطی، ثقہ راوی ہیں۔ دار ابن حزم کے نسخہ میں الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے "أبي حمزة" کو صحیح قرار دیا ہے۔ دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں بھی "أبي حمزة" ہے۔ راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ هشيم بن بشير کے اساتذہ میں "أبوحمزة" ہے، "أبوجمرة" نہیں ہے۔ اس لیے یہاں "أبي حمزة" ہی درست ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِذَا" ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ ہشیم مدلس راوی ہے، اور اس کی تحدیث کی صراحت بھی نہیں ہے (ش)۔ دیگر اسناد میں انھوں نے سماعت کی صراحت کر دی ہے، (العاصم)۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق: 68/2، حدیث، 2523۔ مصنف ابن أبي شيبة: 212/1، حدیث، 2431۔ لہٰذا ہشیم کی تدلیس کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔ ہشیم کے استاذ کا نام ابوحمزہ ہے۔ یہ ابوحمزہ عمران بن ابی عطاء القصاب الواسطی، ثقہ راوی ہیں۔

❹ صحيح البخاري، كتاب العلم، باب كتابة العلم، حديث، 114.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل

[22] حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ إِبرَاهِيمَ عَن قَيسِ بنِ سَعدٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَكَانَ يَرفَعُ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔ ❶

ہمیں سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے قیس بن سعد کے واسطے سے روایت کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا: میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

وضاحت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اثبات رفع الیدین کے متعلق تفصیل، گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر: 19 کے تحت بیان ہو چکی ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فكَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں، (ش).

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث

[23] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَينٌ عَن عَمرِو بنِ مُرَّةَ قَالَ: دَخَلتُ مَسجِدَ حَضرَمَوتَ فَإِذَا عَلقَمَةُ بنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَن أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ قَبلَ الرُّكُوعِ وَبَعدَهُ۔ ❶

ہمیں مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں خالد بن عبداللہ الواسطی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن السلمی نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے کہا: میں حضرموت ❷ کی ایک مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں علقمہ بن وائل اپنے والد گرامی (سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے بتایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور اس کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

وضاحت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا بیان کرنے کے بعد مرفوع حدیث (یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل) بیان کرنے میں خصوصاً درج ذیل دو حکمتیں ہیں:

① ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین اس لیے کیا کرتے تھے؛ کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔

② ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاحیات اپنی نمازوں میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے رہے۔ کیونکہ اس عمل کو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا ہے، جو 9 ہجری میں مسلمان ہوئے اور 10 ہجری میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کا مشاہدہ کیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ بَعدَهُ" ساقط ہے۔

❷ حضرموت، یمن کا شہر ہے۔ [صفة جزيرة العرب، لابن الحائك الهمداني، ص، 85]

❸ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 224/1، ح: 1352۔ المعجم الكبير، للطبراني: 12/22، حديث، 9۔ سنن الدارقطني: 44/2، حديث: 1121.

رفع الیدین ترک کر دیا ہوتا تو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو یقیناً اس بات کا علم ہوتا اور وہ بیان بھی کر دیتے۔

حدیث سن کر ابراہیم نخعی غضبناک ہو گئے:

عمرو بن مرہ المرادی رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے اثبات رفع الیدین کی حدیث سن کر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے بیان کی تو وہ غصے میں آگئے، اور فرمایا: صرف انھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم موقف احباب نے نہیں دیکھا؟ [1]

مغیرہ بن مقسم کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔

تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ [2]

تعجب ہے کہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ روایت تو ضعیف اور غیر ثابت اور موضوع ہے۔

افسوس ہے کہ صحیح اور ثابت شدہ احادیث میں تواتر سے منقول دائمی سنت کو ایک من گھڑت اور باطل روایت کے ذریعے ختم کر دینے کی کس قدر بھرپور کوشش اہل کوفہ نے کی؛ اور آج تک ان کے متبعین اسی ضد پر قائم ہیں۔

نخعی کی نہیں؛ صحابی کی بات اہم ہے:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ذات اور ان کی بیان کردہ حدیث پر تبصرہ کیا؛ اس کے متعلق گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 10 کی وضاحت کے تحت ضروری ومختصر بحث نقل کی جا چکی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بہتر ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو قبول کیا جائے، کیونکہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی: 224/1، روایت، 1352۔ المعجم الکبیر، للطبرانی: 12/22، روایت، 9۔ سنن الدارقطنی: 44/2، حدیث: 1121۔

[2] شرح معانی الآثار، للطحاوی: 224/1، روایت نمبر: 1351۔

کی روایت کو ان سے کم درجہ شخص کی بات کی بنا پر کس طرح ردّ کیا جاسکتا ہے۔''❶

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی کی بات کو گمان (وہم) قرار دیا ہے۔ ان کی بات کی بنا پر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد بار رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔❷

---

❶ التعليق الممجد على موطأ محمد، عبدالحی لكهنوی: 394/1 ، 395 .

❷ تفصیل کے لیے دیکھئے: التعليق الممجد على موطأ محمد، عبدالحی لكهنوی: 394/1 ، 395 .

خواتین خیر القرون کا عمل

[ام درداء رحمها اللہ کا عمل... پہلی روایت]

[24] حَـدَّثَنَا خَطَّابُ بنُ عُثمَانَ عَن إِسمَاعِيلَ ❶ عَـن عَبدِرَبِّهِ بنِ سُلَيمَانَ بنِ عُمَيرٍ قَالَ: رَأَيتُ أُمَّ الدَّردَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَرفَعُ يَدَيهَا فِي الصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهَا۔ ❷

ہمیں خطاب بن عثمان نے بیان کیا انھوں نے اسماعیل سے انھوں نے عبدربہ بن سلیمان بن عمیر سے (روایت کیا) کہ انھوں نے فرمایا: میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔ ❸

وضاحت

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ دو بیویاں ام درداء کی کنیت سے معروف تھیں۔ پہلی بیوی سیدہ ام درداء خیرہ بنت ابی حدرد (صحابیہ) رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کی وفات کے بعد سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی کی۔ دوسری بیوی کا نام ”هُجَيمَة“ یا ”جُهَيمَة“ تھا۔ یہ بیوی تابعیہ تھیں۔ دونوں بیویوں کی کنیت یکساں ہونے کی بنا پر ان میں فرق ظاہر کرنے کے لیے پہلی بیوی (صحابیہ) کو ام درداء کبریٰ رضی اللہ عنہا اور دوسری بیوی (تابعیہ) کو ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ ذکر کیا ہے۔

رفع الیدین اور دیگر احکام سے متعلق روایات بیان کرنے والی ام درداء صغریٰ رحمہا اللہ ہیں۔ مزید تفصیل گذشتہ صفحات میں ”تابعی خواتین اور رفع الیدین“ کے تحت دیکھی جاسکتی ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ إِسْمَاعِيْلُ“ ہے، جو کہ غلط ہے۔ دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں ”خَطّاب“ بغیر نسبت کے ہے۔ یعنی ”بنُ عُثمَانَ“ مذکور نہیں۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں ”حذو منكبيها فى الصلاة“ ہے۔

❸ حسن (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے، (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة: 216/1، رقم الحدیث: 2470۔ التاريخ الكبير، للبخاري: 78/6.

[ام درداء رحمہا اللہ کا عمل...دوسری روایت]

[25] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ ❶ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنِي عَبدُرَبِّهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ عُمَيرٍ قَالَ رَأَيتُ أُمَّ الدَّردَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَرفَعُ يَدَيهَا فِي الصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهَا حِينَ تَفتَتِحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ تَركَعُ وَإِذَا قَالَ ❷ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَت يَدَيهَا۔ وَقَالَت: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبدربہ بن سلیمان بن عمیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں؛ جب آپ نماز شروع کرتیں اور جب رکوع کرتیں اور جب (امام) ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتا، تب بھی آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتیں اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد'' کہتیں۔ ❸

وضاحت

نماز میں رفع الیدین کرنا صرف مردوں کے لیے ہی نہیں بلکہ خواتین کے لیے بھی مشروع ہے۔ مردوں اور عورتوں کی نماز کے طریقۂ ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہٰذا مردوں کی طرح عورتیں بھی نمازوں میں رفع الیدین کریں۔ جس طرح تابعی خواتین میں یہ عمل پایا جاتا تھا۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''حَدَّثَنَا مَقَاتِلٌ'' ھے۔ جو کہ خطا ہے۔

❷ دارارقم کویت اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں ''فَاذَا قَالَت'' ہے جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''وَإِذَا قَالَتْ'' ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه'' کہتیں۔

❸ حسن (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: 216/1، حديث، 2470 ۔ التاريخ الكبير، للبخاري: 78/6 ۔ المجموع شرح المهذب، للنووی: 400/3 .

صحابیات رضی اللہ عنہن کا عمل

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَنِسَاءُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ أَعْلَمُ مِنْ هٰؤُلَاءِ حِينَ يَرْفَعْنَ ❶ أَيْدِيَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیویاں اِن (رفع الیدین نہ کرنے والے) لوگوں سے زیادہ علم والی تھیں۔ وہ نماز میں رفع الیدین کرتی تھیں۔ ❷

وضاحت

مَردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی مشروع ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کریں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن بھی اپنی نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ علامہ علاء الدین مغلطائی حنفی رحمہ اللہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اثبات رفع الیدین مروی ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث ملتان، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعْنَ" ہے۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ کے اس تبصرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی روایت ان کے ہاں صحیح اور ثابت ہے۔

❸ شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائي: 1466/1.

رفع الیدین سے؛ بعض کوفیوں کی لاعلمی

[26] حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبراهِيمَ الحَنظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ فُضَيلٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن مُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عُمَرَ يرفَعُ يَدَيهِ ❶ فِي الرُّكُوعِ. فَقُلتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ❷ ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ كَبَّرَ وَرفَعَ يَدَيهِ .

ہمیں اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن کلیب کے واسطے سے روایت کیا کہ محارب بن دثار کوفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ رکوع کے وقت رفع الیدین کررہے تھے۔ میں نے ان سے اس (رفع الیدین) کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب دو رکعتوں سے اٹھتے تھے تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

وضاحت

کوفہ کے جج: محارب بن دثار رحمہ اللہ نے اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے رفع الیدین پر تعجب کا اظہار کیا ہے تو یقیناً اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے کوفہ والوں کو رفع الیدین سے آگاہی نہیں تھی۔ جبکہ دیگر علاقوں کے لوگ اس سنت سے واقف تھے۔ بلکہ بعض کوفی علماء ومحدثین بھی رفع الیدین سے واقف اور اس کے قائل تھے۔

محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ سے بھی بڑھ کر ابوبکر بن عیاش کوفی (تبع تابعی) کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں:

"مَا رَأَيتُ فَقِيهًا قَطُّ يفعَلُهُ، يَرفَعُ يَدَيهِ فِي غَيرِ التَّكبِيرَةِ الأُولَى"

''میں نے کسی بھی فقیہ (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے) کو کبھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کرتے

---

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "مَه ذٰلِكَ" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں "من ذلك" ہے۔ مطبع مقبول العام اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "مِمَّ ذٰلِكَ" ہے۔ ایک روایت میں ''ما هذا؟' ' ہے، یعنی: یہ کیسا عمل ہے؟ دیکھئے: مسند أحمد بن حنبل (طبع الرسالة بيروت و طبع مؤسسة قرطبة القاهرة): حديث نمبر: 6328.

❸ صحيح (ز)۔ حسن ، (ش)۔ مصنف ابن أبي شيبة: 213/1 ، حديث ، 2439 .

نہیں دیکھا۔‘‘ ❶

حالانکہ ابوبکر بن عیاش کوفی کے استاذ، ثقہ تابعی، امام حمید الطّویل البصری رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

ابوبکر بن عیاش کوفی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں بھی متعدد محدثین ایسے تھے جو نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ مثلاً: امام السنہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ؛ ابوبکر بن عیاش کوفی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں، ان کے متعلق امام ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”رأیتُ أَحمَدَ یَرفَعُ یَدَیهِ عِندَ الرُّکُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنَ الرُّکُوعِ کَرَفعِهِ عِندَ الِاستِفتَاحِ .“

’’میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے جس طرح آپ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔‘‘ ❸

اسی طرح امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ وہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

یہاں تین باتیں قابل غور ہیں:

① ... کیا یہ ممکن ہے کہ امام حمید الطّویل (تابعی) رحمہ اللہ نے صحابی کو رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا ہو، پھر اس پر عمل نہ کیا ہو؟

② ... کیا ابوبکر بن عیاش کوفی رحمہ اللہ نے اپنے استاذ، حمید الطّویل رحمہ اللہ یا اپنے شاگردوں کو کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا؟

③ ... اگر ابوبکر بن عیاش کوفی رحمہ اللہ نے اپنے اساتذہ اور تلامذہ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا تو پھر، کیا وہ اپنے اساتذہ وتلامذہ کو فقیہ نہیں سمجھتے تھے؟

اگر واقعی ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ نے ایسا کہا تھا؛ تو پھر کہیں نہ کہیں کوفی ماحول کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔

---

❶ شرح معانی الآثار، للطحاوی: 228/1، روایت نمبر، 1367.

❷ صحیح ـ مسند أبی یعلی: 424/6، حدیث، 3793 ـ مصنف ابن أبی شیبة: 213/1، حدیث، 2433.

❸ مسائل الإمام أحمد روایة أبی داود السجستانی، صفحه: 50.

حقیقت یہ ہے کہ رفع الیدین دائمی سنت ہے جو متبع سنت فقہاء وعلماء کے عملی تسلسل کی بدولت زندہ ہے ورنہ کوفیوں نے تو اسے معدوم ومتروک کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔

کوفی؛ رفع الیدین سے بے خبر کیوں؟

بعض کوفیوں کا ہمیشہ سے یہی معاملہ رہا ہے کہ انھوں نے رفع الیدین جیسی عظیم سنت کو نہ صرف خود ترک کیا بلکہ دیگر افراد کو بھی اس سنت سے دور کرنے کی سر توڑ کوششیں جاری رکھیں۔ جن کا تسلسل آج بھی قائم ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث علماء بیان کیا کرتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا مذکور تھا۔ اس حدیث کو بیان کرنے والا راوی یزید بن ابی زیاد جب کوفہ گیا اور وہاں کے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو بعض کوفیوں نے انھیں مجبور کیا کہ اس حدیث کے الفاظ میں ترمیم کرو۔ پھر یزید بن ابی زیاد نے کوفیوں کے اصرار اور دباؤ میں آکر اس حدیث کے اصل الفاظ کی بجائے کوفیوں کے بتائے گئے الفاظ بیان کرنا شروع کر دیے، جن کا مفہوم اصل الفاظ کے بالکل برعکس تھا۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یزید بن ابی زیاد نے مکہ میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس طرح بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد جب میں کوفہ آیا تو میں نے یزید بن ابی زیاد کو یہی حدیث بیان کرتے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، پھر اس کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے۔''
(سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں) میں سمجھ گیا کہ کوفیوں نے یزید بن ابی زیاد کو ایسا کہنے کے لیے مجبور کیا ہے۔[1]

جب کوفیوں نے روش ہی ایسی اپنا رکھی تھی کہ دین کی اصل شکل تبدیل کرنے پر تلے ہوئے تھے تو وہاں کے بیشتر افراد کا متعدد سنتوں سے بے خبر رہنا یقینی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کوفہ کے بہت سے لوگ رفع الیدین سے آشنا و آگاہ نہیں تھے۔ اور بعد والوں نے رفع الیدین سے کوفیوں کی عدم آگاہی اور لاعلمی کو رفع الیدین کی نفی پر مستقل دلیل بنا لیا۔

میرے بھائیوں کی انوکھی منطق:

اگر محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ نے رفع الیدین کے بارے میں لاعلمی کی بنا پر تعجب سے پوچھ لیا؛ کہ یہ کیا ہے؟

[1] السنن الکبری، للبیهقی: 111/2، حدیث، 2530.

تو اس میں کوئی عجیب اور خطرناک بات نہیں ہے۔ کیونکہ کسی عمل کے بارے میں کسی شخصیت یا چند لوگوں کی لاعلمی؛ اس بات کا ثبوت نہیں بنتی کہ وہ عمل سنت نہیں ہے۔

بعض احباب کا کہنا ہے کہ محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ کے رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین پر تعجب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع الیدین والی نماز مدینہ منورہ میں معروف نہ تھی۔ ❶

حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ تعجب کرنے والا کوفی ہے اور جس کے عمل پر اس نے تعجب کیا ہے وہ مدنی ہیں۔ اگر مدنی شخصیت نے رفع الیدین کیا ہے اور کوفی نے تعجب کیا ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رفع الیدین والی ہی نماز پڑھی جاتی تھی، البتہ بیشتر کوفیوں کی نمازیں رفع الیدین سے خالی تھیں۔

پھر؛ نماز ضحیٰ بھی چھوڑ دیں:

اگر محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ کے تعجب رفع الیدین کا غیر معروف ہونا مراد لے کر اسے ترک کرنا ہے تو پھر نماز ضحیٰ پڑھنے سے بھی رک جائیں اور لوگوں کو بھی علی الاعلان اس سے منع کر دیں، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد مورّق نے پوچھا: کیا آپ صلاۃ الضحیٰ پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں پڑھتے تھے۔ ❷ اب اس حدیث کے پیش نظر کیا کہیں گے کہ صلاۃ الضحیٰ (نماز چاشت) ادا کرنا مسنون اور درست نہیں؟ جبکہ یہ نماز بالاتفاق سنت ہے۔ جس کے دلائل صحیح اسناد کے ساتھ مذکور ہیں۔

نماز میں تکبیر کہنا بھی چھوڑ دیں:

محارب سے دثار رحمہ اللہ کے تعجب اور سوال کو رفع الیدین متروک و غیر معروف ہونے کی دلیل بنانے والے احباب اپنی نمازوں میں ''اللہ اکبر'' کہنا بھی کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں ہر جھکنے اور اٹھنے کے موقع پر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سن کر ان کے شاگرد ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے تعجب کرتے ہوئے کہا تھا: ''مَاهٰذَا التَّكْبِيْرُ؟'' تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ ❸

بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کے ہاں کوئی سنت اجنبی اور غیر معروف ہو جائے، یا کسی شخص کے علم میں نہ

---

❶ دیکھیے، مفہوم عبارت، حوالہ: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین (یکجا، مترجم)، ص: 313، 314، ترجمہ از: امین صفدر اوکاڑوی۔

❷ صحيح البخاري: كتاب التطوع، باب صلاة الضحىٰ في السفر، ح، 1175.

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض و رفع في الصلاة، حديث، 31- (392).

ہوتو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سنت کو تمام لوگ ترک کر دیں۔

محارب کوفی رحمہ اللہ نے انکار نہیں کیا:

محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ کے پوچھنے پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نہ صرف رکوع کے رفع الیدین کا سنت ہونا بیان کیا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے مزید وضاحت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب دو رکعتوں سے اٹھتے تھے تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔

محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کا مسنون ہونا سن کر کوئی تکرار نہیں کی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نماز کی صحیح شکل وہی ہے جو مدینہ منورہ میں رائج، معروف اور معمول بہ ہے۔ بعد ازاں انھوں نے اپنے تلامذہ کو بھی اس سے آگاہ کیا۔ جیسا کہ ایک روایت آئندہ صفحات میں (52 نمبر پر) آئے گی۔

کوئی دلیل ہے تو پیش کیجیے:

مانعین رفع الیدین بھائیوں میں سے کسی کے پاس کوئی صحیح روایت ہے تو پیش کرے:

⊙ ...جس صحیح روایت میں محارب بن دثار رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تکرار کی ہو؛ کہ رفع الیدین تو فلاں موقع پر ممنوع قرار دے دیا گیا تھا، یا فلاں موقع پر منسوخ کر دیا گیا تھا، وغیرہ وغیرہ۔

......یا......

⊙ ...جس صحیح روایت میں مذکور ہو کہ محارب بن دثار کوفی (تابعی) رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رفع الیدین کرتا دیکھنے اور ان سے حقیقت مسئلہ دریافت کرنے کے بعد کسی بھی موقع پر کہا ہو کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل (نعوذ باللہ) درست نہیں تھا۔

......یا......

⊙ ...جس صحیح روایت میں محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ نے کسی دوسرے صحابی کا قول بیان کیا ہو؛ جس میں اس صحابی کی طرف سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اثبات رفع الیدین والے عمل اور موقف کی تردید یا نفی کی گئی ہو۔

......یا......

⊙ ...جس صحیح روایت میں مذکور ہو کہ محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رفع الیدین کے اثبات کے بارے میں سننے کے بعد بھی، اپنی نماز میں رفع الیدین نہ کیا ہو۔

ہرگز نہیں ...، بلکہ محارب بن دثار کوفی رحمہ اللہ کا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث سن کر، رفع الیدین کو دل و جان سے تسلیم کر لینا، یہ ثابت کرتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ یہ سنت ہے۔

[رفع الیدین سے؛ بعض کوفیوں کی شناسائی]

[27] حَدَّثَنَا مُسلِمُ بنُ إبراهيمَ حَدَّثَنَا شُعبَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ الحَضرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَن ❶ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن کلیب نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد گرامی (کلیب بن شہاب کوفی) کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کرنے لگے تب بھی رفع الیدین کیا۔ ❷

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے گزشتہ روایت (26 نمبر) اور زیر بحث (27 نمبر) حدیث عاصم بن کلیب کوفی رحمہ اللہ کی اسناد سے نقل کی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوفہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل (اثبات رفع الیدین) کا علم پہنچا تھا، لیکن بعض کوفی اس سنت کا انکار کرتے تھے۔ جبکہ بعض اس پر عمل پیرا بھی تھے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے آئندہ صفحات میں بیان کیا ہے کہ بعض کوفی رفع الیدین نہیں کرتے۔ حالانکہ انھوں نے اس کے بارے میں بہت سی احادیث بھی بیان کی ہیں۔ اور انھوں نے رفع الیدین کرنے والے کو ڈانٹا بھی نہیں۔ اگر اثبات رفع الیدین کی احادیث سچی نہ ہوتیں تو وہ کبھی بیان نہ کرتے۔

کوفی محدثین کی سند سے اثبات رفع الیدین:

امام بخاری رحمہ اللہ ایسی سند کے ساتھ بھی رفع الیدین کا اثبات ذکر کیا ہے جس کے تمام راوی کوفی ہیں۔ جیسے

❶ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع ہ کوں، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أن" نہیں ہے۔

❷ صحیح، (ز)۔حسن، (ش)۔ صحيح ابن خزيمة: 345/1، حديث، 697۔ علامہ محمد مصطفیٰ الاعظمی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ مسند أحمد بن حنبل (مطبوعة مؤسسة قرطبة القاهره): 316/4، حديث، 18875۔

کہ آئندہ صفحات میں 74 نمبر حدیث ہے۔ اس کی سند اور متن یوں ہے:

حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَاابنُ إدرِيسَ قَالَ سَمِعتُ عَاصِمُ بن كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعتُ وَائِلَ بنَ حُجرٍ يَقُولُ: قَدِمتُ المَدِينَةَ قُلتُ لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَافتَتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ .

ہمیں عبداللہ بن محمد (المعروف ابن ابی شیبہ) کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا میں نے عاصم بن کلیب کوفی سے سنا، انھوں نے اپنے والد گرامی (کلیب بن شہاب کوفی) کو سنا، وہ کہتے تھے: میں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، (وہ فرماتے تھے کہ) مَیں مدینہ منورہ میں آیا۔ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ (میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔

اس حدیث کو بیان کرنے والے؛ (امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ سے لے کر تابعی تک) تمام راوی کوفی ہیں۔ اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ لہٰذا اس روایت سے ثابت ہوا کہ کوفہ میں بھی رفع الیدین متعارف تھا لیکن بعض کوفیوں کو علم نہیں تھا، یا بعض اس سنت پر عمل کرنا نہیں چاہتے تھے۔

مزید چھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث

قَالَ البُخَارِيُّ: وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [1] وَعَنْ عُبَيْدِ [2] بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ [3] كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ.
قَالَ البُخَارِيُّ: وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ يَفْهَمُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (مروی ہے) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے)۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا)۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے)۔ اور عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے (بھی مروی ہے) انھوں نے اپنے والد گرامی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا)، اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع جاتے وقت اور جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو ہم نے ذکر کر دیا ہے یہ اس شخص کے لیے ان شاء اللہ کافی ہے جو شعور رکھتا ہے۔

---

[1] مطبع مقبول العام، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ہے۔ یعنی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بعد میں اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر پہلے ہے۔ جبکہ مخطوطہ میں اسی طرح ہے جس طرح ہم نے نقل کیا ہے۔

[2] المکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "عبداللّٰه" ہے جو کہ خطا ہے۔

[3] المطبعة الخيرية، دارارقم کویت، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنَّهُ" نہیں ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کردہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات حسب ذیل ہیں:

①...سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت:

ایک روز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح (رفع الیدین) کیا۔ [1]

②...سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات:

⊙...سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاةِ الظُّهرِ يَرْفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ"

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ظہر میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر کہی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔'' [2]

⊙...سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ [3]

③...سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

ابو عبدالجبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کرنے لگے تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کرنے لگے تو تکبیر کہی۔ پھر (دوسرا) سجدہ کرنے لگے تو

---

[1] صحیح۔ النفح الشذیّ شرح الترمذی، لابن سید الناس: 390/4 ۔ نصب الرایة، للزیلعی: 416,415/1 (رجال اسنادہ معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن کثیر: 166,165/1 .

[2] الخلافیات، للبیہقی: 348/2، حدیث، 1674 .

[3] صحیح۔ سنن ابن ماجة، کتاب اقامة الصلاة، باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع، ح، 868 .

تکبیر کہی۔ حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔'' [1]

④...سیدنا عبید بن عمیر رحمہ اللہ کی روایت:

عبید بن عمیر رحمہ اللہ کبار و ثقہ تابعین میں سے تھے۔ رفع الیدین سے متعلق آپ رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت مع سند حسب ذیل ہے:

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

عبید بن عمیر رحمہ اللہ اپنے والد عمیر بن حبیب کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس روایت کے راوی: رفدہ بن قضاعہ غسانی کو ناقابل حجت راوی قرار دیا ہے۔ اور یہ روایت اس کے تذکرہ وتعارف میں بیان کی ہے۔ وہاں الفاظ اس طرح ہیں:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ"

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر خفض (جھکنے) اور ہر، رفع (اٹھنے) کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔''

---

[1] المعجم لابن الأعرابی: 97/1، حدیث، 144۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[2] سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع، ح: 861۔ ماہر علم اسماء الرجال علامہ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کو غلطی لگ گئی، دراصل عبید رحمہ اللہ کے والد گرامی (صحابی) کا نام عمیر بن حبیب نہیں، ان کا صحیح نام عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ ہے۔ [جزء رفع اليدين للبخاري بهامشه جلاء العينين، لبديع الدين الراشدي: ص، 72 (حواشی)]۔ اس روایت کو علامہ البانی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ، عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ اس روایت کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں موجود رفدہ بن قضاعہ ضعیف راوی ہے اور یہ روایت رفدہ کے علاوہ کسی اور راوی کی سند سے منقول نہیں ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: الضعفاء الكبير، للعقيلي: 65/2۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے منکر قرار دیا ہے۔ [أحاديث مختارة من موضوعات الجورقاني وابن الجوزي، للذهبي: ص، 100، 101، حديث، 72] علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس روایت میں رفدہ بن قضاعہ ضعیف راوی ہے اور عبداللہ بن عبید نے اپنے باپ عبید بن عمیر سے کوئی روایت نہیں سنی۔ [مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة: 170/1، حديث، 319] مزید دیکھئے: رفع اليدين في الصلاة، لابن القيم: ص، 21، 254.

روایت بیان کرنے کے بعد امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند مقلوب اور متن منکر ہے. ❶ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ نے (نماز میں) ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع الیدین ہرگز نہیں کیا۔ امام زہری کی سالم کے واسطے سے ان کے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کردہ حدیث اس (عبید بن عمیر کی) حدیث کے برعکس صراحت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

پاکستان کے معروف ومستند سلفی عالم، محدث العصر فضیلۃ الشیخ علامہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر اس حدیث میں، جھکنے سے مراد رکوع جانا اور اٹھنے سے مراد رکوع سے اٹھنا ہے، تو پھر یہ حدیث کسی دوسری صحیح حدیث کے معارض نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور عبید بن عمیر کا اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرنا معروف نہیں ہے۔ جیسا کہ تہذیب الکمال میں مذکور ہے۔ لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔'' ❸

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّمَ إِذَا هَوَى سَاجِدًا لَم يَرفَع يَدَيهِ وَالَّذِي وَرَدَ فِي بَعْضِ الأَحَادِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ؛ سَهْوٌ۔ وَالرِّوَايَةُ الصَّحِيْحَةُ أَنَّه كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ"

''رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تب رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور جن احادیث میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ ہر ''خفض'' (جھکنے) اور ہر ''رفع'' (اٹھنے) پر رفع الیدین کرتے تھے، ان احادیث کو بیان کرنے والوں کو وہم ہوا ہے۔ دراصل صحیح احادیث میں الفاظ اس طرح ہیں کہ آپ ﷺ ہر ''خفض'' (جھکنے) اور ہر ''رفع'' (اٹھنے) پر تکبیر کہا کرتے تھے۔'' ❹

---

❶ جس روایت کی سند میں کسی راوی کا نام اس کے والد کی جگہ اور والد کا نام اس راوی کی جگہ آجائے اس سند کو مقلوب کہتے ہیں۔ جو روایت ضعیف راوی کی بیان کردہ ہو اور وہ ثقہ راوی کی بیان کردہ روایت کے مخالف ہو، اسے منکر کہتے ہیں۔ [دیکھیے: إشراق الفجر اردو ترجمہ نزھة النظر شرح نخبة الفكر، ص،122 (حواشی)،128 (ترجمہ از، امان اللہ عاصم)]

❷ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان :304/1- علامہ جوزقانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے، دیکھیے: الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير، للجوزقانی : 27/2، حديث، 296- امام ابن حبان رحمہ اللہ اور علامہ جوزقانی رحمہ اللہ نے سجدوں کے رفع الیدین کی نفی کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اگر ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع الیدین کرنا مسنون ہوتا تو سجدوں کے رفع الیدین کی باقاعدہ وضاحت کے ساتھ نفی بیان نہ ہوتی، کیونکہ سجدوں میں بھی تو جھکنے اور اٹھنے کا عمل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

❸ جزء رفع اليدين مع جلاء العينين، لبديع الدين الراشدی:ص، 73.

❹ سفر السعادة، لمحمد بن يعقوب فيروزآبادی، صفحه:19.

⑤...سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت:

میمون مکی (تابعی) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انھوں نے قیام کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، سجدہ کرتے وقت (یعنی رکوع کے بعد) اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی: رفع الیدین کیا)۔ اور جب قیام کے لیے اٹھے، تب بھی ہاتھوں سے اشارہ کیا (رفع الیدین کیا)۔

بعدازاں میمون مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور انھیں بتایا کہ ابن زبیر نے ہمیں اس طرح نماز پڑھائی ہے جس طرح میں نے کسی کو بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور میں نے ان کے رفع الیدین کے بارے میں بھی بتایا۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کو دیکھو، تو پھر عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کی ہی اقتدا کرو۔ ❶

⑥...سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت:

حطان بن عبداللہ الرقاشی رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کے لیے رفع الیدین کیا، پھر (رکوع سے اٹھ کر) ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہا اور تب بھی رفع الیدین کیا۔ پھر فرمایا: اسی طرح کیا کرو۔ حطان بن عبداللہ رحمہ اللہ نے مزید وضاحت فرمائی کہ آپ رضی اللہ عنہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی متعدد احادیث بیان کردی ہیں۔ اور تابعین کا عمل بھی ذکر کردیا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ تابعین رحمہم اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی سے رفع الیدین کرنا سیکھا ہے۔ اور صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔ یہ عملی تسلسل باشعور انسان کے سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

---

❶ صحیح۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث، 739.

❷ سنن الدارقطنی: 47/2، حدیث، 1124.

[عبادلہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا عمل]

[28] أَخْبَرَنَا❶ مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا ❷ عَبدُاللّٰهِ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ قِرَاءَ ةً قَالَ: أَخبَرَنِي الحَسَنُ بنُ مُسلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُسأَلُ عَن رَفعِ اليَدَينِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: رَأَيتُ عَبدَاللّٰهِ وَعَبدَاللّٰهِ وَعَبدَاللّٰهِ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم ، لِعَبدِاللّٰهِ ❸ بنِ عُمَرَ وَعَبدِاللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ وَعَبدِاللّٰهِ بنِ الزُّبَير ، قَالَ طَاوُسٌ: فِي التَّكبِيرَةِ الأُولَى الَّتِي لِلاستِفتَاحِ بِاليَدَينِ أَرفَعُ مِمَّا سِوَاهُمَا بِالتَّكبِيرِ ❹۔قُلتُ لِعَطَاءٍ: أَبَلَغَكُم أَنَّ التَّكبِيرَةَ الأُولَى أَرفَعُ مِمَّا سِوَاهُمَا❺ مِنَ التَّكبِيرِ؟ قَالَ: لَا۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے ابن جریج سے قراءت کر کے (یعنی ان کے سامنے پڑھ کر) روایت کیا، انھوں نے کہا: مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی کہ انھوں نے طاوس کو (کہتے ہوئے) سنا کہ (جب) ان سے نماز میں رفع الیدین کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ، عبداللہ اور عبداللہ کو دیکھا، وہ رفع الیدین کرتے تھے۔ان کا اشارہ سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف تھا۔❻ طاوس رحمہ اللہ نے کہا: تکبیر اولیٰ میں جو استفتاح (یعنی نماز شروع کرنے) کے لیے ہوتی ہے اس میں دوسری تکبیروں کی نسبت ہاتھ زیادہ بلند ہوں۔ میں (ابن جریج) نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ کو (ایسی کوئی حدیث) پہنچی ہے کہ پہلی تکبیر کے وقت دوسری تکبیروں کی نسبت ہاتھ زیادہ بلند ہوں؟ تو انھوں نے کہا: نہیں۔❼

---

❶ دارابن حزم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور المطبعہ الخیریہ کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا"، مخطوطہ میں "أنا" (أخبَرَنَا) ہے۔

❷ مطبع مقبول العام، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "أنا" (یعنی "أخبرنا") ہے۔

❸ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فعبداللّٰه بن عمر" ہے۔

❹ المطبعه الخيريه ، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِمَّا سِوَاهَا مِنَ التَّكبِيرِ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية ، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "سواهَا" ہے۔

❻ مصنف عبدالرزاق: 69/2، حدیث ، 2525.

❼ صحیح ، (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں،(ش)۔ مصنف عبدالرزاق: 69/2، حدیث ، 2526.

وضاحت

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت ہے اور اس سنت پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ صرف خود عمل پیرا تھے، بلکہ اپنے اہل خانہ اور شاگردوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے تھے۔ اس سنت کے اثبات میں کسی قسم کا کوئی ابہام ہے نہ ہی کوئی شک وشبہ۔ یہ سنت متعدد صحابہ سے قولاً وعملاً بے شمار صحیح ترین مرفوع وموقوف احادیث سے ثابت ہے۔

لہٰذا رفع الیدین سنداً وعملاً متواتر سنت ہے۔ جیسا کہ اس سنت کو احناف کے جید علماء نے بھی متواتر تسلیم کیا ہے۔ احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا."

"رفع الیدین کرنا یقیناً اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔"[1]

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو احادیث و آثار منقول ہیں، اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس پر (عمل پیرا) رہے حتی کہ دنیا چھوڑ گئے۔"[2]

---

[1] نیل الفرقدین فی مسئلة رفع الیدین (مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ، دہلی): صفحہ:22.

[2] سفر السعادة، لمحمد بن یعقوب فیروز آبادی: صفحہ:18.

رفع الیدین؛ آفاقی و عالم گیر سنت

قَالَ البُخَارِیُّ: وَلَو تَحَقَّقَ حَدِیثُ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ لَم یَرَ ابنَ عُمَرَ یَرفَعُ یَدَیهِ ❶ لَکَانَ حَدِیثُ طَاوُسٍ وَسَالِمٍ وَنَافِعٍ ❷ وَمُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ وَابی الزُّبَیرِ ❸ حِینَ رَأَوهُ؛ أَولَی۔ لِأَنَّ ابنَ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) رَوَاهُ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ۔ فَلَم یَکُن یُخَالِفُ الرَّسُولَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ۔ مَعَ مَا رَوَاهُ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ مَکَّةَ وَالمَدِینَةِ وَالیَمَنِ وَ العِرَاقِ أَنَّهُ کَانَ❹ یَرفَعُ یَدَیهِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر مجاہد کی حدیث سچ ثابت بھی ہوجائے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ وہ رفع الیدین کرتے ہوں۔ تو پھر بھی یقیناً طاوس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابوزبیر رحمہم اللہ کی حدیث اولیٰ (معتبر) ہوگی؛ جنھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے تھے۔ کیونکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے (رفع الیدین کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کریں۔ مزید یہ کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن اور عراق کے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ذی وقار رضی اللہ عنہم کے اثبات رفع الیدین کے عمل اور ان کی طرف سے ترویج و تبلیغ کے تناظر میں رفع الیدین کی آفاقیت اور عالم گیریت کو بیان کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے گذشتہ سطور میں عبادلہ ثلاثہ (سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا

---

❶ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ یَدَیهِ" ہے۔

❷ المکتبة الظاهریة کے مخطوطہ میں "وَنَافِعٍ" نہیں ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ اور دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❸ المکتبة الظاهریة کے مخطوطہ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "ابن الزبیر" ہے جو کہ خطا ہے۔

❹ المکتبة الظاهریة کے مخطوطہ اور دار ارقم کے نسخہ میں "أَنَّهُ کَانَ" نہیں ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم) کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے اور اس کے متصل بعد اس روایت کا ایک مرتبہ پھر ضعف بیان کیا ہے جس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے رفع الیدین کی نفی مذکور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا اشارہ، ''ابوبکر بن عیاش کی عن مجاهد عن حصین . . . '' کی سند سے مروی روایت کی طرف ہے۔ اس روایت کے متعلق مفصل بحث گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 15 کے بعد ''ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب ترک رفع الیدین'' کے عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔

مجاہد کی روایت کا جائزہ:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ روایت صحیح ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی طاوس بن کیسان، سالم بن عبداللہ، نافع، محارب بن دثار کوفی اور ابوزبیر رحمہم اللہ کی بیان کردہ احادیث کو ہی معتبر تصور کیا جائے گا۔ کیونکہ ان تمام تابعین نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ [1]

طاوس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابوزبیر کی روایات کو راجح قرار دینے کی چند وجوہ ہیں:

① ... مجاہد کی سند کی نسبت ان کی اسناد زیادہ معتبر اور پختہ ہیں۔

② ... یہ کثیر تعداد میں ہیں جبکہ مجاہد ان کی مخالفت میں تنہا ہے۔

③ ... اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ کیونکہ جس نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے اس کی بات، نہ دیکھنے والوں کے مقابلے میں قابل قبول اور قابل حجت ہوگی۔

④ ... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ تو رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے، پھر ایسا کس طرح ممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خود رفع الیدین نہ کرتے ہوں۔

اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل اس بنا پر تھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں میں رفع الیدین کرتے دیکھا اور اسے اپنے تلامذہ، احباب اور دیگر عوام الناس کے سامنے بیان کیا۔ ایسا تو کسی طور ممکن نہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام کرتے ہوئے دیکھیں، اور اسے بیان بھی کریں لیکن خود اس پر عمل نہ کریں یا اس کی مخالفت کریں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق صرف ایک راوی (مجاہد بن جبر) کی بات کو کس طرح درست مان لیا جائے، جبکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن اور عراق وغیرہ کے اہل علم نے

---

[1] طاوس رحمہ اللہ کی روایت 80 نمبر، سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کی روایت 13 نمبر، نافع رحمہ اللہ کی روایات 14، 40، 53، 55، 56، 61، 75، 81 نمبر، محارب بن دثار رحمہ اللہ کی روایت 26، 52 نمبر اور ابوزبیر رحمہ اللہ کی روایت 54 نمبر پر اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں مذکور ہے۔

بھی بیان کیا ہے۔

ایک کا عدد قبول کرنے میں بھائیوں کی دھاندلی:

اگر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے (بقول نخعی) صرف ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے تو وہ میرے بھائیوں کے ہاں قابل قبول نہیں؛ لیکن اگر امام مجاہد رحمہ اللہ نے صرف ایک بار دیکھ کر بیان کردیا ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین نہیں کیا؛ تو ان کے کہنے کو پکی دلیل بنا لیا...۔ واہ سبحان اللہ۔ صدقے جاواں۔

عالم اسلام میں رفع الیدین کی دھوم:

امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن اور عراق وغیرہ کے اہل علم نے بھی بیان کیا ہے'' ایک نہایت اہم اور جامع تبصرہ ہے۔ اس تبصرہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث کے مطابق نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت کی حیثیت سے پورے عالم اسلام میں معروف و متعارف ہوا۔

معروف محدث و مؤرخ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس سنت (رفع الیدین) کے علاوہ کوئی سنت ہمارے علم میں ایسی نہیں ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں چاروں خلفاء اور عشرہ مبشرہ، بلکہ دور دراز کے مختلف علاقوں میں جانے والے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (سب کے سب) متفق ہوں۔ [1]

---

[1] شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائي: 1466/1.

[امام حسن بصری رحمہ اللہ کا اعلان]

[29] حتّی لقد حدَّثنی مُسَدَّدٌ قال: حَدَّثَنَا یَزِیدُ بنُ زُرَیعٍ عَن سَعِیْدٍ ❶ عَن قَتَادَةَ عَنِ الحَسَنِ قَالَ: کَانَ أَصحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَأَنَّمَا أَیدِیھِمُ المَرَاوِحُ یرفَعُونَھَا إِذَا رَکَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَھُم۔

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں) مجھے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا ہے کہ یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ کے واسطے سے روایت کیا ہے، انھوں نے قتادہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ حسن بصری نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جب رکوع کرتے اور جب (رکوع سے) اپنے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے، گویا ان کے ہاتھ پنکھے ہوں۔ ❷

وضاحت

امام حسن بصری رحمہ اللہ کا یہ بیان اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم دنیا کے تقریباً ہر خطے میں دین کی تبلیغ و ترویج کے لیے پہنچے۔ اور بے شمار افراد (تابعین) کو احکام شریعت سے روشناس کیا۔ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درس و تعلیم کے نتیجہ میں تابعین کے توسط سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز دنیا کے ہر خطے میں متعارف و مشہور ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نماز رفع الیدین کے بغیر نہیں تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

❶ مخطوطہ میں "عَنْ شُعْبَة" ہے جبکہ دارابن حزم کے نسخہ میں "عَنْ سَعِید" ہے۔ جس سے شیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ سعید ابن ابی عروبہ مراد لیا ہے۔ ماہر علم اسماء الرجال الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے بھی دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "سعید" درست قرار دیا ہے۔ المطبعة الخیریة مصر، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم کویت اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "سعید" ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کی سند میں "سعید" ہی ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق، للذھبی: 134/1.

❷ صحیح (ز)۔ السنن الکبریٰ للبیھقی: 109/2، ح:2524۔ معرفة السنن والآثار، للبیھقی: 471/2، حدیث، 3259۔ مصنف ابن أبی شیبة: 212/1، حدیث، 2432.

کسی صحابی کی بھی نماز؛ رفع الیدین کے بغیر نہیں تھی۔

صرف حسن بصری ہی نہیں؛ بلکہ دیگر ائمہ ومحدثین نے بھی اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ بلکہ دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے بھی اس کا اظہار کیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

ابوبکر بن اسماعیل الفقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے صحیح ثابت ہے۔ [1]

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے بھی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والا قرار دیا ہے۔ [2]

---

[1] شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائي: 1466/1۔السنن الكبرى ، للبيهقي:116/2 ، حديث ، 2536 .

[2] شرح سنن ابن ماجة ، لعلاء الدين المغلطائي: 1466/1 .

[امام حمید بن ہلال رحمہ اللہ کا اعلان]

[30] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَن حُمَيدِ بنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ أَصحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّوا كَأَنَّ أَيدِيَهُم حِيَالَ آذَانِهِم المَرَاوِحُ۔ ❶
قَالَ البُخَارِيُّ: فَلَم يَستَثنِ الحَسَنُ وَحُمَيدُ بنُ هِلَالٍ أَحَدًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ دُونَ أَحَدٍ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابو ہلال نے حمید بن ہلال کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب نماز پڑھتے تو ان کے ہاتھ ان کے کانوں کے قریب پنکھوں کی طرح ہوتے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حسن بصری اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی (رفع الیدین سے) مستثنیٰ نہیں کیا۔

وضاحت

امام حسن بصری اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ کا تعارف اور اثبات رفع الیدین پر ان کی روایات اور فتاوی، گذشتہ صفحات میں ''حسن بصری اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ کی گواہی'' کے تحت بیان ہو چکے ہیں۔

انھوں نے کہا نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہاتھ گویا پنکھے تھے؛ وہ جب رکوع کرتے اور جب (رکوع سے) اپنے سر اٹھاتے تو انھیں (اپنے ہاتھوں کو) اٹھایا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے امام حسن بصری اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ کے اقوال ذکر کر کے رفع الیدین کے دائمی ہونے کے ساتھ ساتھ آفاقی ہونا بھی ثابت کر دیا ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دار الحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كأنها المراوح" ہے۔
❷ حسن (ز)۔ حسن (ش).

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوہری گواہی

[31] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا زَائِدَةُ بنُ قُدَامَةَ ❶ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ الجَرمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ وَائِلَ بنَ حُجرٍ ❷ أَخبَرَهُ قَالَ: قُلتُ لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يُصَلِّي؛ قَالَ: فَنَظَرتُ إِلَيهِ ، فَقَامَ ❸ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ مِثلَهَا ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فَرَفَعَ يَدَيهِ مِثلَهَا ثُمَّ جِئتُ ❹ بَعدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَردٌ عَلَيهِم جُلُّ الثِّيَابِ تُحَرَّكُ أَيدِيهِم مِن تَحتِ الثِّيَابِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں زائدہ بن قدامہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن کلیب الجرمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد (کلیب بن شہاب) نے بیان کیا کہ انھیں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ انھوں (وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے دیکھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا، تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ اس کے بعد (اگلی بار) مَیں ان دنوں (مدینہ میں) آیا جب سردی تھی۔ ان (صحابہ) پر موٹے کپڑے تھے۔ ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے حرکت (یعنی رفع الیدین) کر رہے تھے۔ ❺

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی اور دارارقم کے نسخہ میں "أَنبأنَا عَبدُاللّٰهِ أَنبأنَا زَائِدَةُ بنُ قُدَامَةَ" ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عن وائل بن حجر" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی ، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "فَقَامَ" کی بجائے "قَالَ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی ، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ثُمَّ كُنتُ" ہے۔

❺ حسن صحيح(ن)۔ صحيح(ز)۔ جسن(ش)۔ سنن النسائی: كتاب الافتتاح ، باب موضع اليمين من الشمال فی الصلاة ، حديث: 889 ۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی: 196/1 ، حديث:1170 ۔

وضاحت

اس روایت میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات و شرف زیارت کے لیے دومرتبہ تشریف لائے۔آپ رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ 9ہجری میں مدینہ منورہ آئے تو اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد اسلامی احکام کی تعلیم حاصل کی۔

چند روزہ قیام کے بعد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تمنا نے بے قرار کیے رکھا؛ تو آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ مدینہ جانے کا ارادہ کیا۔اور چند ماہ بعد 10ہجری کو مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔تب شدید سردی کا موسم تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔اور شرعی احکام کی مزید تعلیم حاصل کی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے دورۂ مدینہ کے احوال میں بیان کیا تھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو خصوصی اہتمام کے ساتھ دیکھا؛ بغور مشاہدہ کیا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے۔

بعدازاں اپنے دوسرے دورۂ مدینہ کے احوال بیان کرتے ہوئے بھی آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں دیگر صحابہ کے ساتھ پڑھی گئی نمازوں کی کیفیت کو بالخصوص بیان فرمایا۔اور بتایا کہ سخت سردی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔لیکن نماز میں جب رفع الیدین کا مقام آتا تھا تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی چادروں کے اندر ہی اپنے ہاتھ بلند کر لیتے تھے۔

مدینہ کے ہر نمازی کا عمل

قَالَ البُخَارِيُّ: وَلَم يَستَثنِ وَائِلٌ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا إِذَا صَلَّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا وائل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں، تو انھوں نے رفع الیدین نہ کیا ہو۔

وضاحت

یہاں تک بیان شدہ جملہ مرفوع وموقوف روایات کے تناظر میں درج ذیل امور نمایاں ہوتے ہیں:

❀...نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے تیسری کے لیے کھڑے ہوکر؛ کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت ہے۔

❀...مردوں کی طرح عورتیں بھی اس سنت پر عمل کرنے کی پابند ہیں۔

❀...رفع الیدین عالم گیر اور آفاقی سنت ہے، اسے غیر معروف یا معدوم کہنا سراسر غلط ہے۔

❀...تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازوں میں رفع الیدین کیا کرتے اور اس کی تعلیم دیتے تھے۔

❀...تابعین عظام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا سیکھا اور اسے اپنی نمازوں میں اپنایا۔

❀...حالات کیسے بھی ہوں، موسم کوئی بھی ہو، نمازی کو نماز میں رفع الیدین کرنا ہوگا۔

❀...مکی دور کے مسلمان، مدنی دور کے اواخر میں مسلمان ہونے والے، مرد وخواتین، نوجوان، بوڑھے، بچے، مریض، تن درست؛ تمام صحابہ رفع الیدین کرتے تھے۔ کسی کے لیے اس سے رخصت نہیں تھی۔

❀...کوئی نمازی رفع الیدین سے مستثنیٰ نہیں۔

❀...رفع الیدین کے منسوخ، ممنوع یا متروک ہونے کا دعویٰ بالکل بے بنیاد اور باطل ہے۔

❀...نماز؛ وہی مسنون ہے جو رفع الیدین کے ساتھ ادا کی جائے۔

❀...صحیح احادیث سے اثبات رفع الیدین معلوم ہونے کے باوجود جو نہیں کرتا اس کی نماز باطل ہے۔

رفع الیدین کی نفی والی روایات کا جائزہ

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

[32] قَالَ البُخَارِي: وَيُرْوَى عَن سُفيَانَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الأَسوَدِ عَن عَلقَمَةَ قَالَ: قَالَ ابنُ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَلَا أُصَلِّي بِكُم ❶ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَصَلَّى وَلَم يَرفَع يَدَيهِ إِلَّا مَرَّةً .

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کے واسطے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت کیا کہ علقمہ نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک ہی مرتبہ رفع الیدین کیا۔ ❷

وضاحت

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے تو کسی صحابی کے بارے میں نہیں فرمایا کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ جبکہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جارہا ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان مذکورہ الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کتب ستہ میں سے سنن ترمذی اور سنن ابوداؤد میں مذکور ہے۔ پہلے

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أُصَلِّي لَكُم" ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کیا میں تمھیں نماز پڑھاؤں؟

❷ ضعيف(ز) ۔ حسن(ش) ۔ صحيح(ن) ۔ صحيح(ع) سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث: 257 ۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندالركوع:حديث، 748 ۔ سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب (رفع اليدين للركوع حذاء منكبين) ترك ذلك، حديث، 1026 ۔ كتاب التطبيق، باب الرخصه فی ذلك، حديث، 1058 ۔ مصنف ابن أبي شيبة، 213/1، حديث، 2441 ۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقی: 112/2، حديث، 2531 ۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقی: 422/2، حديث، 3280 .

ان دونوں کتب کے حوالے سے اس روایت کا جائزہ ملاحظہ کیجئے:

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سنن ترمذی میں:

سنن ترمذی میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد، معروف محدث امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں ہے۔ [1]

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول معروف محدث امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ، درج ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے۔

''میرے نزدیک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ثابت نہیں ہے؛ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ کے ساتھ رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ میرے ہاں تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول وہ حدیث ثابت و صحیح ہے جسے عبیداللہ، مالک بن انس، معمر بن راشد اور ابن ابی حفصہ نے زہری سے روایت کیا ہے اور زہری نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث اس قدر زیادہ تعداد میں ہیں کہ ان کی روشنی میں مجھے تو یوں لگتا ہے کہ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔'' [2]

❀ ...امام ترمذی رحمہ اللہ کا حسن کہنا:

بعض احباب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس مختصر روایت کے متعلق کہتے ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ چونکہ حسن، قابل قبول اور قابل حجت حدیث ہوتی ہے، اس لیے یہ روایت قابل قبول اور قابل عمل ہے۔

اس مغالطے کا ازالہ سنن ترمذی کے شارح: علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (صاحب تحفۃ الاحوذی) نے درج ذیل الفاظ میں کردیا ہے؛ وہ فرماتے ہیں:

''امام ترمذی رحمہ اللہ نے جو اس حدیث کو حسن کہا ہے، اس پر کچھ بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس

[1] سنن الترمذی: ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256.

[2] السنن الکبری للبیہقی: 113/2، روایت، 2533.

بارے میں امام صاحب متساہل ہیں۔'' [1]

دوسری طرف سنن ابوداوٗد کے شارح: علامہ شمس الحق محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر تم کہو کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس مذکورہ حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن اور ابن حزم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، لہٰذا یہ (رفع الیدین کی نفی کے لیے) بطور دلیل صحیح روایت ہے۔ تو میں (شمس الحق) اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ کبار أئمہ نے اس حدیث پر جو قدح (جرح) کی ہے اس کے مقابلے میں اسے حسن یا صحیح قرار دینا کس طرح قائم رہ سکتا ہے؟ (یعنی درحقیقت یہ روایت ضعیف اور غیر صحیح ہے۔) [2]

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سنن أبی داوٗد میں:

امام ابوداوٗد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

''یہ حدیث طویل حدیث کا اختصار ہے اور ان (مختصر) الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔'' [3]

وہ مفصل حدیث امام ابوداوٗد رحمہ اللہ نے اس مختصر حدیث سے قبل بیان کی ہے۔ [4]

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی آئندہ صفحات میں اس مفصل حدیث کو ذکر کیا ہے، دیکھیے: حدیث نمبر:33۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ائمہ ومحدثین کے اقوال:

- ...امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن آدم رحمہما اللہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [5]
- ...امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت نہیں، نہ ہی اس کو دلیل بنایا جا سکتا ہے۔ [6]

عظیم محدث امام ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

''اہل کوفہ (احناف) کے پاس، نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کی نفی میں یہ (روایت) بہترین دلیل (روایت) ہے لیکن درحقیقت یہ ضعیف ترین روایت ہے۔ اس میں

---

[1] تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: 93/2.

[2] عون المعبود شرح سنن أبی داؤد، مع حاشیة بن القیم: 317/2.

[3] سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، حدیث، 748.

[4] دیکھیے: سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام، حدیث، 747.

[5] عون المعبود شرح سنن أبی داؤد، مع حاشیة ابن القیم: 316/2۔ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی: 93/2.

[6] تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، عبدالرحمن مبارکپوری: 93/2.

بہت سی ایسی علتیں (خرابیاں) ہیں جو اسے باطل (ناقابل اعتبار) بنا دیتی ہیں۔''❶

⦿...حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع، باطل اور غیر صحیح (ضعیف) قرار دیا ہے۔❷

⦿...شارح ترمذی: علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، ہندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کو وہ حضرات دلیل بناتے ہیں جو رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کی مشروعیت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں لیکن یہ حدیث تو ضعیف ہے...اور اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔''❸

⦿...شارح ترمذی: علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''ائمہ کرام کی جرح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ صحیح ہے اور نہ حسن بلکہ ضعیف ہے، لہٰذا ایسی روایت سے دلیل نہیں قائم ہوتی۔''❹

⦿...شارح سنن ابی داؤد، امام شمس الحق محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''احناف اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لیتے ہیں جبکہ یہ حدیث اس دلیل کے طور پر درست نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف و غیر ثابت ہے۔''❺

⦿...امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کے اثبات کی جو احادیث صحیحہ موجود ہیں وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین کی نفی والی) حدیث سے بہتر ہیں۔اور اثبات نفی کی نسبت مقدم ہوتا ہے۔''❻

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تضعیف کے دیگر اسباب:

⦿...اس روایت کی سند میں سفیان ثوری رحمہ اللہ مدلس راوی ہیں۔اور ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہے ہیں۔ جو کہ بالاتفاق؛ جب تک مدلس راوی کی تحدیث وسماع کی صراحت نہ مل جائے، ناقابل حجت ہے۔

❶ عون المعبودشرح سنن أبی داؤد:316/2۔تحفة الأحوذي بشرح الترمذی: 93/2۔تلخیص الحبیر: 546/1.

❷ نقدالمنقول، ص، 128 ۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص، 137.

❸ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: 92/2.

❹ تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: 93/2.

❺ عون المعبود شرح سنن أبی داؤد، مع حاشیة ابن القیم:316/2.

❻ عون المعبود شرح سنن أبی داؤد، مع حاشیة ابن القیم:317/2.

⦿ ...سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اس روایت کو مختصر کر کے بالمعنی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عادت تھی۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب کسی حدیث کو مکمل بیان کر دیتے تھے تو وہی حدیث اگر دوبارہ انہی لوگوں کے سامنے بیان کرتے تو اسے مختصر کر کے بیان کر دیا کرتے تھے۔ کیونکہ انھیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ حدیث ان لوگوں کے علم میں ہے۔ عبدالعزیز بن ابان نے بیان کیا ہے کہ حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کرنا ہمیں، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سکھایا ہے۔ [1]

⦿ ...یہ الفاظ سفیان ثوری کا وہم اور غلطی ہے۔ جیسا کہ ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ [2]

⦿ ...عاصم بن کلیب سے یہی حدیث دیگر متعدد علماء نے بیان کی ہے۔ لیکن ان میں سے کسی نے وہ الفاظ بیان نہیں کیے جو سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں۔ یعنی سفیان ثوری رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے بھی یہ بیان نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ [3]

⦿ ... جہاں یہ حدیث اختصار کے ساتھ مذکور ہے وہاں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کی نفی کا بیان راوی (سفیان ثوری) کا وہم اور غلطی ہے۔ بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بقول اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کی نفی کرنے والے الفاظ سفیان ثوری کے شاگرد وکیع نے اپنی طرف سے ذکر کیے ہیں۔ [4]

معزز قارئین! اس بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رفع الیدین کی نفی والے الفاظ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ راوی کے اپنی طرف سے شامل کیے ہوئے الفاظ ہیں۔ حدیث کے صحیح الفاظ وہی ہیں جو مفصل روایات میں مختلف متعدد طرق سے مروی ہیں۔ اور ان میں رفع الیدین کی نفی کا ذکر موجود نہیں ہے۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اصل اور مکمل متن:

جیسا کہ ہم گذشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس روایت کو رفع الیدین کی نفی کے لیے پیش کیا جاتا ہے؛ اس کے متعلق امام ابوداوٗد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث طویل حدیث کا اختصار

---

[1] الکفایة فی علم الروایة، للخطیب البغدادی: 193۔ بلکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ تو کہا کرتے تھے کہ حدیث جس طرح سنی ہوا سے مِنْ وَعَنْ (بعینہ) بیان کرنا، ممکن نہیں ہے۔ [الکفایة فی علم الروایة، للخطیب البغدادی: 209] (ملخص ومفہوم)

[2] العلل، لابن أبی حاتم: 124/2.

[3] العلل، لابن أبی حاتم: 124/2.

[4] العلل ومعرفة الرجال، لأحمد بن حنبل: 369/1.

ہے اور ان (مختصر) الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ ❶

اب ہم اس طویل حدیث کے تناظر میں اس مختصر روایت کا جائزہ لیتے ہیں:

امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس مختصر روایت کی طویل (مفصل) حدیث بایں سند و متن نقل کی ہے:

"حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بنُ أَبِي شَيبَةَ، حَدَّثَنَا ابنُ إِدرِيسَ، عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ، عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ الأَسوَدِ، عَن عَلقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبدُ اللّٰهِ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ- الصَّلَاةَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيهِ بَينَ رُكبَتَيهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعدًا؛ فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، قَد كُنَّا نَفعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرنَا بِهٰذَا، يَعنِي: الإِمسَاكَ عَلَى الرُّكبَتَينِ."

"ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت کیا کہ علقمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا اور اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ یہ بات سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے۔ ہم (ابتدائے اسلام میں) اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس طرح کرنے (یعنی رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے) کا حکم ہوا۔" ❷

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ بحوالہ صحیح مسلم:

ایک روایت میں اسود اور علقمہ بن قیس، دونوں نے بیان کیا ہے:

"أَتَينَا عَبدَ اللّٰهِ بنَ مَسعُودٍ فِي دَارِهِ، فَقَالَ: أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلفَكُم؟ فَقُلنَا: لَا، قَالَ: فَقُومُوا فَصَلُّوا۔ فَلَم يَأمُرنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، قَالَ: وَذَهَبنَا لِنَقُومَ خَلفَهُ؛

❶ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، حديث، 748.

❷ صحيح - سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام، حديث، 747 - سنن النسائي: كتاب التطبيق، باب التطبيق، حديث، 1031 - السنن الكبرىٰ، للنسائي: 321/1، حديث، 623 - المنتقىٰ لابن الجارود: حديث، 196- صحيح ابن خزيمة: 301/1، حديث، 595 - سنن الدارقطني: 138/2، حديث، 1282 - مصنف ابن أبي شيبة: 140/1، حديث، 188، 222/1، حديث، 2541 - المستدرك للحاكم، 346/1، ح، 815 - معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 438/2، ح، 3376 - السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 112/2، ح، 2532.

فَأَخَذَ بِأَيدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَن يَمِينِهِ وَالآخَرَ عَن شِمَالِهِ، قَالَ: فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعنَا أَيدِينَا عَلَى رُكَبِنَا، قَالَ: فَضَرَبَ أَيدِينَا وَطَبَّقَ بَينَ كَفَّيهِ ثُمَّ أَدخَلَهُمَا بَينَ فَخِذَيهِ، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى؛ قَالَ: إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيكُم أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَن مِيقَاتِهَا، وَيَخنُقُونَهَا إِلَى شَرَقِ المَوتَى، فَإِذَا رَأَيتُمُوهُم قَد فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاجعَلُوا صَلَاتَكُم مَعَهُم سُبحَةً، وَإِذَا كُنتُم ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا، وَإِذَا كُنتُم أَكثَرَ مِن ذٰلِكَ فَليَؤُمَّكُم أَحَدُكُم، وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُم فَليُفرِش ذِرَاعَيهِ عَلَى فَخِذَيهِ وَليَجنَأ وَليُطَبِّق بَينَ كَفَّيهِ، فَلَكَأَنِّي أَنظُرُ إِلَى اختِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَرَاهُم."

"ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رہائش پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا انھوں نے (یعنی: لیٹ نماز پڑھنے والے حکمرانوں نے) نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھ لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اذان اور اقامت کہنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں سے پکڑ کر ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں طرف (اپنے ساتھ ہی) کھڑا کر لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر اپنی رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: عن قریب تمھارے حکمران ایسے لوگ ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ اور ان کے اوقات کو مرنے والوں کی آخری جھلملاہٹ کی طرح تنگ کر دیں گے۔ جب تم انھیں اس ڈگر پر چلتا دیکھو تو تم نماز کو اس کے وقت پر ہی پڑھ لینا۔ اور ان کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل بنا لینا۔ اور جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور جب تین سے زیادہ ہو تو ایک آدمی امام بن جائے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی جب رکوع کرے تو اپنے بازو اپنی رانوں پر پھیلا کر جھکے۔ اور اپنی ہتھیلیاں جوڑ لے۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں ایک دوسری میں پیوست دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کر کے دکھائیں۔" [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع، حدیث، 26- (534).

حنفی بھائیو! مکمل روایت پر عمل کرو:

سنن ابوداؤد اور صحیح مسلم کے حوالے سے منقول سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث کے پیش نظر جو امور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریقہ نماز میں منفرد نظر آتے ہیں، کیا احناف بھائی اسی طرح نمازیں ادا کرتے ہیں؟

میرے حنفی بھائیو! اگر آپ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مختصر روایت کو قابل عمل تسلیم کرتے ہیں تو:

⦿...اس روایت کے مفصل متن پر کوئی ایسا اصولی اعتراض کیجیے جس سے مفصل روایت تو ناقابل عمل ہوجائے لیکن اس سے اختصار کے ساتھ بیان کی گئی روایت کا متن قابل قبول رہے۔......مزید آنکہ:

⦿...کیا آپ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرتے ہیں؟

⦿...کیا آپ کے ائمہ حضرات نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کی صف کے درمیان میں کھڑے ہوتے ہیں؟

⦿...کیا آپ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھتے ہیں؟

......یقیناً، نہیں......آپ ایسا نہیں کرتے......

دیانت داری کا تقاضا ہے کہ اگر مختصر متن کو دلیل بنانا ہے تو اس روایت کے مفصل متن پر بھی عمل کیجیے۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر عمل سے احناف کا انکار:

حنفی بھائیو! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت رفع الیدین کی نفی اور نسخ کے لیے پیش کرنے سے قبل اپنے امام محترم سے پوچھ لیا ہوتا کہ وہ اس روایت کو تسلیم بھی کرتے ہیں یا نہیں، تو حالات کچھ اور ہوتے۔ حقیقت یہ ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے بالکل برعکس ہے۔

احناف کے معتبر فقیہ، امام محمد بن حسن الشیبانی تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اسی مفصل حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

ہم تین کاموں کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات کو نہیں مانتے:

①...ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ان کا امام آگے کھڑا ہو اور باقی دونوں اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

②...اسی طرح ہم، تطبیق کو بھی نہیں مانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ تو رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے، جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آدمی، اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں کے اوپر رکھے اور انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے کی طرف پھیلائے۔

③... اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا، جائز تو ہے لیکن اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے۔ اگر اقامت کہہ لیتے اذان اگرچہ نہ بھی کہتے تو پھر بھی اقامت چھوڑنے کی نسبت بہتر تھا۔ کیونکہ اقامت کی بنیاد پر ہی لوگوں نے نماز ادا کرنی ہوتی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی کہنا ہے۔ ❶

تعجب کی بات ہے کہ یہ تو اسی حدیث کی مفصل ہے جس کے بارے میں ابراہیم نخعی نے کہا تھا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ اب اس حدیث کو ماننے سے انکار کیوں؟

.... ﴿ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ ﴾ ....

احناف کے ہاں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فقہی مقام:

حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ ہمارے حنفی بھائی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس روایت کو رفع الیدین کی نفی کے لیے پیش کرتے ہیں؛ خود اسی روایت پر عمل کرنے سے دوٹوک الفاظ میں انکار بھی کر رہے ہیں۔ اور انکار کی وجہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف اس کے موافق نہیں۔

جبکہ دوسری طرف سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مقام کو بیان کرنے میں ان کا کہنا ہے کہ:

"الْفِقْهُ؛ زَرَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَقَاهُ عَلْقَمَةُ وَ حَصَدَهُ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيّ وَدَاسَهُ حَمَّادٌ وَطَحَنَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَعَجَنَهُ أَبُو يُوسُفَ وَخَبَزَهُ مُحَمَّدٌ فَسَائِرُ النَّاسِ يَأْكُلُونَ مِن خُبْزِهِ"

''فقہ کا کھیت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بویا اس کھیت کو پانی علقمہ اور اسود نے دیا اور پھر جب کھیتی پک کر تیار ہوئی اس کی کٹائی ابراہیم نخعی نے کی اور اس کھیتی کی کٹائی کے بعد توڑی اور دانہ حماد بن ابی سلیمان نے جدا جدا کیا اور وہ جو دانہ انھوں نے جدا کیا اس کا آٹا امام ابوحنیفہ نے بنایا اور قاضی ابو یوسف نے اس آٹے کو گوندھا اور محمد بن حسن شیبانی نے اس کی روٹیاں پکائیں اور ساری قوم فقہ کی روٹیاں کھا رہی ہے۔'' ❷

---

❶ الآثار لمحمد بن الحسن: 213/1، حديث، 95.

❷ اسی بات کو شعری صورت میں بھی بیان کیا ہے: اَلْفِقْهُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَلْقَمَةُ . . . حَصَادُهُ ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ دَوَّاسُ . . . نُعْمَانُ طَاحِنُهُ يَعْقُوبُ عَاجِنُهُ . . . مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالْآكِلُ النَّاسُ. [الدر المختار شرح تنوير الأبصار: 12/1- ردالمحتار على الدر المختار: 50/1]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور احناف کا دوہرا معیار:

ایک طرف تو احناف، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ بہت زیادہ بیان کرتے اور اپنی فقہ کی بنیاد ہی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ان کے عمل کو اپنانے سے انکار بھی کرتے ہیں۔

......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دوہرا معیار کیوں؟......

جب رفع الیدین کی مخالفت اور انکار کرنا ہو تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مہاجر بھی ہیں، بدری بھی ہیں، اگلی صف کے نمازی بھی ہیں۔ لیکن رکوع کے وقت ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھنے، اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھانے اور تین افراد کی باجماعت نماز کے وقت بحیثیت امام مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونے پر عمل کرنے کی بات آئے تو ''ہم نہیں مانتے''....!

آخر ایسا کیوں؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کیوں نہیں رکھا؟

[حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مختصر متن، ضعیف کیوں ہے؟]

وَقَالَ أَحْمَدُبْنُ حَنبَلٍ:عَن يَحيَى بنِ آدَمَ قَالَ: نَظرتُ فِي كِتَابِ عَبدِاللّٰهِ بنِ إِدرِيسَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ لَيسَ فِيهِ: ثُمَّ لَم يَعُد. فَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّ الكِتَابَ أَحفَظُ عِندَ أَهلِ العِلمِ لِأَنَّ الرَّجُلَ رُبَمَا حَدَّثَ بِشَيءٍ [1] ثُمَّ يُرجَعُ إِلَى الكِتَابِ فَيَكُونُ كَمَا فِي الكِتَابِ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ادریس کی عاصم بن کلیب سے بیان کردہ (روایات والی) کتاب میں دیکھا، وہاں ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہ کیا'' نہیں ہے۔ [2] تو یہ (کتاب سے بیان کی گئی عبداللہ بن ادریس کی روایت) زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اہل علم کے ہاں کتاب (لکھی ہوئی بات) زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان کوئی حدیث بیان کرتا ہے؛ پھر کتاب کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ (حدیث) ویسی ہی ہونی چاہیے جیسی کتاب میں درج ہے۔

وضاحت

گذشتہ بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جو الفاظ؛ عاصم بن کلیب سے سفیان ثوری نے روایت کیے ہیں وہ مختصر بھی ہیں اور ضعیف و ناقابل حجت بھی، بلکہ بعض علماء کے بقول، ان مختصر الفاظ کے ساتھ یہ روایت موضوع ہے۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جو الفاظ عاصم بن کلیب سے عبداللہ بن ادریس نے روایت کیے ہیں، وہ مفصل اور صحیح ہیں۔

عبداللہ بن ادریس کی روایت میں ایسے کوئی الفاظ نہیں جن کا مطلب و مفہوم یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین نہیں کیا۔

اسی بات کی تصدیق نقل کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاذ محترم امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے

---

[1] المطبعہ الخیریہ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''لِأَنَّ الرَّجُلَ يُحَدِّثُ بِشَيءٍ'' ہے۔

[2] مسائل أحمد بن حنبل برواية ابنه عبدالله:71۔ تحقیق: زهير الشاويش.

واسطے سے ان کے استاذ یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی گواہی نقل کی ہے۔ کیونکہ یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں انے اپنے استاذ عبداللہ بن دریس رحمہ اللہ کی کتاب میں یہ روایت دیکھی تھی۔ وہاں تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے تذکرہ کے بعد ایسا ہرگز نہیں تھا کہ ''دوبارہ رفع الیدین نہ کیا''۔

اور یہ بات تصدیق شدہ ہے کہ عبداللہ بن ادریس نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اپنی کتاب سے دیکھ کر بیان کی تھی۔ ❶

معزز قارئین! ہمارے معاشرے کا ہر ذی شعور انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ دو آدمی ایک ہی بات بیان کر رہے ہوں؛ اور ان میں سے ایک آدمی زبانی، جبکہ دوسرا کتاب سے دیکھ کر بیان کر رہا ہو اور ان دونوں کے الفاظ اور مفہوم میں فرق (یعنی: اختلاف) ہو۔ تو زبانی بیان کرنے والے کی بات کو معتبر تصور نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کتاب سے دیکھ کر بیان کرنے والے کی بات کو معتبر تسلیم کیا جاتا ہے۔

حدیث کے معاملے میں بھی یہی احتیاط برتنا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا جب ایک ہی حدیث دو راویوں نے بیان کی ہو اور ان کے الفاظ میں فرق ہو؛ تو ضروری ہے کہ ہم اس کے الفاظ کو تسلیم کریں جس نے کتاب پر لکھی گئی حدیث کے مطابق بیان کیا ہے۔

علامہ حازمی رحمہ اللہ نے حدیث کی ترجیح کے اسباب بیان کرتے ہوئے چوبیسواں سبب یہ بیان کیا ہے کہ جو راوی اپنے حافظے سے (زبانی) حدیث بیان کرے اور وہ روایت اس کے پاس کتاب میں (یعنی تحریری صورت میں) بھی موجود ہو، تو زبانی بیان کی گئی روایت کے الفاظ کی نسبت کتاب والی روایت کو ترجیح دی جائے گی۔ ❷

اسی طرح امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے میرے استاذ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ ہمیشہ کتاب سے دیکھ کر حدیث بیان کرنا۔ ❸

---

❶ العلل ومعرفة الرجال، لأحمد بن حنبل: 370/1.

❷ الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الآثار، لابی بکر الحازمی: 15، 16.

❸ طبقات الحنابلة، لابن أبي يعلى: 227/1- تحقيق: محمد حامد الفقي.

[حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مفصل و صحیح متن]

[33] حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابنُ إِدرِيسَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الأَسوَدِ حَدَّثَنَا علقَمَةُ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ: فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ رَكَعَ فَطَبَّقَ يَدَيهِ جَعَلَهُمَا ❶ بَينَ رُكبَتَيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي؛ قَد❷ كُنَّا نَفعَلُ ❸ ذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الإِسلاَمِ ثُمَّ أُمِرنَا بِهٰذَا۔
قَالَ البُخَارِيُّ:وَهَذَا المَحفُوظُ عِندَ أَهلِ النَّظَرِ مِن حَدِيثِ عَبدِاللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ۔

ہمیں حسن بن ربیع نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں علقمہ نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا، تو اپنے دونوں ہاتھوں (کی انگلیوں) کو ایک دوسرے میں پھنسایا اور اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ یہ بات سیدنا سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے۔ ہم ابتدائے اسلام میں اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس طرح کرنے (یعنی رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے) کا حکم ہوا۔ ❹

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین والی زیر بحث) حدیثوں میں سے یہ حدیث (نمبر:33) اہل نظر (جید و محقق محدثین) کے ہاں محفوظ ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارالحديث ملتان، اور دارارقم کے نسخہ میں "وَطَبَّقَ يَدَيهِ فَجَعَلَهَا" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَطَبَّقَ يَدَيهِ فَجَعَلَهَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "قَد" نہیں ہے۔

❸ مقبول العام کے نسخہ میں "إِلَّا بَل كُنَّا نَفعَلُ" ہے۔

❹ صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ حسن (ش)۔ صحيح(ع)۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدى على الركب فى الركوع، حديث، 534۔ سنن أبي داؤد:كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام، حديث، 747۔ سنن النسائي: كتاب التطبيق، باب التطبيق، حديث، 1031۔

احادیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ

[سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی سند]

[34] حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ هٰهُنَا عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ۔

ہمیں حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا، انھوں نے یہاں (اس سند میں) ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

وضاحت

اس روایت کا راوی: یزید بن ابی زیاد نا قابل حجت اور ضعیف ترین راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یزید بن ابی زیاد کی روایت کو دلیل نہ بنایا جائے، یہ غیر قوی اور ضعیف الحدیث راوی ہے۔ بڑھاپے میں یزید بن ابی زیاد کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ [2]

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یزید بن ابی زیاد، اسناد اور متون میں ہیر پھیر کر دیا کرتا تھا۔ [3]

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یزید بن ابی زیاد اکثر روایات کو مرفوع بنا کر بیان کر دیا کرتا تھا۔ [4] یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل یا فرمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل وفرمان کے طور پر بیان کیا کرتا تھا۔

احناف کے معتبر عالم علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے یزید بن ابی زیاد کی اس روایت کو ضعیف اور نا قابل حجت قرار دیا ہے۔ [5]

---

1. ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ مسند الحمیدی: 753/1، حدیث، 741۔ مصنف عبدالرزاق: 71/2، حدیث، 2531.
2. تهذيب الكمال، للمزی: 138/32۔ عون المعبود: 319/2۔ نصب الراية: 404/1.
3. تهذيب الكمال، للمزی: 138/32.
4. تهذيب الكمال، للمزی: 137/32، 138۔ الجرح والتعديل، لابن أبی حاتم: 156/1.
5. العرف الشذی شرح الترمذی، للكشميری: 265/1.

[کوفیوں کے اصرار پر متن میں اضافہ]

قَالَ سُفيَانُ: لَمَّا كَبُرَ الشَّيخُ لَقَّنُوهُ ثُمَّ لَم يَعُد۔ فَقَالَ: ثُمَّ لَم يَعُد۔ ❶

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: جب یہ استاذ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھا ہوگیا تو انھوں (کوفیوں) نے اسے تلقین کی (یعنی: اصرار کیا کہ یہ بھی کہو) کہ ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہیں کیا'' تو اس نے اسی طرح کہہ دیا، کہ ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہیں کیا تھا۔'' ❷

وضاحت

یہ روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے ضعیف اور نا قابل حجت ہے۔ گذشتہ صفحہ میں اس کی سند کا ضعف بیان کیا جا چکا ہے، یہاں اس کے متن کی خرابیاں ملاحظہ فرمائیں:

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے بیان سے واضح ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع الیدین کی نفی پر دلیل نہیں تھی۔ یزید بن ابی زیاد نے اپنی طرف سے الفاظ شامل کر کے اس حدیث کو رفع الیدین عندالرکوع کی نفی کے لیے دلیل بنالیا۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یزید بن ابی زیاد نے "ثُمَّ لَا يَعُودُ" کے الفاظ حدیث کے متن میں شامل کرنے کے لیے اپنی کتاب میں لکھی ہوئی اس حدیث کے متن میں دو سطروں کے درمیان لکھ دیے تھے۔ ❸

امام حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ثُمَّ لَم يَعُد" (تکبیر تحریمہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین نہیں کیا) کا اضافہ یزید بن ابی زیاد نے کیا ہے اور یزید (حدیث کے الفاظ میں اپنی طرف سے) اضافہ کر دیا کرتا تھا۔ ❹

---

❶ مخطوطہ اور المطبعة الخيرية مصر کے نسخہ میں "فَقَالَ: ثُمَّ لَم يَعُد" مذکور نہیں۔ اسے ہم نے دار ابن حزم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

❷ نصب الراية، 403/1- معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 418/2-الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الآثار، صفحه، 5- الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 165/9- مسند الحميدي، بتحقيق حسين سليم أسد (طبع دار السقا): 573/1، حديث، 741- السنن الكبرى، للبيهقي: 76/2، حديث: 2358.

❸ التمهيد لابن عبدالبر: 220/9.

❹ عون المعبود: 320/2 - تحفة الأحوذي: 92/2.

ابو اسامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر یزید بن ابی زیاد اس حدیث کے بارے میں میرے سامنے پچاس قسمیں بھی اٹھائے تو بھی میں اسے سچا نہیں کہوں گا (یعنی اس پر یقین نہیں کروں گا)۔ ❶

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقیناً یزید بن ابی زیاد کو آخری عمر میں (حدیث میں الفاظ کا اضافہ کرنے کے لیے) تلقین کی جاتی۔ تو وہ تلقین کو قبول کر لیتا تھا۔ اس کا حافظہ خراب ہو چکا تھا۔ ❷

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تلقین، راوی کے ضعیف ہونے کی علامت ہے۔ ❸ اس لیے یزید بن ابی زیاد کی بیان کردہ یہ روایت ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔

---

❶ تهذيب التهذيب: 330/11۔ الضعفاء الكبير، للعقيلي: 380/4.

❷ عون المعبود: 320/2 ۔ تلقین یہ ہے کہ راوی روایت بیان کر رہا ہو اور روایت سننے والوں میں سے کوئی اسے یہ کہہ دے کہ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں تو وہ ان الفاظ کو بھی شامل کر لے، جبکہ وہ الفاظ حدیث کے نہیں تھے۔

❸ العرف الشذی شرح الترمذی، للکشمیری: 265/1.

[کوفیوں کے اصرار سے پہلے کا متن]

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَکَذٰلِكَ رَوَی الْحُفَّاظُ مَنْ سَمِعَ مِنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ قَدِیمًا مِنهُمُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ وَزُهَیرٌ لَیسَ فِیهِ: ثُمَّ لَم یَعُدْ۔

جن محدثین نے یزید بن ابی زیاد سے پہلے پہل یہ حدیث سنی تھی؛ ان میں سفیان ثوری، شعبہ اور زہیر رحمہم اللہ شامل ہیں۔ انھوں نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے کہ اس میں ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہیں کیا'' کے الفاظ نہیں۔

وضاحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ختم کرنے کی کوشش کا یہ سہرا بھی کوفیوں کے سر ہے، کہ انھوں نے اس حدیث کے راوی کو کہہ کر متن کے الفاظ میں اضافہ کروایا اور حدیث کا مفہوم بگاڑ کر رکھ دیا۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی صراحت:

جرح وتعدیل کے مستند امام، معروف مؤرخ ومحدث احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رفع الیدین نہ کرنے کا ذکر ثابت نہیں ہے۔ یزید بن ابی زیاد پہلے پہل جب سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتا تھا تو اس میں یہ بات ذکر نہیں کرتا تھا۔ پھر اس کا حافظہ خراب ہوگیا اور یادداشت بگڑ گئی؛ تو کوفیوں نے اسے کہا کہ یہ بھی کہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے؛ تو اس نے ایسا ہی کہہ دیا اور اسے حدیث کے متن میں شامل کر دیا۔ سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، ہشیم بن بشیر، اسباط بن محمد، خالد بن عبداللہ الطحان وغیرہ وہ محدثین ہیں جنھوں نے یہ حدیث، یزید بن ابی زیاد کے واسطے سے روایت کی ہے اور ان کی روایت میں دوبارہ رفع الیدین نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ان محدثین نے یزید بن زیاد سے یہ حدیث پرانے وقت میں یعنی: کوفیوں کے کہنے پر ''دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا'' کے الفاظ کا اضافہ کرنے سے پہلے سنی تھی۔''[1]

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے جن محدثین کے نام ذکر کیے ہیں، ان میں سے بعض کی روایات بھی ذکر کی ہیں۔

[1] الفصل للوصل المدرج فی النقل، للخطیب البغدادی: 369/1.

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند سے:

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی یزید بن ابی زیاد سے روایت کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے:

”عَنِ الثَّورِیِّ عَن یَزِیدَ بنِ أَبِی زِیَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِی لَیلَی عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُرَی إِبهَامُهُ قَرِیبًا مِن أُذُنَیهِ۔“

”سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (رفع الیدین میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب نظر آتے تھے۔“ [1]

شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کی سند سے:

شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کی یزید بن ابی زیاد سے روایت کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے:

حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ عَلِیِّ بنِ العَلَاءِ، ثنا أَبُو الأَشعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بنُ بَکرٍ، ثنا شُعبَةُ، عَن یَزِیدَ بنِ أَبِی زِیَادٍ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ أَبِی لَیلَی، یَقُولُ: سَمِعتُ البَرَاءَ، فِی هٰذَا المَجلِسِ یُحَدِّثُ قَومًا مِنهُم کَعبُ بنُ عُجرَةَ، قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حِینَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ یَرفَعُ یَدَیهِ فِی أَوَّلِ تَکبِیرَةٍ“

”ہمیں احمد بن علی بن علاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا ہمیں ابو اشعث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے بیان کیا کہ یزید بن ابی زیاد نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو کہتے ہوئے سنا، کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تھا، جہاں لوگوں میں سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ) فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ جب آپ نماز شروع کرتے تو پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔“ [2]

---

[1] مصنف عبدالرزاق: 70/2، حدیث، 2530 ـ الفصل للوصل، للخطیب البغدادی: 369/1، 370.

[2] سنن الدارقطنی: 48/2، حدیث، 1127 ـ الفصل للوصل المدرج فی النقل، للخطیب البغدادی: 370/1.

اسباط بن محمد رحمہ اللہ کی سند سے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث اسباط بن محمد نے بھی یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے۔ جس کا متن مع سند اس طرح ہے:

" . . . أَسبَاطُ بنُ مُحَمَّدٍ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تَكُونَا حَذوَ أُذُنَيهِ"

''...اسباط بن محمد نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر ہوتے۔'' [1]

خالد بن عبداللہ رحمہ اللہ کی سند سے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث خالد بن عبداللہ نے بھی یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے۔ جس کا متن مع سند اس طرح ہے:

" . . . حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ، عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ، عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ أَبِي لَيلَى، عَنِ البَرَاءِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ.

''...ہمیں خالد بن عبداللہ نے یزید بن ابی زیاد کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔'' [2]

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی سند سے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سفیان بن عیینہ کی سند سے اس طرح مروی ہے:

"أَخبَرَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ

---

[1] السنن الكبرى، للبيهقي: 40/2، ح، 2309 ـ الفصل للوصل المدرج فى النقل، للخطيب البغدادي: 370/1.

[2] سنن الدارقطني: 51/2، حديث، 1131 ـ الفصل للوصل المدرج فى النقل، للخطيب البغدادي: 372/1.

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ"

''ہمیں سفیان بن عیینہ نے یزید بن ابی زیاد کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی؛ تب رفع الیدین کیا۔''[1]

امام عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ کی صراحت:

علم اسماء الرجال اور جرح وتعدیل کے جید ومستند امام؛ ابوسعید عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ نے بھی سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں الفاظ کے اضافے (یعنی: یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے) کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ الفاظ یزید بن ابی زیاد کے اس شاگرد نے بیان کیے ہیں جس نے یہ حدیث ان کی عمر کے آخری عرصہ میں (یعنی: حافظہ خراب ہونے کے بعد) ان سے سنی تھی۔[2]

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی صراحت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ یہی حدیث اصل متن کے ساتھ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَإِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيدُ فِي آخِرِ عُمرِهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدِ اخْتَلَطَ."

''یہ الفاظ درست ہیں، پھر آخری عمر میں تو یزید بن ابی زیاد کو تلقین کی گئی (یعنی: متن میں الفاظ کا اضافہ کرنے کو کہا گیا) تو انھوں نے اضافہ کردیا۔ اور اس وقت ان کا حافظہ خراب ہو چکا تھا۔''[3]

ساری بحث اور دلائل سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ''ثُمَّ لَمْ يَعُدْ'' یا ''ثُمَّ لَا يَعُودُ'' کے الفاظ حدیث کے نہیں ہیں، بلکہ یہ الفاظ یزید بن ابی زیاد نے کوفیوں کے کہنے پر حدیث کے متن میں شامل کیے تھے۔ لہٰذا سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت رفع الیدین سے ممانعت ونفی کی دلیل ہرگز نہیں ہے۔

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 418/2، حديث، 3262.

[2] السنن الكبرى، للبيهقي: 111/2، روايت، 2528.

[3] سنن الدارقطني: 51/2، حديث، 1131.

اس حدیث کے راوی کا عمل:

اگر یہ حدیث صرف تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے اثبات اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کی نفی والے الفاظ کے ساتھ صحیح ہوتی تو اس کے راوی امام سفیان بن عیینہ ان مقامات پر رفع الیدین کے قائل و فاعل نہ ہوتے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

---

[1] سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عندالركوع، حديث، 256.

[سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند]

[35] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ حَذوَ أُذُنَيهِ۔ [1]

ہمیں محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری [2] نے بیان کیا، انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کانوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ [3]

وضاحت

یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے گزشتہ روایت کے صحیح الفاظ کی تائید میں بیان کی ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث یزید بن ابی زیاد سے سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری؛ دونوں نے روایت کی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے یزید بن ابی زیاد کی طرف سے متن میں اضافی اور من گھڑت الفاظ شامل ہونے سے پہلے بھی روایت کی ہے اور بعد میں بھی۔ اس بات کی صراحت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے خود فرمائی ہے۔ انھوں نے فرمایا:

---

[1] المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حِذَاءَ أُذُنَيهِ" ہے۔

[2] الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے یہاں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ذکر کیا ہے۔ جبکہ یہاں مراد: سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں۔ دراصل یہاں محمد بن یوسف سے مراد: ''محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ'' ہیں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں محمد بن یوسف؛ نامی دو شخصیات ہیں۔ ایک محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ اور دوسرے محمد بن یوسف البیکندی رحمہ اللہ۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ جب (الفریابی یا البیکندی، کہے بغیر) محض ''محمد بن یوسف'' کہیں تو اس سے مراد: ''محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ'' ہوتے ہیں۔ اور محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ، کے اساتذہ میں دونوں سفیان، یعنی: سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ رحمہما اللہ ہیں۔ لیکن جب وہ سند میں محض ''سفیان'' کہیں تو اس سے مراد سفیان ثوری رحمہ اللہ ہوتے ہیں۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر: 162/1]

[3] ضعيف (ز)۔ ضعيف (ش)۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 418/2۔ مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة القرطبة): 301/4، حديث، 18696۔ علامہ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

”حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ أَبِي زِيَادٍ بِمَكَّةَ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ قَالَ سُفيَانُ: فَلَمَّا قَدِمتُ الكُوفَةَ سَمِعتُهُ يَقُولُ: يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَعُودُ فَظَنَنتُ أَنَّهُم لَقَّنُوهُ . “

”ہمیں یزید بن ابی زیاد نے مکہ مکرمہ میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ پھر سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ جب میں کوفہ آیا تو میں نے یزید بن ابی زیاد کو یہی حدیث بیان کرتے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، پھر (اس کے بعد) ایسا نہیں کرتے تھے۔ (سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ) میں سمجھ گیا کہ انھوں (کوفیوں) نے یزید بن ابی زیاد کو ایسا کہنے کے لیے اکسایا ہے۔“ [1]

سفیان بن عیینہ کی سند سے مروی سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت اور اس میں ترمیم کے متعلق بیان کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی حدیث سفیان ثوری کی سند سے بھی ذکر کی ہے اور اس سے قبل وضاحت فرمائی ہے کہ سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے؛ یہ حدیث پہلے دور میں سنی تھی۔ پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ تاکہ واضح ہوجائے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی نفی ہرگز مذکور نہیں۔

امام سفیان ثوری کی سند سے ایک روایت بحوالہ مصنف عبدالرزاق؛ ہم نے گزشتہ سطور میں ”کوفیوں کے اصرار سے پہلے کا متن“ کے تحت وضاحت میں ”سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند سے“ کے عنوان سے بھی ذکر کی ہے۔

[1] السنن الکبری، للبیہقی: 111/2، حدیث، 2530.

[ایک مزید سند اور اس کی خرابیاں]

[36] قَالَ البُخَارِیُّ: وَرَوَی وَکِیعٌ عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی عَن أَخِیهِ عِیسَی وَالحَکَمِ بنِ عُتَیبَةَ [1] عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی عَنِ البَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: رَأَیتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا کَبَّرَ ثُمَّ لَم یَرفَع۔

قَالَ البُخَارِیُّ: وَإِنَّمَا رَوَی ابنُ أَبِی لَیلَی هَذَا مِن حِفظِهِ فَأَمَّا مَن حَدَّثَ عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی مِن کِتَابِهِ فَإِنَّمَا حَدَّثَ عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی عَن یَزِیدَ فَرَجَعَ الحَدِیثُ إِلَی تَلقِینِ یَزِیدَ۔ وَالمَحفُوظُ مَا رَوَی عَنهُ الثَّورِیُّ وَشُعبَةُ وَابنُ عُیَینَةَ قَدِیمًا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: وکیع نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انھوں نے اپنے بھائی عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حکم بن عتیبہ سے روایت کیا، ان دونوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا۔ پھر (ہاتھ) نہ اٹھائے۔ [2]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنے حافظہ سے (زبانی) بیان کی ہے۔ جبکہ جس راوی نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کتاب سے دیکھ کر بیان کی ہے، اس نے یزید بن ابی زیاد ہی کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے۔ تو اس کی حدیث یزید کی تلقین تک پہنچتی ہے۔ اور محفوظ وہی (روایت) ہے جسے اس (یزید بن ابی زیاد) سے ثوری، شعبہ اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے پہلے دور میں بیان کیا ہے۔

---

[1] مخطوطه میں "الحَاکِمِ ابنِ عُتَیبَةَ" ہے، جو کہ خطا ہے۔

[2] ضعیف (ز)۔ معلق (ش)۔ اسی سند کے ساتھ یہ روایت دیگر کتب میں بھی مذکور ہے، دیکھیے: سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع، ح، 752۔ مصنف ابن أبی شیبة، 213/1، حدیث، 2440.

وضاحت

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ بیان کی ہے۔ جس سند میں یزید بن ابی زیاد تو نہیں ہے، لیکن اس سند کے ساتھ مروی متن میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ جن سے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے بعد مزید رفع الیدین کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سند اور متن کو بھی ذکر کر کے اس کی حقیقت بھی واضح کر دی ہے۔

سند میں غلطی:

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے یہ حدیث وکیع بن جراح کے سامنے، اپنی کتاب سے دیکھے بغیر، زبانی بیان کی اور اس کی سند یوں بیان کر دی کہ جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حکم بن عتَیبہ نے روایت کی ہے۔ جبکہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کتاب میں اس کی سند اس طرح ہے کہ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یزید بن ابی زیاد نے روایت کی ہے۔

محمد ابن نمیر رحمہ اللہ کی گواہی:

محمد بن عبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خود؛ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کتاب میں یہ حدیث دیکھی ہے؛ اس میں اس کی سند اس طرح ہے: ''عن یزید بن أبی زیاد . . . '' یعنی یہ حدیث عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حکم بن عتیبہ نے نہیں بلکہ یزید بن ابی زیاد نے روایت کی ہے۔[1]

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ضعیف راوی:

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سخت ضعیف اور متروک راوی ہے۔ حدیث روایت کرنے میں غلطی کرنے کے اعتبار سے اس کی حالت یزید بن ابی زیاد سے بھی بدتر ہے۔

⊙ ...امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ علماء حدیث کے ہاں اس کا تو یزید بن ابی زیاد سے بھی زیادہ برا حال ہے۔''[2]

⊙ ...امام بیہقی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمٰن (بن ابی لیلیٰ) حدیث کے علماء کے نزدیک یزید

---

[1] العلل ومعرفة الرجال، برواية عبدالله بن احمد: 368/1، روايت، 708.

[2] السنن الكبرى، للبيهقي: 111/2، حديث، 2530.

بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف راوی ہے۔''[1]

⊙...امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اہل الحدیث (محدثین) کے ہاں یزید بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف ہے۔''[2]

⊙...امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بڑھ کر خراب حافظے والا نہیں دیکھا۔[3]

⊙...احناف کے بلند پایہ عالم مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا ہے کہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے بیان کردہ (احادیث کے) متون اور اسناد میں ردّوبدل پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ میرے نزدیک ضعیف ہے جس طرح کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔''[4]

⊙...امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو خراب حافظے والا، حدیث کے متون میں غلطی کرنے والا اور ضعیف راوی قرار دیا ہے۔[5]

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی روایت کے وہ الفاظ جن میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کی نفی پائی جاتی ہے، وہ سند اور متن؛ دونوں اعتبار سے ناقابل حجت ہے۔

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 419/2.

[2] نصب الراية، للزيلعي: 404/1.

[3] تهذيب التهذيب، لابن حجر: 302/9 ـ موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله، 596/2 ـ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 625/25ـ الكامل في ضعفاء الرجال، لابن عدي: 391/7، 392، 396 ـ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: 244/2.

[4] فيض الباري على صحيح البخاري: 354/3.

[5] السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 544/5، حديث، 10813.

حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

[شریر گھوڑوں کی دموں، سے جاہلوں کا استدلال]

[37] قَالَ البُخَارِيُّ: وَأَمَّا احتِجَاجُ بَعضِ مَن لا يَعلَمُ بِحَدِيثِ وَكِيعٍ عَنِ الأَعمَشِ عَنِ المُسَيَّبِ بنِ رَافِعٍ عَن تَمِيمِ بنِ طَرَفَةَ عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ نَحنُ رَافِعِي ❶ أَيدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُم رَافِعِي أَيدِيكُم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمُسٍ، اسكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض بے علم لوگوں کی دلیل وکیع بن جراح رحمہ اللہ کی روایت ہے، جو انھوں نے سلیمان بن مہران اعمش کے واسطے سے روایت کی ہے اور انھوں نے مسیّب بن رافع کے واسطے سے روایت کی ہے، انھوں نے تمیم بن طرفہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے؛ اور ہم (اس وقت) نماز میں اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس طرح ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔ ❷

وضاحت

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں شریر گھوڑوں کی دموں کی مانند ہاتھ ہلانے سے منع فرمایا ہے۔ تارکین رفع الیدین اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین سے منع فرما دیا۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس حدیث کا تعلق تشہد اور سلام کے ساتھ ہے، قیام اور رفع الیدین کے ساتھ نہیں۔ مزید تفصیلی بحث اگلے صفحات میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

---

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوط اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "رَافِعِي" ہے جبکہ المطبعة الخيرية مصر، دار ارقم، دار الحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "رَافِعُوا" ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة والنّهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السّلام، حديث، 430۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، بابٌ فِي السّلام، حديث، 998.

[حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا تعلق کس باب سے ہے؟]

فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِى التَّشَهُّدِ لا فِى القِيَامِ. كَانَ يُسَلِّمُ بَعضُهُم عَلَى بَعضٍ. فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن رَفعِ الأَيدِى [1] فِى التَّشَهُّدِ. وَلا يَحتَجُّ بِمِثلِ هَذَا [2] مَن لَهُ حَظٌّ مِنَ العِلمِ. هٰذَا مَعرُوفٌ مَشهُورٌ لا إختِلافَ فِيهِ.

(سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور) یہ (ہاتھوں کا اٹھانا) تو تشہد میں تھا، قیام میں نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (نماز میں ہاتھ کے اشاروں سے) ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں ہاتھ اٹھانے سے منع کر دیا۔ اس طرح کی روایت سے وہ شخص دلیل نہیں لیتا جس کے پاس تھوڑا سا بھی علم ہے۔ یہ بات مشہور ومعروف ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رکوع کے رفع الیدین سے ممانعت ہرگز نہیں ہے۔ جو شخص حدیث کے مدلول ومفہوم کا علم رکھتا ہے؛ وہ کسی صورت اس حدیث کو رفع الیدین کی ممانعت پر بطور دلیل پیش نہیں کرے گا۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے ایسی حماقت کرنے والوں کو جاہل قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول درج ذیل الفاظ میں بھی منقول ہے۔

”مَنِ احتَجَّ بِحَدِيثِ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ عَلَى مَنعِ الرَّفعِ عِندَ الرُّكُوعِ فَلَيسَ لَهُ حَظٌّ مِنَ العِلمِ هَذَا مَشهُورٌ لا خِلافَ فِيهِ إِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ فِى حَالِ التَّشَهُّدِ.“

”سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو شخص رکوع والے رفع الیدین کی نفی وممانعت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ اس شخص کا علم کے ساتھ دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو معروف بات

---

[1] المطبعة الخيرية مصر کے نسخہ میں ”الأَيدِى“ کی بجائے ”لأَيدِى“ ہے، یعنی اس کا ”الف“ ساقط ہے۔ جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث، دار ارقم کویت اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”وَلا يَحْتَجُّ بِهٰذَا“ ہے۔

ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں کہ یہ ممانعت تشہد کے وقت ہے۔'' [1]

امام نووی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شارح صحیح مسلم، امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"اِلاستِدلَالُ بِهِ عَلَى النَّهى عَنِ الرَّفع عِندَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفعِ مِنهُ جَهلٌ قَبِيحٌ"

''اس حدیث سے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین سے منع کا استدلال کرنا بہت ہی بری جہالت ہے۔'' [2]

گویا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اس سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو رکوع سے منسلک رفع الیدین کی نفی میں پیش کرنے والوں پر جہالت کی مہر ثبت کر دی ہے۔

باب کے اعتبار سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا درست مقصود:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ جس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ ہلانے کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی ہے؛ اس کے حقیقی مدلول کو جاننے کے لیے محدثین کی ابواب بندی پر توجہ کرنا ضروری ہے۔ اس حدیث کو متعدد محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں اپنی اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لیکن کسی محدث نے اس حدیث کو رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین کی نفی میں دلیل نہیں بنایا۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کرنے والے محدثین کو ہم نے تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

پہلی قسم: وہ محدثین ہیں جنھوں نے اس حدیث کو تشہد اور سلام کے متعلق ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔

دوسری قسم: وہ محدثین ہیں جنھوں نے اس حدیث کو تشہد اور سلام کے علاوہ ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔

تیسری قسم: اس میں امام ابن حبان رحمہ اللہ کا ذکر آئے گا، کیونکہ انھوں نے اس حدیث کو رفع الیدین کے باب میں ہی ذکر کیا ہے۔ ان کی تبویب سے متعلق وضاحت کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر محدثین کی ابواب بندی (پہلی قسم):

سب سے اہم بات یہ ہے کہ محدثین نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کو تشہد کے بعد سلام کے متعلق ابواب میں بیان کیا ہے۔ اگر یہ حدیث رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی ممانعت کے

---

[1] التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: 544/1.

[2] حاشية السندي على النسائي: 5/3.

لیے ہوتی تو محدثین اسے تشہد اور سلام کے ابواب میں ہرگز بیان نہ کرتے۔

محدثین کی اس حدیث پر ابواب بندی ملاحظہ فرمائیں:

...صحیح مسلم میں:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح مسلم میں درج ذیل باب کے تحت مذکور ہے:

((بَابُ الأَمرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهيِ عَنِ الإِشَارَةِ بِاليَدِ وَرَفعِهَا عِندَ السَّلَامِ))

''نماز میں سکون کا حکم اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے اور انھیں سلام کے وقت اٹھانے سے منع کا باب'' [1]

...امام ابوداود رحمہ اللہ:

امام ابوداود سلیمان السجستانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سنن ابی داود میں درج ذیل باب کے تحت ذکر کیا ہے:

((بابُ فِي السَّلام)) ''سلام (پھیرنے) کے متعلق باب'' [2]

...امام نسائی رحمہ اللہ:

امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ نے السنن المجتبیٰ (سنن النسائی) میں یہ حدیث تین مقامات پر درج ذیل ابواب کے تحت نقل کی ہے:

"بَابُ السَّلَامِ بِالأَيدِي فِي الصَّلَاةِ" (ہاتھوں (کے اشارے) سے نماز سے سلام پھیرنا) [3]

"بَابُ مَوضِعِ اليَدَينِ عِندَ السَّلَامِ" (سلام پھیرتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ) [4]

"بَابُ السَّلَامِ بِاليَدَينِ" (ہاتھوں (کے اشارے) سے سلام پھیرنا) [5]

امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ (سنن النسائی الکبریٰ) میں بھی یہ حدیث مندرجہ ذیل ابواب کے تحت نقل کی ہے:

"السَّلَامُ بِالأَيدِي فِي الصَّلَاةِ" (ہاتھوں (کے اشارے) سے نماز سے سلام پھیرنا) [6]

"مَوضِعُ اليَدِ عِندَ السَّلَامِ" (سلام پھیرتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ) [7]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، حدیث، 119- (430)، 120- (431)، 121- (431).

[2] سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، حدیث، 998.

[3] کتاب السهو، حدیث، 1184، 1185.

[4] کتاب السهو، حدیث، 1318.

[5] کتاب السهو، حدیث، 1326.

[6] السنن الکبری للنسائی: 289/1، حدیث، 541 - 34/2، حدیث، 1108، 1109.

[7] السنن الکبری للنسائی: 87/2، حدیث، 1242.

"السَّلَامُ بِالیَدَینِ" (ہاتھوں (کے اشارے) سے سلام پھیرنا) ❶

❁ ...امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ:

امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: المصنف (مصنف عبدالرزاق) میں اس حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"بَابُ التَّسلِیمِ" (سلام پھیرنے کا باب) ❷

❁ ...امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ:

امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ نے ''شرح معانی الآثار'' میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"بَابُ السَّلَامُ فِی الصَّلَاۃِ ، کَیفَ ھُوَ؟" (نماز سے سلام پھیرنا، اس کا کیا طریقہ ہے؟) ❸

❁ ...امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ:

امام محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، (ابن خزیمہ) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''مختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبی ﷺ'' (المعروف: صحیح ابن خزیمہ) میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"بَابُ الزَّجرِ عَنِ الإِشَارَۃِ بِالیَدِ یَمِینًا وَشِمَالًا عِندَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاۃِ"

(نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ دائیں بائیں اشارہ کرنے سے ڈانٹنا) ❹

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ایک مقام پر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر درج ذیل باب بھی قائم کیا ہے:

"بَابُ نِیَّۃِ المُصَلِّی بِالسَّلَامِ مِن عَن یَمِینِہِ إِذَا سَلَّمَ عَن یَمِینِہِ وَمَن عَن شِمَالِہِ إِذَا سَلَّمَ عَن یَسَارِہِ" ❺

---

❶ السنن الکبری، للنسائی: 90/2، حدیث، 1250.

❷ مصنف عبدالرزاق: 220/2، حدیث، 3135.

❸ شرح معانی الآثار، 268/1، حدیث، 1602.

❹ صحیح ابن خزیمة، 361/1، حدیث، 733.

❺ صحیح ابن خزیمة: 103/3، حدیث، 1708.

❁....امام بیہقی رحمہ اللہ:

امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمہ اللہ نے ''السنن الکبری'' میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

''بَابُ کَرَاهِيَةِ الإِيمَاءِ بِاليَدِ عِندَ التَّسلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ''

(نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرنے کی کراہت) [1]

❁....امام ابوعوانہ رحمہ اللہ:

امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی رحمہ اللہ نے ''مستخرج أبی عوانۃ'' میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

''بَيَانُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّسلِيمَةَ الوَاحِدَةَ غَيرُ كَافِيَةٍ فِي جَمَاعَةٍ مِن تَسلِيمِ التَّشَهُّدِ حَتَّى يُسَلِّمَ تَسلِيمَتَينِ وَالدَّلِيلِ عَلَى إِبَاحَةِ تَسلِيمَةِ الوَاحِدَةِ لِلمُصَلِّي وَحدَهُ'' [2]

❁....امام متقی ہندی رحمہ اللہ:

امام علاء الدین علی بن حسام الدین (المعروف: الامام المتقی الهندی) رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''کنز العمال'' میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

''مَنْعُ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَقْتَ السَّلامِ''

(سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت) [3]

حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر محدثین کی ابواب بندی (دوسری قسم):

بعض محدثین نے شریر گھوڑوں سے تشبیہ والی سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو سلام کے علاوہ ابواب میں بھی ذکر کیا ہے، مثلاً:

❁....امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ:

امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ نے ایک مقام پر اس حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

---

1. السنن الکبری، للبیهقی: 257/2، حدیث، 2997.
2. مستخرج أبی عوانة: 549/1، 550، 481/7، حدیث، 2055 تا 2059.
3. کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: 481/7.

"بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَاءِ" (دعا میں ہاتھ اٹھانے کا باب)[1]

....امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف: ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"مَنْ کَرِہَ رَفْعَ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَاءِ" (جو شخص دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ سمجھتا ہے)[2]

دوسرے مقام پر امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"الرَّجُلُ یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا دَعَا مَنْ کَرِهَهُ"[3]

....امام نسائی رحمہ اللہ:

امام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ (سنن النسائی الکبریٰ) میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مندرجہ ذیل ابواب کے تحت بھی نقل کی ہے:

"بَابُ الأَمْرِ بِالسُّکُونِ فِی الصَّلَاةِ"

''نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم''[4]

....امام ابوعوانہ رحمہ اللہ:

امام ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی رحمہ اللہ نے ''مستخرج أبی عوانة ''میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت نقل کیا ہے:

"بَیَانُ النَّهْیِ عَنِ الاخْتِصَارِ فِی الصَّلَاةِ وَإِیجَابُ الانْتِصَابِ وَالسُّکُونُ فِی الصَّلَاةِ إِلَّا لِصَاحِبِ الْعُذْرِ"[5]

امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو درج ذیل باب کے تحت بھی نقل کیا ہے:

"بَیَانُ عَدَدِ الْخُلَفَاءِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِینَ یُنْصَرُونَ

---

[1] مصنف عبدالرزاق:2/251، حدیث، 3252، 3253، 3254.

[2] مصنف ابن أبی شیبة: 2/231، حدیث، 8447.

[3] مصنف ابن أبی شیبة: 6/86، حدیث، 29674.

[4] السنن الکبری، للنسائی: 1/295، حدیث، 557.

[5] مستخرج أبی عوانة: 1/419، حدیث، 1552.

عَلَى مَن خَالَفَهُم وَيُعِزُّ اللهُ بِهِمُ الدِّينَ وَأَنَّهُم كُلَّهُم مِن قُرَيشٍ وَالدَّلِيلِ عَلَى إِبطَالِ قَولِ الخَوَارِجِ" [1]

مذکورہ محدثین نے اگرچہ سلام پھیرنے کے متعلق ابواب کے علاوہ ابواب میں سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بیان کیا ہے، لیکن ان میں سے کسی نے بھی رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کی نفی و ممانعت ثابت نہیں کی۔ اوراس حدیث کو رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کے باب میں ذکر نہیں کیا۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر محدثین کی ابواب بندی (تیسری قسم):

✿...امام ابن حبان رحمہ اللہ:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ والی؛ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل باب کے تحت ذکر کیا ہے:

"ذِكرُ مَا يُستَحَبُّ لِلمُصَلِّي رَفعُ اليَدَينِ عِندَ قِيَامِهِ مِنَ الرَّكعَتَينِ مِن صَلَاتِهِ"

یعنی: ''نمازی کے لیے مستحب ہے کہ وہ نماز میں دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرے''

اگرچہ اس باب کا تعلق نماز میں رفع الیدین سے ہی ہے لیکن یہ باب، رفع الیدین کے اثبات کا ہے، نفی کا نہیں ہے۔ جیسا کہ باب کے الفاظ سے بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا باب کے تحت سب سے پہلے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ

[1] امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو مذکورہ باب کے تحت؛ ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کی سند سے منقول، اس کے متن کے مندرجہ ذیل الفاظ کی وجہ سے نقل کیا ہے: "قَالَ: فَجَلَسنَا مَعَهُ فَقَالَ: لَا يَزَالُ الأَمرُ ظَاهِرًا حَتَّى يَكُونَ اثنَا عَشَرَ أَمِيرًا أَو خَلِيفَةً كُلُّهُم مِن قُرَيشٍ"۔ اس حدیث کی مکمل سند اور متن اس طرح ہے: "حَدَّثَنَا أَبُو زُرعَةَ الرَّازِيُّ، قثنا مُحَمَّدُ بنُ سَعِيدِ بنِ سَابِقٍ، قثنا عَمرُو بنُ أَبِي قَيسٍ، عَن فُرَاتٍ القَزَّازِ، عَن عُبَيدِ اللهِ بنِ أَبِي عَبَّادٍ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ أَومَأَ النَّاسُ بِأَيدِيهِم يَمِينًا وَشِمَالًا، فَأَبصَرَهُم، فَقَالَ: مَا شَأنُكُم تُقَلِّبُونَ أَيدِيَكُم كَأَنَّهَا الخَيلُ الشُّمسُ؟ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُم فَليُسَلِّم عَلَى مَن عَلَى يَمِينِهِ وَليُسَلِّم عَلَى مَن عَلَى يَسَارِهِ. قَالَ: فَلَمَّا صَلُّوا مَعَهُ أَيضًا لَم يَفعَلُوا ذَلِكَ، قَالَ: فَجَلَسنَا مَعَهُ فَقَالَ: لَا يَزَالُ الأَمرُ ظَاهِرًا حَتَّى يَكُونَ اثنَا عَشَرَ أَمِيرًا أَو خَلِيفَةً كُلُّهُم مِن قُرَيشٍ. [مستخرج أبي عوانة: 371/4، حديث، 6988]

الرَّكعَتَينِ؛ رَفَعَ يَدَيهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ حَذوَ المَنكِبَينِ"

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔اور جب رکوع کرتے، جب رکوع سے اٹھتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو ان تمام مقامات پر بھی اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کرتے (رفع الیدین کیا کرتے) تھے۔''❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے بعد امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے،جس کے الفاظ یہ ہیں:

عَن تَمِيمِ بنِ طَرفَةَ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا النَّاسُ رَافِعُو أَيدِيهِم فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مَا لِي أَرَاكُم رَافِعِي أَيدِيكُم، كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ، اسكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)).

''تمیم بن عرفہ کوفی (ثقہ تابعی) کہتے ہیں:سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ بعض لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) نماز میں اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''❷

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد باقاعدہ الگ باب کے تحت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث دوسری سند سے نقل کی ہے اور اس کے ذریعے وضاحت کی ہے کہ شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ والی حدیث رکوع کے رفع الیدین سے ممانعت کی دلیل ہرگز نہیں، بلکہ اس حدیث میں تو نماز سے سلام پھیرنے کے وقت ہاتھوں کو بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔تفصیل ملاحظہ کیجیے:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے:

"ذِكرُ الخَبَرِ المُقتَضِي لِلَّفظَةِ المُختَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكرُنَا لَهَا بِأَنَّ القَومَ إِنَّمَا أُمِرُوا بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ عِندَ الإِشَارَةِ بِالتَّسلِيمِ دُونَ رَفعِ اليَدَينِ عِندَ الرُّكُوعِ"

❶ صحیح ابن حبان: 197/5، حدیث، 1877.

❷ اس حدیث کی مکمل سند اس طرح ہے: " أَخبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ الحُسَينُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَودُودٍ؛ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبدُالرَّحمَنِ بنُ عَمرٍو البَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيرُ بنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعمَشُ، عَنِ المُسَيَّبِ بنِ رَافِعٍ، عَن تَمِيمِ بنِ طَرفَةَ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ" صحیح ابن حبان: 197/5، 198، حدیث، 1878.

یعنی: ''اس حدیث کا بیان، جو گذشتہ بیان شدہ حدیث کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرے گی کہ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو نماز میں سلام پھیرنے کے وقت ہاتھوں کا اشارہ کرنے سے باز رہنے کا حکم دیا گیا تھا، رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے سے نہیں۔''

اس باب کے تحت امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی وہی حدیث بیان کی ہے جس میں شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ کا ذکر ہے، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

عَـن عُبَيـدِ الـلّٰـهِ بنِ القِبطِيَّةِ عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّينَا خَلفَ النَّبِيِّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قُلنَا بِأَيدِينَا: السَّلَامُ عَلَيكُم يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((مَا لِي أَرَى أَيدِيَكُم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ، إِنَّمَا يَكفِي أَحَدَكُم أَن يَضَعَ يَدَيهِ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَن يَمِينِهِ وَعَن شِمَالِهِ)).

''عبیداللہ بن قبطیہ المہاجر کوفی (ثقہ تابعی) نے بیان کیا کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں سے دائیں بائیں السلام علیکم کہا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے ہاتھ شریر گھوڑوں کی دُموں کی مانند ہوتے ہیں۔ تم میں سے ہر کسی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنی ران پر ہی رکھے اور پھر دائیں بائیں سلام پھیرے۔ [1]

اس کے بعد امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنے رقم کردہ باب کی تائید میں مزید دلیل کے طور پر اسی حدیث کو ایک دیگر سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ جس پر یہ باب قائم کیا ہے:

"ذِكرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرنَاهُ"

''دوسری حدیث؛ جو ہمارے بیان کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے''

اس باب کے تحت درج ذیل حدیث بیان کی ہے:

"حَـدَّثَـنِـي عُبَيـدُ اللّٰهِ بنُ القِبطِيَّةِ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ أَحَدُنَا يَدَهُ يُمنَةً وَيُسرَةً، فَقَالَ رَسُولُ

---

[1] اس حدیث کی مکمل سند اس طرح ہے: "أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ خُزَيمَةَ، وَمُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ بنِ سَعِيدٍ السَّعدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ خَشرَمٍ، قَالَ: أَخبَرَنَا عِيسَى بنُ يُونُسَ، عَن مِسعَرٍ، عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ القِبطِيَّةِ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ" صحيح ابن حبان: 199/5، حديث، 1880.

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: ((مَا لِی أَرَاکُم رَافِعِی أَیدِیکُمْ کَأَنَّھَا أَذنَابُ خَیلٍ شُمسٍ، أَوَلا یَکفِی أَحَدَکُم أَن یَضَعَ یَدَہُ عَلَی فَخِذِہِ، ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلَی مَن عَن یَمِینِہِ وَمَن عَن یَسَارِہِ)).

''عبید اللہ بن قبطیہ (ثقہ تابعی) بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو (نماز میں) ہم میں سے ہر کوئی اپنے ہاتھ کو دائیں اور بائیں اٹھایا کرتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم یوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں۔ کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر ہی رہنے دے، پھر اپنے دائیں اور بائیں سلام کہے؟''[1]

---

[1] اس حدیث کی مکمل سند اس طرح ہے: ''أَخبَرَنَا عَبدُ اللّٰہِ بنُ مُحَمَّدٍ الأَزدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاھِیمَ، قَالَ: أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ بِشرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسعَرُ بنُ کِدَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُبَیدُ اللّٰہِ بنُ القِبطِیَّۃِ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَۃَ'' صحیح ابن حبان: 200/5، حدیث، 1881.

[پھر.... تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین بھی چھوڑ دو]

وَلَوكَانَ كَمَا ذَهَبَ إِلَيهِ لَكَانَ رَفعُ الأَيدِى فِى أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ وَ أَيضًا تكبِيرَاتِ صَلاةِ العِيدِ مَنهِيًّا عَنهَا ، لِأَنَّهُ لَم يَستَثنِ رَفعًا دُونَ رَفعٍ .

اگر (اس روایت کا مفہوم) وہی مان لیا جائے جو انھوں (تارکین رفع الیدین) نے لیا ہے، تو پہلی تکبیر اور نماز عید کی تکبیرات میں بھی ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین کرنا) ممنوع قرار پائے گا، کیونکہ آپ ﷺ نے کسی بھی رفع الیدین کو مستثنیٰ نہیں کیا۔

وضاحت

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے تمام متون اکٹھے کر کے دیکھ لیں، اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم لوگ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا کرو؛ البتہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر سکون اختیار کیا کرو۔ اس حدیث میں تو آپ ﷺ نے مطلقاً رفع الیدین سے منع کر دیا ہے، لہٰذا تکبیر تحریمہ اور نماز عید کی تکبیرات کا رفع الیدین بھی اس حدیث کے پیش نظر ممنوع قرار پاتا ہے۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نماز میں رکوع کا رفع الیدین ممنوع ثابت کرنا ہے تو یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ کیا اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ یا نمازِ عید کے رفع الیدین کو مستثنیٰ قرار دیا ہے؟ اگر ایسا کوئی استثنیٰ نہیں ہے تو پھر احناف کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ، بلکہ نمازِ عید کا رفع الیدین بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس حدیث کے مطابق ہر قسم کی نماز میں ہر قسم کا رفع الیدین ممنوع اور معیوب قرار پاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کے متصادم؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کے متعلق بھی احناف کو سوچنا ہوگا کہ جس فتویٰ میں امام محترم رحمہ اللہ نے نماز عید کے رفع الیدین کی ترغیب دی ہے۔ محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تُرفَعُ اليَدانِ فِي تكبِيرَاتِ العِيدَينِ كلّهَا إلّا فِي تكبِيرَةِ الرُّكُوعِ"

''رکوع کی تکبیر کے علاوہ نمازِ عید کی تمام (زائد) تکبیرات میں رفع الیدین کیا جائے گا۔'' [1]

صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھوں کا اشارہ چھوڑ دیا:

اس حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ دائیں بائیں اشارے کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کرنا چھوڑ دیا تھا۔امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں مذکور ہے:

"فَلَمَّا صَلُّوا مَعَهُ أَيضًا لَم يَفعَلُوا ذٰلِكَ"

''(ممانعت کے بعد) جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ایسا نہیں کیا تھا۔'' [2]

احناف بھائیوں سے تین سوال:

اگر اس حدیث میں نماز کے رفع الیدین سے منع کیا گیا ہے تو یقیناً کسی خاص رفع الیدین کا استثنیٰ نہ ہونے کی وجہ سے مطلقاً ہر طرح کی نماز میں ہر طرح کا رفع الیدین ممنوع قرار پایا۔ اور حدیث کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث میں جس عمل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ عمل چھوڑ دیا تھا۔ تو احناف بھائیوں سے سوال ہے، کہ:

① ...سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ہوتے ہوئے بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کس بنیاد پر نمازِ عید کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنے کی ترغیب دی ہے؟

② ...اگر امام صاحب نے ایسا نہیں فرمایا تو ان کی طرف غلط بات کیوں اور کس نے منسوب کی؟

③ ... یہ حدیث سند و متن کے اعتبار سے بلا شبہ صحیح ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے رفع الیدین کا استثنیٰ بھی نہیں تو پھر آپ لوگ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین بھی ترک کیوں نہیں کر دیتے؟

---

[1] الحجة على أهل المدينة، للشيباني: 299/1.

[2] مستخرج أبي عوانة: 550/1، حديث، 2059، 371/4، حديث، 6988.

[حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ میں ممانعت کس سے ہے؟]

[38] وَقد بَيَّنَهُ ❶ حَدِيثُ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو نُعَيمٍ حَدَّثَنَا مِسعَرٌ عَن عُبَيدِاللّٰهِ بنِ القِبطِيَّة قَالَ: سَمِعتُ جَابِرَ بنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كُنَّا إِذَا صَلَّينَا خَلفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قُلنَا:السَّلَامُ عَلَيكُمُ ، السَّلَامُ عَلَيكُم -وَأَشَارَ مِسعَرٌ بِيَدَيهِ ❷- فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((مَا بَالُ❸ هَؤُلَاءِ يُومِئُونَ❹ بِأَيدِيهِم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمُسٍ ، إِنَّمَا يَكفِي أَحَدَهُم❺ أَن يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِن عَن يَمِينِهِ وَمِن عَن شِمَالِهِ)) .

اس کی وضاحت حدیث (یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ) نے کردی ہے۔ ہمیں وہ حدیث ابونعیم فضل بن دُکین نے بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں مسعر بن کِدام نے عبیداللہ بن قبطیہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہم ''السلام علیکم، السلام علیکم'' کہا کرتے تھے،...مسعر بن کِدام (راوی) نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ بھی کیا...(سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارے کر رہے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں۔ حالانکہ ہر کسی کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے، پھر اپنے بھائی کو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام کہے۔ ❻

---

❶ المطبعة الخيرية ، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام لاہور کے نسخہ میں "وَقَد ثَبَتَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية ، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام لاہور کے نسخہ میں "فَأَشَارَ مِسعَرٌ بِيَدِهِ" ہے۔

❸ مخطوطہ میں "مال بال" ہے۔ جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

❹ المطبعة الخيرية مصر ، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يؤمون" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَحَدَكُم" ہے۔

❻ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح مسلم ، كتاب الصلاة ، باب الامر بالسكون فى الصلاة والنهى عن الاشارة باليد و رفعها عندالسلام ، ح ، 431۔ مسند الحميدى (طبع دار السقا): 143/2 ، حديث ، 920۔ مسند حمیدی کے محقق، الشیخ حسین سلیم اسد الدارانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کے جس اشارے کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی ہے، وہ رکوع سے قبل و بعد کا رفع الیدین نہیں، بلکہ نماز سے سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے دائیں بائیں اشارہ، ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز سے سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم و رحمة اللہ '' کہنے کے ساتھ ساتھ دائیں اور بائیں اپنے ہاتھوں سے اشارے بھی کر دیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ایسا کرتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو معیوب سمجھا اور اسے شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دے کر اس کی کراہت بیان فرمائی اور ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر ہی رہنے دیا کرو اور دائیں بائیں سلام پھیرا کرو۔

اس حدیث کے متعلق ایک اشکال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے رفع الیدین کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی ہے اور ''نماز میں سکون اختیار کرو'' فرما کر، رفع الیدین کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

ذیل میں ہم اس بات کی وضاحت کریں گے کہ حدیث مبارکہ میں شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ کا حقیقی ہدف کیا تھا؟ یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مکروہ تشبیہ کے ذریعے کس عمل سے روکا؟

①...تشبیہ کا حقیقی ہدف:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث متعدد کتب حدیث میں مذکور ہے۔ اور اس کی متعدد اسناد ہیں۔ اس حدیث کو سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے کئی شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ جن میں: تمیم بن عرفہ کوفی، عبید اللہ بن قبطیہ کوفی کی روایات زیادہ معروف ہیں۔

چونکہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح مسلم کے حوالے سے ہی عموماً پیش کی جاتی ہے؛ اس لیے ہم صحیح مسلم سے اس کے تمام متون ذکر کر کے اس کے اصل مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں تین مرتبہ بیان ہوئی ہے۔ جن میں سے ایک حدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تمیم بن طرفہ کوفی کی سند کے ساتھ ہے، اور دو احادیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے دوسرے شاگرد: عبید اللہ بن قبطیہ کوفی کی سند کے ساتھ مذکور ہیں۔

1۔عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا لِي أَرَاكُم رَافِعِي أَيدِيكُم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ اسكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)).

''تمیم بن طرفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں دیکھ رہا ہوں تم اس طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''[1]

2۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ، عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قُلنَا: السَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ ۔وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الجَانِبَينِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيدِيكُم؟ كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ، إِنَّمَا يَكفِي أَحَدَكُم أَن يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَن عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ)).

''عبیداللہ بن قبطیہ کوفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، تب ہم کہا کرتے تھے: ''السلام علیکم و رحمۃ اللہ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ'' اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں طرف (دائیں اور بائیں) اشارہ بھی کیا۔ (مزید بتایا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں سے شریر گھوڑوں کی دُموں جیسے اشارے کیوں کرتے ہو؟ تم میں سے ہر کسی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر ہی رہنے دے اور اپنے دائیں اور بائیں (موجود) بھائی کو سلام کہے۔''[2]

3۔ عَن عُبَيدِ اللّٰهِ عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمنَا قُلنَا بِأَيدِينَا: السَّلَامُ عَلَيكُم السَّلَامُ عَلَيكُم، فَنَظَرَ إِلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَا شَأنُكُم تُشِيرُونَ بِأَيدِيكُم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمسٍ، إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُم فَليَلتَفِت إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئ بِيَدِهِ)).

''عبیداللہ بن قبطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بالسکون فی الصلاۃ والنهی عن الإشارۃ بالید ورفعها عند السلام، حدیث، 119- (430).

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بالسکون فی الصلاۃ والنهی عن الإشارۃ بالید ورفعها عند السلام، حدیث، 120- (431).

ساتھ نماز پڑھی۔ ہم جب سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ کہا کرتے تھے: ''السلام علیکم، السلام علیکم''۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے یوں اشارے کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوں۔ تم میں سے کوئی بھی شخص جب سلام پھیرے تو اپنے ساتھی (دائیں بائیں موجود نمازی) کی طرف (چہرہ گھما کر) دیکھے، اور ہاتھ سے اشارہ مت کرے۔'' [1]

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوگیا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں شریر گھوڑوں کی دموں سے جس اشارے کو تشبیہ دی گئی ہے؛ وہ رکوع کا رفع الیدین نہیں بلکہ سلام پھیرتے وقت ہاتھوں سے کیا جانے والا اشارہ ہے۔

②... ممانعت کا حقیقی تعین:

تشبیہ کا درست تعین ہوجانے سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اس حدیث میں ہاتھوں کے جس اشارے سے منع کیا گیا ہے، وہ رفع الیدین نہیں بلکہ سلام پھیرتے وقت کیا جانے والا ہاتھوں کا اشارہ ہے۔

❁... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وَلَا دَلِيلَ فِيهِ عَلَى مَنعِ الرَّفعِ عَلَى الهَيْئَةِ المَخصُوصَةِ فِي المَوضِعِ المَخصُوصِ وَهُوَ الرُّكُوعُ وَالرَّفعُ مِنهُ لِأَنَّهُ مُختَصَرٌ مِن حَدِيثٍ طَوِيلٍ."

''اس حدیث میں خاص کیفیت اور خاص مقامات پر یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر، رفع الیدین سے منع کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث دوسری طویل حدیث کا اختصار ہے۔'' [2]

❁... امام نووی رحمہ اللہ کا قول:

شارح صحیح مسلم، امام شرف الدین النووی رحمہ اللہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وَالمُرَادُ بِالرَّفعِ المَنهِيِّ عَنهُ هُنَا رَفعُهُم أَيدِيَهُم عِندَ السَّلَامِ مُشِيرِينَ إِلَى السَّلَامِ مِنَ الجَانِبَينِ كَمَا صُرِّحَ بِهِ فِي الرِّوَايَةِ الثَّانِيَةِ."

''اس روایت میں جس رفع الیدین سے منع کرنا مقصود ومراد ہے وہ صحابہ کا سلام پھیرتے وقت

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام، حديث، 121- (431).

[2] التلخيص الحبير: 543/1 - حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا اشارہ جن احادیث کی طرف ہے؛ وہ گذشتہ سطور میں بیان ہوچکی ہیں۔

جانبین (دائیں بائیں) اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے جس طرح کہ دوسری روایت میں صراحت موجود ہے۔'' ❶

❀... علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا قول:

شارح حدیث علامہ نور الدین بن عبد الہادی ابو الحسن سندھی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَالمَقصُودُ النَّهیُ عَنِ الإِشَارَةِ بِالیَدِ عِنْدَ السَّلام."

''اس حدیث میں سلام کے وقت ہاتھوں کے اشارہ سے منع کرنا مقصود ہے۔'' ❷

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ اسی حدیث کے متعلق دوسرے مقام پر یوں فرماتے ہیں:

"بهـذه الرِّوَايَة تبين أَن الحَدِيث مَسوقٌ لِلنَّهیِ عَن رَفع الأَيدِی عِنْدَ السَّلام إِشَارَة إِلَی الجَانِبَينِ وَلَا دلَالَة فِيهِ علی النَّهی عَن الرّفع عِند الرُّكُوع وَعند الرّفع مِنهُ"

''اس روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث سلام کے وقت ہاتھوں کو دونوں طرف (دائیں اور بائیں) اشارہ کرتے ہوئے اٹھانے سے منع کرنے کے لیے بیان کی گئی ہے اور اس میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے منع کرنے کی دلیل نہیں ہے۔'' ❸

❀... مولانا محمود الحسن حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کا قول:

احناف کے جید اور معتبر عالم، دار العلوم دیوبند انڈیا کے سابق استاذ الحدیث، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اذناب الخیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے کہ صحابہ فرماتے ہیں ہم بوقت سلام نماز میں اشارہ بالید بھی کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا۔'' ❹

---

❶ شرح النووی علی صحیح مسلم: 153/4. دوسری روایت سے مراد؛ عبید اللہ بن قبطیہ کی سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ہے۔ جو؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بالسكون فی الصلاة والنهی عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام، حدیث، 431، میں مذکور ہے۔

❷ حاشية السندي على النسائي: 4/3.

❸ حاشية السندي على النسائي: 5/3.

❹ الورد الشذی علی جامع الترمذی: ص، 63.

یہ تو سنت کی توہین ہے:

احناف کا موقف یہ ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہوگیا تھا۔ ظاہر ہے کہ منسوخ وہی عمل ہوتا ہے جو پہلے رائج ہو۔ یعنی: احناف اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلے پہل رفع الیدین کیا کرتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔

اس کی دلیل کے طور پر دیکھیے: احناف کے مستند و محقق عالم، دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے سابق شیخ الحدیث، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یونہی ابتداء میں رفع یدین بھی کیا جاتا تھا مگر بعد میں حکم خداوندی ''وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ'' کے بموجب رفع یدین کی بجائے عدم رفع یدین کو راجح قرار دیا گیا۔''[1]

احناف اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما وغیرہ کی روایات بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اپنے عمل (سنت) کو خود رسول اللہ ﷺ سرکش گھوڑوں کی دموں جیسی قبیح و کراہت والی چیز سے کس طرح تشبیہ دے سکتے ہیں؟ یہ تو شان نبوت کے منافی ہے۔

لیکن؛ نہ جانے ہمارے بھائیوں کی ضد ہے یا مسلکی تعصب اور تقلیدی مجبوری؛ کہ وہ شریر گھوڑوں کی دُموں جیسی حرکت کو رفع الیدین قرار دے کر؛ رفع الیدین سے جان چھڑانے کی کوشش میں ہیں۔ حالانکہ سنت کو حقیر اور مکروہ چیز سے تشبیہ دینا سنت کی توہین ہے۔

---

[1] مسئلہ تحقیق رفع یدین، از: علامہ حبیب الرحمن اعظمی، ص:10.

[حدیث کا غلط مفہوم بیان کرنے پر وعید]

قَالَ الْبُخَارِيُّ: فَلْيَحذَرِ امرُؤٌ أَن يَتَأَوَّلَ أَوِيَتَقَوَّلَ ❶ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، مَا لَم يَقُل۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ ﴾ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نسان کو (حدیث کی غلط) تاویل کرنے یا؛ رسول اللہ ﷺ کی نسبت ایسی بات کہنے سے ڈرنا چاہیے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

''آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انھیں آزمائش آن پڑے گی یا کوئی دردناک عذاب مسلط ہوجائے گا۔''

وضاحت

اعمال کی تباہی اور دنیا و آخرت میں ذلت اس شخص کا یقینی مقدر ہوگی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تعلیمات اور احکام کو اصل و حقیقی مفہوم کی بجائے من چاہے مفہوم و مقاصد کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ ایسے جرم کا مرتکب دراصل اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا حلیہ اور شکل بگاڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے شخص کی دنیا و آخرت دونوں غارت ہوجاتی ہیں۔ اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ ﴾ [محمد، آية:33، 34]

''مومنو! اللہ کی بات مانو اور رسول کی بھی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال تباہ مت کرو۔ یقیناً جو لوگ انکار کرتے اور اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں، اور انکار کی روش پر چلتے ہوئے مرجاتے ہیں، تو انھیں اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔''

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ (مدنی صحابی) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَلْيَحذَرِ امرُؤٌ أَن يَتَقَوَّلَ" ہے۔

❷ سورة النور، آية، 63.

((مَن يَقُل عَلَىَّ مَا لَم أَقُل فَليَتَبوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس شخص نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی ایسی بات بیان کی، جو میں نے نہیں کہی؛ تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ جہنم میں پکا سمجھے۔'' ❶

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث کے یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

((مَن حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا لَم أَقُلهُ فَليَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''جس شخص نے میری نسبت سے کوئی ایسی حدیث (بات) بیان کی، جو میں نے نہیں کہی؛ تو وہ شخص جہنم میں اپنا ٹھکانہ یقینی سمجھے۔'' ❷

ایک حدیث میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَليَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

''میری طرف منسوب کر کے جھوٹی بات بیان کرنا، کسی عام آدمی کے مانند نہیں ہے۔ جس نے میری نسبت جھوٹی بات بیان کی، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں یقینی سمجھے۔'' ❸

معزز قارئین! قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و معانی کو تبدیل کر کے اپنی مرضی کا مفہوم بیان کرنا نہ صرف خیانت ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول سے کھلم کھلا اعلان جنگ بھی ہے۔ اپنے نبی پر ایمان کا دعویٰ بھی کرنا اور نبی کی بات کو غلط مفہوم کے ساتھ پیش کرنا، بنی اسرائیلی و یہودی روش ہے، مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورة البقرة، آیة:79، اور سورة آل عمران، آیة:78، سمیت دیگر کئی مقامات پر شرعی احکام کی غلط تاویل و من گھڑت مفہوم پیش کرنے کو بنی اسرائیل (یہودیوں) کی روش کے طور پر بیان کر کے انھیں شریعت فروش، مفاد پرست اور جھوٹے قرار دیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦٣ ﴾ [النور، آیت:63]

''رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے خلاف چلنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انھیں کوئی آزمائش یا دردناک عذاب پہنچ سکتا ہے۔''

---

❶ صحيح البخاری، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبی صلی الله عليه وسلم، حديث، 109.

❷ مسند الرويانی، 250/2، حديث، 1144

❸ صحيح البخاری، كتاب الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت، حديث، 1291.

رفع الیدین، نماز کا حسن ہے

[39] حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَبدِالمَلِكِ قَالَ: سَأَلتُ سَعِيدَ بنَ جُبَيرٍ عَن رَفعِ اليَدَينِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَيءٌ تُزَيِّنُ بِهِ صَلَاتَكَ۔

ہمیں محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے عبدالملک کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن جبیر سے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: یہ ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تم اپنی نماز کو خوبصورت بناتے ہو۔ [1]

وضاحت

سعید بن جبیر رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کو سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا عبداللہ بن مغفل، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عدی بن حاتم، سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سمیت کئی صحابہ سے ملاقات، روایت حدیث اور بالخصوص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید سنانے کا شرف حاصل ہے۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے اساتذہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کے قائل و فاعل، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبات رفع الیدین کی احادیث بیان کرنے والے ہیں۔ جن میں سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی احادیث رفع الیدین کے اثبات و دوام پر بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے، [دیکھئے: حدیث نمبر: 65]۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے رفع الیدین کو نماز کا حسن قرار دیا ہے۔ ان کا یہ بیان بھی یقیناً ان کے استاذ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہی الفاظ کی ترجمانی ہے، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رفع الیدین کی اہمیت وفضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''رفع الیدین کرنا نماز کی زینت ہے۔'' [2]

---

[1] صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں البتہ یہ سند مقطوع ہے (ش)۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: 109/2، حدیث، 2525.

[2] فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر: 218/2 ۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاري: 272/5.

ایک روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ان الفاظ میں منقول ہے:

''ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت تکبیر اور رفع الیدین ہے۔'' ❶

کون سا رفع الیدین نماز کی زینت ہے؟

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے جس رفع الیدین کو نماز کے لیے خوبصورتی کا باعث قرار دیا ہے اس سے مراد صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں مذکور ہے:

"أَنَّـهُ سُئِـلَ عَـن رَفـعِ الیَـدَیـنِ فِـی الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَیءٌ یُزَیِّنُ بِهِ الرَّجُلُ صَلَاتَـهُ۔ کَانَ أَصحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ، یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم فِی الإِفتِتَاحِ وَعِندَ الرُّکُوعِ وَإِذَا رَفَعُوا رُءُ وسَهُم"

''سعید بن جبیر سے نماز میں رفع الیدین کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: یہ ایسا عمل ہے جس سے انسان اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم (نماز کے) آغاز میں، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' ❷

نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) فرماتے ہیں:

''ہر چیز کی زینت ہوتی ہے۔ اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو، جب رکوع کرو اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو رفع الیدین کرو۔ ❸

رفع الیدین کی توہین مت کیجیے:

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ (سرکش گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ والی) حدیث کے بعد سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول اس لیے ذکر کیا ہے کہ جو عمل نماز کے لیے زینت اور حسن کا باعث ہے اس عمل کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی حرکت جیسی قبیح چیز کے ساتھ کیسے تشبیہ دی جا سکتی ہے؟

---

❶ شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالك: 294/1۔ التمهید، لابن عبدالبر: 228/9.

❷ السنن الکبریٰ، للبیهقی: 109/2، حدیث، 2525۔ البدر المنیر، لابن الملقن: 479/3.

❸ یہ روایت اگلے صفحات میں حدیث نمبر 62 کے تحت آئے گی۔ مزید حوالہ کے لیے دیکھیے: الإستذکار، لابن عبدالبر: 408/1۔ التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید، لابن عبدالبر: 225/9۔ البدر المنیر، لابن الملقن: 479/3.

رفع الیدین کرنا ہی ہوگا

[40] أَخبَرَنَا ❶ مَحمُودٌ أَخبَرَنَا عَبدُالرَّزَّاقِ أَخبَرَنَا ابنُ جُرَيجٍ ❷ أَخبَرَنِی نَافِعٌ أَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُكبِّرُ بِيَدَيهِ حِينَ يَستَفتِحُ وَحِينَ يَركَعُ وَحِينَ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَ ❸ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ ❹ حِينَ يَستَوِي قَائِمًا۔ قُلتُ لِنَافِعٍ: كَانَ ابنُ عُمَرَ يَجعَلُ الأُولَى ❺ أَرفَعَهُنَّ؟ قَالَ: لَا۔

ہمیں محمود نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے تکبیر کہا کرتے (یعنی: ہاتھ اٹھایا کرتے) اور جب رکوع کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور سیدھا کھڑے ہوجاتے (تب بھی ہاتھ اٹھایا کرتے تھے)۔ میں نے نافع سے پوچھا: کیا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے (تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین) کو زیادہ بلند کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: نہیں۔ ❻

وضاحت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث؛ اثبات رفع الیدین میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ تابعین و تبع تابعین سمیت دنیا بھر کے بے شمار محدثین وائمہ کرام اور تا حال متبعین سنت؛ کے ہاں نمازوں میں رفع الیدین کرنے اور اس سنت کا دوام ثابت کرنے کے لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث دیگر صحابہ کی بیان کردہ احادیث کی نسبت زیادہ معروف اور معمول بہ ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "أَنبَأَنَا عَبدُالرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابنُ جُرَيجٍ" ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔ ❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، دارارقم کویت، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الأَوَّلَ" ہے۔

❻ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، ح: 741۔ مصنف عبدالرزاق: 67/2، ح: 2520۔

تکبیر اور رفع الیدین میں وقفہ:

اس حدیث کے یہاں مذکور متن میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہاتھوں کے ساتھ تکبیر کہتے، اس سے مراد یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین اور تکبیر ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ جبکہ آئندہ صفحات میں مذکور حدیث نمبر 51 میں مذکور ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھا کر (یعنی رفع الیدین کر کے) تکبیر کہا کرتے تھے۔

معزز قارئین! اس مسئلہ میں وسعت ہے۔ اگر کوئی شخص رفع الیدین کے ساتھ ہی تکبیر کہتا ہے تو اس کا عمل بھی درست ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص پہلے رفع الیدین کرتا ہے، یعنی ہاتھوں کو اپنے کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھا لینے کے بعد تکبیر کہتا ہے تو اس کا عمل بھی درست ہے۔

رفع الیدین میں ہاتھ اٹھانے کی حد:

یہاں اس بات کی وضاحت کرنا بھی مناسب ہے کہ رفع الیدین میں ہاتھوں کو کہاں تک اٹھانا چاہیے؟

⦿...کندھوں کے برابر یا

⦿...کانوں کے برابر ؟

مقلدین، تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے ہیں بعد میں نہیں کرتے، لیکن تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین میں اپنے ہاتھ کندھوں سے بہت اوپر بلکہ بعض تو کانوں سے بھی اوپر لے جاتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ہاتھوں کو کانوں کی پچھلی جانب لے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام انداز غلط ہیں۔

ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ [1] جبکہ دوسری صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کرتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ [2]

لہٰذا یہ دونوں طریقے الگ الگ بھی درست ہیں اور اگر ان دونوں احادیث کو جمع کر کے درمیانہ طریقہ اپنایا جائے، کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھایا جائے کہ انگلیاں کانوں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر آجائیں۔ تو دونوں طریقوں پر بیک وقت عمل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سردی کے باعث اگر ہمارے اوپر چادر ہوتو ہم کندھوں کے برابر اور جب چادر نہ ہوتو کانوں کے

---

[1] دیکھئے: صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب إلی أین یرفع یدیه، حدیث، 738۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الإحرام، حدیث، 390.

[2] دیکھئے: صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ، حدیث، 391.

برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پر مکمل اور بغیر کسی تعارض و تضاد کے عمل کرتے ہیں۔'' ❶

بعض لوگ رفع الیدین کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کانوں سے پیچھے تک لے جاتے ہیں۔ ان کا یہ انداز غلط ہے۔

ابن جریج نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا تھا: کیا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (رفع الیدین میں) ہاتھوں کو کانوں سے پیچھے لے جاتے تھے؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد: امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں، اور نہ ہی (ان کے ہاتھ) چہرے تک پہنچتے تھے۔ ❷

خواتین کے لیے رفع الیدین کی متعین حد:

مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ عورتیں بھی رفع الیدین میں اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھائیں۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ، فقیہہ، محدثہ، ام درداء رحمہا اللہ اسی طرح رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ایک روایت میں بیان کیا ہے:

"... تَرفَعُ كَفَّيهَا حَذوَ مَنكِبَيهَا ..."

''ام درداء اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا کرتی تھیں۔'' ❸

---

❶ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 196/1، حديث، 1170.

❷ مصنف عبدالرزاق: 67/2، حديث، 2520.

❸ مصنف ابن أبي شيبة: 216/1، حديث، 2470.

عدم رفع الیدین ثابت نہیں

[حجازی وعراقی محدثین کا عملی اتفاق]

قَالَ أَبُو عَبدِ اللّٰهِ : وَلَم يَثبُت عِندَ أَهلِ النَّظَرِ مِمَّن أَدرَكنَا مِن أَهلِ الحِجَازِ وَأَهلِ العِرَاقِ مِنهُم عَبدُاللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ وَعَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ جَعفَرٍ وَيَحيَى بنُ مَعِينٍ وَأَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ وَ إِسحَاقُ بنُ رَاهوَيهِ ـهٰؤُلاءِ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ زَمَانِهِم [1] ـ فَلَم يَثبُت عِندَ أَحَدٍ مِنهُم عَلِمنَا [2] فِي تَركِ رَفعِ الأَيدِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ وَ [3] لا عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے حجاز اور عراق کے جتنے بھی اہل نظر (جید ومحقق) علماء کو دیکھا ہے، جن میں عبداللہ بن زبیر حمیدی، علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ شامل ہیں.. یہ اپنے زمانے کے جید علماء تھے.. ہمارے علم کے مطابق ان میں سے کسی کے نزدیک بھی ترک رفع الیدین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ثابت ہے کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

وضاحت

عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ اہل مکہ کے، علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ اہل بصرہ کے اور یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اہل بغداد کے امام تھے۔ امام السنہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی بغداد کے امام تھے۔ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اہل خراسان کے امام تھے۔ یہ تمام ائمہ کرام اپنے دور کے جلیل القدر اور مرجع الخلائق محدثین تھے۔ انھوں نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ بے شمار احادیث مبارکہ کو جمع و مدون کیا۔ ان تمام محدثین کا موقف نماز میں رفع الیدین کرنے کا ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جو صحیح ہو اور رفع الیدین سے منع کر رہی ہو۔

---

[1] المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِن بَينِ أَهلِ زَمَانِهِم" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی ، مطبع صدیقی ، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عُلِمَ" ہے۔

[3] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

رفع الیدین کے بغیر نماز نامکمل

[41] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا ❶ هِشَامُ عَنِ الحَسَنِ وَابنِ سِيرِينَ ❷ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا كَبَّرَ أَحَدُكُم لِلصَّلَاةِ فَلَيَرفَع يَدَيهِ حِينَ يُكَبِّرُ وَحِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَكَانَ ابنُ سِيرِينَ يَقُولُ: هُوَ مِن تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشام نے حسن بصری اور ابن سیرین کے بارے میں بتایا کہ وہ دونوں کہا کرتے تھے: تم میں سے کوئی بھی شخص جب نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہے تو اسے چاہیے کہ جب تکبیر کہے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے (یعنی رفع الیدین کرے) اور ابن سیرین کہا کرتے تھے: یہ (رفع الیدین) نماز کی تکمیل ہے۔ ❸

وضاحت

امام ابن سیرین اور امام حسن بصری رحمہما اللہ ثقہ وثبت اور جید تابعین میں سے ہیں۔ دیگر متبع سنت تابعین کی طرح یہ دونوں بھی نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ ابن الملقن نے روایت کیا ہے۔ ❹

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اسی حدیث کے مطابق تابعین میں سے امام حسن بصری رحمہ اللہ ...وغیرہ کا عمل تھا۔ ❺

آئندہ صفحات میں حدیث نمبر: 68 کے تحت باسند صحیح مذکور ہے کہ محمد بن سیرین اور حسن بصری رحمہما اللہ جب نماز

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور دارارقم کے نسخہ میں "أنبأنا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَنِ الْحَسَنِ وَ ابْنِ شِهَابٍ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ راوی ثقہ ہیں یہ سند مقطوع ہے (ش)۔ التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

❹ البدر المنير، لابن الملقن: 479/3.

❺ سنن الترمذی، أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عندالركوع، حديث، 256.

شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

رفع الیدین کے بغیر نماز نامکمل:

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ (رفع الیدین) نماز کی تکمیل ہے۔ ❷

اسی طرح سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی حدیث کے پیش نظر، جلیل القدر محدث، امیر المومنین فی الحدیث، امام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ الذہلی نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی: 258ھ) فرماتے ہیں:

"مَن سَمِعَ هٰذَا الحَدِيثَ ثُمَّ لَم يَرفَع يَدَيهِ يَعنِى إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ"

''جو شخص یہ حدیث سننے کے باوجود رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا، اس کی نماز ناقص ہے۔'' ❸

---

❶ مزید حوالہ کے لیے دیکھیے: التمهيد ، لابن عبدالبر: 218/9 .

❷ التمهيد ، لابن عبدالبر: 218/9 .

❸ صحيح ابن خزيمة: 298/1، حديث، 589 .

سجدوں میں رفع الیدین ہرگز ثابت نہیں

[سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث]

[42] حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❶ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا ❷ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ ❸: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ وَقَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

ہمیں ابوالیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعیب نے بیان کیا، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تکبیر افتتاح کہتے تو تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کرتے کہ انھیں کندھوں کے برابر کر دیتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو اسی طرح کرتے۔ اور جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) تو پھر بھی اسی طرح کرتے اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمد" کہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اور جب اپنا سر سجدوں سے اٹھاتے، تو پھر ایسا (یعنی، رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔ ❹

---

❶ المطبعة الخيرية ، دارالحديث ملتان ، مطبع محمدى ، مطبع صديقى ، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "يَجْعَلَهَا" ہے۔

❸ مخطوطہ میں "إِذَا" نہیں ہے۔ ہم نے اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❹ صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح البخاري: كتاب الاذان ، باب الى أين يرفع يديه ، حديث ، 738۔ سنن النسائي ، كتاب الافتتاح ، باب العمل فى افتتاح الصلاة ، حديث ، 876۔ سنن الكبرىٰ ، للبيهقي: 141/1 ، حديث ، 362 .

[سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اسلاف کا عمل]

قَالَ البُخَارِيُّ: وَكَانَ ابنُ المُبَارَكِ يَرفَعُ يَدَيهِ وَهُوَ أَكثَرُ أَهلِ زَمَانِهِ عِلمًا فِيمَا نعرفُ ❶ فَلَو لَم يكُن عِندَ مَن لا يَعلَمُ مِنَ السَّلَفِ عِلمٌ ❷ فَاقتدَى بِابنِ المُبَارَكِ ......فِيمَا اتَّبَعَ الرَّسُولَ وَأَصحَابَهُ وَالتَّابِعِينَ...... لَكَانَ أَولَى بِهِ مِن أَن يُثبِتَهُ❸ بِقَولِ مَن لا يَعلَمُ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں؛ آپ رحمہ اللہ اپنے دور کے (علماء میں) سب سے زیادہ علم رکھنے والے (جید عالم) تھے۔ اگر کسی ایسے شخص کے پاس .. جو سلف صالحین کو نہیں جانتا.. کسی بات کا علم نہ ہو، اور اس نے ابن مبارک کی اقتدا کرلی، .. جن کاموں میں انھوں (ابن مبارک) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی پیروی کی ہے۔ تو یہ (اقتدا) اس شخص کے لیے، اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بے علم لوگوں کی باتوں کو (مختلف تاویلات کے ساتھ) ثابت کرتا پھرے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تقلید کا حکم نہیں دیا، بلکہ ان کے ان کاموں میں اقتدا کرو، جن میں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، اور تابعین کی پیروی کی ہے۔ جبکہ تقلید تو یہ ہے کہ کسی امام کی بات پر بغیر کسی دلیل کے اندھا دھند اعتماد اور یقین کیا جائے، چاہے اس کی بات حدیث کے منافی ومتصادم ہی ہو۔

کسی بھی شخصیت کا عمل یا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا سنت سے متصادم ہوجائے تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت ہی قابل اتباع ہوگی۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم کويت، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَهُوَ أَكبَرُ أَهلِ زَمَانِهِ عِلمًا فِيمَا يُعرفُ" ہے۔

❷ مخطوطه اور دارالحديث ملتان کے نسخہ میں "علمًا" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية مصر اور دارارقم کے نسخہ میں "ينبه" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أن نأبه" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صديقی اور دارالحديث ملتان کے نسخہ میں "أن يَتَّبِعَ" ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کا عمل، معیار کیوں؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ، اثبات رفع الیدین والی حدیث کے بعد امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے عمل کی طرف راہنمائی میں ایک لطیف نکتہ ہے۔ دراصل امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا عمل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق ہے۔ اور ان کے استاذ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا عمل سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مختصر متن والی روایت پر ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے علم میں بھی تھی لیکن ان کے ہاں وہ روایت اس مختصر متن کے ساتھ صحیح و ثابت نہیں تھی۔ ان کے ہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح و ثابت تھی۔ جس کا اظہار انھوں نے واضح الفاظ میں کیا ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں ہے۔'' [1]

سنن بیہقی میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ثابت نہیں ہے؛ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ میرے ہاں تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ثابت و صحیح ہے۔'' [2]

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ حقیقت حال سے واقف ہونے کی وجہ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مختصر حدیث کی بجائے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی مفصل و واضح حدیث پر عمل پیرا تھے۔ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کرنے والوں سے تکرار کے نتیجہ میں بخوبی جان چکے تھے کہ ان کے پاس رفع الیدین سے منع کرنے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔ اس لیے ان کے عمل کو امام بخاری رحمہ اللہ نے معیار کے طور پر بیان کیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درمیان دل چسپ مکالمہ ہوا تھا، جس کا تذکرہ گذشتہ صفحات میں ''رفع الیدین کرنے والے اتباع تابعین رحمہم اللہ، [امام بخاری کے اساتذہ رحمہم اللہ] کے تحت گذر چکا ہے، اور مزید آئندہ صفحات میں بھی آئے گا۔ [ان شاء اللہ]

---

[1] سنن الترمذی:ابواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256.

[2] السنن الکبری للبیہقی: 113/2، روایت، 2533.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا دفاع

وَالْعَجَبُ أَن يَقُولَ أَحَدُهُم بِأَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ صَغِيرًا ❶ فِي عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؛ وَلَقَد شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِابنِ عُمَرَ بِالصَّلَاحِ.

تعجب ہے کہ کوئی یہ کہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم سن تھے۔ حالانکہ یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نہایت نیک ہونے کی گواہی دی ہے۔

وضاحت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کم سن قرار دے کر ان کی رفع الیدین کے اثبات والی احادیث پر عمل کرنے سے احناف انکار کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کم سن ہونے کی وجہ سے باجماعت نماز میں پچھلی آخری صفوں میں کھڑے ہوتے تھے۔ لہٰذا رفع الیدین سے متعلق ان کی روایت کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ احناف کہتے ہیں:

> ’’اثبات رفع الیدین کے راوی: سیدنا ابن عمر اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما تو نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی) حدیث اسی کی قبول کی جائے گی جو قریب ترین ہوتا تھا۔‘‘ ❷

اس کے متعلق مزید وضاحت گذشتہ صفحات میں: حدیث نمبر 1 کی وضاحت میں ’’تارکین رفع الیدین کا شدید مطالبہ‘‘ کے تحت، اور حدیث نمبر 12 کی وضاحت میں ’’پچھلی صفوں کے نمازی تھے‘‘ کے تحت گذر چکی ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”كَانَ ابنُ عُمَرَ صَغِيرًا“ ہے۔

❷ العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.

صحابی کی نہیں تو کس کی مانیں گے؟

نبی کریم ﷺ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نیک وصالح قرار دے رہے ہیں، لیکن مانعین رفع الیدین ان کی عظمت کی پرواہ کیے بغیر، انھیں کم سن کہہ کر نا قابل قبول قرار دے رہے ہیں۔ [العیاذ باللہ]

اگر ہم تقلیدی ضد اور تعصب کی بنا پر اپنے خود ساختہ اصولوں کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تفریق و تقسیم کی جسارت کریں گے تو یقیناً ان کی تعلیمات سے دور ہوتے جائیں گے۔ قابل فکر بات یہ ہے کہ اگر ہم صحابہ کی بات نہیں مانیں گے تو کس کی مانیں گے؟

[نگاہ نبوی میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اہمیت]

[43] حَـدَّثَنَا يَحيَى بنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنَا ابنُ وَهبٍ عَن يُونُسَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ ❶ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللَّهِ عَن أَبِيهِ عَن حَفصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ عَبدَاللَّهِ بنَ عُمَرَ رَجُلٌ صَالِحٌ.

ہمیں یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے بیان کیا، انھوں نے یونس سے، انھوں نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے (اپنی ہمشیر) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے واسطے سے روایت کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیک آدمی ہے۔ ❷

وضاحت

اس حدیث کا جزء رفع الیدین سے براہ راست کوئی واضح تعلق نہیں ہے، لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ذات پر اعتراض کرنے والوں کے جواب اور ردّ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہمیت ومنزلت اور ان کی شرعی امور سے وابستگی کو بیان کرنے کے لیے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

---

❶ مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دار ارقم کے نسخہ میں "عن ابن شهاب" ساقط ہے۔ جبکہ دار الحدیث ملتان میں "ابن شهاب" (لقب) کی بجائے (ان کا نسبی نام) "الزهری" مذکور ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن ہے۔ (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ، حدیث، 3740 ۔ سنن ابن ماجة، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا، حدیث، 3919 ۔ مسند الطیالسی: 164/3، حدیث، 1693.

[ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مضبوط یادداشت اور حافظہ]

[44] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ قَالَ: قَالَ عَمرُو: قَالَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ: إِنِّي لَأَذكُرُ عُمَرَ حِينَ أَسلَمَ، فَقَالُوا: صَبَأَ عُمَرُ صَبَأَ عُمَرُ۔ فَجَاءَ العَاصِي بنُ وَائِلٍ❶ فَقَالَ: صَبَأَ عُمَرُ صَبَأَ عُمَرُ، فَمَه فَأَنَا لَهُ جَارٌ، فَتَرَكُوهُ۔

ہمیں علی بن عبداللہ المدینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً مجھے (اباجان) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یاد ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو لوگوں (کفار مکہ) نے کہا: عمر بے دین ہوگیا، عمر بے دین ہوگیا۔ عاص بن وائل آیا تو کہنے لگا: عمر بے دین ہوگیا، عمر بے دین ہوگیا ہے (تو کیا ہوا؟)؛ پیچھے ہٹو، مَیں اس کا پناہ دہندہ ہوں۔❷ تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔❸

وضاحت

اس حدیث کے پیش نظر معترضین پر واضح ہوجانا چاہیے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ مکی زندگی میں سن شعور کو پہنچ چکے تھے، اور انھیں مکہ کے حالات بخوبی یاد تھے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اسلام کے ابتدائی ایام اور مکی زندگی کے حالات بخوبی یاد تھے تو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازیں اور نماز کا طریقہ وغیرہ کما حقہ کیوں نہ یاد ہوگا۔ جبکہ مدینہ میں آپ رضی اللہ عنہ مکہ کی نسبت: عمر، اطاعت رسول،

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم كويت، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں اس کا نام "العاص بن وائل" مذکور ہے۔ یہ عاص (عاصی) بن وائل سہمی ہے۔

❷ یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری امان اور پناہ میں ہیں۔

❸ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ح، 3865۔ فضائل الصحابة، لابن حنبل: 282/1۔ عاص بن وائل بن هاشم بن سُعَيد بن سهم القرشی السهمی کافر اور دشمن اسلام تھا۔ معروف صحابی سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا باپ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کا دادا تھا۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة: 356/3] عاص بن وائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کر جانے سے قبل حالت کفر میں وفات پائی۔ [فتح الباری، لابن حجر: 178/7.

صالحیت، شعور، فہم اور یادداشت میں بلند ترین درجہ پر فائز ہو چکے تھے۔

امام زہری رحمہ اللہ کی گواہی:

امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ساٹھ برس تک زندہ رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کوئی عمل آپ رضی اللہ عنہ سے مخفی نہیں تھا۔'' [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق احناف کا دوہرا معیار:

ایک طرف تو احناف کے امام، محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے فقیہ اور مقتدیٰ تھے۔ [2]

جبکہ دوسری طرف احناف کا کہنا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی اثبات رفع الیدین والی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی)۔ [3]

دراصل ابن عمر رضی اللہ عنہ قبول ہی نہیں:

مندرجہ بالا دونوں بیانات کے تناظر میں تارکین رفع الیدین کا یہ موقف سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو مدینہ منورہ کا فقیہ ہے، اس کی بات کو کچھ اہمیت نہیں دی جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ احناف کا یہ کہنا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کم سن تھے، پچھلی صف کے نمازی تھے وغیرہ وغیرہ، محض پروپیگنڈہ اور صحابی کی شخصیت و مقام کو پست کرنے کی سازش ہے۔ یہ ساری بیان بازی اسی لیے ہے کہ کسی طرح رفع الیدین سے جان چھوٹی رہے (العیاذ باللہ)۔

کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف مواعظ (نصیحت کے بیان) میں قابل قبول ہے، احکام میں نہیں۔ [4]

برا ہو تقلید کا جس نے صحابی کے متعلق ایسی بیان بازیوں اور بیزاریوں کو جنم دیا۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے:

...... تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی ......

---

1. تذكرة الحفاظ، للذهبي: 32/1.
2. الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيباني: 99/1.
3. العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.
4. تفصیل کے لیے دیکھئے: تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي، لعبدالرحمن المباركفوري: 29/1.

[اتباع سنت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بے مثال ہیں]

[45] قَالَ البُخَارِيُّ: قَالَ سَعِيدُ بنُ المُسَيِّبِ:لَو شَهِدتُ لِأَحدٍ أَنَّهُ مِن أَهلِ الجَنَّةِ لَشَهِدتُ لِابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنهُ.

[46] وَقَالَ جَابِرُ بنُ عَبدِاللَّهِ: لَم يَكُن أَحَدٌ أَلزَمَ لِطَرِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَتبَعَ مِنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ. [1]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے کہا: اگر میں کسی کے لیے یہ گواہی دوں کہ وہ جنتی ہے؛ تو یقیناً میں یہ گواہی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دوں گا۔ [2]

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے والا تھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا۔ [3]

وضاحت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرنے میں سب سے نمایاں اور مشہور تھے۔ راہ چلتے ہوئے اگر کوئی ایسا مقام آتا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر کسی وجہ سے بیٹھے یا رُکے تھے؛ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس مقام پر ضرور بیٹھتے اور رُکتے تھے۔

سنت سے اس قدر والہانہ لگاؤ رکھنے والے صحابی کے متعلق ایسا سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمل ترک کردیا ہو لیکن وہ صحابی اس عمل کو ترک نہ کرے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا ہوتا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی اس عمل کو نہ دہراتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی لیے نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آنکھوں دیکھ کر وہ کس طرح اس سنت پر عمل سے غافل رہتے؟

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ البُخَارِيُّ: قَالَ سَعِيدُ بنُ المُسَيِّبِ. . ." سے یہاں تک کی عبارت ساقط ہے۔

[2] السنة، لابی بکر بن الخلال:369/2، حديث، 505-سير أعلام النبلاء:212/3-تذكرة الحفاظ، للذهبی: 32/1.

[3] تهذيب الاسماء واللغات، للنووی: 279/1.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا دفاع

قَالَ البُخَارِيُّ: وَطَعَنَ مَن لَا يَعلَمُ فِي وَائِلِ بنِ حُجرٍ[1] ـ أَنَّ وَائلَ بنَ حُجرٍ مِن أَبنَاءِ مُلُوكِ اليَمَنِ وَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَكرَمَهُ وَأَقطَعَ لَهُ أَرضًا وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طعن (اعتراض) اُسی نے کیا ہے جو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لاعلم ہے۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شہزادے تھے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تکریم (عزت) کی۔ اور انھیں کچھ زمین (جاگیر) عطا فرمائی۔ اور ان کے ساتھ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔[2]

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے متعلق طعن اُسی نے کیا ہے جو ان کی ذات سے ناواقف و لاعلم ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول ابراہیم نخعی کوفی کی جانب سے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے متعلق تبصرے کی طرف اشارہ ہے۔ مسند ابی حنیفہ میں مذکور ہے:

" ذُكِرَ عِندَهُ حَدِيثُ وَائِلِ بنِ حُجرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَعِندَ السُّجُودِ فَقَالَ: هُوَ أَعرَابِيٌّ لَا يَعرِفُ شَرَائِعَ الإِسلَامِ لَم يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً . "

''ابراہیم نخعی کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

---

[1] المطبعة الخيرية مصر، دارارقم كويت، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "... مَن لَا يَعلَمُ فَقَالَ فِي وَائِلِ بنِ حُجرٍ" ہے۔

[2] صحيح (ز)۔ حسن (ش)۔ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 466/6۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 1562/4 .

ہے کہ آپ ﷺ نے رکوع وسجود کے وقت رفع الیدین کیا۔ تو ابراہیم نخعی نے کہا: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو دیہاتی (پینڈو) تھے، وہ تو اسلامی احکام کو جانتے بھی نہیں تھے۔ اور انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ صرف ایک ہی مرتبہ نماز پڑھی ہے۔'' ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا خوب دفاع کیا ہے۔ انھوں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرنے اور بدّو (پینڈو) جیسے الفاظ استعمال کرنے والوں کو علم سے عاری اور جاہل قرار دیا ہے۔ حق بھی یہی ہے کہ جو شخص کسی بھی زاویے سے، کسی بھی سطح پر، کسی بھی صحابہ کی شان میں معمولی بھی تنقیص کرتا ہے، وہ یقیناً جاہل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جس صحابی کے حق میں دعا فرمائی، جسے تحفے میں جاگیر عطا کی، عزت وتکریم سے نوازا، جو اپنے علاقے کے شاہی خاندان کا چشم و چراغ تھا؛ اس صحابی کی عظمت وعلم کے متعلق کم ظرفی کا مظاہرہ کرنا قبیح جرم ہے۔ دراصل یہ ساری بیان بازیاں ایک مخصوص سنت کا وجود ختم کرنے کی ناپاک جسارت ہے۔ کیونکہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام کی نمازوں میں رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ جس سے رفع الیدین کا دائمی وغیر منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کون تھے؟

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شاہی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم حجر؛ حضرموت (یمن) کے حکمران تھے۔

احناف کے جلیل القدر عالم، شارح بخاری، علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد سے قبل ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ان کی آمد کی خوشخبری سنادی تھی۔ اور جب وہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر بٹھایا اور ان کے لیے دعا فرمائی:

"أَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي وَائِلٍ وَ وَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ"

''اے اللہ! وائل اور اس کی نسل میں برکت فرما۔'' ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے سن 9 ہجری میں شاہی زندگی کو خیر باد کہا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے۔ اور اسلام قبول کیا۔

---

❶ مسند أبی حنیفة، بروایة الحصكفی:كتاب الصلاة، حدیث نمبر: 16 .

❷ مرقاة المفاتیح شرح مشكاة المصابیح، لملا علی القاری: 657/2 .

[نگاہ نبوی میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اہمیت]

[47] أَخبَرَنَا حفصُ بنُ عُمَرَ ❶ حَدَّثَنَا جَامِعُ بنُ مَطَرٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَن أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَقطَعَ لَهُ أَرضًا بِحَضرَمَوتَ. ❷ قَالَ البُخَارِيُّ: وَقِصَّةُ وَائِلٍ ❸ مَشهُورَةٌ عِندَ أَهلِ العِلمِ وَمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ فِي أَمرِهِ وَمَا أَعطَاهُ مَعرُوفٌ بِذِهَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً بَعدَ مَرَّةٍ۔ ❹

ہمیں حفص بن عمر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جامع بن مطر نے بیان کیا، انھوں نے علقمہ بن وائل سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (یعنی: سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو) حضرموت (شہر) میں کچھ زمین (جاگیر) عطا کی تھی۔ ❺ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "قَالَ" بھی ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کویت کے نسخہ میں یہ حدیث دو بار مذکور ہے۔ پہلی حدیث میں "بِحَضرَمَوتَ" کے بعد "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" بھی مذکور ہے۔ جبکہ اگلی ہی سطور میں دوسری بار مذکور اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ البتہ اس کی سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قَالَ" مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن اس طرح ہے: "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بنُ مَطَرٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَن أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَقطَعَ لَهُ أَرضًا بِحَضرَمَوتَ" مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث ایک ہی مرتبہ مذکور ہے البتہ اس کی سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" مذکور ہے جبکہ متن کے آخر میں "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" بھی مذکور ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں یہ حدیث دو بار مذکور ہے لیکن سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" نہیں ہے۔ ہم نے مخطوطہ کے مطابق یہ حدیث نقل کی ہے۔ جس میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" اور متن کے آخر میں "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ مزید آنکہ جن مصادر سے اس حدیث کی تخریج کی گئی ہے ان میں بھی "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" مذکور نہیں ہے۔ شائد پچھلی سطور کے الفاظ، کاتب سے سہواً اس حدیث میں شامل ہوگئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❸ مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "قِصَّةُ وَائِلِ بْنِ حُجرٍ" ہے۔

❹ المطبعہ الخیریہ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "فِي أَمرِهِ وَمَا أَعطَاهُ مَعرُوفٌ بِذِهَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ" ساقط ہے۔

❺ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن أبی داؤد، کتاب الخراج، باب فی اقطاع الارضین، ح، 3058۔ سنن الترمذی، أبواب الأحکام، باب ماجاء فی القطائع، ح، 1381۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: 238/6، ح، 11788.

کے ہاں سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے۔ اور جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عطا کیا؛ (وہ بھی) ان کے یکے بعد دیگرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے باعث معروف ہے۔

وضاحت

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، احناف کی نظر میں:

بعض لوگوں نے تو اپنے خودساختہ اصولوں کی بنا پر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو فقہاء کی صف سے ہی خارج کر دیا ہے۔ تاکہ ان کی رفع الیدین والی حدیث سے جان چھڑا لیں۔ اور اپنے تعصب کی ناپاک کھیتی کو سیراب کر سکیں۔ کہتے ہی کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی) حدیث اسی کی قبول کی جائے گی جو قریب ترین ہوتا تھا۔ ❶

دراصل کچھ لوگوں کو سنت (رفع الیدین) سے چڑ ہے، اس لیے انھوں نے اس سنت کو بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت وعظمت کا کچھ لحاظ نہیں رکھا۔

ابراہیم نخعی کے نازیبا الفاظ:

ابراہیم نخعی کوفی نے کہا تھا:

''وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) تو دیہاتی تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے دور میں نمازیں بھی نہیں پڑھیں۔ تو کیا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر عالم ہو سکتے ہیں؟'' ❷

اور ایک مقام پر تو موصوف نے دل کی بھڑاس خوب نکالی ہے، کہتے ہیں:

''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو دیہاتی تھے انھیں تو اسلامی شعائر کا پتہ ہی نہیں تھا۔ انھوں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی تھی۔'' ❸

......تعجب کی بات ہے کہ ابراہیم نخعی، فقیہ ہے اور صحابی فقیہ نہیں ہے۔ [انا للّٰه وانا الیه راجعون]......

---

❶ العناية شرح الهداية، للبابرتي: 311/1.

❷ مسند أبي حنيفة، مع شرح الملا على القاري: (طبع كراچى) ص، 163؛ (طبع بيروت): ص 119.

❸ مسند أبي حنيفة، برواية الحصكفي، مع شرح الملا على القاري: (مكتبة المدينة كراچى) ص، 164 - مسند أبي حنيفة، مع شرح الملا على القاري (دار الكتب العلمية بيروت): ص 120.

محدثین کا ردّ عمل:

ذرا غور کیجئے ابراہیم نخعی کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اسلامی احکام کے عالم ہی نہیں ہیں، بلکہ بے علم اور پینڈو ہیں۔ (استغفر اللہ)۔ کیا یہ صحابی کی توہین نہیں؟ میرا ایمان اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا کہ ایک عام امتی، صحابی کے بارے میں اس طرح کے کلمات کہنے کی جسارت کرے۔ ابراہیم نخعی کا صحابی کے متعلق ایسا بیان دینا ہی اس کی ثقاہت کو کھا گیا۔ اس کے اسی قول کو ائمہ جرح و تعدیل اور ناقدین محدثین نے نہایت نازیبا قرار دیتے ہوئے اسی کی بنیاد پر ابراہیم نخعی کو مجروح راوی قرار دیا ہے۔ [1]

---

[1] دیکھئے: معرفة السنن والآثار، للبیهقی: 424/2.

[امام کا قول لے لیا، حدیث چھوڑ دی]

وَلَو ثَبَتَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ وَالبَرَاءِ وَجَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ شَيءٌ لَكَانَ فِي عِلَلِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ❶ لَا يَعلَمُونَ۔ أَنَّهُم يَقُولُونَ إِذَا ثَبَتَ الشَّيءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّ رُؤُسَاءَ نَا لَم يَأخُذُوا بِهٰذَا، وَلَيسَ هٰذَا بِمَأخُوذٍ۔ فَمَا يُرِيدُونَ الحَدِيثَ إِلَّا تَعَلُّلًا بِرَأيِهِم ❷۔

اور اگر سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا براء بن عازب اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے (رفع الیدین کی نفی میں) کوئی روایت ثابت ہوتی تو وہ ان بے علم (تارکین رفع الیدین) لوگوں کی دلیل بن جاتی۔ جب ایک چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اکابرین نے اسے نہیں اپنایا، اس لیے اس کو نہیں اپنایا جائے گا۔ وہ حدیث کو صرف اپنی آراء کے لیے دلیل کے طور پر لیتے ہیں۔

وضاحت

جب صحیح و مستند احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمازوں میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ تو پھر محض اس بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عمل کو ترک کرنا، کہ ہمارے امام محترم نے ایسا نہیں کیا، مسلمان کے شایان شان نہیں ہے۔

جن ائمہ کرام رحمہم اللہ کی فقہ سے منسوب مسالک معروف ہیں، ان میں سے صرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف اور عمل ترک رفع الیدین کا ہے۔ باقی تینوں ائمہ کرام: امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نمازوں میں رفع الیدین کرنے کے قائل تھے۔ بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

> ”جب میں کوئی ایسی بات کہوں، جو کتاب اللہ اور حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مخالف ہو، تو میری بات کو ترک کر دو۔“ ❸

---

❶ مخطوطہ میں ”الَّذِينَ“ نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”لِمَا يُرِيدُونَ الحَدِيثَ لِلإِلغَاءِ بِرَأيِهِم“ ہے۔

❸ إيقاظ همم أولى الأبصار للاقتداء بسيد المهاجرين والأنصار: ص، 50.

[اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق]

[48] وَلَقَدْ قَالَ وَكِيعٌ: مَنْ طَلَبَ الحَدِيثَ كَمَا جَاءَ فَهُوَ صَاحِبُ سُنَّةٍ، وَمَنْ طَلَبَ الحَدِيثَ لِيُقَوِّيَ هَوَاهُ فَهُوَ صَاحِبُ بِدعَةٍ.

اور امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے حدیث کو اسی طرح اپنایا، جس طرح وہ بیان ہوئی ہے، وہ شخص اہل سنت ہے۔ اور جس نے اپنی خواہش (مرضی) کو تقویت دینے کے لیے حاصل کیا، وہ بدعتی ہے۔ [1]

وضاحت

رفع الیدین، مظلوم سنت:

میرا خیال ہے کہ رفع الیدین واحد سنت ہے جس سے عوام الناس کو روکنے اور اس سنت کا وجود ختم کرنے کے لیے احباب کو بہت سی احادیث صحیحہ کی بے جا تاویلات کرنی پڑتی ہیں۔ عوام الناس کو اس سنت سے دور رکھنے اور منع کرنے کے لیے بہت لمبی لمبی تمہید باندھنی پڑتی ہے، عجیب وغریب اصول اور خانہ ساز قوانین کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ ساری جدوجہد کا مقصد احادیث کے مفاہیم کو تبدیل کر کے سنت کو معدوم کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصول بیان فرمایا ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

[النساء، آية: 59]

یعنی: جو انسان اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے اختلافی معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے فیصلہ کروائے۔

اللہ تعالیٰ کے قوانین اور فیصلے:

⊙... جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو تسلیم نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر

---

[1] سير أعلام النبلاء، للذهبي: 144/9.

کے انھیں خائب وخاسر بنادے۔ سورة محمد ، آیة:33، میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ ﴾

''مومنو! اللہ کی بات مانو اور رسول کی بھی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال تباہ مت کرو۔''

⦿... جو لوگ عوام الناس کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی تعلیمات سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اور واضح دلائل سے ثابت ہوجانے کے بعد بھی سنت پر عمل نہیں کرتے، ان کی سنت دشمنی ان کے عمر بھر کے اعمال کو ضائع کرسکتی ہے۔ اس اصول اور فیصلے کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی پڑھیے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ ﴾ [محمد، آیة: 32]

''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا، اللہ کے راستے سے (عوام الناس کو) روکا اور ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول (ﷺ) کی مخالفت کی، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے، البتہ ان کے اپنے اعمال برباد کردیے جائیں گے۔''

⦿... جو کام ہمارے نبی ﷺ نے عملی صورت میں بطور سنت ہمیں دیا، یا جس کام کے کرنے کا زبان نبوت سے ہمیں حکم فرمایا، یا جس کام کو پسند فرمایا ایسے جملہ اعمال کو اپنانا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ہمیں جس کام سے باز رہنے اور ترک کرنے کا حکم فرمایا، یا جس کام سے آپ ﷺ نے نفرت کا اظہار کیا، ایسے ہر کام سے ہمیں دور رہنا ہوگا، ایسے کاموں کو ترک کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ ہمیں عملی زندگی میں اسی اصول کو اپنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ [الحشر، آیة: 7]

''رسول (ﷺ)؛ جو تمھیں دے، اسے قبول کرو؛ اور جس سے تمھیں منع کرے، اس سے باز رہو''

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس شخص نے ایسا کام کیا، جس کے متعلق ہماری راہنمائی نہ ہو، وہ عمل مردود ہے۔''[1]

[1] صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطأ خلاف الرسول من غير علم فحكمه مردود، حديث، 7350 (تعليقا)۔ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب نقض الأحكام الباطلة ورد المحدثات الأمور، حديث، 18- (1718).

ایک حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((فَعَلَيكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ المَهدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُم وَمُحدَثَاتِ الأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''میری سنت اور میرے معیار ہدایت خلفاء راشدین کی سنت اپنانا تم پر لازم ہے۔ اس پر عمل پیرا رہو، اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور بدعت کے کاموں سے دور رہو، ہر نیا عمل بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''[1]

فیصلہ قبول کیجیے:

نماز میں رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کے متعلق امت میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس اختلاف کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ ان مقامات پر رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت ہے، اور خلفاء راشدین کے علاوہ بھی متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ مغلطائی حنفی رحمہ اللہ نے ابوبکر بن اسماعیل الفقیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''رفع الیدین کرنا، نبی کریم ﷺ، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے صحیح ثابت ہے۔''[2]

سنت سے پیار، بدعت سے نفرت کیجئے:

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث کو اس کے اصل اور حقیقی مفہوم میں قبول کرے اور اس پر اسی کے مطابق عمل کرے وہ شخص اہل سنت ہے اور جو شخص حدیث سے اپنی مرضی کا مفہوم اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔

ہماری نجات؛ حدیث مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے میں ہے۔ بدعت تو گمراہی اور تباہی ہے۔ حسان بن عطیہ المحاربی رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) فرماتے ہیں:

''جو لوگ اپنے دین میں بدعت کو رائج کر لیتے ہیں، ان سے سنت چھین لی جاتی ہے، پھر وہ انھیں

---

[1] صحيح ـ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في لزوم السنة، حديث، 4607.

[2] شرح سنن ابن ماجة، لعلاء الدين المغلطائي: 1466/1ـ السنن الكبرى، للبيهقي:116/2، حديث، 2536.

تا قیامت واپس نہیں دی جاتی۔''❶

مقلدین کی روش:

مقلدین کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور سنت کو قبول کرنے میں بھی اپنے امام کے موقف اور مسلک کو مدنظر اور مقدم رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اسی حدیث اور سنت کو اپناتے ہیں، جو ان کے امام کے قول، موقف اور مسلک کے موافق و مطابق ہو۔ اور بہت سی احادیث کی غلط اور من گھڑت تاویل کر کے ان کے مفہوم کو گھما کر اپنے مسلک کی تائید میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ نے مقلدین کی عادت وفطرت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

> ''یہ لوگ حدیث پڑھتے ضرور ہیں لیکن ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اس پر عمل کریں، بلکہ اس لیے پڑھتے ہیں کہ اسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر سکیں، اور یہ لوگ صرف اسی حدیث کو اپناتے ہیں جو ان کے امام کے قول سے موافقت رکھتی ہو اور جو احادیث ان کے امام کے اقوال سے موافقت نہیں رکھتیں انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔''❷

متبعین سنت کی کیفیت:

اور متبع سنت لوگوں نے ہمیشہ سنت اور حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ اپنی مرضی کو سنت کے تابع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بات کے مقابل آنے والی ہر بات کو ترک کر کے؛ رسول اللہ ﷺ کی بات کو اپنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

> ''مومن وہی شخص ہے جو اپنی مرضی وخواہش کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع کر دے۔''❸

---

❶ صحیح ۔ سنن الدارمی، 231/1، حدیث، 99.

❷ إيقاظ همم أولى الأبصار للاقتداء بسيد المهاجرين والأنصار:7۔تأليف:صالح بن محمدالعَمری الفُلّانی.

❸ السنة، لابن أبی العاصم: 12/1، حدیث، 15.

صحابہ ہی دین کو بہتر جانتے تھے

يَعنِی أَنَّ الإِنسَانَ يَنبَغِی أَن يُلقِیَ ❶ رَأيَـهُ لِحُدِيثِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَيثُ ثَبَتَ الحَدِيثُ وَلَا يَعتَلَّ ❷ بِعِلَلٍ لَا تَصِحُّ لِيُقَوِّیَ هَوَاهُ۔ ❸

[49] وَقَد ذُكِرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُؤمِنُ أَحَدُكُم حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئتُ بِهِ)).

وَقَالَ: قَالَ مَعمَرٌ ❹: أَهلُ العِلمِ كَانَ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ أَعلَمَ، وَهٰؤُلَاءِ الآخِرُ فَالآخِرُ عِندَهُم أَعلَمُ.

یعنی انسان کو چاہیے کہ نبی ﷺ کی صحیح ثابت شدہ حدیث کے سامنے اپنی رائے چھوڑ دے۔ اور اپنی خواہش (مرضی) کو تقویت دینے کے لیے غلط تاویلیں نہ کرے۔

نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا): تم میں سے کوئی بھی شخص مومن نہیں ہوسکتا، حتی کہ اس کی خواہش اس (دین) کے تابع ہوجائے، جو میں لایا ہوں۔ ❺

اور (امام بخاری) بیان کرتے ہیں کہ معمر بن راشد فرماتے ہیں: درحقیقت پہلے لوگ (صحابہ، وتابعین) ہی زیادہ علم والے تھے۔ اور ان (مقلدین) کے ہاں بعد والے بلکہ ان سے بھی بعد والے لوگ؛ زیادہ علم والے ہیں۔

---

❶ المطبعة الخيريه، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”أن يلغی“ ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”ولا يعلّل“ ہے۔

❸ مخطوطہ میں ”لِيُقَوِّیَ هَوَاهُ“ نہیں ہے۔ اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا گیا ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان اور دار ارقم کے نسخہ میں ”وَقَد قَالَ مَعمَرٌ...“ ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں وقالَ معمرٌ“ ہے۔ یعنی ”قَالَ“ ایک مرتبہ ہے۔

❺ یہ روایت ہشام بن حسان کی تدلیس اور ”غیرہ“ کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم عام دلائل اس کے مؤید ہیں (ز)۔ ضعیف (ش)۔ السنة، لابن أبی العاصم: 12/1، حدیث، 15.

وضاحت

شرعی احکام کو صحیح معنوں میں سمجھنے والے اور ان کا بہتر علم رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم تھے۔ لیکن ہماری بدبختی کا یہ عالم ہے کہ ہم نے صحابہ کرام کو چھوڑ کر ان سے مدتوں بعد دنیا میں آنے والوں کو زیادہ بڑے عالم سمجھ لیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان کیا، تابعین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا بیان کیا؛ لیکن ہم نے کسی صحابی کو غیر فقیہ اور کسی کو شرعی امور سے لاعلم کہہ کر ان کے علم کا انکار کر دیا۔ اور بعد میں آنے والوں کے موقف کو اپنا لیا۔ یعنی ہم نے اپنے اماموں کو صحابہ سے بڑے عالم سمجھا۔

کیا تابعی، صحابی سے بڑھ کر عالم ہوسکتا ہے؟

یہ بات بالکل سچ ہے کہ بعض احباب کا کہنا ہے کہ صحابی ہونے کا شرف اضافی ہے ورنہ فلاں صحابی سے فلاں تابعی دین کی سمجھ بوجھ رکھنے میں کم نہیں تھا۔ ملاحظہ کیجیے:

"فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ. . . وَعَلْقَمَةُ لَيسَ بِدُونِ ابنِ عُمَرَ وَإِن كَانَت لِابنِ عُمَر صُحبَةٌ وَلَهُ فَضلٌ"

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علقمہ بن قیس (تابعی)؛ عبداللہ بن عمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے (فقہ میں) کم نہیں تھے، اگرچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صحابی تھے، ان کی فضیلت بھی ہے۔" [1]

معروف حنفی عالم، شارح مشکوٰۃ و بخاری: علامہ ملا علی القاری رحمہ اللہ نے بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"عَلقَمَةُ لَيسَ بِدُونِ ابنِ عُمَرَ -أَي: فِي الفِقهِ- وَإِن كَانَ لِابنِ عُمَر صُحبَةٌ فَلَهُ فَضلُ صُحبَتِهِ"

"علقمہ بن قیس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ میں کم نہیں تھے۔ اگرچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شرف صحابیت حاصل ہے، اور ان کے صحابی ہونے کی وجہ سے ان کی فضیلت ہے۔" [2]

---

[1] البحر الرائق شرح كنز الدقائق مع حاشيه ابن عابدين: 341/1.

[2] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لملا على القارى: 656/2.

اہل الرائے کی حیرت و بے بسی

[50] وَلَقَد قَالَ ابنُ المُبَارَكِ: كُنتُ أُصَلِّي إِلَىٰ جَنبِ النُّعمَان بنِ ثَابِتٍ ❶ فَرَفَعتُ يَدَيَّ فَقَالَ: مَا❷ خَشِيتَ أَن تَطِيرَ؟ فَقُلتُ إِن لَم أَطِر فِي الأُولَى❸ لَم أَطِر فِي الثَّانِيَةِ۔ قَالَ وَكِيعٌ: رَحمَةُ اللَّهِ عَلَى ابنِ المُبَارَكِ كَانَ حَاضِرَ الجَوَابِ فَتَحَيَّرَ الآخَرُ، وَهٰذَا أَشبَهُ مِنَ الَّذِينَ يَتَمَادُونَ❹ فِي غَيِّهِم إِذَا لَم يُبصِرُوا۔❺

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نعمان بن ثابت (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے رفع الیدین کیا، تو انھوں نے کہا: آپ کو ڈر نہیں لگا کہ آپ اُڑ جائیں گے؟ میں نے کہا: اگر میں پہلی مرتبہ (رفع الیدین) میں نہیں اُڑا تو دوسری مرتبہ میں بھی نہیں اڑ سکتا۔ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن مبارک پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو؛ وہ حاضر جواب شخص تھے۔❻ فریق ثانی حیران رہ گیا۔ یہ کیفیت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اپنی گمراہی میں؛ جب کچھ دیکھ نہیں پاتے، تو چکرائے پھرتے ہیں۔

❶ مخطوطہ میں "بنِ ثَابِتٍ" مذکور نہیں۔ اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا گیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِنَّما خشيتُ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فِي أَوَّلِه" ہے۔

❹ دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "عادون" ہے۔ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "مادُّونَ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لم يُنْصَرُوا" ہے۔

❻ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 117/2، ح: 2538۔ السنة، لأحمد بن حنبل: 176/1، ح: 518۔ الدراية في تخريج أحاديث الهداية، لابن حجر: 155/1، ح:181۔ نصب الراية، للزيلعي: 417/1۔ یہ واقعہ مختلف الفاظ میں مروی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں رفع الیدین کرتا ہے۔ تو انھوں نے فرمایا: وہ اڑنا چاہتا ہوتا ہے۔ جس پر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دوسرے موقع کے رفع الیدین سے وہ اڑنا چاہتا ہے تو پہلے موقع (تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین میں بھی اس کا یہی ارادہ نظر آتا ہے۔ [الثقات، لابن حبان: 45/8] دوسری روایت میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: آپ ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اُڑنے لگے ہیں۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: اگر پہلے موقع (تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین میں آپ اڑ جاتے ہیں تو پھر دوسرے موقع کے رفع الیدین میں مَیں بھی اُڑ سکتا ہوں۔ [السنة، لأحمد بن حنبل، بروایة ابنه عبدالله: 276/1، ح، 518] تیسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس (نمازی) کا اڑنے کا ارادہ ہے تو رفع الیدین کرلے۔ اس پر امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ پہلے رفع الیدین سے اُڑ گیا تھا تو پھر دوسرے میں بھی اُڑ جائے گا۔ یہ جواب سن کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خاموش ہوگئے۔ [تاريخ بغداد، للخطيب البغدادي: 389/13]

رسول اللہ ﷺ کا عمل، بزبان ابن عمر رضی اللہ عنہ

[روایت: سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ]

[51] حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ صَالِح حَدَّثَنِي اللَّيثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ أَخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ يَعنِي ❶ ابنَ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تَكُونَا ❷ حَذوَ مَنكِبَيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَفعَلُ ذٰلِكَ ❸ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَلَا يَرفَعُ حِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے لیث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب زہری کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آجاتے۔ پھر آپ ﷺ تکبیر (تحریمہ) کہتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور کہتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه ۔تب بھی اسی طرح ہی کرتے، اور جب آپ ﷺ اپنا سر سجدوں سے اٹھاتے تب آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❹

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "أَخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ يَعنِي ابنَ عُمَرَ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَعنِي" نہیں ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "أَخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّى يَكُونَا" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "ذٰلِكَ" نہیں ہے۔

❹ صحیح (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ اس کے (صحیح الاسناد) شواہد موجود ہیں۔ (ش)۔ دیکھیے: صحيح البخاري: كتاب الاذان، باب رفع اليدين فى التكبيرة، و، باب رفع اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع، حديث، 735، 736۔

وضاحت

گزشتہ صفحات میں امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین کے تارکین پر نقد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ صحابہ کی بجائے بعد میں آنے والوں کو دین کا بڑا عالم سمجھتے ہیں، اور ان کی بات مانتے ہیں، صحابہ کی نہیں مانتے۔ پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحابہ و تابعین کا اثبات رفع الیدین کے متعلق علم بیان کرنے کے لیے یہ احادیث نقل کی ہیں.

رسول اللہ ﷺ کے عمل پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

[محارب بن دثار رحمہ اللہ کی گواہی]

[52] حَدَّثَنَا أَبُوالنُّعمَان حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ الشَّيبَانِي ❶ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بنُ دِثَارٍ، وَقَالَ❷: رَأَيتُ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

ہمیں ابونعمان محمد بن فضل العارم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد الشیبانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محارب بن دثار نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے، تب تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرنے لگتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے، تب بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم کویت، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الشَّيبَانِي" مذکور نہیں ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مجارب بن دثار" ("ج" کے ساتھ) مرقوم ہے جو کتابت کی غلطی ہے۔ اور "قَالَ" کے ساتھ "وَ" بھی نہیں ہے۔ دار الحديث ملتان کے نسخہ میں بھی "وَ" نہیں ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مسند أبي يعلى الموصلي: 38/10، حديث، 5670۔ الشیخ حسین سلیم اسد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی سند صحیح ہے۔ ابونعمان محمد بن فضل عارم رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔ ان کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا، لیکن انھوں نے حافظہ خراب ہونے کے بعد کوئی حدیث بیان نہیں کی تھی۔ [الكاشف، للذهبي: 210/2] لہٰذا ابونعمان عارم رحمہ اللہ کی تمام روایات صحیح ہیں بشرطیکہ ان سے اوپر اور نیچے سند صحیح ہو۔

[نافع رحمہ اللہ کی گواہی]

[53] حَدَّثَنَا العَيَّاشُ بنُ الوَلِيدِ ❶ حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى حَدَّثَنَا عُبَيدُاللّٰهِ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا: أَنَّهُ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ؛ رَفَعَ يَدَيهِ وَ يَرفَعُ ذٰلِكَ ابنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہمیں عیاش بن ولید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر العمری نے نافع کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا اور جب رکوع کیا تب بھی رفع الیدین کیا، اور جب ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہا (یعنی رکوع سے سر اٹھایا) تب بھی رفع الیدین کیا۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اس (عمل) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے تھے۔ ❷

وضاحت

امام نافع رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو سے زیادہ رکعات والی نماز میں دو رکعتوں سے اٹھ کر بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

لہٰذا چاروں مقامات پر رفع الیدین کرنا مسنون عمل ہے:

① تکبیر تحریمہ کے ساتھ
② رکوع جاتے وقت
③ رکوع سے اٹھ کر
④ دوسری رکعت سے تیری کے لیے اٹھ کر

---

❶ المکتبة الظاهرية کے مخطوط، المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "العباس بن الوليد" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ دارابن حزم کے نسخہ میں محققین نے صحیح البخاری سے اس کی تصحیح بیان کر دی ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، 739۔ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 741.

❸ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، ح 739۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ح:741.

[ابوزبیر محمد بن مسلم مکی رحمہ اللہ کی گواہی]

[54] حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ المُنذِرِ حَدَّثَنَا معمرٌ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ طهمَانَ عَنِ أَبِي الزُّبَيرِ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تُحَاذِيَ أُذُنَيهِ❶ وَحِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاستَوَى❷ قَائِمًا فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ۔

ہمیں ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر محمد بن مسلم کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر آ گئے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھا کھڑے ہو گئے، تب بھی آپ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح (یعنی: رفع الیدین) کیا۔❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّى يُحَاذِيَ بِأُذُنَيهِ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَاستَوَى" ہے۔

❸ صحيح (ز)۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، لابن عبدالبر: 217/9۔ شیخ احمد الشریف کے نسخہ میں اس روایت کی سند میں ابوزبیر (تابعی) کی جگہ ابن زبیر (صحابی) بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ درست، ابوزبیر ہے۔ ابوزبیر محمد بن مسلم بن تدرس القرشی المکی (تابعی) رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے شاگرد تھے۔ آپ رحمہ اللہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ 126 ہجری میں آپ رحمہ اللہ نے وفات پائی۔ آپ بلند پایہ محدث اور ثقہ راوی تھے۔

چار مقامات کا رفع الیدین

[55] حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيثُ ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ ❶ كَانَ إِذَا استَقبَلَ الصَّلَاةَ يَرفَعُ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ .

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں لیث نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ ❷

وضاحت

"مِنَ السَّجدَتَینِ" سے کیا مراد ہے:

اثبات رفع الیدین کی احادیث میں جہاں رفع الیدین کو ''السَّجْدَتَیْن'' (دو سجدوں) سے منسوب کیا گیا ہے؛ وہاں مراد ''الرَّکْعَتَیْن'' (دو رکعات) ہیں۔ جیسا کہ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''مِنَ السَّجْدَتَینِ'' (دو سجدوں سے اٹھ کر) سے مراد لیا ہے: ''مِنَ الرَّکْعَتَینِ'' (دو رکعات سے اٹھ کر)۔ ❸ امام ترمذی اور امام نووی رحمہما اللہ نے بھی رفع الیدین کی احادیث میں "سَجْدَتَیْن" (یعنی: دو سجدوں) سے مراد: "رَکْعَتَیْن" (یعنی: دو رکعتیں) ہی لیا ہے۔ ❹

لہٰذا ثابت ہوا کہ دو سے زیادہ رکعات والی نماز میں دوسری رکعت سے تیسری کے لیے اٹھ کر بھی اسی طرح رفع الیدین کرنا مسنون ہے، جس طرح تکبیر تحریمہ، قبل و بعد الرکوع، رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ" ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ع)۔ عبداللہ بن صالح کثیر الغلط ہونے کی وجہ سے ضعیف راوی ہے، البتہ اس حدیث کے شواہد باسند صحیح موجود ہیں (ش)۔ دیکھیے: صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، حديث: 739- سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 741 .

❸ نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: 412/1 . ❹ شرح سنن أبى داؤد، للعيني: 331/3 .

رفع الیدین معروف اور عالم گیر سنت

[بصری محدثین کی پہلی سند]

[56] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن أَيُّوبَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . [1]

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بصری نے بیان کیا، انھوں نے ایوب بصری سے، انھوں نے نافع مدنی سے، انھوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت کیا) کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية مصر ، مطبع محمدی ، مطبع صديقی لاهور ، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث دو مرتبہ مرقوم ہے، جو کہ کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ان نسخوں میں دونوں حدیثوں میں سے پہلی حدیث میں "وَإِذَا رَكَعَ" ساقط ہے۔ ہم نے ساقط الفاظ والی حدیث کی بجائے مکمل الفاظ والی حدیث کو شمار کیا ہے، اگرچہ یہ ساقط الفاظ والی حدیث کے بعد مذکور ہے۔ دارارقم کویت کے نسخہ میں بھی، 52 نمبر پر ''مکرر'' کا لفظ لکھ کر اس حدیث کے تکرار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جبکہ ہم نے مخطوطہ کے مطابق نقل کی ہے اس میں اس حدیث کا تکرار نہیں ہے۔

[2] صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح البخاری ، كتاب الاذان ، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين ، حديث ، 739 (تعليقًا)۔سنن الترمذی: أبواب الصلاة ، باب رفع اليدين عندالركوع ، حديث ، 255 .

[بصری محدثین کی دوسری سند]

[57] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ أَخبَرَنَا قَتَادَةُ عَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ إِلَى فُرُوعِ أُذُنَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ [1] وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثلَهُ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ بن دعامہ بصری نے بتایا، انھوں نے نصر بن عاصم بصری کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا مالک بن حویرث بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کی لوؤں تک اٹھایا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، تب بھی اسی طرح کرتے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث ملتان، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَإِذَا رَكَعَ" ساقط ہے۔

[2] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذوالمنكبين مع تكبيرة الإحرام، حديث، 391۔ سنن النسائي، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين حيال الاذنين، حديث، 880.

[بصری محدثین کی تیسری سند]

[58] حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ ابنُ عُلَيَّةَ ❶ : أَخبَرَنَا خَالِدٌ ❷ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكبَتَيهِ وَكَانَ إِذَا قَامَ ادَّعَمَ ❸ عَلَى يَدَيهِ قَالَ وَكَانَ يَطمَئِنُّ فِي الرَّكعَةِ الأُولَى ثُمَّ يَقُومُ۔ وَذَكَرَ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ.

ہمیں محمود بن اسحاق بن محمود الخزاعی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں بخاری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ابن علیّہ بصری ❹ کہتے ہیں کہ ہمیں خالد بن مہران الحذاء بصری نے بتایا کہ ابوقلابہ عبداللہ بن زید بصری جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب سجدہ کرتے تو گھٹنوں سے شروع کرتے (یعنی پہلے گھٹنے زمین پر لگاتے) اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگاتے۔ اور آپ (یعنی: ابوقلابہ) پہلی رکعت (کے اختتام) میں اطمینان کرتے (یعنی جلسہ استراحت کرتے) پھر کھڑے ہوتے۔ اور آپ نے یہ (سارا عمل) سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ❺

---

❶ الظاهرية کے مخطوطہ، المطبعة الخيرية، دارارقم کویت، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث ملتان، اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ وَ قَالَ ابنُ عُلَيَّةَ" ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ میں مذکور الفاظ کے مطابق الفاظ نقل کیے ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "أنبأنَا خَالِدٌ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أرَمَّ" ہے۔

❹ ابن علیّہ، کا نام اسماعیل بن ابراہیم الاسدی ہے۔ "علیّہ" آپ کی والدہ کا نام تھا، آپ اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور تھے، تاہم آپ ابن علیہ کہلانا پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ ثقہ راوی ہیں۔

❺ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمود سے مراد اگر محمود بن غیلان ہے تو یہ روایت صحیح ہے۔ اگر اس سے مراد محمود بن اسحاق الخزاعی ہے تو یہ سند منقطع ہے۔ اسی شک کی بنا پر میں نے اس سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ شیخ احمد الشریف نے محمود سے مراد محمود بن غیلان ہی ذکر کیا ہے۔ جو کہ ثقہ راوی ہیں۔ اس اعتبار سے یہ سند صحیح ہے۔ اور الشیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ نے یہاں محمود بن اسحاق ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ شیخ راشدی رحمہ اللہ کے نسخہ میں محمود کے نام کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام مذکور ہے۔ جبکہ دیگر نسخوں میں محمود کے بعد امام بخاری کا نام مذکور نہیں ہے۔ شیخ راشدی کے مطابق محمود امام بخاری رحمہ اللہ کا شاگرد ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ ☜☜

وضاحت

بعض احباب سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جلسہ استراحت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام کا عمل ہونا، تو ثابت کرتے ہیں، لیکن افسوس کہ انھیں اسی حدیث میں رفع الیدین نظر نہیں آتا۔ تفصیلی بحث کے لیے گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 7 کی وضاحت کا مطالعہ کیجیے۔

☜ کا شاگرد محمود بن اسحاق ہے۔ دیگر نسخوں میں محمود کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام مذکور نہیں ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ، محمود بن غیلان العدوی المروزی رحمہ اللہ ہیں۔ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے دونوں میں سے کسی محمود کو حتمی طور پر بیان نہیں کیا۔ لیکن شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے سند میں محمود کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام ذکر نہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ہاں بھی یہاں امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ، محمود بن غیلان رحمہ اللہ ہی مراد ہیں۔ جو کہ ثقہ اور معتبر ترین راوی ہیں۔ اور شیخ احمد الشریف نے بھی محمود بن غیلان ہی ذکر کیا ہے۔ لہٰذا زیر بحث روایت کی سند صحیح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ساری بحث کا ملخص یہ ہے کہ اگر یہاں محمود بن غیلان مراد ہو تو شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بقول یہ روایت صحیح ہے۔ اور اگر یہاں محمود بن اسحاق ہی مراد ہو...... جیسا کہ الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے...... تو پھر بھی یہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر قابل حجت قرار پاتی ہے۔ اس کے شواہد صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں، دیکھیے: صحیح ابن خزیمة: 295/1، حدیث، 585۔ صحیح ابن حبان: 191/5، حدیث، 1873۔ شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس کی سند کو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام من اثنتین، حدیث، 745۔ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ اور ان کے شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ مزید دیکھیے: صحیح ابوداؤد، للالبانی: 334/3، حدیث، 730۔ اس روایت کے مزید شواہد صحیحین میں بھی موجود ہیں۔ دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذا کبر وإذا رکع وإذا رفع، حدیث، 737۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث، 391.

[مختلف ممالک کے محدثین کی پہلی سند]

[59] أَخبَرنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحمَّدٍ أَخبَرنَا أَبُوعَامِرٍ ❶ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ طَهمَانَ عَن أَبِي الزُّبَيرِ عَن طَاوُسٍ أَنَّ ابنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تُحَاذِيَ ❷ أُذُنَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ استَوَى قَائِمًا فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ۔

ہمیں عبداللہ بن محمد المسندی البخاری، نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعامر عبدالملک بصری نے بتایا، انھوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان خراسانی نے ابوزبیر محمد بن مسلم مکی کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے طاؤس بن کیسان یمانی فارسی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر بلند کیا کرتے تھے کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر آجاتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھا کر سیدھا کھڑے ہوتے، تب بھی اسی طرح کرتے۔ ❸

وضاحت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا شمار ان اصحاب رضی اللہ عنہم میں بھی ہوتا ہے جنھوں نے رفع الیدین کا اثبات روایت کیا ہے۔ مزید آنکہ ان کا اپنا عمل بھی رفع الیدین کرنا، ہے۔ مزید وضاحت کے لیے حدیث نمبر: 1، اور حدیث نمبر 21 کی وضاحت کا مطالعہ کیجئے۔

---

❶ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "أَخبَرَنَا أَبُو عَامِر" کی بجائے "أَنبَأَنَا أَبُو عَامِر" ہے۔ مخطوطہ میں "أبو عامر" کی بجائے "أبو عاصم" ہے جو کہ خطا ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ کے مطابق نقل کیا ہے۔ یہ ابوعامر عبدالملک بن عمرو العقدی القیسی البصری، ثقہ راوی ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یحاذی" ہے۔

❸ ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کی بنا پر یہ روایت صحیح ہے (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں ابوزبیر مدلس ہیں (ش)۔
مصنف عبدالرزاق: 68/2، 69، حدیث، 2523، 2525۔ مصنف ابن أبی شیبة: 212/1، حدیث: 2431۔
گذشتہ صفحات میں مذکور حدیث نمبر:54، اس روایت کا شاہد ہے۔

[مختلف ممالک کے محدثین کی دوسری سند]

[60] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ ❶ أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ ❷ حَدَّثَنِي صَالِحُ بنُ كَيسَانَ عَنِ عَبدِالرَّحمٰنِ الأَعرَجِ ❸ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ حِينَ يُكَبِّرُ يَفتَتِحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَركَعُ.

ہمیں محمد بن مقاتل مکی بغدادی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن عیاش شامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے صالح بن کیسان مدنی نے بتایا کہ عبدالرحمٰن الاعرج مدنی نے بیان کیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تب اپنے دونوں کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❹

وضاحت

کوفیوں کی نظر میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا علم ان کے اماموں سے کم تھا۔ ان کے ہاں ان کے اپنے امام؛ سید الفقہاء اور فقیہ الزمان اور نہ جانے کیا کچھ ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کے صحابی، محدث امت، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں فقیہ نہیں ہیں۔ [العیاذ باللہ] اس لیے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں مانی۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے، ان کی روایت احکام میں قبول نہیں کی جاسکتی۔ ❺

مزید تفصیل، حدیث نمبر 19 کی وضاحت میں؛ جبکہ فقیہ کے متعلق، حدیث نمبر 8 کی وضاحت میں دیکھیے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰہ" کی جگہ "عافية" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ کے مطابق یہاں "عبداللّٰہ" ہی درست ہے۔ یہ عبداللہ بن مبارک ہیں۔ دارالحدیث کے نسخہ میں "عافية" ہی مذکور ہے لیکن اس نسخہ کے محقق، الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے صفحہ: 41 پر حاشیہ میں بیان کیا ہے کہ "لكن الصواب عبدالله بن المبارك".

❷ المطبعة الخيريه اور دارارقم کے نسخہ میں "أَنبَأَنَا إِسمَاعِيلُ" ہے، مطبع مقبول العام کے نسخہ میں کاتب کی غلطی سے "اسميل" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَنِ الأَعرَجِ" ہے۔

❹ صحيح (ن)۔ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت کی بنا پر اس حدیث کی یہ سند ضعیف ہے لیکن اس کے متن کے صحیح شواہد موجود ہیں (ز)۔ حسن (ش)۔ صحيح (ع)۔ سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، حديث، 860.

❺ عارضة الأحوذي بشرح الترمذي، لأبي بكر ابن العربي: 211/5 - تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي: 29/1.

[شامی و مدنی محدثین کی سند]

[61] حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ [1] عَن نَافِعٍ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں اسماعیل بن عیاش شامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں صالح بن کیسان مدنی نے نافع مدنی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا صَالِحٌ" ساقط ہے۔ مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں یہاں "صَالِح" کی جگہ "مَالِكٌ" ہے۔ جبکہ شیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے یہاں اسماعیل بن عیاش مراد لیا ہے۔[رفع اليدين فی الصلاة، بهامشه جلاء العينين:ص، 115، 116] اگر اسماعیل بن عیاش ہو تو ان کے شیوخ میں "مالك" نام کا کوئی شیخ نہیں ہے، لہٰذا تب "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ . . ." درست ہے۔ اور اگر اسماعیل سے مراد اسماعیل بن ابی اویس ہو تو "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ . . ." درست ہے۔ اور مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں بھی "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ . . ." مذکور ہے۔ اور جزء رفع اليدين کے محقق، الشیخ احمد الشریف کے بقول بھی یہاں "اسماعيل بن أبی أويس" ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس سند میں اسماعیل بن ابی اویس اور نافع کے درمیان مالک، کا نام ساقط ہو گیا ہے۔[دیکھیے: قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة: ص، 45، ح، 57] فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بقول بھی یہاں اسماعیل بن ابی اویس ہے۔[جزء رفع اليدين (مترجم)، ص، 77] ہم نے "صالح" اس لیے بیان کیا ہے کہ الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے اسی کو درست قرار دیا ہے۔ دیکھیے: [رفع اليدين فی الصلاة، بهامشه جلاء العينين:ص، 115] اور ماہر علم اسماء الرجال الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے بھی دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں، صفحہ نمبر: 40، 41 پر "عن صالح" ذکر کر کے اسی کو درست قرار دیا ہے۔

[2] صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ع)۔ سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 742.

[خراسانی اور مدنی محدثین کی سند]

[62] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا ابنُ عَجلَانَ ❶ قَالَ سَمِعتُ النُّعمَانَ بنَ أَبِی عَیَّاشٍ یَقُولُ:لِکُلِّ شَیءٍ زِینَةٌ وَزِینَةُ الصَّلَاةِ أَن تَرفَعَ یَدَیكَ إِذَا کَبَّرتَ وَإِذَا رَکَعتَ وَإِذَا رَفَعتَ رَأسَكَ مِنَ الرُّکُوعِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عجلان مدنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا میں نے نعمان بن ابی عیاش مدنی کو سنا، وہ فرمارہے تھے: ہر چیز کی زینت ہوتی ہے۔ اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو اور جب تم رکوع کرو اور جب تم رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو رفع الیدین کرو۔ ❷

وضاحت

رفع الیدین، نماز کی زینت ہے:

نعمان بن ابی عیاش مدنی رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی اور ثقہ راوی تھے۔ آپ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معروف صحابی: سیدنا زید بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ سیدنا زید بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعیاش تھی۔

اس روایت سے متعلق تفصیلی بحث، حدیث نمبر 39 کی وضاحت میں گذر چکی ہے۔

---

❶ المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنبأنا عَبدُاللّٰه بنُ عَجلان" ہے، جو کہ خطا ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "عبداللّٰه عن ابن عجلان" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔حسن (ش)۔الإستذکار، لابن عبدالبر: 408/1۔ التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید، لابن عبدالبر: 225/9 .

[خراسانی، شامی وکوفی محدثین کی سند]

[63] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا الأَوزَاعِيُّ ❶ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بنُ عَطِيَّةَ عَنِ القَاسِمِ بنِ مُخَيمِرَةَ قَالَ: رَفعُ الأَيدِي لِلتَّكبِيرَةِ، قَالَ: وَأَرَاهُ حِينَ نَنحَنِي۔ ❷

ہمیں محمد بن مقاتل خراسانی مروزی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی شامی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے حسان بن عطیہ شامی دمشقی نے بیان کیا کہ قاسم بن مخیمرہ کوفی نے کہا: رفع الیدین تکبیر (تحریمہ) کے وقت ہے۔ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ جب ہم (رکوع کے لیے) جھکتے ہیں تب بھی (رفع الیدین ہے)۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، اور دار ارقم کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأنَا الأَوزَاعِيُّ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَفعُ الأَيدِي لِلتَّكبِيرِ، قَالَ: أَرَاهُ حِينَ يَنحَنِي" ہے۔

❸ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)

[خراسانی، مکی وکوفی محدثین کی سند]

[64] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ ❶ عَن عَبدِاللّٰهِ أَخبَرَنَا ❷ شَرِيكٌ عَن لَيثٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيتُ جَابِرَ بنَ عَبدِاللّٰهِ وَأَبَا سَعِيدٍ الخُدرِيَّ وَابنَ عَبَّاسٍ وَابنَ الزُّبَيرِ: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم حِينَ يَفتَتِحُونَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُم مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل خراسانی نے عبداللہ بن مبارک خراسانی کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شریک بن عبداللہ کوفی نے لیث بن ابی سلیم کوفی کے واسطے سے روایت کیا کہ عطاء بن ابی رباح مکی نے فرمایا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔ وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دار ارقم اور مطبعة مقبول العام کے نسخہ میں "محمد بن مقاتل" کی بجائے صرف "مقاتل" ہے جو کہ غلط ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور دار ارقم کے نسخہ میں "أنبأنا" ہے۔

❸ حسن (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد موجود ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: 212/1، حديث، 2430۔ مزید تفصیل اسی کتاب میں حدیث نمبر 18 کی وضاحت میں ملاحظہ کریں۔

[خراسانی و بصری محدثین کی سند؛ مکی، مدنی و شامی تابعین کا عمل]

[65] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ[1] قَالَ: رَأَيتُ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ وَالقَاسِمَ بنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَ مَكحُولًا: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم فِي الصَّلَاةِ إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا۔

ہمیں محمد بن مقاتل خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن مبارک خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار یمامی بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ مدنی، قاسم بن محمد مدنی، عطاء بن ابی رباح مکی اور مکحول شامی رحمہم اللہ کو دیکھا، وہ نماز میں جب رکوع کرتے اور جب (رکوع سے) اٹھتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔[2]

وضاحت

⦿... سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی، مستند فقیہ اور ثقہ محدث تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے اور ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات رفع الیدین بھی بیان کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ خود بھی تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ زیر بحث حدیث (نمبر 65) میں مذکور ہے۔ سلیمان شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”رَأَيتُ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ“

”میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا، انھوں نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا، جب

---

[1] المطبعة الخيرية کے نسخہ میں ”أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ“ جبکہ دارارقم اور مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں ”أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ“ ہے۔ دارالحدیث کے نسخہ میں ”أخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ“ ہے۔

[2] حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

رکوع کیا تو رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔‘‘

میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا، انھوں نے فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ [1]

⊙ ...قاسم بن محمد رحمہ اللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ ثقہ تابعی اور مدینہ منورہ کے جید فقہاء میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

⊙ ...عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

’’میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے افضل کوئی انسان نہیں دیکھا۔‘‘ [2]

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین والی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس حدیث کے مطابق موقف رکھنے والے تابعین میں امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ [3]

⊙ ...امام مکحول رحمہ اللہ شام کے جید فقیہ اور ثقہ محدث ہیں آپ رحمہ اللہ بھی نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [4]

---

[1] الخلافیات، للبیهقی: 333/2.

[2] تاریخ دمشق، لابن عساکر: 389/40 - تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی: 403/13 - الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی الجرجانی: 327/2.

[3] سنن الترمذی: أبواب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع، حدیث، 256,255.

[4] التمهید، لابن عبدالبر: 218/9.

[کوفی محدثین کی سند؛ مکی تابعین کا عمل]

[66] وَ[1] قَالَ جَرِیرٌ عَن لَیثٍ عَن عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمَا کَانَا یرفَعَان أَیدِیَهُمَا فِی الصَّلاةِ وَکَانَا[2] نَافِعٌ وَطَاوُسٌ یَفعَلَانِهِ۔ وَعَن لَیثٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ وَسَعِیدِ بنِ جُبَیرٍ وَطَاوُسٍ وَأَصحَابِهِ أَنَّهُم کَانُوا یرفَعُونَ أَیدِیَهُم إِذَا رَکَعُوا۔

اور جریر بن عبدالحمید کوفی نے بیان کیا ہے کہ لیث بن ابی سلیم کوفی کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح مکی اور مجاہد بن جبر مکی رحمہما اللہ؛ دونوں، نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور (لیث نے مزید بیان کیا کہ) نافع مدنی اور طاوس بن کیسان یمانی فارسی بھی اسی طرح ہی (رفع الیدین) کیا کرتے تھے۔[3] اور لیث بن ابی سلیم کوفی نے ہی بیان کیا ہے کہ ابن عمر، سعید بن جبیر کوفی، طاوس بن کیسان یمانی فارسی رحمہم اللہ اور ان کے شاگرد جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔[4]

وضاحت

یہاں جن تابعین و محدثین رحمہم اللہ کے اسماء گرامی ذکر ہوئے ہیں۔ ان کے اثبات رفع الیدین کے متعلق حدیث نمبر 1 کے بعد ''رفع الیدین کرنے والے تابعین'' کے تحت وضاحت میں ملاحظہ کیجیے۔

امام طاوس رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔[5]

---

[1] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''وَ'' نہیں ہے۔

[2] المطبعة الخیریة، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''کَانَ'' ہے۔

[3] حسن (ز)۔ یہ روایت اس سند کے ساتھ ضعیف ہے، (ش)۔ التمهید، لابن عبدالبر: 218/9.

[4] صحیح (ش).

[5] دیکھیے: مسند ابن الجعد: ص، 56، حدیث، 256 ۔ مسند أحمد بن حنبل (طبع بیروت): حدیث: 5033.

[بصری محدثین کی سند]

[67] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ ❶ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: رَأَيتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَيَرْفَعُ يَدَيهِ ❷ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالواحد بن زیاد بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عاصم بن سلیمان الاحول بصری، نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے۔ ❸

وضاحت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت بھی کیا ہے۔ ❹

مزید تفصیلی بحث گذشتہ صفحات میں پہلی حدیث کے بعد ''امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کردہ صحابہ کی احادیث'' کے تحت گذر چکی ہے۔

---

❶ مخطوطہ میں ''بنُ زِيَادٍ'' نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❷ دار ابن حزم کے نسخہ میں ''وَيَرْفَعُ يَدَيهِ'' ساقط ہے۔ مخطوطہ اور دیگر نسخوں میں مذکور ہے۔

❸ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح(ع)۔ مصنف ابن أبی شيبة: 213/1، حديث، 2433۔ الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف، لإبن المنذر: 138/3، حديث، 1386.

❹ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة، باب رفع اليدين اذا ركع . . .، حديث، 866.

[بصری محدثین کی دوسری سند]

[68] حَـدَّثَـنَـا خَـلِـيـفَةُ بنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَن قَتَادَةَ أَنَّ نصرَ بنَ عَـاصِمٍ حَدَّثَهُم عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيهِ۔

ہمیں خلیفہ بن خیاط بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ بصری نے قتادہ بن دعامہ بصری کے واسطے سے بیان کیا، انھیں نصر بن عاصم بصری نے سیدنا مالک بن حویرث بصری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے (رفع الیدین کرتے) حتی کہ انھیں اپنے کانوں کی لوؤں تک پہنچا دیتے۔ [1]

---

[1] صحیح (ز)۔ اس روایت کی یہ سند حسن ہے، (ش)۔ صحیح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث، 391 ۔ مصنف ابن أبي شيبة: 212/1، حديث، 2427.

[بصری محدثین کی تیسری سند]

[69] وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ عَنِ الرَّبِيعِ بنِ صُبَيحٍ قَالَ: رَأَيتُ مُحَمَّدًا وَ الحَسَنَ وَ أَبَا نَضرَةَ وَالقَاسِمَ بنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَ طَاوُسًا وَ مُجَاهِدًا وَ الحَسَنَ بنَ مُسلِمٍ وَنَافِعًا وَابنَ أَبِي نَجِيحٍ؛ إِذَا افتَتَحُوا الصَّلَاةَ رَفَعُوا أَيدِيَهُم وَ إِذَا رَكَعُوا وَ إِذَا رَفَعُوا رُءُ وسَهُم مِنَ الرُّكُوعِ .
قَالَ البُخَارِيُّ: وَهٰؤُلَاءِ أَهلُ مَكَّةَ وَأَهلُ المَدِينَةِ وَأَهلُ اليَمَنِ وَأَهلُ العِرَاقِ وَقَد تَوَاطَئُوا عَلَى رَفعِ الأَيدِي .

عبدالرحمٰن بن مہدی بصری نے ربیع بن صبیح بصری سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے محمد بن سیرین بصری، حسن بصری، ابونضرہ، قاسم بن محمد مدنی، عطاء بن ابی رباح مکی، طاؤس بن کیسان فارسی یمانی، مجاہد بن جبر مکی، حسن بن مسلم مکی، نافع مدنی اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی رحمہم اللہ کو دیکھا ہے، وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (جن کا ذکر گذشتہ صفحات میں آیا ہے) یہ اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل یمن اور اہل عراق (علماء) ہیں۔ یہ سب (نماز میں) رفع الیدین کرنے پر متفق ہیں۔

---

[1] حسن (ز)۔ صحیح (ش)۔ التمهيد ، لإبن عبدالبر: 218/9 .

[مکی، مدنی، یمنی وعراقی علماء کا عمل]

[70] وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَمُجَاهِدًا وَعَطَاءً وَ طَاوُسًا وَقَيسَ بنَ سَعدٍ وَالْحَسَنَ بنَ مُسلِمٍ: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا سَجَدُوا.

وَ❶ قَالَ عَبدُ الرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ: هَذَا مِنَ السُّنَّةِ.

اور وکیع بن جراح کوفی نے بھی ربیع بن صبیح بصری کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے حسن بن ابی حسن بصری، مجاہد بن جبر مکی، عطاء بن ابی رباح مکی، طاؤس بن کیسان یمانی فارسی، قیس بن سعد مکی اور حسن بن مسلم مکی رحمہم اللہ کو دیکھا ہے، وہ جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے، تو رفع الیدین کرتے تھے۔❷

اور عبدالرحمٰن بن مہدی بصری فرماتے ہیں: یہ (رفع الیدین) سنت ہے۔

وضاحت

ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی بصری رحمہ اللہ جلیل القدر محدث اور جرح وتعدیل کے بلند پایہ امام تھے۔ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اگر میں بیت اللہ کے سامنے کسی بات پر قسم اٹھاؤں، تو یہ قسم اٹھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی بصری سے بڑھ کر حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔❸

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔❹

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا تارک، دراصل سنت کا تارک ہے۔''❺

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے اسے ترک کیا دراصل اس نے سنت ترک کردی۔''❻

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔ ❷ ضعیف ہے (ز)۔ حسن (ش)۔

❸ دیکھیے: تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 438/17 ـ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 198/9.

❹ دیکھیے: التمهيد، لابن عبدالبر: 218/9.

❺ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

❻ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 205/2.

[یمامی، مدنی، شامی اور فارسی محدثین کا عمل]

[71] وَقَالَ عُمَرُبنُ یُونُسَ ❶ حَدَّثَنَاعِکرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَیتُ القَاسِمَ وَ طَاوُسًا وَ مَکحُولًا وَعَبدَاللّٰهِ بنَ دِینَارٍ وَسَالِمًا؛ یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم إِذَا استَقبَلَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَعِندَ الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ.

اور عمر بن یونس یمامی نے کہا کہ ہمیں عکرمہ بن عمار یمامی نے بتایا کہ میں نے قاسم بن محمد مدنی، طاؤس بن کیسان یمانی فارسی، مکحول شامی، عبداللہ بن دینار مدنی اور سالم بن عبداللہ مدنی رحمہم اللہ کو دیکھا ہے: ان میں کوئی بھی جب نماز شروع کرتا تو رفع الیدین کرتا، اور رکوع اور سجود کے وقت بھی (رفع الیدین کرتا)۔ ❷

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَمْرُوبنُ یُونُسَ" ہے، جو غلط ہے۔ یہ عمر بن یونس بن قاسم أبو حفص الیمامی الجرشی، ثقہ راوی ہیں۔

❷ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ دیکھئے: التمهید، لابن عبدالبر: 218/9.

ابراہیم نخعی کے بیان پر امام بخاری رحمہ اللہ کا ردِّ عمل

[72] وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ الأَعمَشِ عَن إِبراهِيمَ أَنَّهُ ❶ ذُكِرَ لَهُ حَدِيثُ وَائِلِ بنِ حُجرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ۔ قَالَ إِبرَاهِيمُ: لَعَلَّهُ كَانَ فَعَلَهُ مَرَّةً .

وَهٰذَا ظَنٌّ مِنهُ لِقَولِهِ: فَعَلَهُ مَرَّةً۔ مَعَ أَنَّ وَائِلًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَصحَابَهُ غَيرَ مَرَّةٍ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم وَلَا يَحتَاجُ وَائِلٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى الظُّنُونِ لِأَنَّ مُعَايَنَتَهُ أَكثَرُ مِن حُسبَانِ غَيرِهِ .

وکیع بن جراح کوفی نے سلیمان بن مہران الاعمش کوفی کے واسطے سے بیان کیا کہ ابراہیم بن یزید نخعی کوفی کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی گئی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔تو (حدیث سن کر) ابراہیم نخعی نے کہا، شائد انھوں نے (رفع الیدین) ایک مرتبہ کیا ہو۔ ❷

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ان (ابراہیم نخعی) کا یہ گمان ان (سیدنا وائل رضی اللہ عنہ) کے اس قول کی وجہ سے ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کیا''، جبکہ سیدنا وائل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو ایک سے زیادہ مرتبہ دیکھا کہ وہ رفع الیدین کرتے تھے۔اور سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کے گمان کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ان کا ذاتی مشاہدہ باقی تمام لوگوں کے اندازوں سے کہیں بہتر ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے متعدد ممالک کے تابعین و اتباع تابعین کی اسناد اور عمل سے رفع الیدین کا اثبات نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ سنت عالم گیر ہے۔ اسے کسی ضعیف روایت کے ذریعے معدوم نہیں کیا جاسکتا۔اور پھر ابراہیم نخعی کا اعتراض بیان کر کے یہ اشارہ دیا ہے کہ نخعی کا بیان مذکورہ دلائل کے باعث باطل قرار پاتا ہے۔

ابراہیم نخعی کوفی کی جانب سے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ذات اوران کے نماز نبوی کے مشاہدہ سے متعلق اٹھائے جانے والے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 1 اور 10 کی وضاحت میں دیکھئے۔

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''أنه'' کی جگہ ''اللّٰہ'' لکھا گیا ہے جو کاتب کی غلطی ہے۔ ❷ ضعیف (ز)۔ معلق (ش)۔

ابراہیم نخعی کے بیان کا بطلان

[سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد اور نماز نبوی کا مشاہدہ]

[73] قَالَ البُخَارِيُّ: وَ❶ قَـد بَيَّنَهُ زَائِدَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ وَائِلَ بنَ حُجرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَخبَرَهُ قَالَ: قُلتُ لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يُصَلِّي فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ❸ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ مِثلَهَا ❹، ثُمَّ أَتَيتُهُم مِن بَعدِ ذٰلِكَ❺ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَردٌ فَرَأَيتُ النَّاسَ عَلَيهِم جُلُّ الثِّيَابِ تُحَرَّكُ أَيدِيهِم من تَحتِ الثِّيَابِ. فَهٰذَا وَائِلٌ بَيَّنَ فِي ❻ حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ أَصحَابَهُ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم مَرَّةً بَعدَ❼ مَرَّةٍ.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات (وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد) کو زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں عاصم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے بیان کیا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا تھا کہ میں نے کہا کہ میں لازماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا؛ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ (میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا، جب سر اٹھایا تو اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر اس کے بعد میں ان (صحابہ) کے پاس سردی کے موسم میں آیا۔ میں نے صحابہ کو دیکھا کہ ان پر موٹے کپڑے تھے۔ اور ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت (رفع الیدین) کرتے تھے۔❽

سیدنا وائل (بن حجر) رضی اللہ عنہ نے خود اپنی حدیث میں واضح کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو متعدد بار (ایک سے زیادہ مرتبہ) رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، مطبع صديقي، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "وَ" ساقط ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "النَّبِيِّ" ہے۔ ❸ مخطوطہ میں "فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ" ساقط اور دیگر نسخوں میں موجود ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقي اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "بِمِثلِهَا" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ثُمَّ رَأَيتُهُم بَعْدَ ذٰلِكَ" ہے۔

❻ مخطوطہ میں "فِي" نہیں ہے۔ ❼ مخطوطہ میں "بعد" نہیں ہے۔ ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❽ حسن صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ سنن النسائي، كتاب الإفتتاح، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة، ح، 889۔ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 196/1، ح، 117۔ مزید گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 31 کی وضاحت میں دیکھئے۔

[دوسری سند]

[74] حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابنُ إِدرِيسَ قَالَ سَمِعتُ عَاصِمُ بن كُلَيبٍ ❶ عَن أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعتُ وَائِلَ بنَ حُجرٍ يَقُولُ: قَدِمتُ المَدِينَةَ قُلتُ ❷ لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَافتَتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ.

ہمیں عبداللہ بن محمد (ابوبکر بن ابی شیبہ، المعروف ابن ابی شیبہ) کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے عاصم بن کلیب کوفی سے سنا، انھوں نے اپنے والد گرامی کلیب بن شہاب کوفی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ فرما رہے تھے: میں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ میں مدینہ منورہ میں آیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ (میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ ❸

---

❶ دارارقم اور دارالحدیث کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا ابنُ اِدرِيسَ [الكُوفِيُّ] حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيب" ہے جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي اِدرِيسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيب" ہے۔ جبکہ ابن ابی ادریس غلط ہے۔ یہاں ابومحمد عبداللہ بن ادریس بن یزید الأودی الکوفی، امام من ائمة المسلمین مراد ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "قُلْتُ" ساقط ہے اور عبارت اس طرح ہے: "قَدِمتُ المَدِينَةَ لَأَنظُرَنَّ"۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَقُلتُ" ہے۔

❸ حسن صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ مزید گذشتہ صفحات میں حدیث نمبر 31 کی وضاحت میں دیکھئے۔

[مدنی محدثین کی سند]

[75] حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِى أُوَيسٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَن نَافِعٍ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ، كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں (امام مالک کے بھانجے) اسماعیل بن ابی اویس مدنی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں مالک بن انس مدنی نے نافع مدنی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ [1]

[بصری محدثین کی سند]

[76] حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى حَدَّثَنَا حُمَيدٌ عَن أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ.

ہمیں عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ ابومحمد بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حمید بن ابی حمید الطّویل بصری نے بیان کیا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

[امام طاؤس رحمہ اللہ کا عمل]

[77] حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعبَةُ حَدَّثَنَا الحَكَمُ بنُ عُتَيبَةَ قَالَ: رَأَيتُ طَاوُسًا يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

ہمیں آدم بن ابی ایاس خراسانی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ بن حجاج بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حکم بن عتیبہ کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے طاؤس بن کیسان یمانی کو دیکھا، انھوں نے جب تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ [3]

---

[1] صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ سنن أبى داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث، 742 ۔ مزید دیکھئے: حدیث نمبر: 14، 40، 53، 55، 61، 75، 81.

[2] صحيح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مزید دیکھئے، گذشتہ صفحات میں حدیث 20 اور 67.

[3] صحیح (ز)۔ حسن (ش) مسند ابن الجعد: 56، ح، 256 ۔ مسند أحمد بن حنبل (طبع بيروت): ح: 5033.

رفع الیدین کو بدعت کہنا صحابہ رضی اللہ عنہم اور محدثین پر طعن ہے

قَالَ البُخَارِيُّ: مَن زَعَمَ أَنَّ رَفعَ الأَيدِي بِدعَةٌ فَقَد طَعَنَ فِي أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَفِ وَمَن بَعدَهُم وَأَهلِ الحِجَازِ وَأَهلِ المَدِينَةِ وَأَهلِ مَكَّةَ وَعِدَّةٍ مِن أَهلِ العِرَاقِ وَأَهلِ الشَّامِ وَأَهلِ اليَمَنِ وَعُلَمَاءِ أَهلِ خُرَاسَانَ - مِنهُم ابنُ المُبَارَكِ - حَتَّى شُيُوخِنَا عِيسَى بنُ مُوسَى أَبُو أَحمَدَ ❶ وَكَعبِ بنِ سَعِيدٍ وَ الحَسَنِ بنِ جَعفَرٍ وَ مُحَمَّدِ بنِ سَلَّامٍ - إِلَّا أَهلَ الرَّأيِ مِنهُم - وَعَلِيِّ بنِ الحَسَنِ وَعَبدِاللَّهِ بنِ عُثمَانَ وَ يَحيَى بنِ يَحيَى وَ صَدَقَةَ وَ إِسحَاقَ وَعَامَّةِ أَصحَابِ ابنِ المُبَارَكِ.

امام بخاری رحمہ اللہ (ابراہیم نخعی کے بیان کے پیش نظر) فرماتے ہیں: جس نے یہ گمان بھی کیا کہ رفع الیدین کرنا بدعت ہے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم، اسلاف (صالحین) اور ان کے بعد والے (دیگر ائمہ کرام) پر طعن (اعتراض) کیا۔ اور اہل حجاز، اہل مدینہ، اہل مکہ، بہت سے اہل عراق ❷، اہل شام، اہل یمن، اہل خراسان.. جن میں ابن مبارک بھی شامل ہیں.. حتی کہ ہمارے اساتذہ: عیسیٰ بن موسیٰ ابواحمد، کعب بن سعید، حسن بن جعفر اور محمد بن سلام.. ماسوائے چند اہل الرائے کے.. اور علی بن حسن، عبداللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ، صدقہ اور اسحاق اور ابن مبارک کے بہت سے ساتھیوں پر بھی (طعن کیا)۔

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "عِيسَى بْنِ مُوسَى أَبُو أَحمَد" ہے۔ جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار ارقم، دار الحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عِيسَى بْنِ مُوسَى وَ أَبُو أَحمَد" ہے۔ اس میں "وَ" کے اضافے سے یہ نام ایک نہیں بلکہ دو شخصیات کو بیان کرتا ہے۔ شیخ زبیر علی زئی، مولانا محمد صدیق سرگودھوی، مولانا خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ نے بھی یہاں "وَ" نقل کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "عیسی بن موسی اور ابو احمد" یعنی یہ دو شیوخ ہیں۔ البتہ راقم الحروف (مترجم) کا خیال ہے کہ یہاں "عِيسَى بْنِ مُوسَى أَبُو أَحمَد" ہی درست ہے۔ کیونکہ عبارت کے سیاق وسباق کو دیکھا جائے تو یہاں اگر "وَ" کو شامل کیا جائے تو "أبو" رفعی حالت میں نہیں ہونا چاہیے۔ لہٰذا اس نام کی وضاحت اس طرح کی جائے گی: "عِيسَى بْنِ مُوسَى هُوَ أَبُو أَحمَد"، یعنی "عیسی بن موسی جو کہ ابواحمد ہیں"۔ یہ عیسی بن موسی أبو أحمد البخاری التیمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ نے "بہت سے اہل عراق" اس لیے کہا ہے کہ بعض عراقیوں کا موقف ترک رفع الیدین تھا۔ جیسا کہ ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (رفع الیدین کے متعلق) میرا موقف بھی دیگر اہل عراق جیسا تھا۔ پھر ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تکبیر کے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا۔ [سنن الدار قطنی: 48/2، حدیث، 1125.

بعض کوفی علماء کا موقف

وَ کَانَ ❶ الثَّورِیُّ وَ وَکِیعٌ وَ بَعضُ الکُوفِیِّینَ لا یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم۔ وَقَد رَوَوا فِی ذٰلِكَ أَحَادِیثَ کَثِیرَةً وَلَم یُعَنِّفُوا❷ عَلَی مَن رَفَعَ یَدَیهِ❸ وَ لَولا أَنَّهَا حَقٌّ مَا رَوَوا تِلكَ الأَحَادِیثَ، لِأَنَّهُ لَیسَ لِأَحَدٍ أَن یَقُولَ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَالَم یَقُل وَمَا لَم یَفعَل۔ لِقَولِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: مَن تَقَوَّلَ عَلَیَّ مَا لَم أَقُل فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَلَم یَثبُت عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لا یَرفَعُ یَدَیهِ وَلَیسَ أَسَانِیدُهُ أَصَحَّ مِن رَفعِ الأَیدِی.

سفیان بن سعید ثوری کوفی، وکیع بن جراح کوفی اور بعض دیگر کوفی (علماء) رفع الیدین نہیں کرتے۔❹ حالانکہ انھوں (کوفیوں) نے اس کے بارے میں بہت سی احادیث بھی بیان کی ہیں۔ اور انھوں نے رفع الیدین کرنے والے کو ڈانٹا بھی نہیں۔ اگر یہ (رفع الیدین کرنا) حق نہ ہوتا تو وہ (کوفی محدثین) یہ احادیث کبھی بیان نہ کرتے۔ کیونکہ کسی شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی بات کہے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی یا جو کام آپ ﷺ نے نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی ایسی بات بیان کی جو میں نہیں کہی، تو اس شخص کو چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔❺

اور نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتے ہوں۔ اور ان (عدم رفع الیدین کی روایات) کی اسناد رفع الیدین کرنے کی (روایات کی) نسبت زیادہ صحیح نہیں ہیں۔

---

❶ مخطوطہ میں "یَقُولُ" ہے، جبکہ درست وہی ہے جو ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کر دیا ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لَمْ یَعتَبوا" ہے۔

❸ مخطوطہ میں "یَدَیهِ" نہیں ہے۔ ہم نے اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❹ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ باسند صحیح ثابت نہیں ہے کہ سفیان ثوری اور وکیع رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ (ز)

❺ صحیح (ن)۔ حسن (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت حسن ہے (ش)۔ صحیح لغیرہ (ع)۔ سنن إبن ماجة، کتاب افتتاح الکتاب فی الإیمان، باب تغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول الله ﷺ، حدیث، 34۔ اس روایت کا صحیح ترین شاہد صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی ﷺ، حدیث، 109.

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ کوفہ کے بعض علماء رفع الیدین نہیں کرتے تھے، حالانکہ وہ اثبات رفع الیدین کی احادیث کے راوی بھی ہیں۔ اور ان میں سفیان بن سعید ثوری کوفی اور وکیع بن جراح کوفی کا نام بطور خاص ذکر کیا ہے۔ سفیان ثوری اور وکیع بن جراح کی اثبات رفع الیدین والی روایات حسب ذیل ہیں:

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایت:

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

"عَنِ الثَّورِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: رَمَقتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيهِ فِي الصَّلَاةِ حِينَ كَبَّرَ ثُمَّ حِينَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَ"

"سفیان ثوری کوفی نے عاصم بن کلیب کوفی کے واسطے سے، انھوں نے اپنے والد کلیب بن شہاب کوفی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا، پھر جب تکبیر (رکوع کے لیے) کہی تب بھی رفع الیدین کیا، پھر جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہا (یعنی رکوع سے اٹھے) تب بھی رفع الیدین کیا۔"[1]

وکیع بن جراح رحمہ اللہ کی روایت:

امام ابوداود رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

"حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَن شَرِيكٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: أَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيتُ أَصحَابَهُ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم فِي ثِيَابِهِم فِي الصَّلَاةِ"

"ہمیں وکیع بن جراح کوفی نے شریک بن عبداللہ کوفی کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے عاصم بن

---

[1] مصنف عبدالرزاق: 68/2، حدیث، 2522.

کلیب کوفی سے، انھوں نے علقمہ بن وائل کوفی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَیں موسم سرما میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے کپڑوں (چادروں) کے اندر ہی رفع الیدین کرتے تھے۔'' [1]

[1] سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، ح، 729 ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

[بصری و مدنی سند]

[78] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبِی بكرٍ المُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ عَن عُبَیدِاللَّهِ ❶ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللَّهِ عَن أَبِیهِ عَنِ ❷ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا دَخَلَ فِی الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَركَعَ وَ یَرفَعُ ❸ رَأسَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَینِ یَرفَعُ یَدَیهِ فِی ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَانَ عَبدُاللَّهِ یَفعَلُهُ.

ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معتمر بن سلیمان بصری نے بیان کیا، انھوں نے عبیداللہ بن عمر العمری مدنی سے، انھوں نے محمد بن مسلم ابن شہاب زہری مدنی سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ مدنی کے واسطے روایت کیا ہے کہ ان کے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رکوع کرتے اور (رکوع سے) سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے، تو ان سب مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ❹

[79] حَدَّثَنَا قُتَیبَةُ حَدَّثَنَا هُشَیمٌ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا رَكَعَ یَرفَعُ یَدَیهِ ❺ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

---

❶ مخطوطہ میں "مَعْمَرٌ عَن عَبدِاللّٰہِ" ہے جو کہ خطا ہے، درست وہی ہے جو ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کر دیا ہے۔

❷ مخطوطہ میں "عَن" کی جگہ "أَنّ" ہے جو کہ خطا ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

❹ صحیح(ن)۔ صحیح(ز)۔ صحیح(ش)۔ صحیح(ع)۔ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین إذاقام من الرکعتین، حدیث، 739 ۔ سنن أبي داؤد، کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حدیث، 741 ۔ صحیح إبن حبان: 197/5، حدیث، 1877 ۔ شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے۔

❺ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ" کی بجائے "إِذَا استَفتَحَ" اور "یَرفَعُ یَدَیهِ" کی بجائے "رَفَعَ یَدَیهِ" ہے۔

ہمیں قتیبہ بن سعید بلخی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ہشیم بن بشیر بغدادی نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن مسلم ابن شہاب زہری مدنی سے روایت کیا، انھوں نے سالم بن عبداللہ مدنی کے واسطے سے بیان کیا کہ ان کے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

[80] حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِی اللَّيثُ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ أَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرفَعُ يَدَيهِ ❷ حَتَّى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنكِبَيهِ وَ إِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَ بَعدَ مَا يَرفَعُ ❸ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

ہمیں عبداللہ بن صالح مصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے لیث بن سعد مصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عقیل نے ابن شہاب زہری مدنی کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ مدنی نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ بلند (رفع الیدین) کیا کرتے تھے حتیٰ کہ انھیں کندھوں کے برابر لے آتے۔ ❹

[81] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ حَوشَبٍ حَدَّثَنَا عَبدُالوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيدُاللّٰهِ ❺ عَن

---

❶ صحیح (ز)۔ ہشیم بن بشیر کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے (ش)۔ لیکن اس روایت کے متعدد، صحیح الاسناد شواہد موجود ہیں، جن کی بنا پر یہ حدیث قابل حجت اور صحیح ہے۔ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة، و باب رفع الیدین إذا رکع واذا رفع، حدیث، 725، 736۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث، 390۔

❷ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَرفَعُ" کی بجائے "رَفَعَ" ہے۔

❹ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔ یہ روایت صحیح ترین اسناد کے ساتھ دیگر مصادر میں موجود ہے۔ دیکھیے: صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة، و باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع، حدیث، 735، 736۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث، 390۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حدیث، 741۔

❺ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰه" ہے جو غلط ہے۔ درست "عبید اللّٰه" ہے۔ اس سے مراد: عبیداللہ بن عمر العمری ہیں۔ جو ثقہ راوی ہیں۔ انھوں نے دو اسناد کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔ ایک یہی سند ہے، اس میں "عن نافع عن ابن عمر . ." کی سند سے بیان کی ہے۔ اور دوسری سند میں "عن الزهری عن سالم . ." ہے۔ جس کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے اگلی سطور میں اشارہ کیا ہے۔

نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہُ کَانَ یَرفَعُ یَدَیہِ إِذَا دَخَلَ فِی الصَّلاۃِ وَ إِذَا رَکَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ ❶ لِمَن حَمِدَہُ، وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّکعَتَینِ یَرفَعُھُمَا .

ہمیں محمد بن عبداللہ بن حوشب کوفی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید بصری نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر العمری مدنی نے بیان کیا، انھوں نے نافع مدنی کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) اور جب دو رکعتوں سے (تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

[82] وَعَنِ الزُّھرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَہُ۔

اور ابن شہاب زہری مدنی سے بھی منقول ہے کہ انھوں نے سالم بن عبداللہ مدنی سے روایت کیا، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (گذشتہ حدیث کی) طرح روایت کیا ہے۔ ❸

---

❶ مخطوطہ میں لفظ "اللّٰہُ" ساقط ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔ شیخ احمد الشریف نے اس روایت کی سند میں نافع سے قبل عبید اللہ کی بجائے، عبداللہ (بن عمر بن حفص بن عاصم) ذکر کیا ہے جسے ضعیف قرار دیتے ہوئے اس سند کو ضعیف کہا ہے۔ جبکہ علامہ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ اور حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے یہاں عبید اللہ بن عمر العمری کو ذکر کیا ہے۔ اور یہی درست ہے۔ دیگر مصادر میں بھی اس سند میں عبید اللہ ہی مذکور ہے۔ دیکھئے: رفع الیدین فی الصلاۃ، بھامشہ جلاء العینین: ص 131 (طبع دارابن حزم بیروت)۔ اس حدیث کی مزید تخریج کے لیے دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب رفع الیدین إذاقام من الرکعتین، وباب رفع الیدین فی التکبیرۃ، و باب رفع الیدین إذا رکع وإذا رفع، حدیث 735، 736، 739۔ سنن أبي داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث، 741 - صحیح ابن حبان: 197/5، حدیث، 1877۔ شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

❸ مصنف عبدالرزاق: 67/2، حدیث، 2519.

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبیداللہ بن عمر العمری مدنی کی دو احادیث بیان کی ہیں، ان میں سے ایک مکمل ذکر کردی اور دوسری کی طرف اشارہ کردیا۔ جو مکمل ذکر کی ہے اسے عبیداللہ العمری نے نافع کے واسطے سے روایت کیا ہے اور جس حدیث کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے اسے عبیداللہ العمری نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔ وہ حدیث (سند ومتن) حسب ذیل ہے:

”عَـن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ إِلَـى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يَكُونَا حِذوَ مَنكِبَيهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَهُمَا فَإِذَا رَفَعَ رَأسَـهُ مِـنَ الـرَّكـعَةِ رَفَعَهُمَا ، وَإِذَا قَامَ مِن مَثنَى رَفَعَهُمَا وَلَا يَفعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ، قَالَ:ثُمَّ يُخبِرُهُم أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفعَلُهُ“

”عبیداللہ بن عمر العمری المدنی نے ابن شہاب زہری مدنی کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے کہا: سالم بن عبداللہ مدنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے تب بھی رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تب بھی رفع الیدین کرتے، البتہ سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ پھر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔“ [1]

ان دونوں احادیث کو یہاں اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ ان میں چار مقامات کا رفع الیدین بیان ہوا ہے اور سجدوں میں رفع الیدین کی نفی واضح الفاظ میں مذکور ہے۔

---

[1] مصنف عبدالرزاق: 67/2 ، حدیث ، 2519۔ اس حدیث کی سند میں ”عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ . . . ہے، جبکہ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں ”عبیداللہ بن عمر عن ابن شهاب . . . “ درست ہے۔ مراد ہے: عبیداللہ بن عمر العمری المدنی۔ [رفع الیدین للبخاری بهامشه جلاء العینین ، ص ، 131 (حواشی)]

سجدوں میں رفع الیدین کا ذکر اور اس کا جواب

[83] وَزَادَ وَكِيعٌ...... عَنِ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ...... أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ.

قَالَ البُخَارِيُّ: وَالمَحفُوظُ مَا رَوَى عُبَيدُاللّٰهِ ❶ وَأَيُّوبُ وَ مَالِكٌ وَابنُ جُرَيجٍ وَاللَّيثُ وَعِدَّةٌ مِن أَهلِ الحِجَازِ وَ أَهلِ العِرَاقِ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ فِي رَفعِ الأَيدِي عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

وکیع بن جراح کوفی نے؛ عبداللہ بن عمر العمری مدنی، (عن) نافع، (عن) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (عن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم...کی سند سے بیان کردی روایت میں یہ الفاظ اضافی بیان کیے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محفوظ روایت وہ ہے جسے عبیداللہ العمری، ایوب سختیانی، مالک بن انس، ابن جریج، لیث بن سعد اور حجاز وعراق کے متعدد علماء نے نافع سے روایت کیا ہے اور انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے؛ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ❸

وضاحت

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک اشکال دور کرنے کے لیے بیان کیا ہے۔ یعنی: گذشتہ دونوں حدیثیں عبیداللہ بن عمر العمری کی سند سے مروی ہیں جن میں سے ایک نافع کے واسطے سے اور دوسری سالم کے واسطے سے مروی ہے۔ ان دونوں میں سجدوں کے رفع الیدین کی نفی ہے۔ ان کے مقابلے میں اگر وکیع بن جراح کی

---

❶ مخطوطہ میں "عبداللّٰہ" ہے جو کہ خطا ہے۔

❷ ضعیف، یہ متن وکیع سے باسند متصل نہیں ملا۔ البتہ مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے، وہاں اس کی سند حسن ہے (ز)۔

❸ صحیح (ش).

بیان کردہ عبداللہ بن عمر العمری (عبیداللہ بن عمر العمری کے بھائی) کی روایت بواسطہ نافع؛ میں سجدوں کے ساتھ رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ عبداللہ بن عمر العمری کی روایت میں ہیں، جبکہ دیگر بے شمار محدثین نے اس روایت کو بواسطہ نافع بیان کیا ہے، ان میں کسی نے سجدوں کے ساتھ رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ بعض کی روایت میں واضح طور پر سجدوں میں رفع الیدین کی نفی مذکور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے وکیع کی بیان کردہ عبداللہ بن عمر العمری کی روایت کے مقابل ان کے بھائی عبیداللہ بن عمر العمری کی روایت کو محفوظ قرار دیا ہے۔ کیونکہ عبیداللہ کی روایت کے متن کی تائید دیگر متعدد محدثین کی روایات سے ہوتی ہے۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے جن محدثین کے اسماء ذکر کیے ہیں ان کی روایات اسی کتاب میں درج ذیل مقامات پر موجود ہیں:

	محدث	روایت نمبر
1	عبیداللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ	81،53
2	ایوب سختیانی رحمہ اللہ	56
3	مالک بن انس رحمہ اللہ	75
4	ابن جریج رحمہ اللہ	40
5	لیث بن سعد رحمہ اللہ	55،35
6	حجاز و عراق کے علماء	68 کے بعد

[اگر یہ روایت صحیح بھی ہوتو...!]

وَلَو صَحَّ حَدِيثُ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ لَم يَكُن مُخَالِفًا لِلأَوَّلِ لِأَنَّ أُولَئِكَ قَالُوا: إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ فَلَو ثَبَتَ استَعمَلنَا [1] كِلَيهِمَا وَلَيسَ هَذَا مِنَ الخِلَافِ الَّذِي يُخَالِفُ بَعضُهُم بَعضًا لِأَنَّ هَذِهِ زِيَادَةٌ فِي الفِعلِ وَالزِّيَادَةُ مَقبُولَةٌ إِذَا ثَبَتَتْ۔

اگر عبداللہ بن عمر العمری کی حدیث؛ جو انھوں نے نافع، (عن) سیدنا ابن عمر... (کی سند سے) روایت کی ہے۔ صحیح بھی ہوتی تو یہ پہلی (یعنی: عبیداللہ بن عمر العمری کی بیان کردہ) روایت کے مخالف نہیں تھی۔ کیونکہ ان تمام (پچھلی سطور میں مذکور محدثین) نے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع الیدین کرتے)۔ اگر یہ ثابت بھی ہوتا، تو ہم نے تو دونوں (روایتوں) پر عمل کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ جس میں کوئی (راوی) دوسرے کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ تو فعل (عمل) میں اضافے کا ذکر ہے۔ اور اضافہ جب ثابت ہو تو قابل قبول ہوتا ہے۔

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر العمری کی روایت کے مقابل عبیداللہ العمری کی روایت کو محفوظ قرار دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں روایتیں قابل قبول ہیں، لیکن ان میں سے عبیداللہ کی روایت زیادہ معتبر ہے، کیونکہ اس کے راوی زیادہ معتبر اور اس کی اسناد کثیر ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر العمری کی روایت کو واضح الفاظ میں مردود قرار نہیں دیا، بلکہ فرمایا ہے کہ دیگر محدثین کی بیان کردہ روایت میں سجدوں کا ذکر نہیں۔ عبداللہ العمری کی روایت میں دیگر محدثین کے مقابل؛ سجدوں کے رفع الیدین کا ذکر، اضافی ہے۔ جسے اسی صورت میں قبول کیا جا سکتا ہے کہ جب وہ صحیح سند سے ثابت ہو۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جن روایات میں سجدے کا ذکر نہیں وہ روایات صحیح ہیں۔ لہٰذا سجدے کا رفع الیدین ثابت و درست نہیں ہے۔

---

[1] مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث اور دار ارقم کے نسخہ میں "لااستَعمَلنَا" ہے۔

نماز کے علاوہ ہاتھ اٹھانے کے مقامات

سات مقامات پر ہاتھ اٹھانے کی حدیث

[84] وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . . .
وَعَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ الحَكَمِ عَن مِقسَمٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا تُرفَعُ ❶ الأَيدِي إِلَّا فِي سَبعَةِ مَوَاطِنَ: فِي افتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَ استِقبَالِ الكَعبَةِ❷ وَعَلَى الصَّفَا وَالمَروَةِ وَ بِعَرَفَاتٍ وَ بِجَمعٍ وَفِي المَقَامَينِ وَعِندَ الجَمرَتَينِ .

اور وکیع بن جراح کوفی نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور (دوسری سند میں) محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ انھوں نے حکم بن عتیبہ کوفی سے، انھوں نے مقسم بن بجرہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز کے آغاز میں۔ کعبہ کے سامنے۔ صفا اور مروہ پر۔ عرفات میں۔ مزدلفہ میں۔ مقامین پر اور (پہلے) دو جمروں کے پاس۔❸

---

❶ المطبعة الخيرية ، دارالحديث، مطبع محمدی ، مطبع صديقی ، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لا يَرفَعُ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ استِقبَالِ القِبْلَةِ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ والی سند صحیح اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ والی سند حسن ہے۔ (ش)۔ یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ المعجم الكبير ، للطبرانی: 385/11، حدیث ، 12032۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا صحیح نہیں، بلکہ درست بات یہ ہے کہ یہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف روایت ہے۔ [المنار المنيف في الصحيح و الضعيف ، لابن القيم: ص ، 138]

وضاحت

بعض روایات میں ''مقامَین'' کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ ''مقامین'' سے مراد: عرفات اور مزدلفہ ہیں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں مذکور ہے:

"لَا تُرفَعُ الأَيدِي إِلَّا فِي سَبعَةِ مَوَاطِنَ: إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَأَى البَيتَ وَعَلَى الصَّفَا وَالمَروَةِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي جَمعٍ وَعِندَ الجِمَارِ"

''صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ جب نماز شروع کی جائے، جب بیت اللہ کو دیکھا جائے، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور جمرات کے پاس۔''[1]

ایک روایت میں صفا اور مروہ کو ایک ہی شمار کیا گیا ہے اور اس میں ساتویں نمبر پر ہے:

((عَلَى المَيِّت)) ''میت کے پاس''[2]

مذکورہ حدیث میں ہاتھ اٹھانے کی دو قسموں کا ذکر ہے:

① ...نماز میں رفع الیدین کرنا، جس کا طریقہ یہ ہے کہ نمازی قبلہ رخ کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھائے (بلند کرے) کہ اس کے ہاتھ اس کے کندھوں یا کانوں کے برابر آجائیں۔ یا ہاتھوں کی انگلیاں کانوں کی لوؤں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر تک آجائیں۔

② ...باقی چھے مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا طریقہ نماز میں ہاتھ اٹھانے سے مختلف ہے۔ وہاں ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے ہاتھ بلند کیے جاتے ہیں، یعنی: جو دعا کرنے کا معروف طریقہ ہے۔

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة: 214/1، حديث، 2450 ـ شرح معاني الآثار، للطحاوي: 176/2، حديث: 3821ـ المعجم الأوسط، للطبراني: 192/2، حديث، 1688ـ صحيح ابن خزيمة: 209/4، حديث، 2703.

[2] المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: 391/6، حديث، 1201ـ علامہ محمد مصطفیٰ الاعظمی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

[سات مقامات والی روایت کا جائزہ]

[85] قَالَ عَلِيٌّ بنُ مُسهِرٍ وَالمُحَارِبِيُّ ❶ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ الحَكَمِ عَن مِقسَمٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.
وَقَالَ شُعبَةُ إِنَّ الحَكَمَ لَم يَسمَع مِن مِقسَمٍ إِلَّا أَربَعَةَ أَحَادِيثَ لَيسَ فِيهَا هٰذَا الحَدِيثُ۔ وَلَيسَ هٰذَا مِنَ المَحفُوظِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ أَصحَابَ نَافِعٍ خَالَفُوا، وَحَدِيثُ الحَكَمِ عَن مِقسَمٍ مُرسَلٌ.

علی بن مسہر کوفی اور غیلان بن جامع محاربی کوفی نے بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کوفی کے واسطے سے روایت کیا ہے، انھوں نے حکم بن عتیبہ سے، انھوں نے مقسم بن بجرہ سے، انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکورہ حدیث) روایت کی ہے۔ ❷

شعبہ بن حجاج کہتے ہیں: حکم بن عتیبہ نے مقسم سے صرف چار احادیث سنی ہیں۔ اور یہ (سات مقامات والی) حدیث ان میں نہیں ہے۔ ❸ اور یہ (حدیث) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ (ثابت) نہیں ہے۔ کیونکہ نافع کے دیگر شاگردوں نے اس (محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ) کی مخالفت کی ہے۔ اور حکم کی مقسم سے روایت، مرسل ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَالبُخَارِيُّ" ہے۔ جبکہ دارارقم کے نسخہ میں "وَالمُحَارِبِي" اور "وَالبُخَارِي" میں سے کوئی بھی مذکور نہیں، بلکہ ساقط ہے۔

❷ ضعیف (ز)۔ حسن (ش)۔ اس روایت کی سند میں بھی (ضعیف راوی) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ہے۔

❸ تهذيب الكمال، للمزی: 462/28۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: حکم کی مقسم سے روایت کردہ صرف چار احادیث ہیں۔ [العلل و معرفة الرجال، لاحمدبن حنبل: 536/1] مذکورہ روایت ان میں سے نہیں ہے۔

[اگر یہ روایت ثابت بھی ہوتو......!]

وَقَد رَوَی طَاوسٌ وَ أبُوجَمْرَةَ ❶ وَعَطَاءٌ أَنَّهُم رَأُوا ابنَ عَبَّاسٍ رَفَعَ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ ابنَ أَبِی لَيلَى لَو صَحَّ قَولُهُ تُرفَعُ الأَيدِی فِی سَبعَةِ مَوَاطِنَ لَم يَقُل فِی حَدِيثِ وَكِيعٍ لَا تُرفَعُ ❷ إِلَّا فِی هَذِهِ المَوَاطِنِ۔فَتُرفَعُ فِی هَذِهِ المَوَاطِنِ وَعِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ حَتَّى تُستَعمَلَ ❸ هَذِهِ الأَحَادِيثُ كُلُّهَا،

وَهَذَا لَيسَ مِنَ التَّضَادِ وَقَد قَالَ هٰؤُلَاءِ: إِنَّ الأَيدِی تَرفَعُ فِی تَكبِيرَاتِ العِيدَينِ ❹: الفِطرِ وَالأَضحَی، هُنَّ ❺ أَربَعَ عَشرَةَ تَكبِيرَةً فِی قَولِهِم، وَلَيسَ هَذَا فِی حَدِيثِ ابنِ أَبِی لَيلَى۔

وَهَذَا يَدُلُّ أَنَّهُم لَم يَعتَمِدُوا عَلَى حَدِيثِ ابنَ أَبِی لَيلَى ❻ قَالَ بَعضُ الكُوفِيِّينَ: يَرفَعُ يَدَيهِ فِی تَكبِيرَةِ الجَنَازَةِ وَهِیَ أَربَعُ تَكبِيرَاتٍ وَهٰذِهِ كُلُّهَا زِيَادَةٌ عَلَى ابنِ أَبِی لَيلَى۔ وَقَد رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن غَيرِ وَجهٍ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ ❼ فِی سِوَی هَذِهِ السَّبعَةِ۔

طاوس، ابوجمرہ اور عطاء نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کے

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ اور دارالحدیث کے مطبوعہ نسخہ میں "أَبُو حَمزَةَ" ہے جو کہ خطا ہے۔ دراصل: یہ نصر بن عمران البصری ہیں۔

❷ مخطوطہ میں "لَو صَحّ" کی بجائے "أو ضَحَ" ہے، جو کہ خطا ہے۔ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "قَولُه" نہیں ہے۔ اور اس میں عبارت اس طرح ہے: "لَو صَحَّ يَرْفَعُ يَدَيهِ فِی سَبْعَةِ مَوَاطِنَ لَمْ يَقُل فِی حَدِيثِ وَكِيعٍ لَا يَرْفَعُ . . "۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "لا يَرْفَعُ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يُستَعمَلَ" ہے۔

❹ مخطوطہ میں "العِيدَينِ" مذکور نہیں ہے اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَهِیَ" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَهَذَا يَدُلُّ أَنَّهُم لَم يَعتَمِدُوا عَلَى حَدِيثِ ابنَ أَبِی لَيلَى" ساقط ہے۔ اور اس کی جگہ "وَ" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں اس کی جگہ "وَقَد" ہے۔

❼ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ" نہیں ہے۔

وقت اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ ❶ اس کے ساتھ یہ بھی (قابل غور) ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث، یعنی اس کا یہ کہنا کہ صرف سات مقامات پر ہی ہاتھ اٹھائے جائیں، اگر صحیح ہو۔ تو اس نے وکیع کی حدیث میں تو یہ ذکر نہیں کیا کہ صرف انہی مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ لہٰذا ان مقامات پر اور رکوع کرتے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھا کر ہاتھ اٹھائے جائیں تو اُن تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

یہ کوئی تضاد نہیں ہے۔ انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ صرف عیدین: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی تکبیرات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ جو کہ انہی کے بقول چودہ تکبیرات ہیں۔ حالانکہ یہ (تکبیرات عیدین کا رفع الیدین) ابن ابی لیلیٰ کی حدیث میں نہیں ہے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث پر بھی اعتماد نہیں کیا۔ بعض کوفیوں نے کہا ہے: جنازے کی تکبیرات پر بھی رفع الیدین کیا جائے۔ جو کہ چار تکبیرات ہیں۔ اور یہ سب ابن ابی لیلیٰ کی حدیث پر اضافہ ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ سے بھی متعدد اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ان سات مقامات کے علاوہ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

---

❶ اس سند کے ساتھ یہ روایت صحیح ہے (ش)۔

نماز استسقاء میں ہاتھ اٹھانا

[86] حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن ثَابِتٍ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الِاستِسقَاءِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انھوں نے ثابت سے انھوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء (طلب بارش کی نماز) میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ [1]

وضاحت

اس حدیث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اگر گذشتہ حدیث سے استدلال کر کے صرف سات مقامات پر ہی ہاتھ اٹھانے کو جائز قرار دینا ہے تو پھر نماز استسقاء میں (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانے کو بھی ترک کرنا ہوگا۔

لہٰذا صرف؛ سات مقامات پر ہاتھ اٹھانے کی روایت کے پیش نظر، دیگر مقامات پر ہاتھ اٹھانے، بالخصوص رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین کرنے سے منع کرنا کسی طور بھی عقل مندی اور علمی دانش نہیں ہے۔

---

[1] صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح مسلم:کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث: 895۔ مسند أحمد بن حنبل: 153/3، ح:12576، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی سند مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

[87] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَن سِمَاكِ بنِ حَربٍ عَن عِكرِمَةَ عَن عَائِشَةَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنهَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: يَدعُو رَافِعًا يَدَيهِ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبنِي أَيَّمَا رَجُلٍ مِنَ المُؤمِنِينَ آذَيتُهُ أَو ❶ شَتَمتُهُ فَلَا تُعَاقِبنِي فِيهِ۔

ہمیں مسدد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابوعوانہ نے بیان کیا، انھوں نے سماک بن حرب سے، انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، سماک کا خیال ہے کہ عکرمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں انسان ہوں، مومنوں میں سے کسی بھی شخص کو اگر مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو (اے اللہ!) مجھے اس میں سزا نہ دینا۔ یا میں نے کسی کو برا بھلا کہا ہے تو (اے اللہ)، مجھے اس میں سزا نہ دینا۔ ❷

[88] حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن أَبِي الزِّنَادِ ❸ عَنِ الأَعرَجِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: استَقبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ❹ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ القِبلَةَ وَتَهَيَّأَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهدِ دَوسًا وَأتِ بِهِم۔

ہمیں علی بن مدینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے ابوزناد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کیا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعا کرنے کے لیے تیار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور فرمایا: اے اللہ! دوس (قبیلہ) کو

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أو" کی جگہ "وَ" ہے۔

❷ ضعيف(ز)۔ ضعيف(ش)۔ مسند أحمد بن حنبل: 133/6، حديث:25060، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند إسحاق بن راهويه: 627/3، حديث:1204۔ مسند أبی يعلى: 78/8، حديث:4606، قال حسين سليم أسد: اسناده ضعيف .

❸ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی، مطبع صديقی کے نسخہ میں "عن بن أبی الزناد" ہے۔ جو غلط ہے۔

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "النَّبِيُّ" ہے۔

ہدایت عطا فرما، اور انھیں (میرے پاس) لے آ۔ ❶

[89] حَدَّثَنَا أَبُو النُّعمان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَن أَبِي الزُّبَيرِ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ ❷ أَنَّ الطُّفَيلَ بنَ عَمرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: هَل لَكَ فِي حِصنٍ وَمَنَعَةِ حِصنِ دَوسٍ۔ فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَخَرَ ❸ اللّٰهُ لِلأَنصَارِ۔ وَهَاجَرَ الطُّفَيلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِن قَومِهِ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ ❹ فَجَاءَ إِلَى قَرن، فَأَخَذَ مِشقَصًا ❺ فَقَطَعَ وَدَجَيهِ ❻ فَمَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيلُ فِي المَنَامِ فَقَالَ مَا فَعَلَ ❼ اللّٰهُ بِكَ قَالَ غَفَرَ لِي بِهِجرَتِي ❽ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ: مَا شَأنُ يَدَيكَ قَالَ: قِيلَ إِنَّا لَن نُصلِحَ مِنكَ مَاأَفسَدتَ ❾ مِن نَفسِكِ۔ فَقَصَّهَا الطُّفَيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، وَلِيَدَيهِ فَاغفِر۔ فَرَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں ابونعمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حجاج الصواف نے بیان کیا، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا آپ کو دوس کے قلعہ اور اس کے دفاعی نظام کی ضرورت ہے؟ (یعنی: دوس قبیلہ اپنے دفاعی نظام میں بہت مضبوط ہے، کیا آپ اس قبیلہ میں رہائش اختیار کرنا پسند فرمائیں گے؟) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انصار کو عطا کر رکھا تھا، اس کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آ گئے، ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ وہ شخص (مدینہ آکر) بیمار ہو گیا۔ وہ ایک ترکش

---

❶ صحیح(ز)۔ صحیح(ش)۔ صحيح البخاری: كتاب المغازی، باب قصة دوس و الطفيل بن عمرو الدوسی، ح:3492۔ صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار و اسم و جهينة، ح:2524.

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عن جابر عن عبداللّٰه" ہے، جو کہ غلط ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ذَكَرَ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الرَّجُلُ" ساقط ہے۔

❺ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "شقصًا" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "ودجه" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ووجيه" ہے۔

❼ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ما فعال" ہے۔

❽ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "بِهِجرَتِه" ہے جو درست نہیں ہے۔

❾ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَافَسَدتَ" ہے۔

کے پاس آیا اور تیر کا پھل لے کر (اس سے) اپنی رگ کاٹ لی، اور مر گیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا، تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے مجھے (اللہ تعالیٰ نے) معاف کر دیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھارے ہاتھ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا ہے کہ جسے تم نے خود خراب کیا ہے اسے ہم درست نہیں کریں گے۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کر دے۔ ❶

[90] حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ حَدَّثَنَا ❷ عَبدُالعَزِيزِ بنُ مُحَمَّدٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ أَبِي عَلقَمَةَ عَن أُمِّهِ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، أَنَّهَا قَالَت: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيلَةٍ، فَأَرسَلتُ بَرِيرَةَ فِي أَثَرِهِ لِتَنظُرَ أَينَ يَذهَبُ. فَسَلَكَ نَحوَ بَقِيعِ الغَرقَدِ ❸ فَوَقَفَ فِي أَدنَى البَقِيعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ. ثُمَّ انصَرَفَ فَرَجَعَت بَرِيرَةُ فَأَخبَرَتنِي، فَلَمَّا أَصبَحتُ سَأَلتُهُ فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ❹ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) أَينَ خَرَجتَ اللَّيلَةَ؟ قَالَ: بُعِثتُ إِلَى أَهلِ البَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيهِم.

ہمیں قتیبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے، انھوں نے اپنی والدہ محترمہ (مرجانہ) سے روایت کیا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے، تو میں نے بریرہ (خادمہ) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا، تاکہ وہ دیکھے کہ

❶ صحيح (ز)۔ ضعيف (ش)۔ صحيح مسلم: كتاب الايمان، باب الدليل على ان قاتل نفسه لا يكفر، ح: 116- مسند أحمد بن حنبل: 370/3، ح: 15024- (مسند احمد کی تعلیق میں شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔) السنن الكبرىٰ للبيهقي: 31/8، ح: 15835- مسند أبي يعلى: 126/4، حديث: 2175- امام ابویعلی موصلی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ابوزبیر کی سند سے ہی بیان کیا ہے، اور مسند کے محقق شیخ سلیم حسین اسد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اس سند کے تمام راوی ابراہیم بن عبداللہ الہروی کے علاوہ اس سند کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ لہٰذا مترجم عرض کرتا ہے: چونکہ اس روایت کے دیگر طرق صحیح ہیں، لہٰذا شیخ احمد الشریف کا اس روایت کو ضعیف کہنا درست نہیں ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی اور دار ارقم کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" کی بجائے "عَن" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "نَحو" کی بجائے "نحن" ہے، جو غلط ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَسَلَكَ إِلَى البَقِيعِ، بَقِيعِ الغَرقَدِ" ہے۔ دار ارقم کے نسخہ میں "بَقِيع" معرف باللام یعنی "البَقِيع" ہے۔ دار الحدیث کے نسخہ میں "فَسَلَكَ إِلَى نحو البَقِيعِ، بَقِيعِ الغَرقَدِ" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں "فَسَلَكَ نَحوَ البَقِيعِ الغَرقَدِ" ہے۔

❹ مخطوطہ میں لفظ "اللَّهِ" ساقط ہے۔

آپ ﷺ کہاں جاتے ہیں؟ آپ ﷺ بقیع (قبرستان) کی طرف چلتے گئے۔ آپ ﷺ قبرستان کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ پھر ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے۔ بریرہ بھی واپس آئی اور مجھے خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ رات کہاں چلے گئے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا، کہ میں ان کے لیے دعا کروں۔ [1]

[91] حَدَّثَنَا مُسلِمٌ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن عَبدِرَبِّهِ بنِ سَعِيدٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ إِبرَاهِيمَ التَّيمِيِّ قَالَ: أَخبَرَنِي مَن رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَدعُو عِندَ أَحجَارِ الزَّيتِ بَاسِطًا كَفَّيهِ۔

ہمیں مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے عبدربہ بن سعید کے واسطے سے روایت کیا کہ محمد بن ابراہیم تیمی کہتے ہیں: مجھے اس شخص نے بتایا ہے، [2] جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ احجار زیت [3] کے قریب اپنی ہتھیلیاں پھیلائے دعا کر رہے تھے۔ [4]

[92] حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِيدِ حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ هُوَ ابنُ عَبدِ المَلِكِ عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيكَةَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَت: رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيهِ حَتَّى بَدَا ضَبعَاهُ يَدعُو بِهِنَّ لِعُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ۔ [5]

---

[1] ضعیف(ن)۔ حسن(ز)۔حسن(ش)۔ سنن النسائی: کتاب الجنائز، باب الأمر بالإستغفار للمؤمنین، ح: 2038 ۔ مسند احمد بن حنبل: 92/6، ح: 24656۔ شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

[2] محمد بن ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے اس شخصیت نے بیان کی، جس نے خود رسول اللہ ﷺ کو دعا کرتے دیکھا تھا۔ یعنی محمد بن ابراہیم تیمی نے صحابی سے ہی یہ واقعہ سنا تھا لیکن اس صحابی کا نام ذکر نہیں کیا۔ دیگر اسناد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے والے صحابی: سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ جو آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ [معجم الصحابة، لأبی القاسم البغوی: 209/1۔ تهذیب الکمال فی اسماء الرجال، للمزی: 393,212/22.273/2]

[3] احجارالزیت، مدینہ منورہ میں زوراء کے قریب، مسجد نبوی کی مغربی جانب، ایک مقام کا نام ہے۔ جہاں اوائل اسلام میں مارکیٹ (منڈی) تھی۔ اس مقام پر رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے۔ [المعالم الأثیرة فی السنة والسیرة: ص، 20 ۔ تألیف: محمد بن محمد حسن شُرَّاب]

[4] صحیح(ن)۔صحیح(ز)۔ صحیح(ش)۔ صحیح(ع)۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، حدیث:1172۔ مصنف ابن ابی شیبة: 416/2، حدیث:945۔

[5] المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّى بَدَا ضَبعَيه يَدعُو فَرد عُثمَان" ہے۔

ہمیں یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالحمید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالملک کے بیٹے اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ کے واسطے سے روایت کیا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اس قدر ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، کہ (آستین ہٹ جانے کی وجہ سے) آپ کے بازو نظر آنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے۔ ❶

[93] حَدَّثَنَا أَبُونُعَيمٍ حَدَّثَنَا الفُضَيلُ بنُ مَرزُوقٍ ❷ عَن عَدِيِّ بنِ ثَابِتٍ عَن أَبِي حَازِمٍ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشعَثَ أَغبَرَ يَمُدُّ يَدَيهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ ، وَ ❸ مَطعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشرَبُهُ حَرَامٌ ❹ وَ مَلبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالحَرَامِ فَأَنَّى يُستَجَابُ لِذٰلِكَ۔

ہمیں ابونعیم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا، انھوں نے عدی سے، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے ابوحازم کے واسطے سے روایت کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا تذکرہ کیا، جس نے طویل سفر طے کیا، اس کے بال بکھرے ہوئے اور اس (کے لباس) پر گرد پڑی ہوئی، وہ اللہ کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے (اور کہتا ہے): اے میرے رب، اے میرے رب (میری دعا قبول کر لے)۔ جبکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور وہ حرام ہی سے پلا ہے ❺ تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ ❻

[94] أَخبَرَنَا مُسلِمٌ أَنبَأَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ دَاوُدَ عَن نُعَيمِ بنِ حَكِيمٍ عَن أَبِي مَريَمَ عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: رَأَيتُ امرَأَةَ الوَلِيدِ جَاءَت إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، تَشكُو

❶ ضعیف (ز)۔ حسن (ش)۔ فضائل الصحابة، لإبن حنبل: 509/1، ح: 832، تحقیق: وصی الله محمد عباس.

❷ المكتبة الظاهرية کے مخطوط، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، المطبعة الخيرية اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الفضل بن مرزوق" ہے۔ جو غلط ہے۔ جبکہ دار ابن حزم اور دار ارقم کے نسخہ میں "الفضيل بن مرزوق" ہے، جو درست ہے۔ یہ ابوعبدالرحمٰن فضیل بن مرزوق الرقاشی الکوفی، ثقہ راوی ہیں۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "وَ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "حَرَام" کی بجائے "حرم" لکھا ہے، جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

❺ یعنی حرام کمائی سے اس کا جسم پروان چڑھا، اس کی پرورش حرام کمائی سے ہوئی۔

❻ حسن (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ حدیث "حسن" ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحيح مسلم: كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، ح: 1015۔ سنن الترمذی: ابواب التفسير، باب ومن سورة البقرة، ح: 2989.

إِلَيهِ زَوجَهَا؛ أَنَّهُ يَضرِبُهَا۔ فَقَالَ لَهَا: اذهَبِي فَقُولِي ❶ لَهُ: كَيتَ وَ كَيتَ۔ فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ ❷ عَادَ يَضرِبُنِي۔ فَقَالَ لَهَا: اذهَبِي فَقُولِي ❸ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ، يَقُولُ لَكَ۔ فَذَهَبَتْ ثُمَّ عَادَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ يَضرِبُنِي فَقَالَ: اذهَبِي فَقُولِي ❹ لَهُ كَيتَ وَكَيتَ۔ فَقَالَتْ: إِنَّهُ ❺ يَضرِبُنِي فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ❻ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، يَدَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِالوَلِيدِ۔

ہمیں مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن داوٗد نے بیان کیا، انھوں نے نعیم بن حکیم سے، انھوں نے ابومریم سے روایت کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ولید بن عقبہ کی بیوی کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ کے سامنے اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی، کہ وہ اسے مارتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے یہ، یہ بات کہو۔ وہ گئی، پھر واپس آ کر کہنے لگی: اس نے پھر مجھے مارا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے کہا: جاؤ اور اسے کہو: یہ تمھارے لیے نبی (ﷺ) کی طرف سے پیغام ہے (کہ مارنے سے باز آ جاؤ)۔ وہ پھر چلی گئی، پھر واپس آئی اور کہا: اس نے مجھے پھر مارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے یہ، یہ بات کہو۔ اس نے کہا: وہ مجھے پھر بھی مارتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ولید کو پکڑ لے۔ ❼

[95] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سَلَامٍ أَنبَأَنَا ❽ إِسمَاعِيلُ بنُ جَعفَرٍ عَن حُمَيدٍ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: قَحَطَ المَطَرُ عَامًا۔ فَقَامَ بَعضُ المُسلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومَ

---

❶ المطبعہ الخیریہ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "فَتَقول" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَتَقولِی" ہے۔

❷ المطبعہ الخیریۃ، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إنّه" کی بجائے "لَهُ" ہے۔

❸ المطبعہ الخیریہ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "فَتَقُول" ہے۔ مقبول العام کے نسخہ میں "فَتَقُولِی" ہے۔

❹ المطبعۃ الخیریۃ اور دارارقم کے نسخہ میں "فَتَقُول" اور مطبع مقبول العام اور دارالحدیث کے نسخہ میں "فَتَقُولِی" ہے۔

❺ المطبعۃ الخیریۃ اور دارارقم کے نسخہ میں "إنّه" کی بجائے "لَهُ" ہے۔

❻ مقبول العام اور دارالحدیث کے نسخہ میں "النَبِيُّ" ہے۔

❼ حسن (ز)۔ ضعیف (ش)۔ مسند أحمد بن حنبل: 151/1، حدیث: 1303، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

❽ المطبعۃ الخیریۃ، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "ثنا" (یعنی: حَدَّثَنَا) ہے۔

جُمُعَةٍ فَقَالَ ❶ يَـا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ المَطَرُ وَ أَجدَبَتِ الأَرضُ وَهَلَكَ المَالُ۔ فَرَفَعَ يَدَيهِ وَ مَا تُرَى❷ فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً: فَمَدَّ يَدَيهِ حَتَّى رَأَيتُ بَيَاضَ إِبطَيهِ، يَستَسقِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔ فَمَـا صَلَّينَا الجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ القَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ ❸ إِلَـى أَهلِهِ فَدَامَت جُمُعَةً حَتَّـى كَـانَتِ الجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا۔ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ وَحُبِسَ الرُّكبَانُ۔ ❹ فَتَبَسَّمَ لِسُرعَةِ مَلَالَةِ ابنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدِهِ "اللّٰهُمَّ حَوَالَينَا وَلَا عَلَينَا"۔ فَتَكَشَّطَت عَنِ المَدِينَةِ۔

ہمیں محمد بن سلام نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے حمید الطّویل کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک سال بارش نہ ہوئی ۔تو مسلمانوں میں سے ایک شخص جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہوئی، زمین خشک ہوگئی ہے، مویشی ہلاک ہونے لگے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیے، اور آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے بارش طلب کر رہے تھے۔ہم نے ابھی جمعہ کی نماز ادا نہیں کی تھی (کہ بارش برسنے لگی) حتی کہ (شدید بارش کے باعث) قریبی رہائش والے جوان کو بھی گھر جانا مشکل ہوگیا۔ جمعہ کا دن گذرا، اس کے بعد والا جمعہ آ گیا (بارش نہ رکی) اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! گھر منہدم ہونے کو آ گئے اور قافلے رک کر رہ گئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کے بہت جلد اکتا جانے پر مسکرانے لگے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔تو مدینہ سے بادل چھٹ گئے۔ ❺

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَومَ الجُمُعَةِ، فَقَالُوا" ہے۔دارارقم کے نسخہ میں "يَومَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ. . ." ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ما نَرى" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحديث اور دارارقم کے نسخہ میں "الرُّجُوعُ" کی جگہ "بِالرُّجُوع" ہے۔مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الشَّارِبَ القَرِيبَ الدَّار بِالرّجُوع" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی، مطبع صديقی کے نسخہ میں "جَلَسَ الرُّكبَانُ" ہے۔

❺ صحيح الاسناد(ن)۔ صحيح(ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعدد صحیح طرق موجود ہیں (ش)۔صحيح البخاری: كتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، ح: 933۔ سنن النسائی: كتاب الاستسقاء، باب مسألة الامام رفع المطر اذا خاف ضرره، ح:1527۔ مصنف ابن ابی شيبة: 75/19، ح: 12019.

وضاحت

حدیث نمبر:86 سے حدیث نمبر:95 تک رسول اللہ ﷺ کا طلب بارش اور دیگر امور سے متعلق دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ سات مقامات پر رفع الیدین والی حدیث کے پیش نظر ہاتھ اٹھانے (رفع الیدین) کو صرف سات مقامات کے ساتھ مخصوص اور مقید کرنا غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں نماز استسقاء اور دیگر مواقع کی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ان مواقع پر ہاتھ اٹھانا مذکورہ صحیح احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھانا

[96] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ عَن جَعفرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُثمَانَ قَالَ: كُنَّا نَجِيءُ ❶ وَعُمَرُ يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ يَقنُتُ بِنَا بَعدَ الرُّكُوعِ ❷ يَرفَعُ يَدَيهِ حَتَّى تَبدُوَ كَفَّاهُ وَيَخرُجُ ضَبعَاهُ۔ ❸

ہمیں مسدد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے جعفر کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے کہا: مجھے ابوعثمان نے بتایا کہ ہم آتے تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے۔ پھر وہ رکوع کے بعد ہمیں قنوت کرواتے۔ وہ اپنے ہاتھ (اس قدر) اٹھاتے کہ ان کی ہتھیلیاں نمایاں ہو جاتیں اور (آستین ہٹ جانے سے) ان کے بازو ننگے ہو جاتے۔ ❹

[97] حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن أَبِي عَلِيٍّ هُوَ جَعفَرُ بنُ مَيمُونٍ بَيَّاعُ الأَنمَاطِ قَالَ: سَمِعتُ أَبَا عُثمَانَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي القُنُوتِ۔

ہمیں قبیصہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، انھوں نے چادر فروش ابوعلی جعفر بن میمون کے واسطے سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوعثمان کو سنا، انھوں نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كُنَّا نَحنُ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عِندَ الرُّكُوعِ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مقبول العام کے نسخہ میں "يَبدُوَ كَفَّاهُ وَ يَخرُج ضَبعَيهِ" ہے۔

❹ ضعیف (ز)۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیے آئندہ سطور۔ مصنف ابن أبي شيبة: 107/2، حديث: 7041۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 300/2، ح: 3148۔ مصنف عبدالرزاق: 115/3، حديث: 4980۔

❺ ضعیف (ز)۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھیے آئندہ سطور۔ مصنف ابن ابي شيبة: 107/2، ح: 7041۔

[98] حَدَّثَنَا عَبدُالرَّحِيمِ المُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَن لَيثٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الأَسوَدِ عَن أَبِيهِ عَن عَبدِاللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَقرَأُ فِي آخِرِ رَكعَةٍ مِنَ الوِترِ قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، ثُمَّ يَرفَعُ يَدَيهِ وَيَقنُتُ قَبلَ الرَّكعَةِ۔

ہمیں عبدالرحیم المحاربی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زائدہ نے بیان کیا، انھوں نے لیث سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ پھر ہاتھ اٹھاتے اور قنوت کیا کرتے تھے۔ ❶

---

❶ ضعیف(ز)۔ ضعیف(ش)۔ المعجم الکبیر، للطبرانی: 283/9، حدیث، 9425۔ امام بخاری a نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے آئندہ سطور.

ہر حدیث کا، وقت، موقع اور حکم الگ ہے

قَالَ الْبُخَارِيُّ: ❶ هٰذِهِ الأَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ❷ لَا يُخَالِفُ بَعضُهَا بَعضًا وَلَيسَ فِيهَا تَضَادٌ ❸ لِأَنَّهَا فِي مَوَاطِنَ مُختَلِفَةٍ۔ قَالَ ثَابِتٌ عَن أَنَسٍ: مَا رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاستِسقَاءِ۔
فَأَخبَرَ أَنَسٌ بِمَا كَانَ عِندَهُ وَ ❹ مَا رَأَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ ❺ لَيسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ لِرَفعِ الأَيدِي فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ۔ وَقَد ذَكَرَ أَيضًا أَنَسٌ ❻ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔ وَقَولُهُ فِي الدُّعَاءِ سِوَى الصَّلَاةِ وَسِوَى رَفعُ الأَيدِي فِي القُنُوتِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تمام احادیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح (ثابت) ہیں۔ ایک دوسری کے خلاف نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان میں تضاد ہے۔ کیونکہ یہ (ہاتھ اٹھانے کے) مختلف مواقع کے متعلق ہیں۔
ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دعا کے لیے، صرف نماز استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔ ❼
سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے وہی بیان کیا ہے جو ان کے پاس تھا۔ اور جو انھوں نے نبی ﷺ سے دیکھا تھا۔ اور یہ

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "وَ" بھی ہے۔
❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "و أصحابه" بھی ہے۔
❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "متضاد" ہے۔
❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔
❺ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔
❻ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ذَكَرَ أَنَسٌ أَيضًا" ہے۔
❼ صحیح (ز)۔ صحيح مسلم: كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فی الإستسقاء، ح، 895۔ سنن النسائی: قيام الليل وتطوع النهار، باب ترك رفع اليدين فی الدعا فی الوتر، ح: 1748.

(انس رضی اللہ عنہ کا بیان) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانے کے مخالف نہیں ہے۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ دعا کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا بیان نماز اور قنوت میں ہاتھ اٹھانے کے علاوہ ہے۔

وضاحت

قنوت وتر اور قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھانا بھی سات مقامات والی حدیث میں مذکور نہیں، جبکہ ان مقامات پر ہاتھ اٹھانا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔ اور صحابہ کرام کا معمول بھی مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات پر ہی عمل کیا ہے۔ [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دیکھا تھا ان مقامات کو انھوں نے بیان کردیا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک موقع پر ہاتھ اٹھانا دوسرے موقع پر ہاتھ اٹھانے کو ختم و منسوخ کرتا ہے۔ کسی عمل کو منسوخ قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا نسخ صحیح نص سے ثابت ہو۔

---

[1] مزید دیکھیے: نزهة النظر فی توضیح نخبة الفكر فی مصطلح أهل الأثر، لابن حجر: 134- إشراق الفجر اردو ترجمہ نزهة النظر: ص، 151 (مترجم: امان اللہ عاصم)۔

دو احادیث کے پیش نظر، ایک اہم وضاحت

[99] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ عَن يَحيَى بنِ سَعِيدٍ عَن حُمَيدٍ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں محمد بن بشار نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے روایت کیا کہ حمید الطّویل بیان کرتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

[100] حَدَّثَنَا آدَمُ بنُ أَبِي إِيَاسَ حَدَّثَنَا شُعبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حِذَاءَ أُذُنَيهِ۔

ہمیں آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے نصر بن عاصم کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے کانوں کے برابر تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا (یعنی رفع الیدین کیا) کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ مصنف ابن أبي شيبة: 213/1، حديث: 2433.

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، ح: 391۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من اثنتين، ح: 745.

وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے گذشتہ سطور میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا روایت کیا ہے اور پھر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی بیان کیا ہے۔ حالانکہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی دعا کے علاوہ کبھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ اگر استسقاء میں ہاتھ اٹھانے سے نماز میں رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانے کی نفی ہوتی تو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کبھی نماز میں رکوع کے ساتھ رفع الیدین نہ کرتے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مرفوع حدیث، اور اس کے مطابق ان کا اپنا عمل بیان کر کے نماز میں رکوع کے رفع الیدین کے دائمی سنت ہونے پر مہر ثبت کر دی ہے کہ اگر یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا ہوتا تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد نماز میں رفع الیدین ہرگز نہ کرتے۔

معزز قارئین! استسقاء میں ہاتھ اٹھانے کا انداز اور حکم؛ فرض نماز میں رفع الیدین کرنے سے یکسر مختلف اور الگ ہے۔ ان دونوں صورتوں کو ایک دوسرے کے لیے منفی دلیل کے طور پر لینا، کہاں کی عقل مندی ہے؟

حقیقت مسئلہ؛ اثبات ونفی کی احادیث کے تناظر میں

قَالَ البُخَارِیُّ: وَالَّذِی یَقُولُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیہِ عِندَ الرُّکُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ وَمَا زَادَ عَلَی ذٰلِکَ أَبُو حُمَیدٍ فِی عَشَرَۃٍ مِن أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرفَعُ یَدَیہِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَینِ۔ کُلُّہُ صَحِیحٌ لِأَنَّہُم لَم یَحکُوا صَلاۃً وَاحِدَۃً فَیَختَلِفُوا فِی تِلکَ الصَّلاۃِ بِعَینِہَا مَعَ أَنَّہُ لا اختِلافَ فِی ذٰلِکَ، إِنَّمَا زَادَ بَعضُہُم عَلَی بَعضٍ، وَالزِّیَادَۃُ مَقبُولَۃٌ مِن أَہلِ العِلمِ۔
وَالَّذِی قَالَ أَبُو بَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاہِدٍ قَالَ: مَا رَأَیتُ ابنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، یَرفَعُ یَدَیہِ فِی شَیءٍ مِنَ الصَّلاۃِ إِلَّا فِی التَّکبِیرَۃِ الأُولَی۔فَقَد خُولِفَ فِی ذٰلِکَ عَن مُجَاہِدٍ، قَالَ وَکِیعٌ عَنِ الرَّبِیعِ بنِ صُبَیحٍ قَالَ رَأَیتُ مُجَاہِدًا: یَرفَعُ یَدَیہِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن راویوں نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جو سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس دیگر صحابہ کی موجودگی میں مزید بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1] یہ تمام بیانات درست ہیں کیونکہ انھوں نے ایک ہی نماز کے بارے میں بیان نہیں کیا، کہ ہم ان بیانات میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہونے کے باوجود یہ سمجھ بیٹھیں کہ انھوں نے ایک ہی نماز کے بارے میں مختلف بیانات دیے ہیں۔ دراصل (اس فرق کی) وجہ صرف یہ ہے کہ کچھ راویوں نے دوسروں کی نسبت زیادہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ اور (یہ اصول ہے کہ) اہل علم (جنھیں کسی بات و عمل کے متعلق مزید معلومات ہوتی ہیں، ان) کے اضافی الفاظ قابل قبول ہوتے ہیں۔

اور جو ابوبکر بن عیاش نے حصین سے روایت کیا ہے کہ مجاہد (تابعی) نے بیان کیا ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ [2] اس کے بارے میں (مجاہد تابعی) کی اسی روایت کے مخالف روایت؛ مجاہد (تابعی) ہی سے منقول ہے؛ کہ وکیع بن جراح کہتے ہیں: ربیع بن صبیح نے بتایا کہ میں نے مجاہد کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔

---

[1] دیکھیے: اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں حدیث نمبر: 3 تا 6.

[2] معرفۃ السنن والآثار، للبیہقی: 428/2۔

مجاہد (تابعی) رحمہ اللہ کی روایت اوران کا عمل

[101] وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ عَنِ الرَّبِيعِ رَأَيتُ مُجَاهِدًا: يَرفَعُ يَدَيهِ ❶ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَقَالَ جَرِيرٌ عَن لَيثٍ عَن مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ وَهٰذَا أَحفَظُ عِندَ أَهلِ العِلمِ۔

قَالَ صَدَقَةُ: إِنَّ الَّذِي رَوَى ❷ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ كَانَ صَاحِبُهُ قَد تَغَيَّرَ بِآخِرَةٍ وَ الَّذِي رَوَاهُ الرَّبِيعُ وَاللَّيثُ أَولَى مَعَ أَنَّ طَاوُسًا وَسَالِمًا وَنَافِعًا وَ أَبَاالزُّبَيرِ وَمُحَارِبَ بنَ دِثَارٍ وَغَيرَهُم قَالُوا رَأَينَا ابنَ عُمَرَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ .

اورعبدالرحمٰن بن مہدی نے ربیع بن صبیح سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے مجاہد بن جبر کو دیکھا وہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸ اور جریر نے لیث کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❹ اور یہ (روایت) اہل علم کے ہاں زیادہ محفوظ (صحیح وثابت) ہے۔

امام صدقہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے مجاہد کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (مروی) حدیث بیان کی ہے، کہ آپ رضی اللہ عنہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے۔ اس راوی (ابوبکر بن عیاش) کا حافظہ آخری عمر میں متغیر ہوگیا تھا۔ اور (اس کے مقابل) وہ روایت جسے ربیع اور لیث نے بیان کیا ہے، مزید برآنکہ طاوس، سالم، نافع، ابوزبیر اور محارب بن دثار وغیرہ نے بیان کیا ہے، وہ اولیٰ (بہتر ومعتبر روایت) ہے۔ انھوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (اولیٰ) کہتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❺

---

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوط، المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ عَنِ الرَّبِيعِ رَأَيتُ مُجَاهِدًا يَرفَعُ يَدَيهِ" مذکور نہیں ہے۔ ہم نے دارابن حزم کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَروِى" ہے۔

❸ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2۔ مزید اسی کتاب، جزء رفع الیدین میں حدیث نمبر: 68 کے تحت دیکھئے۔

❹ مزید اسی کتاب میں روایت نمبر: 75 کے تحت دیکھئے۔

❺ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 428/2، سالم کی روایت، حدیث نمبر: 13، نافع کی روایت، حدیث نمبر: 14، 40، 53، 55، 56، 61، 75، 81، محارب کی روایت، حدیث نمبر: 26، 52، ابوزبیر کی روایت، حدیث نمبر: 54، طاؤس کی روایت: حدیث نمبر: 28 پر دیکھیں۔

وضاحت

امام مجاہد بن جبر (تابعی) رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے، جیسا کہ ربیع بن صبیح نے بیان کیا ہے۔

احناف کا کہنا ہے کہ جب راوی اپنی بیان کردہ روایت کے مخالف عمل کرے یا فتوی دے تو اس کی بیان کردہ روایت منسوخ ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے اس اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث اور ان کا عمل بیان کرکے استدلال کیا ہے۔[1] اس اصول کو بیان کرکے حنفی بھائی کہتے ہیں کہ جس حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے۔ وہ حدیث منسوخ تصور کی جائے گی کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل اس حدیث کے مخالف ہے۔

معزز قارئین! امام بخاری رحمہ اللہ نے واضح کردیا ہے کہ جس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اس کے علاوہ کسی مقام پر رفع الیدین نہیں کرتے تھے، وہ روایت صحیح نہیں ہے۔

ضعیف روایت صحیح ترین حدیث کے لیے ناسخ کس طرح ہوسکتی ہے؟ لہٰذا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اثبات رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعوی کرنے والوں کی بات ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت ہے، جسے بے شمار محدثین نے بیان کیا ہے، جیسا کہ امام صدقہ رحمہ اللہ نے واضح کیا ہے۔

---

[1] دیکھئے: شرح معانی الآثار، للطحاوی: 23/1.

عمر بن عبدالعزیز (تابعی) رحمہ اللہ کا عمل

[102] قَالَ مُبَشِّرُ بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا تَمَّامُ بنُ نَجِيحٍ قَالَ: نَزَلَ عُمَرُ بنُ عَبدِالعَزِيزِ عَلَى بَابِ حَلَبَ فَقَالُوا❶ انطَلِقُوا بِنَا نَشهَدِ الصَّلَاةَ مَعَ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهرَ وَ العَصرَ وَ رَأَيتُهُ يَرفَعُ يَدَيهِ حِينَ يَركَعُ۔❷

مبشر بن اسماعیل نے کہا کہ ہمیں تمام بن نجیح نے بیان کیا، انھوں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ باب حلب تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں بھی ساتھ لے کر جانا، ہم امیر المومنین رحمہ اللہ کے ساتھ (ان کی اقتدا میں) نماز ادا کریں گے۔ (ہم پہنچ گئے) آپ رحمہ اللہ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔❸

وضاحت

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جلیل القدر اور متبع سنت تابعی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور آپ وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

"مَا صَلَّيتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، أَشبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن هٰذَا الفَتَى يَعنِي عُمَرَ بنَ عَبدِ العَزِيزِ"

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد؛ مَیں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بالکل مشابہ، ماسوائے اس نوجوان، یعنی: عمر بن عبدالعزیز کے۔''❹

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "بَابِ خَلف، فَقَالَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ رَكَعَ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ علم اسماء الرجال کے معروف و مستند امام علامہ ابوالحجاج المزی رحمہ اللہ نے یہ روایت تمام بن نجیح (ضعیف راوی) کے ترجمہ (تعارف) کے تحت بیان کی ہے۔ دیکھئے: تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 326/4.

❹ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب مقدار الركوع والسجود، حديث، 888- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مختلف الفاظ کے ساتھ متعدد کتب احادیث میں مذکور ہے۔ دیکھئے: سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب تخفيف القيام والقراءة، حديث، 981- سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب عدد التسبيح في السجود، حديث، 1135- مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة بيروت): 447/19، ح: 12465- مسند أبي يعلى الموصلي: 343/6، حديث، 3669.

وضاحت

یہاں عمر بن عبدالعزیز (تابعی) رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا؛ بیان کرنے میں بہت بلیغ اور کمال درجہ کا اشارہ ہے۔ قبل ازیں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام مجاہد بن جبر (تابعی) رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے، اور ان کی طرف منسوب اس روایت کا ضعف و بطلان بھی بیان کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز (تابعی) رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ کیونکہ ان کا رفع الیدین کرنا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے رفع الیدین کرنے کی بنا پر تھا۔ جیسا کہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ سالم نے اپنے والد محترم سے نہیں سیکھا؟ اور ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سیکھا؟ (یعنی رفع الیدین کرنا سالم نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔)

[عمر بن عبدالعزیز (تابعی) کے عمل کی بنیاد]

[103] حَدَّثَنَا❶ مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَنبَأَنَا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأَنَا❷ یُونُسُ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٌ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ❸ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِی الصَّلَاةِ یَرفَعُ❹ یَدَیهِ حَتّٰی یَکُونَا حَذوَ مَنکِبَیهِ وَکَانَ یَفعَلُ ذٰلِكَ حِینَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوعِ وَیَفعَلُ ذٰلِكَ❺ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ وَ یَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَلَا❻ یَفعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُودِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یونس نے بیان کیا، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آجاتے۔ اور آپ ﷺ جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح ہی کرتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھا کر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتے تب بھی اسی طرح ہی کرتے۔ اور سجدوں میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔❼

---

❶ المطبعة الخیریة کے نسخہ میں ''حَدَّثَنَاثَنَا'' ہے جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''أَنبَأَنَاعَبدُاللّٰهِ'' ساقط ہے۔ جبکہ المطبعة الخیریة اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''أَنبَأَنَایُونُسُ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ'' کی بجائے ''حَدَّثَنَا یُونُسُ عَنِ الزُّهرِیِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ'' ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''النبی'' ہے۔

❹ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''رَفَعَ'' ہے۔

❺ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مقبول العام کے نسخہ میں ''حِینَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوعِ وَیَفعَلُ ذٰلِكَ'' ساقط ہے۔

❻ مطبع مقبول العام اور دارالحدیث کے نسخہ میں ''وَ کَانَ لَا'' ہے۔

❼ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع۔۔۔، ح:736.

وضاحت

یہی حدیث ہے جس کی بنا پر امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ گذشتہ سطور میں بیان کیے گئے بیان سے واضح ہے۔ اثبات رفع الیدین کی دلیل کے طور پر یہی حدیث بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی حدیث کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا ایک قول گذشتہ صفحات میں ''حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر عمل؛ ضروری ہے'' کے تحت گذرا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''جو حدیث ابن شہاب زہری نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، اس کی بنا پر رفع الیدین کرنا؛ مسلمانوں کے ذمہ حق ہے۔''

شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

''میرے نزدیک یہ حدیث ساری مخلوق پر حجت ہے، جس نے بھی اسے سنا ہے اس پر فرض ہے کہ اس حدیث کے مطابق عمل کرے۔ کیونکہ اس کی سند میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہے۔'' [1]

---

[1] تلخيص الحبير فی تخريج أحاديث الرافعی الكبير، لابن حجر: 539/1.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا سجدوں میں رفع الیدین کرنا

[104] حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَن يَحيَى بنِ أَبِي إِسحَاقَ ❶ قَالَ: رَأَيتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه يَرفَعُ يَدَيهِ بَينَ السَّجدَتَينِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انھوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے (روایت کیا) انھوں نے کہا: میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ❷

قَالَ البُخَارِيُّ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) أَولىٰ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اولیٰ (راجح رمقدم) ہے۔

وضاحت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا سجدوں میں رفع الیدین کرنا بیان کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی اولیٰ ہے۔ یعنی: اگر کسی صحابی کا کوئی ایسا عمل منقول ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے میلان نہیں رکھتا تو وہاں صحابی کے عمل کو بنیاد بنا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ترک نہیں کیا جائے گا بلکہ صحابی کے عمل کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو اپنایا جائے گا۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل اِس صحابی تک نہ پہنچا ہو۔

---

❶ مخطوطہ میں "يَحيَى بنِ إِسحَاقَ" ہے جو کہ خطا ہے۔

❷ صحيح (ز)۔مصنف ابن أبي شيبة: 243/1، حديث:2795.

عمل؛ صرف رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہوگا

[105] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ دِينَارٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ قَالَ: سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَن تُتَّبَعَ۔ ❶

ہمیں علی بن عبداللہ المدینی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ سالم بن عبداللہ (تابعی) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سنت (طریقہ) زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ ❷

[106] حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَبدِالكَرِيمِ عَن مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيسَ أَحَدٌ بَعدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يُؤخَذُ مِن قَولِهِ وَيُترَكُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں قتیبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، انھوں نے عبدالکریم کے واسطے سے روایت کیا کہ مجاہد بن جبر (تابعی) نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے علاوہ ہر شخص کی بات کو اپنایا بھی جاسکتا ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے، لیکن نبی ﷺ کا یہ معاملہ نہیں ہے۔ (نبی کی بات کو چھوڑا نہیں جاسکتا)۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی، مطبع صدیقی کے نسخہ میں "نَتَّبِعَ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يُتَّبَعَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 221/5، حدیث: 9592۔ فتح الباری، لابن حجر: 398/3۔ سالم رحمہ اللہ تابعی اور ثقہ محدث تھے۔ آپ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔

❸ یہ سند ضعیف ہے البتہ کتاب وسنت کا عموم اس کا مؤید ہے (ز)۔ صحیح (ش)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، لأبي نعيم الأصبهاني: 300/3۔ جامع بيان العلم، لابن عبدالبر: 925/2، 926، روایت، 1762، 1763، 1764، 1765.

وضاحت

ثقہ تابعی، ابومحمد حکم بن عتبہ الکندی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا:

"لَيسَ أَحَدٌ مِن خَلقِ اللّٰهِ إِلَّا يُؤخَذُ مِن قَولِهِ وَيُترَكُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ"

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں؛ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی بات کو قبول بھی کیا جائے اور کسی بات کو چھوڑا بھی جاسکتا ہو؛ ماسوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔''[1]

مقلدین بھائیوں کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ جن ائمہ کرام کی تقلید کی جاتی ہے؛ ان ائمہ کرام کا بھی یہ موقف تھا کہ بات صرف اور صرف اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مانی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کی کوئی بات؛ حدیث کے مخالف ہو تو کیا کیا جائے؟ انھوں نے فرمایا: حدیث پر عمل کرو، میری بات چھوڑ دو۔[2]

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں انسان ہوں، درست بات بھی کرتا ہوں اور غلطی بھی کر جاتا ہوں۔ لہٰذا تم لوگ میری اسی رائے کو اپناؤ جو کتاب وسنت کے موافق ہو؛ اور میری جو رائے کتاب وسنت کے برعکس ہو، اسے چھوڑ دو۔[3]

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے: ''جب تم میری کتاب میں کوئی بات؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برعکس دیکھو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناؤ، میری بات کو چھوڑ دو۔''[4]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری نظر میں امام شافعی رحمہ اللہ کی بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ جب وہ کوئی حدیث سن لیتے؛ جو انھیں پہلے معلوم نہیں ہوتی تھی؛ تو اسے فوراً اپنا لیتے، اور اپنے قول کو ترک کر دیتے تھے۔[5]

جلیل القدر محدث، ابوالولید ہشام بن عبدالملک الباہلی الطیالسی البصری رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع حدیث بیان کر رہے تھے۔ کسی شاگرد نے پوچھ لیا کہ اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انھوں نے فرمایا:

---

[1] جامع بیان العلم وفضله، لابن عبدالبر: 925/2، روایت، 1761.

[2] ایقاظ همم أولی الأبصار، للفلانی: ص، 50.

[3] جامع بیان العلم وفضله، لابن عبدالبر: 775/1، روایت، 1435.

[4] مناقب الشافعی، للبیهقی: 472/1 ـ المدخل إلی السنن الكبریٰ، للبیهقی: ص، 205.

[5] المدخل إلی السنن الكبریٰ، للبیهقی: ص، 205.

’’نبی ﷺ (کی بات) کے مقابل کوئی رائے نہیں ہوسکتی۔‘‘ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

’’نہ میری تقلید کرو، نہ ہی مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری کی؛ بلکہ وہیں سے (شریعت) لو جہاں سے انھوں نے لی ہے (یعنی: کتاب وسنت سے راہ نمائی لو)۔‘‘ ❷

---

❶ المدخل إلى السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ص، 206.

❷ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم: 302/2.

امام اوزاعی رحمہ اللہ کے بیان کی وضاحت

[107] حَدَّثَنَا الهُذَيل بنُ سُلَيمَانَ أَبُو عِيسَى ❶ قَالَ: سَأَلتُ الأَوزَاعِيَّ قُلتُ: يَا أَبَاعَمرٍو! مَا تَقُولُ فِي رَفعِ الأَيدِي مَعَ كُلِّ تكبِيرَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ الأَمرُ الأَوَّلُ۔ وَسُئِلَ الأَوزَاعِيُّ وَأَنَا أَسمَعُ عَنِ الإِيمَانِ، فَقَالَ ❷: الإِيمَانُ❸ يَزِيدُ وَ يَنقُصُ۔ فَمَن زَعَمَ أَنَّ الإِيمَانَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنقُصُ فَهُوَ صَاحِبُ بِدعَةٍ فَاحذَرُوهُ۔

ہمیں ابوعیسیٰ ہذیل بن سلیمان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے اوزاعی سے کہا: اے ابوعمرو! جب (نمازی) نماز میں کھڑا (قیام میں) ہوتب ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ پہلا معاملہ ہے۔ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سے جب ایمان کے متعلق پوچھا گیا تو میں سن رہا تھا کہ انھوں نے فرمایا: ایمان بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ جس شخص کا یہ خیال ہے کہ ایمان گھٹتا نہیں اور نہ ہی بڑھتا ہے، تو وہ شخص بدعتی ہے، اس سے دور رہو۔ ❹

وضاحت

مانعین و تارکین رفع الیدین نے اوزاعی رحمہ اللہ کے قول ''یہ رفع الیدین پہلا معاملہ یعنی دور اول کی بات ہے'' سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ رفع الیدین پہلے دور کا عمل ہے، لہٰذا اس کے اثبات کی احادیث دور اول کی ہیں اور وہ تمام منسوخ ہیں۔ ❺

---

❶ دارابن حزم اور دار الحدیث کے نسخہ میں ''فُدَيكُ بنُ سُلَيمَانَ أَبُو عِيسَى'' ہے۔ فدیک بن سلیمان اور ھذیل بن سلیمان ایک ہی راوی کے نام ہیں۔ البتہ المطبعة الخیریة اور دارارقم کے نسخہ میں ''الهُزَيل'' ...... ''ز'' کے ساتھ ...... لکھا گیا ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''قال'' ہے۔

❸ المطبعة الخیریة اور دارارقم کے نسخہ میں ''الإِيمَانُ'' ساقط ہے۔

❹ حسن (ز) ۔تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ الشریعة، لابی بکر الآجری: 607/2، ح:245۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة و الجماعة، لأبی القاسم اللالکائی: 1030/5، ح:1739۔ فدیک بن سلیمان اور ہذیل بن سلیمان ایک ہی شخص کا نام ہے۔

❺ مفہوم از، جزء القراءة و جزء رفع الیدین، (مترجم/ یکجا)، ترجمہ از امین اوکاڑوی: ص، 355۔

جبکہ یہ بات کہنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ رفع الیدین کرنے کی احادیث مدنی دور، بلکہ بہت سی احادیث رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری سالوں سے متعلق ہیں۔ جیسا کہ احناف کے مقتدر عالم، شارح حدیث علامہ نور الدین ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَالِكُ بنُ الْحَوِيرِث وَوَائِلُ بْن حجَر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمرِه فرِوَايَتهُما الرَّفْع عِنْد الرَّكوع وَالرَّفْعِ مِنْه دَلِيلٌ على بَقَائِه وَبُطلانِ دَعْوَى نَسخِه." [1]

"سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی آخری عمر میں آپ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھی تھیں۔ ان دونوں کا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین برقرار ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔"

رفع الیدین کو منسوخ قرار دینے کی کوشش کرنے میں مصروف احباب کے بلند پایہ عالم، شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رفع الیدین کرنا بلا شک وشبہ اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔" [2]

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے تو یہ بھی فرمایا ہے:

امام اوزاعی رحمہ اللہ شام کے مشہور فقیہ، محدث اور جلیل القدر اتباع تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا رفع الیدین سے متعلق قول نقل کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے انہی کا ایک قول، ایمان میں کمی اور اضافہ کے بارے میں بیان کیا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ اگر احناف امام اوزاعی رحمہ اللہ کا رفع الیدین کے بارے میں قول قابل حجت اور قابل قبول تسلیم کرتے ہیں تو پھر انھیں ایمان میں کمی اور اضافے سے متعلق بھی ان کا قول تسلیم کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایمان میں کمی بھی ہوتی ہے اور اضافہ بھی ہوتا ہے۔ جبکہ احناف کا موقف ہے کہ ایمان میں کمی یا اضافہ نہیں ہوتا۔ [3]

---

[1] حاشية السندي على النسائي، لابی الحسن السندی، 123/2۔ مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحمانی المباركفوری: 52/3.

[2] نيل الفرقدين (مكتبه حنفيه گوجرانواله)، ص:22.

[3] دیکھیے: المبسوط، للسرخسی: 31/5۔ البحر الرائق شرح كنز الدقائق، لابن نجيم: 205/8.

راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا فرمان یا عمل ثابت ہو تو اس کے مقابل کسی بھی شخصیت کا قول یا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کیا ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، یہی دعوت دیتے ہیں اور ہمیشہ دیتے رہیں گے۔ [ان شاء اللہ] کسی امام کا قول یا عمل سنت کے اثبات یا وجود کی نفی کرے تو اس امام کی عزت و تکریم اپنی جگہ، لیکن اس کی بات کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مقابل ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بات صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی مانی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے:

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ [النساء:59- المائدة:92- النور:54]

''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔''

﴿ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ [الحشر: 7]

''رسول جو تمھیں (حکم) دے، اسے تھام لو، اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔''

نماز جنازہ میں رفع الیدین

[108] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عرعرةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعتُ نَافِعًا قَالَ: كَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذَا كَبَّرَ عَلَى الجَنَازَةِ يرفَعُ ❶ يَدَيهِ۔

ہمیں محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے نافع رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ میں تکبیر کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

[109] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ إِدرِيسَ قَالَ: سَمِعتُ عُبَيدَاللّٰهِ ❸ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ ❹ يرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ تكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا انھوں نے کہا: میں نے عبیداللہ بن عمر العمری سے سنا، انھوں نے نافع کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ، اور (دیگر نمازوں میں) جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبي شيبة: 491/2، ح: 11388۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: 301/5، ح:8614.

❸ المكتبه الظاهرية کے مخطوطہ، المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارارقم، دارالحديث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبدالله" ہے، جبکہ درست: عبيدالله ہے۔ بین السطور "هو العمرى" لکھا ہے، لیکن سند میں سہوا "عبيدالله" کی بجائے "عبدالله" لکھا گیا ہے۔ یہ عبيدالله بن عمر العمرى ہیں۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ" ہے۔

❺ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: 72/4، ح:6993.

[110] حَدَّثَنَا❶ أَحـمَـدُ بـنُ يُـونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيرٌ حَدَّثَنَا يحيى بنُ سَعِيدٍ أَنَّ نَافِعًا أَخبرَهُ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں احمد بن یونس نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زہیر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ نافع نے انھیں بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔❷

[111] حَـدَّثَـنَـا أَبُـو الـوَلِيدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: رَأَيتُ قَيسَ بنَ أَبِي حَازِمٍ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيهِ فِي كُلِّ تَكبِيرَةٍ۔

ہمیں ابوولید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے قیس بن حازم کو دیکھا کہ انھوں نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا۔❸

[112] حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بنُ أَبِي بَكرٍ المُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعشَرٍ يُوسُفُ البَرَاءُ حَدَّثَنَا مُوسَى بنِ دِهقَانَ❹ قَـالَ: رَأَيتُ أَبَانَ بنَ عُثمَانَ يُصَلِّي عَلَى الجَنَازَةِ فَكَبَّرَ أَربَعًا❺ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ.

ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومعشر یوسف البراء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن دہقان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابان بن عثمان مدنی (تابعی) کو دیکھا آپ نماز جنازہ ادا کر رہے تھے، آپ نے چار تکبیرات کہیں اور پہلی تکبیر پر رفع الیدین کیا۔❻

[113] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ وَ إِبرَاهِيمُ بنُ المُنذِرِ قَالَا❼: حَدَّثَنَا مَعنُ بنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الغُصنِ قَالَ: رَأَيتُ نَافِعَ بنَ جُبَيرٍ يَرفَعُ يَدَيهِ مَعَ❽ كُلِّ تَكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ اور ابراہیم بن منذر، دونوں نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معن بن عیسیٰ نے بیان کیا،

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" کی بجائے "قَالَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة: 499/2، ح: 11491.

❸ صحیح (ز)، حسن (ش)۔ مصنف عبدالرزاق: 468/3، ح: 6359، مصنف ابن أبی شیبة: 491/2، ح: 11385.

❹ مطبع مقبول العام، دار الحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی اور دارارقم کے نسخہ میں "عَن مُوسَى بنِ دهقَانَ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَكَبَّرَ أَربَعًا" ساقط ہے۔

❻ ضعیف (ز)۔ حسن (ش)۔ موسیٰ بن دہقان، ضعیف راوی ہے۔ دیکھیے: تهذيب الكمال في اسماء الرجال: 62/29، 63.

❼ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ" ہے۔

❽ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دار الحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مع" کی بجائے "فِي" ہے۔

انھوں نے کہا: ہمیں ابوالغصن نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ وہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

[114] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنَّى حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ قَالَ: سَمِعتُ الأَوزَاعِيَّ عَن غَيلَانَ بنِ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيتُ عُمَرَ بنَ عَبدِالعَزِيزِ يَرفَعُ يَدَيهِ مَعَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ۔ ❷

ہمیں محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ولید بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے اوزاعی سے سنا، کہ غیلان بن انس نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

[115] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا زَيدُ بنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ العَلَاءِ قَالَ: رَأَيتُ مَكحُولًا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَكَبَّرَ ❹ عَلَيهَا أَربَعًا وَيَرفَعُ يَدَيهِ مَعَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں زید بن حباب نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن العلاء نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے مکحول شامی رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی، چار تکبیرات کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❺

[116] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُصعَبٍ صَالِحُ بنُ عُبَيدٍ قَالَ: رَأَيتُ وَهبَ بنَ مُنَبِّهٍ يَمشِي مَعَ جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَربَعًا يَرفَعُ يَدَيهِ مَعَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں ابومصعب صالح بن عبید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے وہب بن منبّہ (تابعی) رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نے چار تکبیرات

---

❶ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ اس روایت کے راوی ثقہ اور سند حسن ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صديقی، دارارقم، دارالحديث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَعنِي عَلَى الجَنَازَةِ" ہے۔ اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث اصل متن سے سہوا ساقط ہوگئی تھی جس کی وجہ سے اسے بعد میں اسی مقام پر اشارہ دے کر صفحہ کے ایک طرف لکھ دیا گیا ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: 490/2، ح:11381.

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث، دارارقم اور مقبول العام کے نسخہ میں "يُصَلِّي عَلَى الجَنَازَةِ يُكَبِّرُ" ہے۔

❺ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

کہیں، ہر تکبیر کے ساتھ آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

[117] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبدِاللَّهِ أَنبَأَنَا ❷ عَبدُالرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعمَرٌ عَنِ الزُّهرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ ❸ مَعَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں معمر نے بتایا کہ ابن شہاب زہری نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❹

وضاحت

نماز جنازہ میں رفع الیدین کے بارے میں احادیث سے درج ذیل بنیادی فوائد حاصل ہوئے ہیں:

① ...سات مقامات پر ہاتھ اٹھانے کے متعلق روایت کو بنیاد بنا کر نماز میں رکوع سے قبل و بعد کے رفع الیدین کو منسوخ و متروک ثابت کرنا سراسر غلط اور حماقت ہے۔ کیونکہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانے کا صحیح احادیث میں ذکر موجود ہے۔

② ...جس طرح دیگر نمازوں میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا مشروع و مسنون ہے، اسی طرح نماز جنازہ کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ باقی تکبیرات پر بھی رفع الیدین کرنا مشروع و مسنون ہے۔

---

❶ ضعیف (ز)۔ضعیف (ش)۔صالح بن عبید کے مجہول ہونے کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔ البتہ یہ روایت مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❸ دارابن حزم کے نسخہ میں "يَدَيهِ" ساقط ہے۔

❹ صحیح (ز)۔مصنف عبدالرزاق: 469/3، حدیث: 6357.

نماز جنازہ میں عدم رفع الیدین

[ابراہیم نخعی کا موقف اور اس کی حقیقت]

[118] قَالَ❶ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرَةِ. ❷

وکیع بن جراح نے سفیان ثوری سے روایت کیا، انھوں نے حماد سے روایت کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: پہلی تکبیر میں ہی (نمازی) رفع الیدین کرے گا۔ ❸

وضاحت

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے اس قول کے الفاظ عام ہیں۔ البتہ رکوع وسجود والی نمازوں کی طرح نماز جنازہ کی میں بھی رفع الیدین کے مسئلہ پر ابراہیم نخعی کے موقف کو واضح کر رہے ہیں۔

اس کتاب (جزء رفع الیدین) کے مقدمہ کے ابتدائی الفاظ کو لے کر احناف کا دعویٰ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ کتاب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے موقف کے ردّ میں لکھی ہے۔ ❹

تو امام بخاری رحمہ اللہ نے رکوع وسجود والی نمازوں کے رفع الیدین کے متعلق ابراہیم نخعی اور ان کے متبعین کے موقف کا تفصیلی ردّ کرنے کے بعد نماز جنازہ کے رفع الیدین پر بھی صحیح الاسناد دلائل کے ساتھ ان کے موقف کا ردّ کر کے صحیح موقف بیان کیا ہے۔ اور صحیح روایات سے ثابت کیا ہے کہ صحابہ وتابعین سمیت بے شمار اسلاف صالحین

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ قَالَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، مطبع صدیقی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَعَ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ یہ سند معلق ہے (ش)۔ مصنف عبدالرزاق: 71/2، حدیث: 2535.

❹ احناف کے معروف پاکستانی عالم، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے واضح طور پر کہا ہے: "آپ یہ رسالہ جلیل القدر تابعی امام ابراہیم نخعی کے خلاف لکھ رہے ہیں کیونکہ وہ رفع الیدین کی حدیث سن کر ناراض ہوئے تھے۔" [جزء القراءة وجزء رفع اليدين، ترجمہ از: امین صفدر اوکاڑوی، ص: 237]

نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی کا قول نماز جنازہ کی روایات میں بیان کیا ہے؛ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاں اس قول کا تعلق نماز جنازہ ہی سے ہے۔ [واللہ اعلم]

تاہم اگر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے مذکورہ قول کا تعلق رکوع وسجود والی نمازوں سے ہو، تب بھی اس کے عمومی الفاظ نماز جنازہ کے رفع الیدین پر بھی دلالت کرتے ہیں۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ باقی تکبیرات میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ حسن بن عبید اللہ نخعی کوفی رحمہ اللہ، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ تَكبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى المَيِّتِ ثُمَّ لا يَرفَعُ بَعدُ"

''وہ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے، بعد میں نہیں کرتے تھے۔''❶

ولید بن عبد اللہ بن جمیع الزہری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رَأَيتُ إِبرَاهِيمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيهِ فَكَبَّرَ ثُمَّ لا يَرفَعُ يَدَيهِ فِيمَا بَقِيَ وَكَانَ يُكَبِّرُ أَربَعًا."

''میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا، جب وہ نماز جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے اور تکبیر (تحریمہ) کہتے، پھر باقی تکبیرات میں رفع الیدین نہ کرتے، اور آپ چار تکبیرات کہا کرتے تھے۔''❷

حماد بن ابی سلیمان کوفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"كَانَ إِبرَاهِيمُ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ رَفَعَ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ تَكبِيرَةٍ وَلا يَرفَعُهَا بَعدُ"

''ابراہیم نخعی جب نماز جنازہ پڑھتے تو پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے، بعد میں رفع الیدین نہ کرتے۔''❸

بہر حال ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا فتویٰ رکوع وسجود والی نماز کے بارے میں ہو یا نماز جنازہ کے بارے میں؛ ہر دو صورت میں ناقابل حجت اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے کہ رکوع وسجود والی نماز میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دو سے زیادہ رکعات والی نماز میں تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا مسنون اور لازمی ہے۔ اسی طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نماز جنازہ کی تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر اسلاف صالحین سے ثابت ہے۔

---

❶ مصنف عبدالرزاق: 470/3، حديث، 6361. ❷ مصنف ابن أبي شيبة: 491/2، حديث، 11386.

❸ الكنى والأسماء، لمحمد بن أحمد الدولابي: 299/1.

[سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے متعلق؛ نخعی کی روایت]

[**119**] وَخَالَفَهُ مُحَمَّدُ بنُ جَابِرٍ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن عَلقَمَةَ عَن عَبدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَا بَكرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا۔

قَالَ البُخَارِيُّ: وَحَدِيثُ الثَّورِيِّ أَصَحُّ عِندَ أَهلِ العِلمِ۔ مَعَ أَنَّهُ قَد رُوِيَ عَن عُمَرَ ❶ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن غَيرِ وَجهٍ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيهِ۔ ❷

اس (سفیان ثوری) کے خلاف محمد بن جابر نے حماد بن ابی سلیمان سے روایت کیا ہے، انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے روایت کیا، انھوں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی (صرف تکبیر اولیٰ پر رفع الیدین کرتے تھے)۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری کی حدیث (محمد بن جابر کی روایت کی نسبت) اہل علم کے ہاں زیادہ صحیح ہے۔ مزید آنکہ بہت سی اسناد کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''رَوَى عُمَرُ'' ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، مطبع صديقى، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''يَدَيهِ'' ساقط ہے۔

❸ ضعيف (ز)۔ سنن الدارقطنی: 52/2، ح، 1133۔ السنن الكبرى للبيهقي: 113/2، ح، 2534۔ محمد بن جابر کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد امام دارقطنی اور امام بیہقی رحمہما اللہ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کو صرف محمد بن جابر نے بیان کیا ہے جو ضعیف ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے: نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول، ص، 128۔ اس روایت سے متعلق مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: راقم الحروف کی تالیف ''نماز کا حسن، رفع الیدین''۔

وضاحت

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی کا قول ذکر کیا ہے جبکہ محمد بن جابر نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے۔

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا صحیح روایات سے ثابت شدہ ہے جس کا بیان گذر چکا ہے۔ البتہ ان دونوں اصحاب کے بارے میں محمد بن جابر یمامی سحیمی کی روایت کردہ حدیث بیان کرنا سراسر غلط، حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ یہ شخص نہایت جھوٹا، شدید ضعیف، مجروح، منکر راوی بلکہ کافر تھا۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن جابر، کوفی تھا؛ پھر یمامہ کی طرف کوچ کر گیا تھا۔ [1]

امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمہما اللہ نے محمد بن جابر یمامی کو ضعیف راوی قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے اسی شخص نے روایت لی ہے، جو اس سے بھی بُرا ہے۔ کثیر الوہم، متروک الحدیث، برے حافظے والا، حدیث کے متن میں اضافہ کر دینے والا شخص تھا۔ مذاکرہ کی گئی روایات کا چور تھا۔ یعنی: اگر کوئی شخص اس کے ساتھ اپنی روایات کا مذاکرہ کرتا تو یہ اُس شخص کی روایات کو اپنے نام سے بیان کرنے لگ جاتا تھا۔ [2]

---

[1] تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین لابن حبان: ص، 242.

[2] الضعفاء والمتروکین، لابن الجوزی: 45/3.

متعدد ائمہ کرام رحمہم اللہ کا رفع الیدین کرنا

[120] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى قَالَ عَلِيٌّ: مَا رَأَيتُ أَحَدًا مِن مَشيَخَتِنَا❶ إِلَّا يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الصَّلَاةِ۔ قَالَ البُخَارِيُّ: قُلتُ لَهُ: سُفيَانُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ؟ قَالَ: نَعَم۔

قَالَ البُخَارِيُّ: قَالَ أَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ: رَأَيتُ مُعتَمِرًا وَيَحيَى بنَ سَعِيدٍ وَعَبدَالرَّحمٰنِ ❷ وَ إِسمَاعِيلَ: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُم۔

ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ علی (بن المدینی) نے فرمایا: میں نے اپنے ہر استاذ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ان (علی بن مدینی) سے کہا: سفیان (بن عیینہ) بھی رفع الیدین کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: میں نے معتمر، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن اور اسماعیل رحمہم اللہ کو دیکھا، وہ تمام رکوع کے وقت اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے، تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❹

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَشَائِخِنَا" ہے۔ مطبع محمدی، مطبع صديقى کے نسخہ میں "مَشيخِنا" ہے، جبکہ حاشیہ میں "مَشَائِخنَا" بھی مذکور ہے۔

❷ مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں یہاں "وَيَحيَى" مذکور ہے، جو کہ تکرار اور خطا ہے۔

❸ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [سنن الترمذى، أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عندالركوع، حديث، 256]

❹ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ التمهيد لما فى الموطأ من المعانى والأسانيد، لابن عبدالبر: 217/9.

حسن بصری رحمہ اللہ کا جنازے میں رفع الیدین کرنا

[121] حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰہِ حَدَّثَنَا ابنُ أَبِی عَدِیٍّ عَنِ الأَشعَثِ قَالَ: کَانَ الحَسَنُ یَرفَعُ یَدَیہِ فِی کُلِّ تَکبِیرَۃٍ عَلَی الجَنَازَۃِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں ابن ابی عدی نے بیان کیا، انھوں نے اشعث سے (روایت کیا)، انھوں نے کہا: حسن (بصری) نماز جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

وضاحت

امام حسن بصری رحمہ اللہ نہ صرف رکوع وسجود والی نمازوں میں رفع الیدین کرنے کے قائل تھے؛ بلکہ نماز جنازہ میں بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ کا دعویٰ اور ٹھوس بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ دعویٰ نماز جنازہ کے رفع الیدین کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ انھوں نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکوع وسجود والی نمازوں میں تو رفع الیدین کرتے تھے لیکن نماز جنازہ میں نہیں کرتے تھے۔ بلکہ امام حسن بصری رحمہ اللہ کا نماز جنازہ کی تکبیرات پر رفع الیدین کرنا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی تھا۔

---

[1] صحیح (ز)۔ صحیح (ش).

تَمَّ الْجُزْءُ...... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلاتُه وَسَلامُهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَابِعِیهِ بِإحْسَانٍ إلیٰ یَومِ الدِّینِ۔

جزء (رفع الیدین) مکمل ہوا۔ ہر تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور اس کی رحمت وسلامتی سیدنا محمد (رسول اللہ) ﷺ، آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اور قیامت تک (آنے والے) آپ ﷺ کے پیروکاروں پر ہوں۔

مِنْ نُسْخَةٍ نُقِلَتْ مِن خَطِّ الحَافِظ ابنِ حَجَر العَسقَلانِی۔ قَال: رَأَیتُ فِی آخِرِہ مَا صَورته۔ عَلّقهُ لِنفسِه أَبُو الفَضل أحمَد بنُ عَلی بنِ مُحَمَّد الشَّافِعی العَسقَلانِی الشَّهِیر بابنِ حَجَر رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعالیٰ۔آمِین۔

یہ (نسخہ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے خط (مخطوط رلکھے ہوئے) نسخہ سے منقول ہے۔ (نقل کرنے والے نے) کہا: میں نے اس (نسخہ) کے آخر میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: اس (نسخہ) پر تعلیقات؛ ابوالفضل احمد بن علی بن محمد الشافعی العسقلانی المعروف: ابن الحجر رحمہ اللہ نے اپنے لیے رقم کی تھیں۔ یا اللہ قبول فرما۔ آمین۔

......الحمد لله العليم بذات الصدور......

آج مؤرخہ: 13 مئی، 2024۔ بمطابق: 4 ذوالقعدہ 1445ھ

بروز سوموار، بوقت: 01:00AM، رات

رئیس المحدثین، امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی تالیف ﴿جزء رفع الیدین فی الصلاۃ﴾ کا اردو ترجمہ مع شرح (تیسرا ایڈیشن) مکمل ہوا۔

امان اللہ عاصم

مخطوطا

جزء رفع اليدين فى الصلاة

امير المؤمنين فی الحدیث

محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمہ اللہ

نسخة المكتبة الظاهرية دمشق

٢/١١٩

كتاب رفع اليدين في الصلاة تاليف الامام الحافظ الحجة شيخ الحفاظ
علم المحدثين امير المومنين ابي عبد الله محمد بن اسماعيل ابن ابراهيم
البخاري الجعفي رحمه الله تعالى ورضي عنه
وعنا به امين

ب
٢٢٢٢٧

٢٢٥٠
١٩٤٦

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي

أخبرنا الشيخ الإمام العلامة الحافظ المتقن بقية السلف زين الدين أبو الفضل عبد الرحيم بن الحسين ابن العراقي والشيخ الإمام الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي بقراءتي عليهما قالا أخبرتنا الشيخة الصالحة أم محمد ست العرب بنت محمد بن علي بن أحمد بن عبد الواحد ابن البخاري قالت أنا جدي الشيخ فخر الدين أبو الحسن البخاري قراءة عليه وأنا حاضرة وإجازة لما يرويه قال أنا أبو حفص عمر بن محمد ابن معمر بن طبرزد سماعا عليه أنا أبو غالب أحمد بن الحسن بن البنا أنا أبو الحسين محمد بن أحمد بن حسنون النرسي أنا أبو نصر محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي أنا أبو إسحق محمود بن إسحق بن محمود الخزاعي قال أخبرنا الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم البخاري قال الرد على من أنكر رفع الأيدي في الصلاة عند الركوع وإذا رفع رأسه من الركوع وأبهم على العجم في ذلك تكلفا لما لا يعنيه فيما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وقوله ومن فعل أصحابه وروايتهم كذلك ثم من فعل التابعين واقتداء السلف بهم في صحة الأخبار بعض عن بعض الثقة عن الثقة من الخلف العدول رحمهم الله تعالى وأنجز لهم ما وعدهم على تخفيفه صدره وحرجة قلبه نفارا عن سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخفا لما يحمله واستكبارا وعنادا لأهلها لحول البدعة في لحمه وعظامه ومخه وأنسته باحتفال العجم حوله اغترارا قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي قائمة على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا خلاف من خالفهم ماضين على ذلك أبدا في جميع سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد يتابعها أمينا وأنا نبها بعض التفسير بعد الحث والإرادة على صدق النية وأن تمام الأسوة في رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يجمع الخلق من أفعال رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير عزيمة حتى يعزم على ترك فعل من نهي أو عمل بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن الله جل ثناؤه فرض عليهم طاعته وأوجب عليهم اتباعه وفضل اتباعهم إياه وطاعتهم له طاعة نفسه عز وجل تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم فقال وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا وقال من يطع الرسول فقد أطاع الله وقال فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم وقال لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا فرحم الله عبدا استعان بالله باتباع رسوله صلى الله عليه وسلم واقتصاص أثره وليستعذ تارك ذلك من شر نفسه ويسألهم رشده لقوله عز وجل فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى

أخبرنا إسماعيل ابن أبي أويس حدثني عبد الرحمن ابن أبي الزناد عن موسى ابن عقبة عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمن ابن هرمز الأعرج عن عبيد الله ابن أبي رافع عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

يرفع

فعله

... الفضل ابن ...

شجر

عبيد الله

يرفع يديه إذا كبر للصلاة حذو منكبيه وإذا أراد أن يركع وإذا رفع
رأسه من الركوع وإذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك قال البخاري ويروى
عن سبعة عشر نفسا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كانوا
يرفعون أيديهم عند الركوع منهم أبو قتادة الأنصاري وأبو أسيد الساعدي
البدري ومحمد بن مسلمة البدري وسهل بن سعد الساعدي وعبد الله بن عمر
بن الخطاب وعبد الله بن عباس بن عبد المطلب الهاشمي وأنس بن مالك خادم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو هريرة الدوسي وعبد الله
بن عمرو بن العاص وعبد الله بن الزبير بن العوام القرشي ووائل بن حجر
الحضرمي ومالك بن الحويرث وأبو موسى الأشعري وأبو حميد الساعدي
الأنصاري رضي الله عنهم وقال الحسن وحميد بن هلال كان أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفعون أيديهم فلم يستثن أحدا من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم دون أحد ولم يثبت عند أهل العلم عن أحد من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم أنه لم يرفع يديه ويروى أيضا عن عدة من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم ما وصفنا وكذلك روايته عن
عدة من علماء مكة وأهل الحجاز وأهل العراق والشام والبصرة واليمن وعدة من
أهل خراسان منهم سعيد بن جبير وعطاء بن أبي رباح ومجاهد والقاسم بن
محمد وسالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزيز والنعمان بن
أبي عياش والحسن وابن سيرين وطاوس ومكحول وعبد الله بن دينار ونافع
وعبيد الله بن عمر والحسن بن مسلم وقيس بن سعد وعدة كثيرة وكذلك يروى
عن أم الدرداء أنها كانت ترفع يديها وقد كان ابن المبارك يرفع يديه وكذلك عامة
أصحاب ابن المبارك منهم علي بن الحسن وعبد الله بن عثمان ويحيى بن يحيى و
محدثي أهل بخارى منهم عيسى بن موسى وكعب بن سعيد ومحمد بن سلام وعبد الله
بن محمد المسندي وعدة ممن لا يحصى لا اختلاف بين من وصفنا من أهل
العلم وكان عبد الله بن الزبير وعلي بن عبد الله ويحيى بن معين وأحمد بن حنبل
وإسحاق بن إبراهيم يثبتونه عامة هذه الأحاديث من رسول الله صلى الله عليه
وسلم ويرونها حقا وهؤلاء أهل العلم من أهل زمانهم وكذلك يروى عن عبد
الله بن عمر بن الخطاب أخبرنا علي بن عبد الله ثنا سفيان ثنا الزهري عن
سالم بن عبد الله عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرفع
يديه إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع ولا يفعل ذلك بين السجدتين
قال علي بن عبد الله وكان أعلم أهل زمانه رفع اليدين حق على المسلمين بما روى
الزهري عن سالم عن أبيه حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبد الحميد بن
جعفر ثنا محمد بن عمرو قال شهدت أبا حميد في عشرة من أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم أحدهم أبو قتادة بن ربعي يقول أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى

أنهم

يثبتون

الله عليه وسلم قالوا فكيف فوالله ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا تباعة قال بلى
راقبته قالوا فاذكر قال كان اذا قام الى الصلاة رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه
من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك قال البخاري ثنا ابو عاصم عن
حديث عبد الحميد ابن جعفر فعرفه حدثني عبد الله بن محمد ثنا ابو عاصم ثنا عبد الحميد
بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة ابن ربعي قال انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكر مثله فقالوا كلهم صدقت اخبرنا عبد الله بن محمد ثنا عبد الملك
ابن عمرو ثنا فليح بن سليمان حدثني عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد
وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قام فكبر ورفع يديه حين كبر للركوع ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه
حدثنا عبيد بن يعيش ثنا يونس يعني ابن بكير انا ابن اسحق عن العباس ابن سهل
ابن سعد الساعدي قال كنت بالسوق انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالوا لاحدهم صل فكبر ثم قرا ثم كبر ورفع فقالوا اصبت صلاة رسول الله
صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو الوليد هشام بن عبد الملك وسليمان بن حرب قالا ثنا
شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم اذا كبر رفع يديه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع حدثنا محمد بن
عبد الله بن حوشب ثنا عبد الوهاب ثنا حميد عن انس قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يرفع يديه عند الركوع حدثنا اسماعيل بن ابي اويس ثنا ابن ابي
الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج
عن عبيد الله ابن ابي رافع عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه واذا
اراد ان يركع ويصنعه اذا رفع راسه من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو
قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر حدثنا ابو نعيم الفضل بن دكين
ثنا قيس بن سليم العنبري قال سمعت علقمة بن وائل بن حجر حدثني ابي قال صليت
مع النبي صلى الله عليه وسلم فكبر حين افتتح الصلاة رفع يديه ثم رفع يديه حين
اراد ان يركع وبعد الركوع قال البخاري وروى ابو بكر النهشلي عن عاصم بن كليب عن
ابيه ان عليا رضي الله عنه رفع يديه في اول التكبير ثم لم يعد بعد وحديث عبيد الله
اصح مع ان حديث كليب هذا لم يحفظ رفع الايدي وحديث عبيد الله هو شاهد
فاذا روى رجلان عن محدث قال احدهما رايته فعل وقال الاخر لم اره فعل فالذي قال
قد رايته فعل فهو شاهد والذي قال لم يفعل فليس هو بشاهد لانه لم يحفظ الفعل
وهكذا قال عبد الله ابن الزبير الشاهد من شهد ان لفلان على فلان الف درهم
[illegible] وشهد اخران انه لم يقرضه شيئا فانه يقضى بقول الشاهدين الذين شهدا
بالالف

له تباعة

ثم رفع يديه
صح

يحفظ ويسقط ما سمعه وكذلك قال بلال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى
في الكعبة وقال الفضل بن العباس لم يصل فأخذ الناس بقول بلال لانه شاهد
ولم يلتفتوا الى قول من قال لم يصل حين لم يحفظ وقال عبد الرحمن بن مهدي
ذكرت للثوري حديث النهشلي عن عاصم بن كليب فانكره حدثنا عبد الله بن يوسف
انا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلاة واذا كبر للركوع واذا رفع
راسه من الركوع رفعهما كذلك وكان لا يفعل ذلك في السجود اخبرنا ايوب بن سليمان
نا ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان بن بلال عن ابي العلاء انه سمع سالم بن عبد الله
ان اباه كان اذا رفع راسه من السجود واذا اراد ان يقوم رفع يديه حدثنا عبد الله بن
صالح نا الليث اخبرني نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا استقبل الصلاة رفع يديه
واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع واذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حدثنا
الحميدي نا الوليد بن مسلم قال سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع ان ابن عمر كان
[illegible] ان ابن عمر كان اذا راى رجلا لا يرفع يديه اذا ركع
واذا رفع رماه بالحصى قال البخاري ويروى عن ابي بكر بن عياش عن حصين
عن مجاهد انه لم ير ابن عمر رفع يديه الا في التكبيرة الاولى وروى عنه اهل العلم
انه لم يحفظ من ابن عمر الا ان يكون ابن عمر سها كبعض ما يسهو الرجل في الصلاة
في الشيء بعد الشيء كما ان عمر نسي القراءة في الصلاة وكما ان اصحاب محمد صلى الله عليه
وسلم ربما يسهون في الصلاة فيسلمون في الركعتين والثلاث الا ترى ان ابن عمر كان
يرمي من لا يرفع بالحصى فكيف يترك ابن عمر شيئا يامر به غيره وقد راى النبي صلى
عليه وسلم فعله قال البخاري قال يحيى بن معين حديث ابي بكر عن حصين انما هو توهم
منه لا اصل له حدثنا محمد بن يوسف نا عبد الاعلى بن مسهر نا عبد الله بن
العلاء بن زبر نا عمرو بن المهاجر قال كان عبد الله بن عامر سالني ان استاذن
له على عمر بن عبد العزيز فاستاذنت له عليه فقال الذي جلد اخاه في ان
رفع يديه ان كنا لنؤدب عليه ونحن غلمان بالمدينة فلم ياذن له قال البخاري
وان زائدة لا يحدث الا اهل السنة اقتداء بالسلف ولقد رحل قوم من اهل بلخ مرجئة
الى محمد بن يوسف بالشام فاراد محمد اخراجهم منها حتى تابوا من ذلك ورجعوا
الى السلف والسنة ولقد راينا غير واحد من اهل العلم يستتيبون اهل الخلاف
فان تابوا والا اخرجوهم من مجالسهم ولقد كلم عبد الله بن الزبير سليمان بن
حرب وهو يومئذ قاضي مكة ان يحجر على بعض اهل الراي فحجر عليه سليمان فلم
يكن يجترئ بمكة ان يفتي حتى خرج منها حدثنا مالك بن اسماعيل نا شريك عن
ليث عن عطاء قال رايت ابن عباس وابن الزبير وابا سعيد وجابرا يرفعون ايديهم
اذا افتتحوا الصلاة واذا ركعوا حدثنا محمد بن الصلت نا ابو شهاب عبد ربه
عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة انه كان اذا كبر رفع يديه

يلزم

في العلا

بيديه مع

في يستتيبون

وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد بن زياد عن
عاصم الأحول قال رأيت أنس بن مالك إذا افتتح الصلاة كبر ورفع يديه ويرفع كلما
ركع ورفع رأسه من الركوع حدثنا مسدد ثنا هشيم عن أبي حمزة قال رأيت ابن
عباس يرفع يديه حيث كبر وإذا رفع رأسه من الركوع حدثنا سليمان بن حرب
ثنا يزيد بن إبراهيم عن قيس بن سعد عن عطاء قال صليت مع أبي هريرة فكان
يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا حصين عن عمرو
بن مرة قال دخلت مسجد حضرموت فإذا علقمة بن وائل يحدث عن أبيه قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه قبل الركوع وبعده حدثنا خطاب بن
عثمان ثنا إسماعيل عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال رأيت أم الدرداء ترفع يديها
في الصلاة حذو منكبيها حدثنا محمد بن مقاتل ثنا عبد الله بن المبارك أنا إسماعيل
حدثني عبد ربه بن سليمان بن عمير قال رأيت أم الدرداء ترفع يديها في الصلاة حذو
منكبيها حين تفتتح الصلاة وحين تركع فإذا قال سمع الله لمن حمده رفعت
يديها وقالت ربنا ولك الحمد قال البخاري وكان بعض أصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم أعلم من هؤلاء حين يرفعن أيديهن في الصلاة حدثنا إسحاق بن إبراهيم
الحنظلي ثنا محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب عن محارب بن دثار قال رأيت ابن
عمر يرفع يديه في الركوع فقلت له في ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا قام من الركعتين يرفع يديه حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا شعبة ثنا عاصم
بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر الحضرمي أنه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان إذا كبر رفع
يديه قال ثم إذا أراد أن يركع رفع يديه قال البخاري ويروى عن عمر بن الخطاب رضي الله
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن عبد الله بن عمير عن أبيه عن النبي صلى
الله عليه وسلم وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن أبي موسى عن
النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يرفع يديه عند الركوع وإذا رفع رأسه قال البخاري
وفيما ذكرنا كفاية لمن يفهمه إن شاء الله تعالى أنا محمد بن مقاتل ثنا عبد الله عن ابن جريج
قال أخبرني الحسن بن مسلم أنه سمع طاوسا يسأل عن رفع اليدين في الصلاة
قال رأيت عبد الله وعبد الله وعبد الله يرفعون أيديهم في الصلاة لعبد الله بن عمر
وعبد الله بن عباس وعبد الله ابن الزبير قال طاوس في التكبيرة الأولى التي للاستفتاح
باليدين أرفعهما سواها أم التكبيرة قلت لعطاء أبلغكم أن التكبيرة الأولى أرفع مما سوى
من التكبير قال لا قال البخاري ولو تحقق حديث مجاهد أنه لم ير ابن عمر يرفع
يديه لكان حديث طاوس وسالم ومحارب بن دثار وابن الزبير حين رأوه أولى
لأن ابن عمر رواه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكن يخالف الرسول صلى الله
عليه وسلم مع ما رواه أهل العلم من أهل مكة والمدينة واليمن والعراق يرفعون
حتى لقد حدثني مسدد قال ثنا يزيد بن زريع عن شعبة عن قتادة عن الحسن

رفعن

صلى مع النبي صلعم

جريج

قال

قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كأنما ايديهم المراوح يرفعونها
اذا ركعوا واذا رفعوا رؤوسهم حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا ابو هلال عن حميد
بن هلال قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلوا كأن ايديهم
النبي صلى الله عليه وسلم ... قال اذا ايديهم المراوح قال البخاري فلم
يستثن الحسن وحميد بن هلال احدا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم دون
احد حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا زائدة ابن قدامة ثنا عاصم بن كليب
الجرمي حدثنا ابي ان وائل بن حجر اخبره قال قلت لأنظرن الى صلاة رسول الله صلى
الله عليه وسلم كيف يصلي قال فنظرت اليه فقام فكبر ورفع يديه ثم لما اراد
ان يركع رفع يديه مثلها ثم وضع يديه على ... ثم لما رفع رأسه رفع يديه مثلها ثم رفع
... يديه مثلها ثم جئت بعد ذلك في زمان فيه برد عليهم جل الثياب
تحرك ايديهم من تحت الثياب قال البخاري ولم يستثن وائل من اصحاب النبي احدا
اذا صلوا مع النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يرفع يديه قال البخاري ويروى عن
عن سفيان عن عاصم ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن
مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة
وقال احمد بن حنبل عن يحيى ابن ادم قال نظرت في كتاب عبد الله ابن ادريس عن عاصم
ابن كليب ليس فيه ثم لم يعد فهذا اصح لان الكتاب احفظ عند اهل العلم لان الرجل ربما
حدث بشيء ثم يرجع الى الكتاب فيكون كما في الكتاب حدثنا الحسن بن الربيع ثنا ابن
ادريس عن عاصم ابن كليب ليس فيه ثم لم يعد فهذا اصح لان الكتاب احفظ عند
اهل العلم لان الرجل ربما حدث بشيء ثم يرجع الى الكتاب فيكون كما في الكتاب حدثنا الحسن
بن الربيع حدثنا ابن ادريس عن عاصم ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود ثنا علقمة
ان عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة فقام فكبر ورفع
يديه ثم ركع فطبق يديه فجعلهما بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي
قد كنا نفعل ذلك في اول الاسلام ثم امرنا بهذا قال البخاري وهذا المحفوظ عند اهل
النظر من حديث عبد الله ابن مسعود حدثنا الحميدي ثنا سفيان عن يزيد بن ابي
زياد ههنا عن ابن ابي ليلى عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه
اذا كبر قال سفيان لما كبر الشيخ لقنوه ثم لم يعد قال البخاري وكذلك روى الحفاظ من
سمع من يزيد ابن ابي زياد قديما منهم الثوري وشعبة وزهير ليس فيه ثم لم يعد حدثنا
محمد بن يوسف ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي ليلى قديما منهم الثوري وشعبة
وزهير ليس فيه ثم لم يعد ثنا محمد بن يوسف ثنا سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن
ابن ابي ليلى عن البراء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر واذا ركع
قال البخاري وروى وكيع عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى وعن الحكم ابن عتيبة عن ابن ابي
ليلى عن البراء قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه اذا كبر ثم لم يرفع قال البخاري
وانما روى ابن ابي ليلى هذا من حفظه فاما من حدث عن ابن ابي ليلى من كتابه فانما حدث

عن ابن ابي ليلى عن يزيد فرجع الحديث الى تلقين يزيد والمحفوظ ما روى عنه الثوري
وشعبة وابن عيينة قديما قال البخاري واما احتجاج بعض من لا يعلم بحديث وكيع عن
الاعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال دخل علينا النبي صلى
الله عليه وسلم ونحن رافعي ايدينا في الصلاة فقال ما لي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب
خيل شمس اسكنوا في الصلاة فانما كان هذا في التشهد لا في القيام كان يسلم بعضهم على بعض
فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن رفع الايدي في التشهد ولا يحتج بمثل هذا من له حظ من
العلم هذا معروف مشهور لا اختلاف فيه ولو كان كما ذهب اليه لكان رفع الايدي في اول
التكبيرة وايضا تكبيرات صلاة العيد منهيا عنها لانه لم يستثن رفعا دون رفع وقد بينه
حديث حدثناه ابو نعيم ثنا مسعر عن عبيد الله ابن القبطية قال سمعت جابر بن سمرة
يقول كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم السلام عليكم واشار
مسعر بيده فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بال هؤلاء يومئون بايديهم كانها اذناب خيل شمس
انما يكفي احدهم ان يضع يده على فخذه ثم يسلم على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله قال البخاري
فليحذر امرؤ ان يتاول او يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل قال الله عز
وجل فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم حدثنا
محمد بن يوسف ثنا سفيان عن عبد الملك قال سالت سعيد بن جبير عن رفع اليدين
في الصلاة فقال هو شيء تزين به صلاتك اخبرنا محمود انا عبد الرزاق انا ابن جريج
اخبرني نافع ان ابن عمر كان يكبر بيديه حين يستفتح وحين يركع وحين يقول
سمع الله لمن حمده وحين يرفع راسه من الركوع وحين يستوي قائما قلت لنافع اكان
ابن عمر يجعل الاولى ارفعهن قال لا قال ابو عبد الله ولم يثبت عند اهل النظر ممن
ادركنا من اهل الحجاز واهل العراق منهم عبد الله ابن الزبير وعلي بن عبد الله بن جعفر
ويحيى ابن معين واحمد بن حنبل واسحق بن راهويه هؤلاء اهل العلم من اهل زمانهم
فلم يثبت عند احد منهم علما في ترك رفع الايدي عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا عن
احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يرفع يديه حدثنا محمد بن
مقاتل ثنا عبد الله ثنا هشام عن الحسن وابن سيرين انهما كانا يقولان اذا كبر احدكم
للصلاة فليرفع يديه حين يكبر وحين يرفع راسه من الركوع وكان ابن سيرين
يقول هو من تمام الصلاة حدثنا ابو اليمان انا شعيب عن الزهري عن سالم ابن
عبد الله ان ابن عمر قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح التكبير في الصلاة رفع
يديه حين يكبر حتى يجعلهما حذو منكبيه واذا كبر للركوع فعل مثل ذلك واذا قال سمع
الله لمن حمده فعل مثل ذلك وقال ربنا لك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين
يرفع راسه من السجود قال البخاري وكان ابن المبارك يرفع يديه وهو اكثر اهل زمانه
علما فيما نعرف فلو لم يكن عند من لا يعلم من السلف علم فاقتدى بابن المبارك
فيما اتبع الرسول واصحابه والتابعين لكان اولى به من ان يثبته بقول من لا
يعلم في تعجب ان يقول احدهم بان ابن عمر كان صغيرا في عهد رسول الله صلى الله
عليه

عليه وسلم ولقد شهد النبي صلى الله عليه وسلم لابن عمر بالصلاح حدثنا يحيى بن
سليمان ثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن
حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان عبد الله بن عمر رجل صالح
حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان قال قال عمرو قال ابن عمر اني لاذكر عمر حين
اسلم فقالوا صبا عمر صبا عمر فجا العاصي ابن وايل فقال صبا عمر فمه فانا له جار
فتركوه قال البخاري قال سعيد بن المسيب لو شهدت لاحد انه من اهل الجنة
لشهدت لابن عمر رضي الله تعالى عنه وقال جابر بن عبد الله لم يكن احد الزم لطريق
النبي صلى الله عليه وسلم ولا اتبع من ابن عمر رضي الله عنه وقال البخاري وطعن
بعض من لا يعلم في وايل بن حجر ان وايل بن حجر من ابناء ملوك اليمن وقدم على النبي
صلى الله عليه وسلم فاكرمه واقطع له ارضا وبعث معه معاوية بن ابي سفيان
رضي الله عنه اخبرنا حفص بن عمر ثنا جامع بن مطر عن علقمة بن وايل عن ابيه
ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع له ارضا بحضرموت قال البخاري وقصة
وايل بن حجر مشهورة عند اهل العلم وما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم في امره وما
اعطاه معروف بند به الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم بعد معه ولو ثبت عن ابن مسعود
والبراء وجابر عن النبي صلى الله عليه وسلم شي لكان في علل هولاء الذين لا يعلمون انه يتقى اذا
اذا ثبت الشي عن النبي صلى الله عليه وسلم او اثر وسائر لم ياخذوا به وليس هذا من اخذ
فما يريدون الحديث الا ليتعللوا برايهم ولقد قال وكيع من طلب الحديث كما جاء فهو صاحب
سنة ومن طلب الحديث ليقوي هواه فهو صاحب بدعة يعني ان الانسان ينبغي
ان يلقي رايه لحديث النبي صلى الله عليه وسلم حيث ثبت الحديث ولا يعتل بعلل لا تصح
وقد ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يومن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جيت به
وقد قال معمر اهل العلم كان الاول فالاول اعلم وهولاء الاخر فالاخر عندهم اعلم ولقد
قال ابن المبارك كنت اصلي الى جنب النعمان فرفعت يدي فقال لي ما خشيت ان
تطير فقلت ان لم اطر في الاولى لم اطر في الثانية قال وكيع رحمه الله تعالى على ابن المبارك
كان حاضر الجواب فتحير الاخر وهذا اشبه من الذين يتمادون في غيهم اذا لم يبصروا حدثنا
عبد الله بن صالح حدثني الليث حدثني يونس عن ابن شهاب اخبرني سالم بن
عبد الله يعني ابن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة
رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم يكبر يفعل ذلك حين يرفع راسه من الركوع
ويقول سمع الله لمن حمده ولا يرفع حين يرفع راسه من السجود حدثنا ابو النعمان
حدثنا عبد الواحد بن زياد الشيباني ثنا محارب بن دثار قال رايت عبد الله بن عمر
اذا افتتح الصلاة كبر ورفع يديه واذا اراد ان يركع رفع يديه واذا قال سمع
الله لمن حمده رفع يديه ويرفع ذلك ابن عمر الى النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا
ابراهيم ابن المنذر ثنا معمر ثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي الزبير قال رايت ابن عمر
حين قام الى الصلاة رفع يديه حتى تحاذي اذنيه وحين يرفع راسه من الركوع واستوى

صبا عمر

ابن عبد الله

واذا رفع راسه من الركوع

وحين ...

واذا رفع راسه من الركوع ثنا ... ثنا عبد الله ... ثنا ... اذا كبر ورفع يديه ...

(١)

قال يفعل مثل ذلك حدثنا عبد الله بن صالح حدثنا الليث حدثني نافع ان عبد الله
كان اذا استقبل الصلاة رفع يديه واذا كبر واذا رفع راسه من الركوع واذا قام
من السجدتين كبر ورفع يديه حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن ايوب
عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه واذا ركع
واذا رفع راسه من الركوع حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة انا قتادة عن
نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل في
الصلاة رفع يديه الى فروع اذنيه واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع فعل مثل ذلك ثنا
ابن علية انا خالد انا ابو قلابة كان يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع كان اذا
سجد بيديه ركبتيه وكان اذا قام اعتمد على يديه حتى وكان يطمئن في الركعة الاولى ثم
يقوم وذكر عن مالك بن الحويرث اخبرنا عبد الله بن محمد انا ابو عاصم ثنا ابراهيم بن
طهمان عن ابي الزبير عن طاوس ان ابن عباس كان اذا قام الى الصلاة رفع يديه حتى
تحاذي اذنيه واذا رفع راسه من الركوع واستوى قائما فعل مثل ذلك حدثنا محمد بن
مقاتل انا عبد الله انا اسماعيل حدثني صالح بن كيسان عن عبد الرحمن الاعرج عن
ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه حذو منكبيه حين
يكبر يفتتح الصلاة وحين يركع حدثنا اسماعيل ثنا مالك عن نافع ان عبد الله بن
عمر كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه واذا رفع راسه من الركوع حدثنا
محمد بن مقاتل انا عبد الله انا ابن عجلان قال سمعت النعمان بن ابي عياش يقول لكل
شيء زينة وزينة الصلاة ان ترفع يديك اذا كبرت واذا ركعت واذا رفعت راسك من
الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا الاوزاعي حدثني حسان بن عطية عن القاسم
ابن مخيمرة قال رفع الايدي في التكبيرة قال وفيه حين يحني حدثنا محمد بن مقاتل ثنا
عبد الله انا شريك عن ليث عن عطاء قال رايت جابر بن عبد الله وابا سعيد الخدري
وابن عباس وابن الزبير يرفعون ايديهم حين يفتتحون الصلاة واذا ركعوا واذا رفعوا
رؤوسهم من الركوع حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا عكرمة بن عمار قال رايت
سالم بن عبد الله والقاسم بن محمد وعطاء ومكحولا يرفعون ايديهم في الصلاة اذا ركعوا
واذا رفعوا وقال جرير عن ليث عن عطاء ومجاهد انهما كانا يرفعان ايديهما في الصلاة
وكان نافع وطاوس يفعلانه وعن ليث عن ابن عمر وسعيد بن جبير وطاوس ومجاهد
يفعلانه وعن ليث عن ابن عمر وسعيد بن جبير وطاوس واصحابه انهم كانوا يرفعون
ايديهم اذا ركعوا حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا عبد الواحد ثنا عاصم قال رايت
انس بن مالك اذا افتتح الصلاة كبر ورفع يديه ويرفع كلما ركع ورفع راسه
من الركوع حدثنا خليفة بن خياط ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد عن قتادة ان نصر بن عاصم
حدثهم عن مالك بن الحويرث قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا
ركع واذا رفع راسه من الركوع حتى يحاذي بهما فروع اذنيه وقال عبد الرحمن
ابن مهدي عن الربيع بن صبيح قال رايت محمدا والحسن وابا نضرة والقاسم بن محمد
وعطاء

وعطاء وطاوس ومجاهد والحسن ابن مسلم ونافعا وابن ابي نجيح اذا افتتحوا الصلاة
رفعوا ايديهم واذا ركعوا واذا رفعوا رؤوسهم من الركوع قال البخاري وهؤلاء اهل
مكة واهل المدينة واهل اليمن واهل العراق قد اتفقوا على رفع الايدي وقال وكيع عن
الربيع قال رايت الحسن ومجاهدا وعطاء وطاوسا وقيس بن سعد والحسن ابن مسلم يرفعون
ايديهم اذا ركعوا واذا سجدوا وقال عبد الرحمن ابن مهدي هذا من السنة وقال
عمر بن يونس ثنا عكرمة بن عمار قال رايت القاسم وطاوسا ومكحولا وعبد الله بن دينار
وسالما ونافعا يرفعون ايديهم اذا استقبل احدهم الصلاة وعند الركوع والسجود
قال وكيع عن الاعمش عن ابراهيم انه ذكر له حديث وائل ابن حجر ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يرفع يديه اذا ركع واذا سجد قال ابراهيم لعله كان فعله مرة وهذا ظن منه لقوله
فعله مرة مع ان وائلا قد ذكر انه راى النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه غير مرة
يرفعون ايديهم ولا يحتاج وائل الى الظنون لان معاينته اكثر من حسبان غيره
قال البخاري وقد بينه زائدة فقال ثنا عاصم ثنا ابي ان وائل بن حجر اخبره قال قلت
لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فكبر فرفع يديه فلما ركع
رفع يديه مثلها ثم اتيتهم من بعد ذلك في زمان فيه برد فرايت الناس عليهم
جل الثياب تحرك ايديهم من تحت الثياب بعد وائل بن حجر انه راى النبي صلى الله
واصحابه يرفعون ايديهم مرة بعد مرة حدثنا عبد الله بن محمد ثنا ابن ادريس قال سمعت عاصم
ابن كليب عن ابيه انه سمعه يقول سمعت وائل بن حجر يقول اتيت المدينة فقلت لانظرن الى
صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فافتتح الصلاة فكبر ورفع يديه فلما رفع راسه
رفع يديه حدثنا اسماعيل بن ابي اويس ثنا مالك عن نافع ان عبد الله ابن عمر كان اذا
افتتح الصلاة رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع حدثنا عياش ثنا عبد الاعلى ثنا حميد
عن انس انه كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا ادم ثنا شعبة ثنا الحكم بن عتيبة
قال رايت طاوسا يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع قال البخاري من زعم
ان رفع الايدي بدعة فقد طعن في اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والسلف ومن بعدهم
واهل الحجاز واهل المدينة واهل مكة وعدة من اهل العراق واهل الشام واهل اليمن وعلماء
اهل خراسان منهم ابن المبارك حتى شيوخنا عيسى بن موسى ابو احمد وكعب بن سعيد
والحسن بن جعفر ومحمد بن سلام الا اهل الراي منهم وعلي بن الحسن وعبد الله بن عثمان
ويحيى ابن يحيى وصدقة واسحق وعامة اصحاب ابن المبارك وكان الثوري ووكيع وبعض
الكوفيين لا يرفعون ايديهم وقد رووا في ذلك احاديث كثيرة ولم يعيبوا على من رفع ولولا
انها حق ما رووا تلك الاحاديث لانه ليس لاحد ان يقول على رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما لم يقل وما لم يفعل لقول النبي صلى الله عليه وسلم من يقول علي ما لم اقل فليتبوا
مقعده من النار ولم يثبت عن احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انه لا يرفع يديه
وليس اسانيده اصح من رفع الايدي حدثنا محمد ابن ابي بكر المقدمي ثنا معتمر عن
عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن سالم ابن عبد الله عن ابيه ان النبي صلى الله عليه

بلغ

في اختلاف الحديث للشافعي
هذا الحديث يرويه عن سفيان
عن عاصم ابن كليب الى اخر
السند المذكور هنا فتحرف
من الناسخ اسم سفيان

خ
عتيبة

وسلم انه كان يرفع يديه اذا دخل في الصلاة واذا اراد ان يركع ويرفع راسه واذا
قام من الركعتين يرفع يديه في ذلك كله وكان عبد الله يفعله حدثنا قتيبة ثنا
هشيم عن الزهري عن سالم عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح
الصلاة واذا ركع يرفع يديه واذا رفع راسه من الركوع حدثنا عبد الله بن صالح حدثني
الليث ثنا عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه
واذا اراد ان يركع وبعدما يرفع راسه من الركوع حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب ثنا عبد الوهاب
ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه كان يرفع يديه اذا دخل في الصلاة واذا ركع واذا قال
سمع الله لمن حمده واذا قام من الركعتين يرفعهما وعن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد وكيع عن العمري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا ركع واذا سجد قال البخاري والمحفوظ ما روى عبيد الله
وايوب ومالك وابن جريج والليث وعدة من اهل الحجاز واهل العراق عن نافع عن ابن عمر في رفع
الايدي عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع ولو صح حديث العمري عن نافع عن ابن عمر
لم يكن مخالفا للاول لان اولئك قالوا اذا رفع راسه من الركوع فلو ثبت استعملناهما جميعا
هذا من الخلاف الذي يخالف بعضهم بعضا لان هذه زيادة في الفعل والزيادة مقبولة اذا
ثبتت وقال وكيع عن ابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
قال لا ترفع الايدي الا في سبعة مواطن في افتتاح الصلاة واستقبال الكعبة وعلى الصفا
والمروة وبعرفات وجمع وفي المقامين وعند الجمرتين قال علي بن مسهر عن ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وقال شعبة ان الحكم لم يسمع من مقسم الا اربعة احاديث ليس
فيها هذا الحديث وليس هذا من المحفوظ عن النبي صلى الله عليه وسلم لان اصحاب نافع
خالفوا وحديث الحكم عن مقسم مرسل وقد روى طاوس وابو حمزة وعطا انهم راوا ابن
عباس يرفع يديه عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع مع ان حديث ابن ابي ليلى لو صح
قوله ترفع الايدي في سبع مواطن لم يقل في حديث وكيع لا ترفع الا في هذه المواطن فترفع في
هذه المواطن وعند الركوع واذا رفع راسه حتى تستعمل الاحاديث كلها ولم يكن من المتضاد
وقد قال هولاء ان الايدي ترفع في تكبيرات الفطر والاضحى وهي اربع عشرة تكبيرة في قولهم
وليس هذا في حديث ابن ابي ليلى وهذا مما يدل انهم لم يعتمدوا على حديث ابن ابي ليلى وكذلك
بعض الكوفيين ترفع يديه في تكبير الجنازة وهي اربع تكبيرات وهذه كلها زيادة على
ابن ابي ليلى وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه انه كان يرفع
يديه سوى هذه السبعة حدثنا موسى بن اسماعيل ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه في الاستسقا حدثنا مسدد ثنا ابو عوانة
عن سماك بن حرب عن عكرمة عن عائشة زعم انه سمعها انها رات النبي صلى الله عليه
وسلم يدعو رافعا يديه يقول انما انا بشر فلا تعاقبني ايما رجل من المومنين اذيته او شتمته
فلا تعاقبني فيه حدثنا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال استقبل

رسول

عن نافع عن ابن عمر
وعن ابن ابي ليلى

علي ثنا

وتهيأ

رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلة ولباس ورفع يديه وقال اللهم اهد دوسا
وائت بهم حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد ثنا حجاج الصواف عن ابي الزبير عن جابر
ان الطفيل بن عمرو قال للنبي صلى الله عليه وسلم هل لك في حصن ومنعة
حصن دوس قال فابى رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ذخر الله للانصار وهاجر الطفيل
وهاجر معه رجل من قومه فمرض الرجل فجاء الى قرن فاخذ مشقصا فقطع ودجيه فقتله
فراه الطفيل في المنام فقال ما فعل بك قال غفر لي بهجرتي الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ما شان يديك قال قيل انا لن نصلح منك ما افسدت من نفسك فقصها
الطفيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم وليديه فاغفر ورفع يديه حدثنا
قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن علقمة عن امه عن عائشة انها قالت خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فارسلت بريرة في اثره لتنظر اين يذهب قالت فسلك نحو
البقيع بقيع الغرقد فوقف في ادنى البقيع ثم رفع يديه ثم انصرف فرجعت بريرة فاخبرتني
فلما اصبحت سالته فقلت يا رسول الله اين خرجت قال بعثت الى اهل البقيع لاصلي عليهم حدثنا
مسلم ثنا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن محمد بن ابراهيم قال اخبرني من راى
النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند احجار الزيت باسطا كفيه حدثنا يحيى بن موسى حدثنا
عبد الحميد ثنا اسماعيل عن ابن عبد الملك عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت رايت النبي
صلى الله عليه وسلم رافعا يديه حتى بدا ضبعيه يدعو لعثمان رضي الله عنه حدثنا

كذا

ابو نعيم ثنا الفضيل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ذكر النبي
صلى الله عليه وسلم الرجل يطيل السفر اشعث اغبر يمد يديه الى الله عز وجل يا رب يا رب مطعمه
حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فانى يستجاب لذلك اخبرنا مسلم انا
عبد الله بن داود عن نعيم بن حكيم عن ابي مريم عن علي رضي الله عنه قال رايت امراة الوليد
جاءت الى النبي صلى الله عليه وسلم تشكو اليه زوجها يضربها فقال لها اذهبي اليه فقولي
له كيت وكيت فذهبت ثم رجعت فقالت انه عاد يضربني فقال لها اذهبي اليه فقولي
له ان النبي صلى الله عليه وسلم يقول لك فذهبت ثم عادت فقالت انه يضربني فقال اذهبي
فقولي له كيت وكيت قالت انه يضربني فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده وقال اللهم
عليك الوليد حدثنا محمد بن سلام ثنا اسماعيل بن جعفر عن حميد عن انس قال قحط
المطر عاما فقام بعض المسلمين الى النبي صلى الله عليه وسلم يوم جمعة فقال يا رسول الله
قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال فرفع يديه وما يرى في السماء سحابة فمد يديه حتى
رايت بياض ابطيه يستسقي الله عز وجل فما صلينا الجمعة حتى اهم الشاب القريب الدار
الرجوع الى اهله فدامت جمعة فلما كانت الجمعة التي تليها قالوا يا رسول الله تهدمت البيوت
واحتبس الركبان فتبسم لسرعة ملالة ابن ادم وقال اللهم حوالينا ولا علينا فتكشطت
عن المدينة حدثنا مسدد ثنا يحيى بن سعيد عن جعفر حدثني ابو عثمان قال كنا نجيء
وعمر يؤم الناس ثم يقنت بنا عند الركوع يرفع يديه حتى يبدو كفاه ويخرج ضبعيه
حدثنا قبيصة ثنا سفيان عن ابي علي جعفر بن ميمون بياع الانماط قال سمعت ابا عثمان

قال كان عمر يرفع يديه في القنوت حدثنا عبد الرحيم المحاربي ثنا زائدة عن ليث عن عبد
الرحمن ابن الاسود عن ابيه عن عبد الله انه كان يقرأ في آخر ركعة من الوتر قل هو الله احد
ثم يرفع يديه ويقنت قبل الركعة قال البخاري هذه الاحاديث كلها صحيحة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم واصحابه لا يخالف بعضها بعضا وليس فيها تضاد لانها في مواطن
مختلفة قال ثابت عن انس ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء الا في الاستسقا
فاخبر انس بما كان عنده وما راى من النبي صلى الله عليه وسلم وليس هذا بمخالف لرفع الايدي
في اول التكبيرة وقد ذكر ايضا انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا كبر واذا
ركع وقوله في الدعاء سوى الصلاة وسوى رفع الايدي في القنوت حدثنا محمد بن بشر عن يحيى
ابن سعيد عن حميد عن انس انه كان يرفع يديه عند الركوع حدثنا آدم بن ابي اياس ثنا
شعبة ثنا قتادة عن نصر بن عاصم عن مالك ابن الحويرث قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع حدثنا آدم ابن ابي اياس ثنا شعبة ثنا قتادة عن
نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث ان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر واذا
رفع راسه من الركوع حتى اذا ثبت للبخاري والبيهقي ان النبي صلى الله عليه وسلم رفع
يديه عند الركوع واذا رفع راسه من الركوع وما زاد ابو حميد في عشرة من اصحابه ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا قام من السجدتين كله صحيح لانه لم يحك صلاة واحدة
فيختلفوا في تلك الصلاة بعينها مع انه لا اختلاف في ذلك انما زاد بعضهم على بعض والزيادة
مقبولة من اهل العلم والذي قال ابو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد ما رايت ابن عمر يرفع
يديه في شيء من الصلاة الا في التكبيرة الاولى وقد خولف في ذلك عن مجاهد قال وكيع عن الربيع
ابن صبيح قال رايت مجاهدا يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع وقال جرير عن ليث
عن مجاهد انه كان يرفع يديه وهذا احفظ عند اهل العلم قال صدقة ان الذي روى حديث
مجاهد عن ابن عمر انه لم يرفع يديه الا في اول التكبيرة كان صاحبه قد تغير باخرة والذي رواه
الربيع والليث اولى مع ان طاوسا وسالما ونافعا وابا الزبير ومحارب بن دثار وغيرهم
قالوا رأينا ابن عمر يرفع يديه اذا كبر واذا ركع قال مبشر بن اسماعيل ثنا تمام بن نجيح قال كتب
عمر ابن عبد العزيز على باب حلب فقال انطلقوا بنا لنشهد الصلاة مع امير المومنين فصلى
بنا الظهر والعصر ورايته يرفع يديه حين يركع حدثنا محمد بن مقاتل انا عبد الله انا يونس
عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام في
الصلاة يرفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك اذا
رفع راسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود حدثنا موسى بن اسماعيل
ثنا حماد بن سلمة عن يحيى بن اسحق قال رايت انس بن مالك يرفع يديه بين السجدتين قال
البخاري وحديث النبي صلى الله عليه وسلم اولى حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفيان ثنا عمرو بن
دينار عن سالم بن عبد الله قال سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم احق ان تتبع حدثنا قتيبة ثنا
سفيان عن عبد الكريم عن مجاهد قال ليس احد بعد النبي صلى الله عليه وسلم الا يوخذ من
قوله ويترك الا النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا الهذيل بن سليمان ابو عيسى قال سالت الاوزاعي
قلت

مراجع ومصادر

1ـ قرآن مجيد (منزل من اللّٰه).

2ـ الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبى): محمد بن أحمد القرطبى ـ تحقيق:أحمد البردونى وإبراهيم أطفيش ـ دار الكتب المصرية القاهرة.

3ـ تنوير المقباس تفسير ابن عباس: أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى ـ مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى.

4ـ تنوير المقباس من تفسير ابن عباس:جمعه:أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى ـ قديمه كتب خانه كراچى ـ دار الكتب العلمية بيروت.

5ـ الإتقان فى علوم القرآن:جلال الدين السيوطى ، تحقيق: محمد أبوالفضل إبراهيم ـ الهيئة المصرية العامة للكتاب.

6ـ صحيح البخارى: محمدبن إسماعيل البخاري ـ تحقيق:محمد زهير بن ناصر الناصر ـ ترقيم:محمد فؤاد عبد الباقى ـ دارطوق النجاة.

7ـ صحيح مسلم: مسلم بن الحجاج القشيرى ـ تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ـ دار إحياء التراث العربى بيروت.

8ـ سنن أبى داود:أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِستانى ـ تحقيق: محمد محيى الدين عبدالحميد ـ المكتبة العصرية صيدا بيروت.

9ـ صحيح أبى داود: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين الألبانى ، الناشر: مؤسسة غراس للنشر والتوزيع الكويت ، الطبعة: الأولى.

10ـ سنن الترمذى: ابوعيسیٰ محمد بن عيسى الترمذى ـ تحقيق: أحمد محمد شاكر ـ الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى مصر.

11ـ سنن النسائى(المجتبى من السنن):أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائى ـ تحقيق:عبد الفتاح أبو غدة ـ مكتب المطبوعات الإسلامية حلب.

12ـ سنن ابن ماجة:ابن ماجة أبوعبداللّٰه محمدبن يزيدالقزوينى ـ تحقيق: محمد فؤاد

عبدالباقی۔دارإحیاء الکتب العربیة فیصل عیسی البابی الحلبی .
13۔موطأ مالك، بروایة محمدبن الحسن(موطأ امام محمد):مالك بن أنس المدنی۔ تحقیق:عبدالوهاب عبداللطیف۔المکتبة العلمیة بیروت .
14۔ سنن الدارقطنی:أبو الحسن علی بن عمر الدارقطنی۔تحقیق:شعیب الارنؤوط۔ مؤسسة الرسالة بیروت لبنان .
15۔ السنن الکبری للبیهقي: أحمد بن الحسین أبوبکر البیهقی۔ تحقیق: محمد عبد القادر عطا۔ دارالکتب العلمیة بیروت .
16۔ المدخل إلی السنن الکبری: أحمد بن الحسین أبو بکر البیهقی۔ تحقیق: دکتور محمد ضیاء الرحمن الأعظمی، الناشر: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی الکویت .
17۔ السنن الکبری: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب النسائی، تحقیق:حسن عبد المنعم شلبی الناشر: مؤسسة الرسالة بیروت، الطبعة: الأولی .
18۔ معرفة السنن والآثار:أحمد بن الحسین أبو بکر البیهقی۔تحقیق: عبدالمعطی أمین قلعجی۔جامعة الدراسات الإسلامیة کراتشی باکستان .
19۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل:أبو عبد الله أحمد بن حنبل۔ تحقیق: شعیب الأرنؤوط و عادل مرشد وآخرون۔مؤسسة الرسالة بیروت .
20۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل: أحمد بن حنبل۔مؤسسة قرطبة القاهرة۔ عدد الأجزاء: 6۔ الأحادیث مذیلة بأحکام شعیب الأرنؤوط علیها .
21۔ مسند الحمیدی: أبو بکر عبد الله بن الزبیر الحمیدی۔ تحقیق: حسن سلیم أسد الدَّارَانیّ۔ الناشر: دارالسقا دمشق سوریا .
22۔ مسند الحمیدی:عبدالله بن الزبیر أبو بکر الحمیدی، مطبوعة دارالمامون للتراث بیروت۔ بتحقیق: حسین سلیم أسد الدارانی۔ طبعة 2002 م .
23۔ مسند الحمیدی: عبدالله بن الزبیر أبو بکر الحمیدی۔ دارالکتب العلمیة، مکتبة المتنبی بیروت، القاهرة۔ تحقیق : حبیب الرحمن الأعظمی .
24۔ مسند الحمیدی: أبو بکرعبد الله بن الزبیر الحمیدی۔ تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی۔ الناشر: عالم الکتب بیروت .
25۔ مسند الحمیدی: عبدالله بن الزبیرالحمیدی، مطبوعة دارابن حزم القاهرة۔ بتحقیق:

محمود عبدالله الشيمی، جابر دربالة مشاضی، عمرعدلی الرمحی۔الطبعة الأولی 2017م .

26۔ مسند الحمیدی، عبدالله بن الزبیر أبو بکر الحمیدی، مطبوعة دار التاصیل القاهرة۔ الطبعة الأولی 2019 میلادی .

27۔ مسند الحمیدی: عبدالله بن الزبیر الحمیدی، مراجعت: خالد سلفی۔ الناشر: اهل حدیث ٹرسٹ کراچی و إحیاء السنة گھرجاکھ گوجرانوالا .

28۔ مخطوط مسند الحمیدی (نسخه العمریة)، برقم 1063 فی المکتبة الظاهریة دمشق۔ مکتوب بخط: أحمد بن عبدالخالق۔عام کتابة المخطوطة:603 هجری .

29۔ مخطوط مسند الحمیدی (نسخه الظاهریة)، بین مجموعات العمریة فی المکتبة الظاهریة دمشق۔ مکتوب بخط: أحمد بن نصیر المقرئ۔عام کتابة المخطوطة:689 هجری .

30۔ مخطوط مسند الحمیدی، (نسخه دارالعلوم دیوبند) کتب خانه دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا۔ مشتمل بر 150 صفحات، نمبر ترتیب: 95، وقفی نمبر: 29590 .

31۔ مخطوط مسند أبی عوانة (جامعة أم القریٰ مکة مکرمة)، برقم511۔(نسخه فیض الله، 508) .

32۔ مخطوط مسند أبی عوانة (جامعة اسلامیة مدینة منورة) .

33۔ مسند أبی عوانة: أبو عوانة یعقوب بن إسحاق۔ تحقیق: أیمن بن عارف الدمشقی۔ دار المعرفة بیروت۔الطبعة الأولی .

34۔ مسند أبی عوانة، ابوعوانة یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی، تحقیق: ابوعلی النظیف، الناشر: دارالکتب العلمیة بیروت، الطبعة الاولی، عام النشر: 2006 .

35۔ مسند أبی عوانة، ابوعوانة یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی، تحقیق: کبار علماء هند، الناشر: دارالکتبی، عام النشر:1966 .

36۔ المسنَد الصَّحیح المُخَرّج عَلی صَحِیح مُسلم (مسند ابی عوانه): أبوعَوانة یَعقُوب بن إسحَاق الإسفرَایینیّ۔الناشر: الجَامِعَة الإسلامیَّة المدینة المنورة۔ الطبعة الأُولی .

37۔ مسند أبی یعلی: أبو یعلی أحمد بن علی الموصلی۔تحقیق: حسین سلیم أسد۔دار المأمون للتراث دمشق .

38۔ مسند إسحاق بن راهویه: إسحاق بن إبراهیم المعروف بابن راهویه۔تحقیق: عبد الغفور البلوشی۔الناشر: مکتبة الإیمان المدینة المنورة .

39۔ مسند أبی داود الطیالسی: أبو داود سلیمان بن داود الطیالسی۔ تحقیق: الدکتور محمد بن

عبد المحسن التركى۔ الناشر: دار هجر مصر .

40۔ مسند ابن الجعد ، المؤلف: على بن الجَعد بن عبيد الجَوهَرى البغدادى۔تحقيق: عامر أحمد حيدر۔الناشر: مؤسسة نادر بيروت .

41۔ مسند الرويانى ، أبو بكر محمد بن هارون الرُّويانى ، تحقيق: أيمن على أبو يمانى ، الناشر: مؤسسة قرطبة القاهرة .

42۔ مسند أبى حنيفة ، برواية الحصكفى؛ مع شرح الملا على القارى (على ترتيب الأبواب الفقهية)۔ الناشر: مكتبة المدينة كراچى پاكستان۔ الطبعة الأولى ، 2021 ميلادى .

43۔ مسند الفاروق: عماد الدين ابن كثير القرشى الدمشقى۔ تحقيق: عبدالمعطى قلعجى۔ دارالوفاء المنصورة .

44۔ مسند السراج: محمد بن إسحاق الخراسانى معروف بالسَّرَّاج۔ تحقيق و تعليق: إرشاد الحق الأثرى۔إدارة العلوم الأثرية فيصل آباد باكستان

45۔ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: أبو محمد الحارث بن محمد التميمى البغدادى۔ مركز خدمة السنة والسيرة النبوية المدينة المنورة .

46۔ المنتقى من السنن المسندة ، أبو محمد عبد اللّٰه بن على بن الجارود النيسابورى ، تحقيق: عبد الله عمر البارودى ، الناشر: مؤسسة الكتاب الثقافية بيروت ، الطبعة: الأولى .

47۔ شرح معانى الآثار: أبو جعفرالطحاوى۔ تحقيق: محمد زهرى النجار محمد سيد جاد الحق۔ عالم الكتب

48۔ شرح مسند أبى حنيفة: على بن سلطان نور الدين الملا القارى۔ المحقق:خليل محيى الدين الميس۔ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

49۔ مصنف ابن ابى شيبة: أبو بكر بن أبى شيبة العبسى۔ تحقيق: كمال يوسف الحوت۔مكتبة الرشد الرياض .

50۔ المصنف ، لعبدالرزاق: أبوبكر عبدالرزاق بن همام۔تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمى۔ المكتب الإسلامى بيروت .

51۔ معجم ابن الأعرابى: أبوسعيد بن الأعرابى الصوفى۔تحقيق: عبدالمحسن بن إبراهيم الحسينى۔ الناشر: دارابن الجوزى المملكة العربية السعودية .

52۔ المعجم الكبير:ابوالقاسم سليمان بن أحمد الطبرانى۔ تحقيق:حمدى بن عبدالمجيد

السلفي۔ مكتبة ابن تيمية القاهرة .
53۔ المعجم الأوسط: سليمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانی۔ المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد۔ الناشر: دار الحرمين القاهرة .
54۔ صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان:محمدبن حبان أبو حاتم البُستی۔ تحقيق:شعيب الأرنؤوط۔مؤسسة الرسالة بيروت .
55۔ صحيح ابن خزيمة:أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة۔ تحقيق: الدكتور محمد مصطفی الأعظمی۔ الناشر: المكتب الإسلامی بيروت .
56۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانی۔ الناشر: السعادة بجوار محافظة مصر .
57۔ الِآثار لمحمد بن الحسن۔ الامام محمد بن الحسن الشيبانی۔ المحقق: أبو الوفا الأفغانی۔ دارالنشر: دارالكتب العلمية بيروت .
58۔ الخلافيات بين الامامين الشافعی وأبی حنيفة ، للبيهقی:تحقيق ، محمود عبدالفتاح النحال۔ الناشر: الروضة للنشر ولتوضيع القاهرة .
59۔ المراسيل: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد ابن أبی حاتم الرازی ، تحقيق: شكر الله نعمة الله قوجانی ، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت .
60۔ جامع بيان العلم وفضله: أبو عمر يوسف بن عبد الله ابن عبد البر القرطبی ، تحقيق: أبی الأشبال الزهيری ، الناشر: دار ابن الجوزی المملكة العربية السعودية ، الطبعة: الأولی .
61۔ فتح الباری شرح صحيح البخاری: أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی۔الناشر: دار المعرفة بيروت۔ترقيم: محمد فؤاد عبد الباقی .
62۔ فيض الباری علی صحيح البخاری:أمالی محمد أنور شاه الكشميری الديوبندی۔ تحقيق:محمد بدرعالم الميرتهی۔ دارالكتب العلمية بيروت .
63۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری: أبو محمد محمود بن أحمد الحنفی بدر الدين العينی۔ الناشر: دار إحياء التراث العربی بيروت .
64۔ المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج (شرح النووی):يحيی بن شرف النووی۔دارإحياء التراث العربی بيروت .
65۔ عون المعبود شرح سنن أبی داود: أبوالطيب شمس الحق العظيم آبادی ، منسوب الی أخ

له شرف الحق العظيم آبادی۔ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت .

66۔ بذل المجهود فی حل سنن أبی داؤد، خليل أحمد سهارنپوری۔ مع تعليق: محمد زكريا كاندلوی، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت .

67۔ شرح سنن أبی داود، للعينی:أبومحمد محمود بن أحمد الحنفی العينی۔ المحقق: أبوالمنذرخالد المصری۔الناشر: مكتبة الرشد الرياض .

68۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی:أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوری۔ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت .

69۔النفح الشذی شرح جامع الترمذی:ابن سيد الناس۔ تحقيق: أبوجابر الأنصاری۔ دارالصميعی الرياض المملكة العربية السعودية .

70۔ العرف الشذی شرح سنن الترمذی:محمد أنور شاه الكشميری الهندی۔ تصحيح: الشيخ محمود شاكر۔دار التراث العربی بيروت .

71۔ عارضة الأحوذی بشرح صحيح الترمذی: محمد بن عبد الله بن محمد المعافری أبو بكر ابن العربی، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى .

72۔ شرح سنن ابن ماجه ، الإعلام بسنته عليه السلام، أبو عبد الله علاؤ الدين مغلطائی المصری الحنفی۔ تحقيق: كامل عويضة۔الناشر: مكتبة نزار مصطفی الباز المملكة العربية السعودية .

73۔ حاشية السندی على النسائی: نورالدين أبوالحسن السندی الحنفی۔ تحقيق : عبدالفتاح أبوغدة۔ مكتب المطبوعات الإسلامية حلب .

74۔ شرح الزرقانی على موطأ الإمام مالك: محمد بن عبد الباقی الزرقانی۔ تحقيق: طه عبد الرؤوف سعد۔مكتبة الثقافة الدينية القاهرة .

75۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد:ابن عبدالبر۔ تحقيق: مصطفی العلوی۔ وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية المغرب .

76۔ الاستذكار شرح موطأ مالك: أبوعمر ابن عبدالبر۔ تحقيق:سالم محمد عطامحمد علی معوض۔دارالكتب العلمية بيروت .

77۔ التعليق الممجد على موطأ محمد: محمد عبد الحی الأنصاری اللكنوی الهندی أبو الحسنات۔ تعليق وتحقيق: تقی الدين الندوی، الناشر: دار القلم دمشق .

78۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة: أبو العباس شهاب الدين البوصيری۔ المحقق:محمد

المنتقى الكشناوى- دار العربية بيروت

79- مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:عبيدالله المباركفورى- إدارة البحوث العلمية والدعوة والإفتاء الجامعة السلفية بنارس الهند

80- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح- على بن سلطان محمد أبو الحسن نور الدين الملا الهروى القارى- الناشر: دار الفكر بيروت

81- الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: محمد بن على الحِصنى المعروف بعلاء الدين الحصكفى الحنفى-دار الكتب العلمية

82- رد المحتار على الدر المختار: ابن عابدين محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقى الحنفى- الناشر: دار الفكربيروت

83- الَحجة على أهل المدينة: أبوعبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيبانى- المحقق: مهدى حسن الكيلانى القادرى- عالم الكتب بيروت

84- المبسوط ، للسرخسى: محمد بن أحمد بن أبى سهل شمس الائمة السرخسى- الناشر: دارالمعرفة بيروت

85- اللباب فى الجمع بين السنة والكتاب: جمال الدين الخزرجى المنبجى-المحقق: د- محمد فضل عبد العزيز المراد- دار القلم سوريا

86- نصب الراية لأحاديث الهداية:أبو محمد عبد الله بن يوسف الزيلعى- تقديم: محمد يوسف البَنُورى- الناشر: مؤسسة الريان بيروت

87- الدراية فى تخريج احاديث الهداية: أبو الفضل ابن حجر العسقلانى- المحقق: السيد عبد الله هاشم اليمانى المدنى- دارالمعرفة بيروت

88- التلخيص الحبير فى تخريج أحاديث الرافعى الكبير:أبو الفضل ابن حجر العسقلانى- الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

89- البدر المنير فى تخريج الأحاديث والأثار الواقعة فى الشرح الكبير: ابن الملقن سراج الدين المصرى- الناشر: دار الهجرة الرياض

90- تنقيح التحقيق فى أحاديث التعليق ، للذهبى: شمس الدين محمد بن أحمد الذهبى- المحقق : مصطفى أبو الغيط - الناشر: دار الوطن الرياض

91- أحاديث مختارة من موضوعات الجوزقانى وابن الجوزى ، للذهبى: المحقق: عبدالرحمن

بن عبد الجبار الفريوائی۔ مکتبة الدار المدینة المنورة
92۔ نقد المنقول والمحك الممیز بین المردود والمقبول: ابن القیم۔ تحقیق: حسن السماعی سویدان۔ دار القادری بیروت
93۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف :ابن القیم۔ تحقیق: عبدالفتاح أبوغدة۔ دارالسلام القاهرة مصر۔ الطبعة الثانیة عشرة
94۔ المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة ، لابن حجر: أبو الفضل ابن حجر العسقلانی۔ الناشر: دار العاصمة دار الغیث السعودیة
95۔ التحقیق فی أحادیث الخلاف: أبوالفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی۔ تحقیق: مسعد عبدالحمید۔دارالکتب العلمیة بیروت
96۔ الشریعة:أبو بکر محمد بن الحسین بن عبد الله الآجُرِّیُّ البغدادی۔ المحقق: الدکتور عبد الله الدمیجی۔ دار الوطن الریاض السعودیة
97۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ، أبو القاسم هبة الله بن الحسن اللالکائی۔ تحقیق: أحمد بن سعد الغامدی۔ دارطیبة السعودیة
98۔ السنة ، بروایة عبدالله بن احمد: أبو عبد الله أحمد بن حنبل۔ المحقق: د۔ محمد سعید سالم القحطانی۔ الناشر: دار ابن القیم الدمام
99۔ السنة ، أبو بکر أحمد بن محمد الخَلَّال البغدادی الحنبلی۔المحقق: د۔ عطیة الزهرانی۔ الناشر: دار الرایة الریاض
100۔ السنة ، أبو بکر بن أبی عاصم الشیبانی۔ المحقق: محمد ناصر الدین الألبانی۔ الناشر: المکتب الإسلامی بیروت
101۔ الموسوعة المیسرة فی الأدیان والمذاهب ، (باشراف و مراجعة: الدکتور مانع بن حماد الجهنی)۔ الناشر: دارالندوة العالمیة الریاض المملکة العربیة السعودیة ، الطبعة الخامسة .
102۔ إیقاظ همم أولی الأبصار للاقتداء بسید المهاجرین والأنصار:صالح بن محمدالعَمری الفُلّانی۔ الناشر: دارالمعرفُ بیروت
103۔ الکنز المدفون والفلك المشحون ، منسوب الی الامام السیوطی ، مصطفی البابی الحلبی مصر ، مکتبة احیاء العلوم العربیة فیصل آباد باکستان
104۔جامع التحصیل فی أحکام المراسیل: صلاح الدین أبو سعید خلیل بن کیکلدی الدمشقی

العلائی، تحقیق: حمدی عبد المجید السلفی، الناشر:عالم الکتب بیروت، الطبعة الثانیة'
105- مخطوط، (جزء رفع الیدین، للبخاری) مکتبة الظاهریة.
106- قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة- (جزء رفع الیدین، للبخاری) المطبعة الخیریة مصر
107- قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة-(جزء رفع الیدین، للبخاری)تحقیق: احمد الشریف- الناشر: دارالارقم کویت
108- رفع الیدین فی الصلاة (جزء رفع الیدین، للبخاری) - الناشر:مولانا عبدالتواب الملتانی- الطابع: مطبعة مقبول عام لاهور
109- جلاء العینین بتخریج روایات البخاری فی جزء رفع الیدین- بتخریج:العلامه، الشیخ بدیع الدین راشدی-الناشر: دارابن حزم بیروت
110- جزء رفع الیدین، للبخاری: بتحقیق: الشیخ فیض الرحمن الثوری- الناشر: جمعیة طلبة دارالحدیث المحمدیة جلال پور پیر والا ملتان
111- جزء رفع الیدین: المطبوع من، مطبع محمدی لاهور
112- رفع الیدین فی الصلاة، لابن القیم- دارعالم الفوائد، مکة المکرمة
113- نیل الفرقدین فی مسئلة رفع الیدین: محمد انور شاه کشمیری، مطبوعه مکتبة حنفیة گوجرانوالا، و المجلس العلمی دهلی
114-تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق: شمس الدین أبوعبدالله محمد بن أحمد الذهبی- دارالوطن للنشر الریاض
115-بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع: علاء الدین أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی، الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الثانیة.
116- المجموع شرح المهذب: أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی- الناشر: دار الفکر بیروت
117- فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث، للسخاوی: أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی-المحقق:علی حسین علی-مکتبة السنة مصر
118- البحر الرائق شرح کنز الدقائق: زین الدین بن إبراهیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری- الناشر: دار الکتاب الإسلامی
119- الهدایة فی شرح بدایة المبتدی:أبو الحسن برهان الدین علی بن أبی بکر المرغینانی -

المحقق: طلال يوسف۔ دار احياء التراث العربی بيروت

120۔ العناية شرح الهداية ، للبابرتی: محمد بن محمد بن محمود أكمل الدين أبو عبد الله البابرتی۔ الناشر: دار الفكر بيروت

121۔ نورالانوار مع شرح قمر الاقمار ، لملا جيون الحنفی۔ مطبوعه مكتبه رحمانيه لاهور باكستان (طبع قديم)

121۔ نورالأنوار ، لملا جيون حنفی۔ مطبوعه مكتبة البشریٰ كراچی

123۔ مسائل الإمام أحمد رواية أبی داود السجستانی: تحقيق:أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد۔ مكتبة ابن تيمية مصر

124۔ سفر السعادة: محمد بن يعقوب فيروزآبادی۔ الناشر: المكتبة العصرية بيروت

125۔ نزهة النظر فی توضيح نخبة الفكر فی مصطلح أهل الأثر ، لابن حجر: المحقق: عبد الله بن ضيف الله الرحيلی۔ مطبعة سفير بالرياض .

126۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار:محمد بن موسى الحازمی الهمدانی-دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن .

127۔ الكفاية فی علم الرواية: أبو بكر أحمد بن علی الخطيب البغدادی۔ المحقق:أبو عبدالله السورقی-الناشر: المكتبة العلمية المدينة المنورة .

128۔ النبذة الكافية فی أحكام أصول الدين النبذ فی أصول الفقه:ابن حزم الأندلسی۔ المحقق: محمد أحمد عبد العزيز۔ دار الكتب العلمية بيروت .

129۔ الفصل للوصل المدرج فی النقل: أبو بكر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مهدی الخطيب البغدادی ، تحقيق: محمد بن مطر الزهرانی ، الناشر: دارالهجرة ، الطبعة الأولى .

130۔ المحصول: أبو عبد الله محمد بن عمر التيمی الرازی الملقب بفخر الدين الرازی ، تحقيق: الدكتور طه جابر فياض العلوانی ، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت .

131۔ العلل ومعرفة الرجال ، لاحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن حنبل الشيبانی۔ المحقق:وصی الله بن محمد عباس۔ الناشر:دارالخانی الرياض .

132۔ العلل ، لابن أبی حاتم: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازی ابن أبی حاتم۔ الناشر: مطابع الحميضی .

133۔ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فی رجال الحديث وعلله ، جمع و ترتيب: السيد

أبو المعاطى النورى۔ عالم الكتب .

134۔ موسوعة أقوال أبى الحسن الدارقطنى فى رجال الحديث وعِلَلِه۔تأليف: مجموعة من المؤلفين۔ عالم الكتب بيروت .

135۔ المحدث الفاصل بين الراوى والواعى: حسن بن عبد الرحمن بن خلاد الرامهرمزى۔ المحقق: د۔ محمد عجاج۔دارالفكر بيروت .

136۔ تهذيب الاسماء واللغات ، للنووى: أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى ۔ الناشر:دارالكتب العلمية بيروت .

137۔ الإصابة فى تمييز الصحابة:ابن حجر العسقلانى۔ تحقيق:عادل أحمد عبدالموجود وعلى محمد معوض۔دارالكتب العلمية بيروت .

138۔ الاستيعاب فى معرفة الأصحاب: أبوعمر يوسف بن عبد الله ، (ا بن عبد البر)۔ المحقق: على محمد البجاوى۔ دار الجيل بيروت .

139۔أسد الغابة فى معرفة الصحابة: أبو الحسن على بن أبى الكرم المعروف بابن الاثير۔ المحقق: على محمد معوض۔ دار الكتب العلمية .

140۔ الطبقات الكبرى: أبو عبد الله محمد بن سعد الهاشمى البغدادى المعروف بابن سعد ، تحقيق: محمد عبد القادر عطا ، الناشر: دارالكتب العلمية بيروت ، الطبعة الأولى .

141۔ معجم الصحابة ، لأبى القاسم البغوى:أبو القاسم عبد الله بن محمد البغوى۔ المحقق : محمد الأمين بن محمد۔مكتبة دار البيان الكويت .

142۔ فضائل الصحابة ، لابن حنبل۔ تحقيق:وصى اللّٰه۔ مؤسسة الرسالة .

143۔ إعلام الموقعين عن رب العالمين۔ ابن القيم الجوزية۔ تحقيق: محمد عبد السلام إبراهيم۔ دار الكتب العلمية بيروت .

144۔ تذكرة الموضوعات: محمد طاهر بن على الصديقى الهندى الفَتَّنِى۔ إدارةالطباعة المنيرية .

145۔ الثقات ، لابن حبان:محمد بن حبان التميمى أبو حاتم الدارمى البُستى۔ الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند .

146۔ تعليقات الدارقطنى على المجروحين لابن حبان: أبو الحسن على بن عمر الدارقطنى ، تحقيق: خليل بن محمد العربى ، الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة .

147۔ الإكمال فى رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف فى الأسماء والكنى و الأنساب:على

بن هبة اللّٰه ابن ماكولا۔ دارالکتب العلمية بيروت .

148۔ الضعفاء الكبير ، للعقيلي: أبو جعفر محمد بن عمرو العقيلي المكي۔المحقق: عبد المعطى أمين قلعجي۔ دارالمكتبة العلمية بيروت .

149۔ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين ، لابن حبان البُستي۔ المحقق: محمود إبراهيم زايد۔ الناشر: دار الوعى حلب .

150۔ الكنى والأسماء: أبو بِشر محمد بن أحمد الأنصاري الدولابي الرازي۔ تحقيق: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي ، الناشر: دار ابن حزم بيروت .

151۔ الضعفاء والمتروكون: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي۔ المحقق: محمود إبراهيم زايد۔ الناشر: دار الوعى حلب .

152۔ الضعفاء والمتروكون: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي۔ المحقق: عبد اللّٰه القاضي۔ دار الكتب العلمية بيروت .

153۔ الكامل في ضعفاء الرجال ، لابن عدى:أبو أحمد بن عدى الجرجاني۔ تحقيق:عادل أحمد عبد الموجود۔ الكتب العلمية بيروت .

154۔ تهذيب الكمال في أسماء الرجال ، للمزي:أبوالحجاج جمال الدين المزي۔ تحقيق: دكتور بشار عواد معروف۔مؤسسة الرسالة بيروت .

155۔ تهذيب التهذيب: أبو الفضل أحمد بن علي ابن حجرالعسقلاني۔ الناشر: مطبع دائرة المعارف النظامية الهند .

156۔ تذكرة الحفاظ ، للذهبي: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبي۔ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت .

157۔ الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة ، للذهبي: محمد بن أحمد الذهبي۔ دارالقبلة للثقافة الإسلامية ، مؤسسة علوم القرآن جدة .

158۔ الجرح والتعديل: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازي ابن أبي حاتم۔ الناشر: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند .

159۔ سيراعلام النبلاء ، للذهبي:شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبي۔مؤسسة الرسالة بيروت .

160۔ ميزان الاعتدال في نقد الرجال: شمس الدين الذهبي۔ تحقيق: علي محمد البجاوي۔

دار المعرفة للطباعة والنشر بيروت .
161- التاريخ الكبير: محمد بن إسماعيل البخارى- دائرة المعارف العثمانية حيدرآباد الدكن- طبع تحت مراقبة: محمد عبدالمعيد خان .
162- تاريخ دمشق ، لابن عساكر: أبو القاسم على بن الحسن المعروف بابن عساكر- المحقق: عمرو بن غرامة العمروى-الناشر:دارالفكر بيروت .
163- تاريخ بغداد ، للخطيب البغدادى: أبو بكر أحمد بن على الخطيب البغدادى- الناشر: دار الكتب العلمية بيروت .
164- تاريخ علماء الأندلس: عبد الله بن محمد الأزدى أبو الوليد المعروف بابن الفرضى- صححه السيد عزت العطار الحسينى- الناشر: مكتبة الخانجى القاهرة .
165- معجم الأدباء: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومى الحموى- المحقق: إحسان عباس- الناشر: دار الغرب الإسلامى بيروت- الطبعة: الأولى .
166- الأعلام ، خير الدين بن محمود بن محمد بن على بن فارس الزركلى الدمشقى- الناشر: دار العلم للملايين .
167- طبقات الشافعية الكبرى:عبد الوهاب بن تقى الدين السبكى- تحقيق: دكتور محمود محمد الطناحى- هجر للطباعة والنشر والتوزيع .
168- مناقب الامام الشافعى ، لأبى بكر أحمد بن حسين البيهقى ، تحقيق: السيد أحمد صقر ، ناشر: مكتبة دارالتراث القاهرة .
169- طبقات الحنابلة ، لابن أبى يعلى: أبو الحسين ابن أبى يعلى محمد بن محمد- المحقق: محمد حامد الفقى- الناشر: دار المعرفة بيروت .
170- الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير: الحسين بن إبراهيم الجورقانى- تحقيق: الدكتور عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائى- الناشر: دارالصميعى الرياض .
171- إتحاف المهرة بفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: أحمد بن حجر العسقلانى- الناشر: مجمع الملك فهدلطباعةالمصحف الشريف بالمدينة .
172- كشف الأسرار شرح أصول البزدوى: عبد العزيز بن أحمد بن محمد علاء الدين البخارى الحنفى- الناشر: دار الكتاب الإسلامى .
173-أخبار الفقهاء والمحدثين ، لأبى عبد الله محمد بن حارث بن أسد الخشنى ، تحقيق:

سالم مصطفى البدرى، الناشر: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى، 1999ء.

174- أخبار الفقهاء والمحدثين، لأبى عبد الله محمد بن حارث بن أسد الخشنى، تحقيق: ماريا لويسا آبيلا ولويس مولينا، طبع مدريد، 1992.

175- التعريف بما فى افتراء ات رائد الملا من التحريف، مؤلف: العلامة الشيخ ارشاد الحق الأثرى، الناشر: إدارة العلوم الأثرية فيصل آباد، الطبعة الأولىٰ، 2022ء.

176- معجم البلدان، لياقوت الحموى: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومى الحموى- الناشر: دارصادر بيروت.

177- صفة جزيرة العرب، لابن الحائك: ابن الحائك أبو محمد الحسن بن أحمد الشهير بالهمدانى- طبعة: مطبعة بريل ليدن.

178- الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيبانى- المحقق: مهدى حسن الكيلانى القادرى- الناشر: عالم الكتب بيروت.

179- المعالم الأثيرة فى السنة والسيرة: محمد بن محمد حسن شُرَّاب- الناشر: دارالقلم دمشق

180- المعجم المفهرس (تجريد أسانيد الكتب المشهورة و الأجزاء المنثورة)، لابن حجر العسقلانى- تحقيق: محمد شكور محمود الحاجى- الناشر: موسسة الرسالة بيروت

اردو کتب وتراجم

181- مسند حمیدی (اردو ترجمہ)، مترجم: مفتی ظفر جبار چشتی، الناشر: پروگریسو بکس، اردو بازار لاہور، اشاعت 2013.

182- اشراق الفجر اردو ترجمہ نزهة النظر: (از، امان اللہ عاصم) الناشر: دارالابلاغ 27 ہادیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور.

183- نماز کا حسن رفع الیدین، تالیف: امان اللہ عاصم، نظر ثانی: الشیخ عبدالعزیز نورستانی، الناشر: ایوب مکتبہ محلّہ جنگی، پشاور.

184- جزء رفع اليدين فى الصلاة: اردو ترجمہ از مولانا زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی مطبوعہ: مطبع محمدی لاہور.

185- جزء رفع اليدين فى الصلاة: اردو ترجمہ از مولانا زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی مطبوعہ: مطبع صدیقی لاہور.

186- جزء رفع اليدين: اردو ترجمہ از محقق العصر علامہ حافظ محمد زبیر علی زئی، الناشر: مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد.

187- اسوہ سید الکونین اردو ترجمہ جزء رفع الیدین: مولانا محمد صدیق سرگودھوی، ناشر: ادارہ احیاء السنة النبوية سرگودھا.

188- جزء رفع اليدين: اردو ترجمہ از مولانا الشیخ خالد گھرجاکھی، ادارہ احیاء السنة گھرجاکھ گوجرانوالا، طبع چہارم.

189- جزء القراءة و جزء رفع اليدين (مترجم، یکجا): از، امین صفدر اوکاڑوی، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان.

190- کاروان سلف: مونالا محمد اسحاق بھٹی، الناشر: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار فیصل آباد، اشاعت: اگست 2012ء.

191- میں حنفی کیسے بنا؟: (محمد امین صفدر اوکاڑوی)، الناشر: ضیاء القرآن کتب خانہ، میونسپل پلازہ محلّہ جنگی قصہ خوانی، پشاور.

192- اثبات رفع الیدین: مولانا ابو خالد نور گھر جاکھی: دار التقوی.

193-تسکین الصدور (فی تحقیق أحوال الموتی فی البرزخ والقبور): مولانا محمد سرفراز خان صفدر۔ مکتبہ صفدریہ گھنٹہ گھر گوجرانوالا.

194-إیضاح الأدلة: شیخ الہند مولانا محمود الحسن، پاکستانی ناشر: فاروقی کتب خانہ (مطبع قاسمی دیوبند، طبع 1330ء).

195- دبستان نذیریہ، مؤلف: محمد تنزیل الصدیقی الحسینی، ناشر دار ابی الطیب گوجوانوالہ، طبع اول، سن 2018ء.

196- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر: مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی، ناشر، ادارہ تبلیغ اسلام جام پور.

197- تحقیق مسئله رفع یدین: ابومعاویہ صفدر جالندھری، ناشر: ابوحنیفہ اکیڈمی فقیر والی ضلع بہاول نگر.

198- انتصار الحق، ارشاد حسین فاروقی رام پوری، مطبع صدیقی بریلی، انڈیا۔ (طبع قدیم).

199- تحقیقی واصلاحی وعلمی مقالات، الشیخ حافظ زبیر علی زئی، ناشر: مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور.

200- راشدی خاندان کی دینی وعلمی خدمات، تالیف: ڈاکٹر عبدالعزیز نہڑیو، ناشر دار ابی الطیب گوجرانوالہ.

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ